اللہ جس کو [illegible]

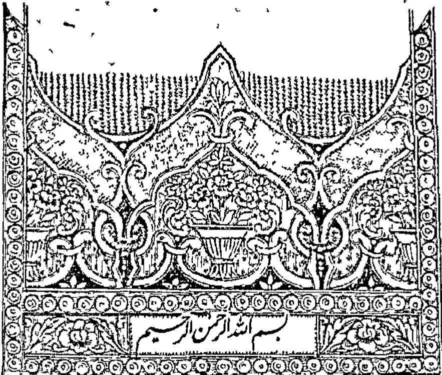
بافضال الٰہ جہاں و خالق ذوالجلال نسخہ

الحمد للہ [illegible] سنہ ۱۲۸[illegible]

[illegible]

بشہر [illegible] اقبال

در مطبع [illegible] شیخ [illegible] عبد الاحد طبع ہوا



رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ بعدہ مخفی نرہے کہ جب ملت
اسلام مین بمفادِ قولِ مخبرِ صادق صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ
کلہم فی النار الا واحدۃ الحدیث اخرجہ احمد والترمذی وابو داؤد والحاکم بہتر فرقے ضالّہ
زائغہ قرناً بعد قرنٍ جنکی تفصیل کتبِ عقائد کلامیہ مین مبسوط ہے پیدا ہوئے تو اوسوقت بحکمِ
استثنائی مذکور اور مصداق ہم الذین ہم علی ما انا علیہ واصحابی وفی روایۃ الا وہی الجماعۃ
گروہِ اہلِ سنت فرقہ ناجیہ ٹھہرا اور موسوم بجماعت ہوا اور دین مرضی حق نے انکے طریقے
مین انحصار پایا اور سائر فرق اہل باطل و زیغ کہلائے وماذا بعد الحق الا الضلال چنانچہ عہد
نبوی سے اِستک طبقۃً بعد طبقۃٍ جب کسی فرقہ ضالّہ نے سر اوٹھایا اور زبان کھولی اوسی وقت
فرقہ ناجیہ نے جواب باصواب اونکا برہان وبیان و تیغ و سنان سے دیا یہان تک کہ
بحکم لن تزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ عزو
جل اخرجہ ابن ماجہ وغیرہ یہہ ہمیشہ غالب و منصور رہے اور رہینگے اور وہ بحکم نقذف بالحق

عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ ہمواره دمغ وزاہق ومقہور ہوئے اور محو ہوگئے بلکہ باقتضای اَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْہَبُ جُفَآءً وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ بمرور دہور سوائے اہل سنت وجماعت کے نام ونشان اکثر طوائف باطلہ کا صفحۂ روزگار پر باقی نرہا خصوصًا فتنۂ تاتاریہ مین ایسے مفقود ہوگئے کہ گویا کبھی موجود نہ تھے فَجَعَلْنَاھُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنَاھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ اب اگر کوئی کہین مخفی ومستور ہی تو وہ بھی کَاَنْ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَذْکُوْرًا ہی لیکن منجملہ اہل زیغ کے یہ فرقۂ قلیلہ اثنا عشریہ کہ باقرار شوستری صاحب احقاق الحق وابو جعفر طوسی وسبحان علی وغیرہ ملقب برافضی ہی اور ہر زمانے مین اوسنے عہد سعادت مہد مرتضوی سے آج تک نیا رنگ پکڑا اور ہر قرن مین بطرز مرتبع نمایان ہوا اور ہر عصر مین اپنا نیا نام ولقب رکھا ہنوز بعض قطاع عالم وقبائل بنی آدم خصوصًا دیار ایران مین قاطبۃً اور ہندوستان مین جملۃً باقی ہی لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ چنانچہ اس زمانہ اخیر مین کہ ہمدوش عہد فترت وہم آغوش قیامت ہی اور زمانۂ ظہور مہدی آخر الزمان سے اقرب صاحب سیف مسلول وصاحب تحفہ وصاحب شوکت عمریہ خاصۃً صاحب منتہی الکلام وغیرہم نے بمصداق کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ رہا سہا جھگڑا چکا دیا اور واسطے کسی رافضی کے مجال مناظرہ کا نہین چھوڑا اور طریق تکلم کو شش جہت سے مسدود کیا یہان تک کہ اعلم علمائے متاخرین شیعہ مثل سبحان علیخان وغیرہ نے بکرّات ومرّات اقرار فرار معرکۂ قیل وقال سے بزبان وبیان کیا اور الزام اہل حق کو حوالۂ ظہور صاحب الزمان فرمایا چنانچہ بعض مکاتیب نامبردہ سے ظاہر ہی کہ افحام خصم بدون ظہور صاحب الامر والزمان ممکن نیست اور دوسری جگہہ لکھا ہی کہ بعضے از اعضالات چنان بودہ اند کہ بجز معصوم ہیچکس از عہدۂ جواب آن برنمی تواند آمد انتہی لیکن اسپر بھی جو دنیا عالم کون وفساد ہی اگر مفسدہ سے خالی ہو تو خلاف شی اپنے موضوع کے اسے لازم آوے اب بعد زمانۂ غدر ہندوستان کے کہ بہت سے سُنّی بھی تباہ ہوگئے اور اہل علم انکے جو اس وقت سب کے تھے تقلّب ادوار سے مٹ گئے اور جو اقل قلیل رہ گئے اونمین کوئی بسبب عسرت بفرط کے متوجہ معاش ہے

اورگو ای جو طالب عقبیٰ ہی اوسکو توجہ طرف ایسے ترہات ومہملات کے نہین لغضے تردد در دل ناحق
شناس ہٹ دہرمی بے شرمی سے درپی اضلال عائمہ اہل سنت وجماعت کے کہ سید ہے سادی
مسلمان ہین اور مزاولت کتب مباحثہ کلامیہ کی نہین رکہتے ہوئے ہین چاہتے ہین کہ مثل ابلیس
پرتلبیس آگے پیچھے داہنی بائین سے اگر بتدلیس وتلمیع طریق قدیم سنت نبوی وصراط مستقیم تقوی
سے بہکادین اسلئے وہی اگلے کاذب ومناظرے ویرانے قصے دہستان کہ قدیم سے رد افعل
سے بمقابلہ اہل حق پیش کئے تہے اور اہل حق کے جواب دندان شکن ودلائل ناطقہ متحن دیکہہ سن چکے تہے
اور لاجواب اور تمانہ خراب ہوکر بیٹہہ رہے تہے اب پہر اونکو بحذف اجوبہ مسکتہ اہل سنت بتبدیل
تقریر وتغیر تعبیر لکہتے تہٹے ہین اور ہر ایک سستی بے علم کو بانس پر دکہلا کے خواہی نخواہی موجب
تشویش چشم وگوش اہل حق ہوتے ہین حالانکہ باقرار سبحان علی خان اعادہ دلائل سابقہ کا
بدون جواب الجواب موجب استہزا ہی کہ ان ہذا الا اساطیر الاولین انتہی چنانچہ بتفصیل قلیل مکائد جلیل
رفضۂ ذلیل کی اوائل تحفۂ اثنا عشریہ مین مرقوم ہی معہذا اب بہی جب کوئی رسالہ یا کتاب شیعہ کی
طرف سے بنتی ہی تو باوجودیکہ اشد الغصص فوت الفرص ہی متعاقب اوسکے اوسیسے ہی جواب ہوش
پرداز اور پاسخ خانہ برانداز قوت سے فعل مین آتا ہی چنانچہ اب تک متبنی کتب نقضہ مابین المختصر و
المطول تالیف ہوئی پاسخ اونکا بلاد متفرقہ مین علما وطلبہ علم نے لکہدیا لیکن بوجہ عدم شہرت
کتب اہل سنت کی یہہ ہی کہ شیعہ بفحوائی لہم الدنیا متمول ہین زر خطیر حرام صرف کر کے اپنے رسائل کو
بعد الطبع تشہیر کرتے ہین چنانچہ فی الحال بلدۂ لودیانہ ولکہنؤ مین مطبع مجمع البحرین وغیرہ خاص اسی واسطے
جاری ہوا ہی کہ اوسمین کتب رفضہ مطبوع طبع ہون بخلاف اہل سنت وجماعت کے کہ مصداق
ولنا الآخرۃ تہیدست فاقہ مست ہین انکو اتنا مقدور کہان کہ اپنی کتابین اور رسالے چہپوادین
اور جنکو کچہہ مقدور ہی اونکو توفیق نہین اگر کسی نے الا ماشاء اللہ ایک دو کتابین طبع کرادین
تو دس بیس بٹی رہگئین جو صاحب مطبع ہین اونکو نظر منافع پر ہی نہ مالک نفع وضرر پر خدا کسی کو
ایسی توفیق دے کہ ایک کل اسی کام کے لئے جاری کرے یا زر کثیر صرف کر کے سب کتب مناظرہ

مصداق اتفاق

اہل سنت کو چہوا دے اور انتقام واجبی اعداء رسول وآل رسول سے لے تو اوسوقت البتہ حقیقت
واقعی محسوس ہوا ور عجائب قدرت الٰہی مشہود کہ شیعۂ شنیعہ نے کن کن تلمیحات جدیدہ ومخملات
غیر سدیدہ سے ہوس خام پکائی ہی اور پہر بموجب حدیث حضرت امام بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر صادق
علیہ السلام انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ اخرجہ الکلینی کیا کچہہ ذلت اوٹہائی ہی
چنانچہ مصداق اس اتفاق کا یہہ ہی کہ ان دنون ماہ محرم سن بارہ سو اسی ہجری مین ایک رسالہ
دیکہنے مین آیا جسکی لوح پر لکہا ہی از نتائج افکار عمدۃ الفضلا زبدۃ الکملا افضل المحققین فخر المدققین
الی قولہ جناب سید حافظ علی صاحب اور عنوان رسالہ مین بعد لفظ حافظ علی کے قید ابن بشارت
علی بہی زیادہ کی ہی اور دیباچہ رسالہ مین اجوبہ اسولہ مندرجہ وبعض فوائد ملحقہ معنون کو منسوب
طرف ابو الفضل عباس کے کیا ہی اور خاتمہ رسالہ مین چند فوائد زوائد کو بفوائد حافظیہ تعبیر فرمایا ہی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دیباچہ وعبارات سوال اور فوائد حافظیہ نتیجۂ فکر عمدۃ الفضلا ہی اور اجوبۂ
اسولہ وبیانات مسوسہ بافوائد ملحقہ افادات ابو الفضل عباس ہین گو اسجگہہ مرتبہ سائل کا مجیب
سے افضل ہی اسلیئے کہ صفت مجیب مین اسیقدر لکہا ہی کہ شعر سنی السجایا لبیب زمان *
ابو الفضل عباس روشن بیان * دلاور جوان مرد صاحب تمیز * برادر نگ مصر فصاحت عزیز *
اور صفت سائل مین جو کچہہ لکہا ہی وہ عبارت لوح سے لائح ہی بار خدایا مگر یہہ سوال وجواب
اس راہ سے ہی کہ اذا لم تغلب فاخلب اسلیئے کہ واقع مین سارا رسالہ بائی بسم اللہ سے تائے
تمت تک ثمرات ابو الفضل سے ہی نہ نتائج حافظ علی سے گو جناب روشن بیان نے
مذلت سوال سے عار کر کے آپکو مجیب قرار دیا ہی اور اونکو سائل ٹہیرایا اور اپنی زبان سے
اونکی مدح کی اور اونکے بیان سے اپنی تعریف لکہی کہ ع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو *
ولیکن بفحوائی الخطاء الفطرۃ یہہ خیال نہ ہا کہ حریف حریف را مے شناسد یہہ ملمع کہل جائیگا
اور سائل ومجیب ایک ہی قرار پائیگا گو مرتبہ سائل کا مجیب سے نازل ہو کہ انفک منک وانکان
اجدع ولیکن غایت اس ایرپہیر کی صرف اتنہی ہی کہ عوام بلاد دور دست جنکو تجسس حقائق امور نہین

الفاظ شوکت وصولت مع سنکر جانین کہ آخر یہ کلام افضل المحققین ہی کہان تک موضوع و مفتری ہوگا اور اس خیال سے عقائد واعمال مین شک پیدا کرین گو ہر لفظ سے تحقیق جہل و ترتیب سفاہت آشکار ہی اسلیئے کہ جو عبارات اعتراضات وغیرہ اگلے شیعون نے بدولتِ مناظرۂ اہل حق سُنیون سے سیکہہ خدا خدا کرکے مرتب کی تہی انکو سائلِ مجیب نے ایسا تباہ کرکے اور بگاڑ کے لکہا ہی کہ اب شیعیان اہل شعور اسکو دیکہہ کر غیرِ محرم مین ماتم عاشورا کرینگی اوسپر طرہ یہ ہی کہ نہ ترتیب ہی اور نہ تہذیب بلکہ نہایت پریشان ہی اور بے تفصیل و تبویب کہ اگر اوسکو حدیثِ خرافہ کہین تو عین قدرشناسی ہی اور زرافہ سمجہین تو فی الواقع اضافہ عباسی ہی نہ جواب کو سوال سے تعلق اور نہ بیان کو مبین سے مناسبت محض کج مج بیان بلکہ فی الواقع جعفر زٹل کا ہزیان ملاحظہ اوسکی سے مثل سپیدۂ صبح آشکار ہی کہ مقصود صاحب رسالہ کا اس خوگیر کی بہرتی سے کہ مصداق اذا ضحک العروس بکی استہ ہی صرف تشہیر کرنا اپنی خباثتِ مستور کا اور ثابت کرنا سفاہت وجہالتِ مشہور کا ہی کہ درجۂ تخمین سے مرتبۂ یقین کو پہونچے اسواسطے کہ حافظ علی مذکور ساکن قصبۂ ٹہور ضلع بجنور ملازم ریاست اندور جنکو سائل مجبور ٹہیرایا ہی اور مصداق یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا بنایا ہی اونکو ہنوز مثل اور فارسی خوانون کے عبارتِ صحیح حسب محاورہ روزمرہ فصیح کامل الانشا سالم الاملا جوڑنا تک نہین آتا سوال گا نٹہنا تک بندی کرنا دیباچہ لکہنا کتاب بنانا عبارت بوجہنا عربی سمجہنا کسکا اب جسکو شبہ ہووہ مبلغ علم وفضل عمدۃ الفضلا کو محکِ امتحان پر لگا دیکہے عیان راچہ بیان ولیکن بہہ دستبرد ولاور حیران ہی کہ انکو مرد مقدس یا کر زبدۃ الکملا بنایا اور باقل کو جریر بخشیر ایاس مش کردہ ام رستم داستان ✤ وگرنہ یلے بود درسیستان ✤ انہون نے بہی دیکہا کہ مفت ملتی ہرا لگے نہ پہٹکری زمرۂ مولفین دین وایمان مین داخل ہوتے ہین اور خون لگا کر

شہیدون مین شامل اس ہدیۂ غیر مترقبہ کو بدل وجان قبول فرمایا سبحان اللہ خیرات
کے ٹکڑے بازار مین ڈکار یہہ نہ سمجھے کہ جو ہانڈی مین ہوگا سو ڈوئی مین نکل آویگا ؎
زبانِ لاف رسوا میکند ناقص کمالان را ❊ کہ رو بر خاک مالد پر فشانی بستہ بالان را ❊ اور جناب
ابو الفضل کہ مصداق پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل مین اونکی کیا تعریف کیجیے کہ بیش ناظم ناثر
و بیشِ ناثر ناظم و پیشِ ہر دو ہیچ و پیشِ ہیچ ہر دو تبحر کا یہہ حال ہی کہ علمِ صرف و نحو جسپر
فہمِ احادیثِ ائمۂ ہدی ملتوی ہی اور ادراک مدلول نصوص اوصیا منطوی اوسکو علوم
ناحق مین معدود فرماتے ہین اور قضیہ کو برعکس ٹھیراتے ہین چنانچہ صفحہ بست و یکم رسالہ
سے عیان ہی اور سیاق مقال سے نمایان اور صحتِ عبارت کا یہہ منوال ہی کہ ہر چند سالہا
سال سے بلکہ بدو تمیز سے آج تک مشقِ انشانگاری اور نظامی و نثاری برابر جاری ہی اور
احباب نزدیک و دور سے اصلاحِ منظوم و منثور لیجاتے ہین ابتک بلطفہ تعالی استعداد دستگاہ
حاصل نہین کہ روزمرۂ انشائی فارسی اغلاط و زلات سے مبرا و معرا لکہہ سکین اسی رسالہ کو
دیکھو کہ گویا فہرستِ اغلاط ہی لفظ اصابہ کو بمعنی مہملہ عصابہ و اطالت کو طوالت و برکت کو
بوبیت و کیفیات کو کوائف اور تشوق کو شائق اور ریاض نضرہ کو ریاض النظرہ بظا معجمہ
اور موصی الیہ وغیرہ کو ممدوح الیہ لکہا ہی اور اسی قیاس پر عباراتِ عربیہ کتب اہل سنت
کو بے سمجھے ہوئے غلط سلط نقل کیا ہی کہ اگر سب کو مضبوط کیجیے تو ایک دفتر گران مواخذہ
لفظی مین ہو جاوے ؎ گر نویسیم وصفِ آن بجید شود ❊ مثنوی ہفتاد من کاغذ شود ❊ اور یہہ
اغلاط زنہار طغیانِ قلم کاتب مطبع سے نہین اسلیے کہ ہمنے انکو زبانِ مؤلف ادلی بالتصرف
سے اسیطرح سنا ہی سو جب فارسی وضیع کا یہہ حال ہی تو عربی رفیع کا کیا مآل ہو گا
اور ایسا دلاور جوان مرد صاحب تمیز پر اور رنگ مصر فصاحت عزیز محاورۂ عرب عربا و موارد
استعمالِ کلماتِ طیباتِ کتاب اللہ و سنتِ بیضا کو کیا سمجھے گا اور اوس سے کیا استدلال و استنباط
مسائل کریگا تشنیع کیاجانے صابون کا بہاؤ و بیلن غریب متبدل اغلاط مشغول وغیرہ کا یہہ ہو سکتا ہی

ن
حال بکثیر
فضل مولانا
ابو الفضل

کہ مؤلفین شیعہ کو ضرورت تحصیل علوم و استدراک منطوق و مفہوم کی نہین اور یہ نہ آلات بدعت
جدیدہ ہین بلکہ مجتہدین شیعہ ہمیشہ ایسی ٹھوکرین کہایا کئے ہین اور صراط مستقیم سے گمراہ ہوا
کئے چنانچہ ناظرین صوارم و ذو الفقار جو بین الطعن الرماح مجتہدین پر پوشیدہ نہین حتی کہ
سبحان علیخان صاحب نے حق و لدار بے مروت مین لکھا ہی کہ علوم ادبیہ سے کلیۃ اغماض
نظر کئے تھے کتاب عماد الاسلام مین اغلاط لفظی بہت ہین کہ خصم کو للادو عنادے محل استہزاء
ہین حضور مجتہدین مین بواسطے اصلاح کے عرض کیا تھا مگر بجہت مشاغل کثیرہ کے صورت نہ بنی
انتہت ترجمۃ الغرض تفحوائے دلیل عقل المرء قولہ حال علم و جہل کا ایک لفظ سے کھل جاتا ہی
گو آدمی ظاہر مین اپنکو لباس دانشمندون مین ظاہر کرے جو جانی اسکی کہ صورت و معنی دونون مین
دانشمند نہو لیکن اتنی بات ہی کہ خطائی مؤلفین اہل علم کی اور طرح پر ہوتی ہی اور خطا نادانین
اور طرح پر پہلے زمانے مین کوئی بے اجازت اکابر کے جرأت تالیف پر نہین کر سکتا تھا اب
وہ زمانہ پہونچا ہی کہ جسکے پاس دوات و قلم و کاغذ ہی وہ جو چاہتا ہی سو لکھتا ہی کوئی نہین
پوچھتا کسی طرح کی روک ٹوک نہین ہے زمان قد تفرغ للفضول ٭ یسود کل فی حمق جہول
فان اجبتم فیہ ارتفاعا ٭ فکونوا جاہلین بلا عقول ٭ سبحان اللہ اوسمین سب دین کا کیا
پوچھنا جنکے مسائل ایسے افضل المحققین ہون اور مجیب ایسے ولا در جوان روشن بیان ہے
اذا کان الغراب دلیل قوم ٭ سیہدیہم طریق الہالکینا ٭ بعد دیکھنے رسالہ کے معلوم ہوا کہ
اغلب مطالب اوسکے مسروق و منتحل ہین رسالہ تشیید المبانی و بارقہ ضیغمیہ و صوارم مجتہدین کو تنبیہ
و رسالہ تحفۃ الشیعہ و سہام صائب و ہدیہ ہمدانی و ترجمہ کشمیری سے اور بعض مقاصد بعض دیگر سے
کہ عمشت خانشا کے بعد محنت فراہم کردہ ایم ٭ لیکن تخریب مبانی و تحریف معانی و حذف
سابق و اسقاط لاحق بایجاز مخل و اطناب ممل چنانچہ تصدیق اسکی وقت ملاحظہ اجوبہ اقوال
مذکورہ کے نزوما للاختصار بعض مواضع مین معلوم ہوگی تہہ حال جب یہ رسالہ کذائی و کاغذ ہوائی
ملاحظہ مین آیا اور اوسکے کلمات نازلہ و عبارات نازلہ و الفاظ طعن آمیز و تشنیع انگیز نے قلوب

اہلِ حق کو ستایا اوسوقت بعضِ مومنین مخلصین لہ الدین نے باصرارِ تمام و استبدادِ مالاکلام چاہا
کہ جواب اس رسالۂ پرضلالہ کا اردو زبان مین لکھا جاوے کہ ہر کسی کے سمجھ بوجھ مین بے تکلیف تکلف
آجاوے سو ہرچند اس گمنام بے نام و نشان کو مناظرۂ و محاضرہ سے کچھ کام نہ تہا کہ اپنے حال
پر اختلال مین گرفتار ہی آور رکیت و ذیت اہل دنیا سے برکنار ہے کجا و صحبت یکیکس
خیال دوست ؛ وار دیجو دیجو مردم دیوانہ جائے ؛ ولنعم ماقیل ؎ ماقصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایتِ مہر و وفا مپرس ؛ خاصۃً جواب ان ترہات السباسب کا کہ مصداق تخییلات یتعظم عند العامۃ و تفتضح بہا لدی
الخاصۃ مین تحصیل حاصل و تطویل لاطائل ہی کہ ع ہمان حکایت باف و بوریاباف ہست ؛ لیکن جارناچار بحکم
امّا السّائلَ فلا تنہر و بمضمون ؎ کمند جاذبہ دوستان اسیرم کرد ؛ وگرنہ صورت رم آفریدہ اند مرا ؛ و بمقتضائے الدین النصیحۃ
یہہ چند ورق بعبارتِ سلیس روزمرّہ بے تکلفِ انشاپردازی عام فہم خاص پسند لکھے آور قول
مؤلف اوّلی بالتصرف کو اُردو مین ترجمہ کیا الّا ماشاءاللہ پھر اوسکا جواب تحقیقی ہو الزامی باجمال
و تفصیلِ مناسب ہر مقام و ملائم ہر مرام کے لکہا کہ نقلِ محالِ مقال اور حتی الامکان بحکم اذا
فاتحج الفاظِ درشت و نازیبا سے احتراز واجب جانا اور صرف پاسخ اصل مدعا یکشف التلبیع
وغیرہ اکتفا کیا اور جس جگہہ مؤلفِ متصرف نے اپنے مدعا کو مطاوی کلام مین ادا کیا تہا بلا بیان
بادلیل صریح و نصِ صحیح مسلّماتِ اہل سنت سے اعتزال فرمایا تہا او سجگہہ ہمنے بھی جواب ترکی
بترکی مطاوی عبارت مین بحوالۂ کتبِ اہل حق لکھدیا اور تفصیل سے بے صرفہ سے کچھ کام نہ رکھا
کہ صاحبِ شوق کو بعد دریافتِ بحث و نام کتاب کے مراجعت طرف اصل سہل ہی معہذا اس کلام
مجمل مین بھی اغلب مسائل منحل ہین اور مکائد و اوہام شیعہ اہل التشیع پر منقلب اور بستا صل ؎
حضرتم قلیبا لصخر الوقوعنا ؛ وقعتم سریعا فی قلیب حضرتم ؛ سللتم سیوف البغی
عذر القتلنا ؛ قتلتم جمیعا بالتی قد سللتم ؛ ضمرتم لنا سوء فجاء بضدہ ؛ ونلتم باضعاف
ما قد ضمرتم ؛ مکرتم بنا والمکر مصرع اہلہ ؛ فحاق بکم سوء کما قد مکرتم ؛ حصلتم لنا لکن
عفونا برحمۃ ؛ ربنا لو ظفرتم ساعۃً ما رحمتم ؛ لیکن یہان بہ تبعیتِ مخاطبِ غیر صحیح حسن تقریر

جواب سرنیف

وضبط تحریر کو مطلق دخل و تدبیر نہین ہی کہ اگر کلام کو وضع آداب مناظرہ پر کما حقہ ادا کیا جاوے تو غالبا خروج طریقہ جواب نویسی سے لازم آوے اور جناب مخاطب لبیب الزمان کی فہم عالی مین اوسکا ایک حرف بھی نسماوے بلکہ مضمون وکذبوا بما لم یحیطوا بہ علما ظہور مین آوے کہ کس زبان ہر اسنے فہمد؛ بعزیزان چہ التماس کنم؛ بناءً علی ہذا اسلوب کلامیہ وابحاث دقیقہ علمیہ و مقدمات معرکۃ الآرا و مناظرہ مرد آزما سے قطع نظر و غض بصر ہی جدہر رسخ مخاطب کا دیکھا اوسی طرف اپنی باگ بھی موڑی کہ بندہ درگاہ تا بخانہ ہمراہ اور جسطرف فرار مولف معلوم کیا اودہر تعاقب باستے دیا کہ ندور معہ حیث دار ٥ ہچقدر بدشت وحشت بہ بیت دویدہ ام من؛ ہچقدر رمیدہ توہچقدر رسیدہ ام من؛ ولیکن ظرفہ ماجرا ہی اور عجب قصہ

زبان لبیب جو ترکیب معرف

حیرت افزا کہ جب سے جناب لبیب زمان نے سنا ہی کہ رد ہدیہ تسنن لکھا جاتا ہی کہ ما آتانا اللہ خیر مما آتکم بل انتم بہدیتکم تفرحون تلوون سے لگی ہی دم ناک مین ہی بقول شخصے چورکی داڑہی مین تنکا بنا بر مقتضاء وقت و تقیہ حال و مصلحت مآل انتساب تالیف رسالہ مذکور سے طرف اپنے اظہار نفرت کلی و عار تمام و قیل و قال کرتے ہین حالانکہ دیباچہ کتاب مین صریح نام محسب کا ابو الفضل عباس نبیب مقام ہی اور لوح و عنوان رسالہ مین بعرض انطباع کتاب بشہرت خطاب نام حافظ علی مرتسم ہی فرماتے ہین کہ یہہ رسالہ ہمارا انہین سید ابو الفضل عباس مفتی شیعہ مولف من و سلوی نزیل بلدہ کا بنا ہوا ہی سبحان اللہ چوری و سرزوری یہہ جلاہے کا تیر نوبہان بعض مسودہ اصل دستخطی سامی موجود ہی اور حقیقت واقعی مشہود اور بحکم لہا منہا علیہا شواہد صدہا وجوہ صحت تالیف گرامی کی منفنو بلکہ خود نزدیک آپکے ہونا اس ہدیہ مسروقہ کا نتیجہ فکر سامی سے بحکم بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ برائی العین بدیہی الثبوت ہی اور نزدیک عامہ خلائق کے بحکم فلتعرفنہم بسیماہم ولتعرفنہم فی لحن القول مرتبہ حق الیقین مین معدود خصوصاً نزدیک اس مخلص بے ریا کے کہ مثل آپکے انتساب اس جواب سے بسبب فقدان لیاقت مخاطب کے بغایت مستنکف بلکہ مستحیی ہی کیونکہ باوجود سوابق ماندبود

یکجا و طولِ قیام و قعود صبح و مسا کے مخفی رہنا طرزِ تحریر و وضعِ تقریر کا محالاتِ عادیہ سے ہی
سے بہر رہنگے کہ خواہی جامہ پوش ÷ کہ من انداز قدرا سے شناسم ÷ یہان اکثار مسودہ مین
عذر انخطِ بعضہ لیشبہ بعضًا بہی مستثنی ہوگا کہ لم یک ینفعہم ایمانہم لما راو باسنا و لیکن یہہ کہیے
کو وز دباش و مرد باش ہمنے اسی جگہہ سے کتنے پیچے رقعے لکھکر بہچایا تہا اور اقرار کرانا
ہزیان و اغلاطِ رسالہ کا اور حاصل کرنا بعض کتبِ شیعہ کا چاہا تہا و لیکن بمصداق بہتیا جی بہیر ادہر
پلو الین بمند کے پہلوان نہین بنتے کے ہر بار حیلہ و حوالہ سے دُم دبا گئے اور خطاب و کتاب
دو تو سے پیٹہا پہیر گئے بقولِ مجتہد فانی کو فتہند کہ کتابِ مذہبِ خود زنہار نباید داد کہ
شاید در کمین باشد و قصدِ الزام نماید انتہی ہمنے بہی واقعہ طلبی کو ضروری نہ سمجہکر در گذر کی کہ
ذرہم فی طغیانہم یعمہون حالانکہ غرض ہماری صرف استدراکِ واقعات تہی نہ ایقاعِ مجادلات
معہذا مراتبِ اخلاص و نیاز مندی کے نسبت جنابِ سنی السجایا کے ہنوز بحال و برقرار ہین
الآن کما کان آپ ہرگز اس تو و بدلِ لیل و نہار کو محمول کسی اور خللِ علل حال و مستقبل پر کرین
اور گوشہ خاطرِ عاطر مین خارِ خسِ کبیدہ و آزردگی کو جگہہ نہ دین کیونکہ بادیِ اس مادی کے شستہ مین
اب جو کچہہ بے اندامی بابت اس بدنامی کے نصیبِ ونگارِ خجستہ آثارِ سامی ہوئی وہ سب زیبا
و سزاوار ہی کہ خود کردہ را چہ درمان مسلمانون کی ریاست مین رہنا اور اونکے دین کا رد کرنا
نمک خوردن نمکدان را شکستن ہی خیر ہمکو تو ستے آرزوئی مناظرہ زبانی کی جلسہ عام مین تہی وہ
میسر نآئی اور دل ہی کے اندر خون ہوکر رہگئی بارے اب ایسا کیجیے کہ اگر بر رو نفسانیت و ہمنشینی
شبار وزی رجال آپکو ہوسِ جواب نگاریِ ناصواب گہیرے اور روحِ شیطان الطاق و غدغہ
پاسخ گذاری کرے تو جواب اسکا خود ہی از نیبِ رقم فرمائیے یہہ نہو کہ جنکو روز مرہ خطوط جاتے ہین
اور اونسے وعدہ جواب نویسی مکرر ستہ کر لئے جاتے ہین اور بار بار علی رؤس الاشہاد برسر
دوکان اونکے حق مین یہہ کلمہ صدق ترجمان زبانِ انصاف بنیان پر جاری ہوتا ہی ع
واحد العینے کہ بر ہم سے زند آفاق را ÷ وای گر چشم دگر سے بود قرم ساق را ÷ اونکی ہیوہ حیات

ونیاپلوسی کیجاوے کہ جب یہ ہدیہ مسترد طیار ہو کر مطبوع خاص و عام ہو تو جواب اوسکا واسطے رفع
یقینِ عجز و جہلِ شیعہ کے ضرور مرقوم ہوا اگرچہ براے نام ہو و لیکن یہہ تمنا محال پوری ہوتی
نظر نہین آتی ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ÷ تجہیر کیفما اتفق و کائنا ما کان ارباب کونسل کے
لکھنؤ سے لودیانہ تک خوشامد ہوگی اور پنچایت کی ٹہیرنگی اور کاغذ کے گھوڑے بسبیل ڈاک
بیاپی دوڑینگے کہ بحق الوصی بل الاوصیا انتصاراً للاولیا کوئی جواب الجواب لکھوا و زرا
کمترین اہلِ سنت کو زک دو اور پھر ہنچون کو تشویش پاسخ گزاری دامنگیر حال ہوگی اور فکر رد و
قدح نشتر فروش مقال بنی گی خیر اگر ایسا ہوا تو ہر چند سکھائے پوت دربار نہین کرتے
اور یہہ رازِ مخفی برملا ہوگا اور بدنامی لاحق بہ نسبت سابق کے ضعاف مضاعف ہوگی لیکن
ہمارا لطف جاتا رہیگا کیونکہ بقول اِیاک اَعنی فاسمعی یا جارة یہہ مناظرہ خاص ہی عام نہین ساری
خلقِ خدا سے لڑنا ایک کا کام نہین اور اوسوقت ہم بہی قصدِ جواب نگاری نکرینگے کہ بے تعین
خطاب لطفِ کلام نہین ع گاہ گاہ از تکلم مست و غزلخوان بگذرد ÷ ورنہ بر عہدِ من نیست
کہ رسوا باشم ÷ اور بشرط پاسخ گزاری سامی یہہ بہی مشروط ہی کہ خلاف ماضی جسطرح ہدیہ مسترد
مین اتفاقِ رد اہلِ سنت ہوا ہی کہ ہر خس و خار کو بحکم الغریق یتشبث بکل حشیش بحکم نصِ قاطع و برہان
ساطع مین رکھا ہی اور ہر کتاب ناصواب سے کورانہ انتقال و استدلال کیا ہی کہ مان نمان مین تیرا
مہمان اور ہر جگہہ کذب و فریہ کو استعمال فرمایا ہی کہ موجب ریشخند ہر نادان و دانشمند اور کالای
بدبریش خاوند ہی اب آیندہ بہی اوسیطرح بر مطابق محاسن اخلاق شہرہ آفاق کے گذر اوقات
بجواب الجواب کتاب لاجواب صرف دشنام بازی گالی تارنی حیلہ سازی بہانہ پردازی پر نہو کہ فقط
براے دفع الوقتے دو سے آپ گیدڑ بہبکی دکہلائین روبہ بازی بتلائین شتر گربہ لائین رقص الجمل
فرمائین جہوٹی باتین بنائین دوستونکو رولائین دشمنونکو ہنسائین بلکہ للہ و للوصی وم بحر انصاف غرمائین
اور ہر تقریر و تطہیر سے تعرض کرین اور ہر قلیل و کثیر مین بحث جاری فرمائین اور ہر مقام مین الزام
خصم کا مسلمات خصم اور عقلِ صحیح اور نصِ صریح سے نصب العین رکہین کیونکہ افحام مخالف و الزام

مناقض بدون سندِ مسلّم خصم ناممکن ہی اور اگر یہہ بات میسر ہو سکے تو ز ہے نا تضیع وقت نکرین کہ وہ
وجہ اختصار کندن وکاہ بر آوردن ہے ہمنے اس رسالہ مین طریقۂ اختصار کو اسی نظر سے اختیار کیا ہی کہ بعد امتحان
جواب جواب کے بصورتِ صلوب ہم بہی ردّ جواب الجواب بسط لائق و تفصیل فائق کرینگے اور ایک عالم کو واسطے
تماشائی عید غدیر کے مہمان کلبۂ احزان بنا دینگے بشرطیکہ آپ خود متصدی جواب ہون نہ مکلف
ہر شیخ و شاب چنانچہ ہمنے اس کتاب کو ایک مہینے مین مسودہ کیا ہے تم دو مہینے بلکہ تین چار مہینے مین
جواب لکھوا اور بصورتِ توقفِ انطباع نسخۂ قلمی عنایت فرماؤ یہان تک کہ اگر مطلب و مدعا کسی عبارت
کتاب شیعہ و سنی کا ذہنِ عالی مین نہ آوے تو اوسکو بہی برطبق عادتِ مستمرہ کسی سے دریافت کر لیجیو
موقعِ اعتراض و طعن و ردّ مین صرف کرو کہ اہلِ حق کو ہر طرح غرض اہلی احقاق حق ہے نہ جوج حق
و دلیل حق سے لیہلک من ہلک عن بینۃ و یحیی من حیّ عن بینۃ ع تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد
ہمکو دینے کتاب و لکہنے جواب مین مثلِ بعض احباب مرتاب کے ہرگز مجال نہین کیونکہ تقیہ و کذب دونو
مذہب اہلِ سنت مین حرام ہین اور فریب و مبارزی علی طرفہ التمام ہے ستم بجان بد اندیش
میتوان کردن ؛ خجل ز راستی خویش میتوان کردن ✣ ہذا و قد سمیت ہذہ الرسالۃ بکشف الالتباس
عما وسوس الخناس ثم لقبتہ بمیزان العدل فی ردّ ہفوات ابی الفضل و اللہ ولی التوفیق و
بیدہ ازمۃ الجمع و التفریق قولہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا و ما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ جواب
یہ آیہ کریمہ قرآن مجید مین زبانِ اہلِ جنت سے حکایۃً منقول ہی اور سباق اسکا یہہ ہی و نزعنا ما فی
صدورہم من غلٍ تجری من تحتہم الانہار و قالوا الحمد للہ الذی ہدانا لہذا الخ سو مصداق اسکے اہلِ سنت
ہین نہ رافضی کیونکہ شیعہ اہلِ کنیہ ہین نہ صاحب سینہ راکب سفینہ پس لفظ ہذا اور لفظ ہدانا اللہ سے
دینِ رفض کو قصد کرنا اور اوسکو ہدایت من جانب اللہ سمجہنا خلافِ سیاق و سباق کریمہ مبینہ ہی اسلئے
کہ ختم اس حکایۃ کا یون ہی فاذن مؤذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ
و یبغونہا عوجا اور ظالم و صادّ سبیل و مبتغی عوج ہونا امامیہ کا ظاہر ہی بناءً علی ہذا اس جگہہ
ہدانا کو از قبیل فاہدوہم الی صراط الجحیم سمجہنا چاہیئے کیونکہ ایراد کریمۂ مذکورہ کا بدایت رسالہ ہذا مین

بطریق اقتباس حج لساس سبے ملاحظہ مصداق سباق وسیاق دلیل جہل و نفاق وعلامت
شقاق ہی فانہم **قولہ** وتعریف خیار اصحاب غیر مرتدین علی الاعقاب **جواب** مراد مرتدین سے
اگر وہ لوگ ہین جنہنے خلیفہ اول رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے جدال وقتال کیا تو اونکو کوئی اہل
اصحاب نہین کہتا اسعورت مین یہ قید احترازی زائد ہی بلکہ لغو اور اگر معاذ اللہ مراد انصار ومہاجرین ہین
تو کسی کتاب معتمد شیعہ مین بہی کوئی حدیث وقول ایسا نہی کا مخبر انکے ارتداد بلکہ ذم پر پایا نہین جاتا
کلینی نے کافی مین تصریح کی ہی ساتہ رجحانِ ایمان مہاجرین اولین کے کہ انکا ایمان راجح ہی ایمان
سائر امت پر اور نیز کافی وغیرہ احادیث شیعہ سے ثابت ہی کہ جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہی
وہ خود کافر ہو جاتا ہی اور جو کسی بیگناہ کو طرف کسی گناہ کے نسبت کرتا ہی وبال وسکا اہل غیبت
بہی گنہگار ہو جاتا ہی **قولہ** صرف اوقات عزیز اطاعت حضرت سبحان مین کی **جواب** مراد اس سبحان
سبحان علی خانصاحب ہین نہ اللہ صاحب اسلیئے کہ ہیولی اس رسالہ کا انہین کی دریوزہ گری کا رسیدہ
کیا ہی چنانچہ فقرہ مابعد کہ پیوستہ تحقیق مذہب حق وطریق صواب مینمایم مؤید اسکا ہی ولیکن چو
ہر زبان مین آپکو نسبت اونکے بد قبولی ہی اسلیئے اسجگہ یہ مثل صادق ہی بڑے میان تو بڑے میان اون
چہوٹے میان سبحان اللہ **قولہ** صحبت احباب کریم النفس کو مغتنمات سے گنا **جواب** مراد اس عبارت
سے جناب منشی کریم علی صاحب ہین وہو کاتری **قولہ** ہدیۃ المؤمنین بہدایۃ المسلمین نام رکہا **جواب**
کلینی مین امام جعفر صادقؑ سے روایت ہی کہ اغنوا عن الناس ولا تدعوا احدا الی امرکم اور کشف الغمہ مین ہے
امام رضا سے کہ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ فقیل یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی وقت یوم معلوم وہو خروج قائمنا
فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا اور جامع الاخبار مین ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تارک التقیۃ
کتارک الصلوۃ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت مسلمین مخالف امر ہی ورا وصیا ہی اور اوسمین مؤمنین
غیر و ترکِ تقیہ لازم آتا ہی اور جو تارکِ تقیہ ہی وہ مومن نہین آور جو تفرقہ کہ آپنے درمیان مومن و
مسلم کے صفحہ ۱ کا سی رسالہ مین بعنوان فائدہ بیان کیا ہی اور اس تسمیہ مین گویا تعریض اطرف اوسکے
کی ہی سو جواب اوسکا بعنوان تصنیف زمین برسر زمین اوسی جگہہ آپ کو ملے گا **قولہ** ترجمہ ضروری

[illegible]

عبارت عربیہ کا حاشیہ و بین السطور پر بایجاز و اختصار لکھا **جواب** یہہ ترجمہ ہی غالبًا وہین سے مسروق
ہی جہان سے عبارت عربیہ منتحل ہی اور قید ایجاز وغیرہ اسلیئے ہی کہ اگر ترجمہ مطابق مترجم لہ ہو
تو اعتراض مخالف سے حیلۂ فرار حاصل رہے والا وہی بات ہی اکتسفا واتسا گا **قولہ** چند فوائد
دینیہ کتب معتبرہ سے نکال کے اپنی طرف سے ضمیمہ کیا **جواب** یہہ فوائد نا معتبرہ کہ غالبًا مسروق ہین
رسالۂ احیاء المیت سے نیز شکم زاد سامی ہین نہ حافظ علی امی ان ہی الا شنشنۃ **قولہ** ہرچند علمائی کرام
و مجتہدین عظام نے کوئی امر باقی نہین چہوڑا جسکا لکھنا ضرور ہو لیکن ع ہر گلے را رنگ و بوئی دیگر است
جواب سچ ہی از آفات العقول کثرت الفضول ع حاصل تحصیل ما حصل تحصیل حاصل بودہ است ؛ **قولہ**
محض بامید حصول ثواب و اعلان کلمۃ الحق والصواب یہہ کتاب لکہی **جواب** جب مصارعت قدیم
حضرات امامیہ خلاف و مضادۂ امر تقیہ و نقض کتمان دین و مقتضیات عقلیہ و نقلیہ وغیرہ موجب نفع
نہوئی تو یہہ مقاومت جدید و مصارعت غیر سدید دیکہیئے کیونکر محصل ثواب و معلن صواب
ہوگی اسلیئے کہ پانیکا رگا سونہہ پر آتا ہی **قولہ** سوال الی قولہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت بعد
میرے تہتر فرقے پر منقسم ہوگی ایک انمین سے ناجی ہی باقی دوزخ مین جائینگے پس مین حیران
ہون کہ فرقۂ ناجیہ کون ہی اسلیئے کہ ہر فرقہ آپکو ناجی قرار دیتا ہی **جواب** بغل مین لڑکا شہر مین
ڈہنڈہورا آپ کو ناحق حیرت ہوئی اسی حدیث مین تو جواب اس سوال کا اور بیان فرقۂ ناجیہ کا
موجود ہی کہ ما انا علیہ و اصحابی اور مصداق اسکے اہل سنت ہین نہ شیعہ کیونکہ نزدیک شیعہ
کے سب صحابی مرتد ہوگئے الا دو تین چار اور امامیہ بجائی اصحابی کے اہلبیتی کہتے ہین سو
اس تقدیر پر بہی کچہ تعارض نہین اسلیئے کہ اہل بیت بہی داخل اصحاب ہین جیسے حسن حسین علی
فاطمہ رقیہ ام کلثوم و زینب اولاد آنحضرت اور عائشہ و حفصہ وغیرہ ازواج مطہرات نبوی
و عباس و علی و جعفر و عقیل اور اولاد عباس کہ یہہ سب اصحاب بہی ہین اور اہل بیت بہی اور
قاعدۂ الحدیث یفسر بعضہ بعضًا متفق علیہ فریقین ہی اور ظاہر ہی کہ شیعہ لاعن و طاعن ہین
سارے ازواج و بنات کے سوائے فاطمہ و خدیجہ کے تو یہہ تابع اہل بیت نہوئے اور اگر اہلبیت کہ

ف مسروق ہونا فوائد نظامیہ کا

ف بیان فرقہ ناجیہ

ف داخل ہونا اہلبیت کا اصحاب مین

منحصر کہین پنجتن مین تو شرعاً و عقلاً باطل ہی کما ہو مصرح فی موضعہ اسیطرح اگر دین اہل بیت کو
غیر دین صحابہ کہین تو وہ بدیہی البطلان محتاج برہان ہی کیونکہ مخالف خبر متواتر مشہور ہی پس
ثابت ہوا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہی جو طریقۂ اصحاب و اہلبیت دونو پر ہی و ما ہو الا اہل السنۃ والجماعۃ
قولہ جواب الی قولہ امام غزالی پیشوائی اہل سنت وجماعت رسالہ معرفۃ المذاہب مین
لکھتا ہی **جواب** قطع نظر عدم مطابقت اس جواب کے ساتھ سوال مذکور کے یہ رسالہ
فارسی محمود طاہر غزالی معتزلی کا ہی نہ امام ابو حامد غزالی کا اور مجالس المومنین مین ہی کہ
اہل حق شیعہ و معتزلہ کو ایک چیز جانتے ہین اور دبستان مذاہب مین لکھا ہی کہ جب
معتزلہ و متکلمین پیدا ہوئے تو بعضے روافض نے غلو و تقصیر سے رجوع کیا اور معتزلی ہو گئے
انتہی پس معتزلی کو پیشوائی اہل سنت ٹہیراکر نسبت یا نام یا لقب مشترک سے سنیونکو
دہوکا دینا مصداق قولہ تعالی بنا ہی یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسہم
وما یشعرون کے **قولہ** سید مرتضی علم الہدی مجتہد امامیہ نے رسالہ تبصرۃ العوام مین امامیہ
اثنا عشریہ کو ناجی قرار دیا ہی **جواب** نادرہ کمالات دیگر جناب تاریخ دان نیز مستند
سید مرتضی ابو القاسم ثمانینی برادر رضی مجتہد امامیہ جنکا لقب علم الہدی ہی اور شخص ہی
اور سید مرتضی رازی صاحب تبصرۃ العوام اور شخص ہی اول قدماء و فقہاء متکلمین امامیہ سے
ہی سنہ تین سو پچپن ہجری مین پیدا ہوا اور اسی سال جیا اور ثانی سالہای دراز اوس سے
متاخر ہی چنانچہ کتاب اوسکی کہ مملو ہی نقول اقوال علمائی متاخرین شیعہ سے اول دلیل
ہی اس مدعا پر پس جبکہ تمکو اپنے گہر کی ایسی تحقیق ہی تو مذہب اہل سنت مین خدا جانے
کیسی تدقیق ہوگی شعر تو براوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست *
معہذا اولہ نجات امامیہ کے کہ صاحب تبصرہ نے لکھے ہونگے یہی ہونگے جو تمنے رسب
قلم فرمائے سو تمنے اوڑائین اور ہمنے بہون بہون کہائین **قولہ** حقیقت مین اصل جماعۃ فرق
کی شیعہ و سنی یہی دو گروہ ہین **جواب** دبستان مین اس قول کو ابو جعفر طوسی سے

نقض دوم غزالی

نقض سیوم سید مرتضی

باین لفظ نقل کیا ہی کہ اصل این ہشتاد وسہ گروہ دو مذہب است نواصب و روافض الخ نہ بلفظ
سنی و شیعہ سو قطع نظر سرقہ و خیانت نقل کی۔ رافض ہونا امامیہ کا باقرار طوسی ثابت ہوا
اور ناجی ہونا اہل سنت کا جب مسلم ہو کہ انکی کتب سے نقل کیا جاوے کیونکہ الزام خصم مسلمات
خصم ہوتا ہی نہ بغیر اسکے معہذا اصل ہونا شیعہ کا واسطے تفرق جملہ فرق کے مسلم ہی
کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ و
اخرج الطبرانی وغیرہ بسند جید عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلعم قال لعائشۃ یا عائشۃ
ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا ہم اصحاب البدع والاہواء من ہذہ الامۃ اور
اصل تفرق ہونا سنی کا احتیاج سند رکھتا ہی واین ذلک کیونکہ سنی بنص قرآن ممنوع ہین
تفرق سے قال اللہ تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ **قولہ** دبستان مذاہب
مین کہتا ہی کہ اٹھارہ فرقے شیعہ ہین اور پچپن فرقے اہل سنت وجماعت سب تہتر ہوئے
جواب تعلیم ششم دبستان مذاہب ہین اس قولکو نظر دوم اعتقاد شیعہ مین بذیل قول
سابق طوسی اس عبارت سے نقل کیا ہی کہ بعد ازان مذاہب نواصب منشعب بہ پنجاہ و پنج
فرقہ شد و مذہب روافض بہ ہیجدہ فرقہ انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول بہی طوسی کا
نہ صاحب دبستان کا معہذا اوسمین لفظ نواصب ہی نہ اہلسنت حالانکہ نواصب نزدیک
اہلسنت کے بہی مطرود و مردود ہین نہ مقبول پس یہہ نقل ما نحن فیہ سے خارج ہی **قولہ**
جنات الخلود مین ہی کہ سنی اڑتالیس فرقہ ہین **جواب** یہہ روایت شیعی کی ہی سنی پر
حجت نہین **قولہ** سابق گروہ وہابیہ ہی مذہب رکہتے تھے یعنی حنبلی پہر تقلید چہوڑکر
عمل ظاہر قرآن وحدیث پر کرنے لگے **جواب** معلوم نہین کہ یہہ دعوی کونسی کتاب
سے منقول ہوگا اسلیے کہ مقلدین احمد بن حنبل کبہی وہابیہ نہین کہلائے اور نہ اہل حق وہابی
ہین بلکہ اس لقب مستحدث سے عار کرتے ہین اور جو لوگ ظاہر قرآن وحدیث پر عمل کرتے
ہین وہ ظاہریہ ہین نہ وہابی اور جو آپ کو وہابی کہتے ہین وہ صاحب مذہب نہین بلکہ عوام

کالانعام ہین کیونکہ اہلسنت منحصر ہین مقلدین ائمہ اربعہ مین بناءً علی ہذا یہہ جملہ تمنے شاید بطور
تفنن عبارت لکہاہی کہ تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد قولہ ملخص کلام سنت وجماعت مراد
پیروون ان چار شخص سے ہی یعنی امام ابوحنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن حنبل
جواب یہہ دعوی تمہارا الحکم ان الکذوب قد یصدق بے شبہہ مطابق واقع ونفس الامری ہی
سو حقیقت مین یہہ چارون ایک ہی چیز ہین بناء اتحاد اصول عقائد واعمال اور خلاف قلیل
انکا فروع مین مضر نہین اس سے عدم تفرق اہلسنت کا کما حقہ ثابت ہی کہ ان ہذا صراطی
مستقیما فاتبعوہ قولہ اور یہہ آپسمین اکثر مسائل مین اختلاف رکہتے ہین جواب والشیعۃ اعظم
منہم اختلافا فما ہو جوابہم فہو جوابنا قولہ علما ان چارون مذہب کو آپسمین مشاجرات بہت ہین
خصوصا حنفیہ شافعیہ کے جواب یہہ مشاجرات اصول عقاید واعمال مین ہین یا فروع

ف اختلاف حنفیہ وشافعیہ

مسائل مین اگر اصول مراد ہین تو بدیہی البطلان ہی اسلئے کہ اس بابت کوئی قصا جہگڑا
انمین نہین ومن ادعی فعلیہ البیان اور اگر مراد فروع ہین تو وہ منجر بتضلیل وتکفیر یکدیگر
نہین کہ مشاجرہ اونمین دلیل بطلان مذہب ٹہیری چنانچہ قول سامی کہ با وصف این خلاف
چون در اصل فطرت یک اند تصدیق یکدیگر میکنند انتہی تصدیق اسکی کرتا ہی معہذا اتفاق
نسبت اختلاف کی بہت ہی چنانچہ بعد تفحص واستقرا کے مجموع مسائل مختلف فیہ مذاہب اربعہ
مین تین سو کئی مسئلہ فروعی پائے ہین جنمین نص صریح موجود نہین بخلاف شیعہ کے کہ انکے
اصول مین اختلاف فاحش ہی چہ جائے فروع کی اور ہر ایک فرقہ دوسرے کی تضلیل وتکفیر کرتا ہی

ف مسائل مختلف فیہ

چنانچہ تمنے بہی صفحہ اکسٹہہ رسالہ مین لکہا ہی کہ سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ
ہین انتہی اسیطرح کیسانیہ وناووسیہ واسمعیلیہ وغیرہ کہتے ہین کہ جو ہمارے سوا ہین اثنا عشریہ
ہون یا اور کوئی وہ گمراہ ہین پس اگر امامیہ کا تفحص کرین تو فقط اثنا عشریہ ہزار مسئلہ
فروعی مین باہم مخالف ومختلف ہین حالانکہ اون مسائل مین نصوص صریحہ ائمہ ہدی موجود
ہین یہہ امر نزدیک اوسکے جسکو کتب قدیمہ وجدیدہ طائفہ پر اطلاع تام حاصل ہی مسلم الثبوت

ف اختلاف مذہبی شیعہ

ہی اگر کوئی جاہل بے علم انکار کرے تو محل شکایت نہین **قولہ** عقیدۂ سنت و جماعت یہہ ہی
جواب منجملہ ان عقائد کے آپنے یہہ بہی لکہا ہی کہ اول خلفاء بنی امیہ معاویہ اور آخر
انکا مروان حمار یعنی سنہ ۱۳۲ ابن ابو العباس سفاح خلیفہ ہوا اور دولت عباسیہ کی سنہ ۶۵۶
تمام ہوگئی آخر انکا مستعصم تہا جو ہلاکو خان کے ہاتہ سے ہلاک ہوا الی آخرہ سو یہہ عقیدہ
جس کتاب عقائد اہل سنت مین لکہا ہو اوسکا نام لِلّٰہ عنایت ہو نہین تو بس کر میان بس کہ
دیکہا مینے تیر الشکر **قولہ** قصہ تحکیم کا آیندہ مفصل لکہا جاویگا **جواب** یہہ وعدہ مفصل مجمل بہی
ادا ہو کیونکہ علامات منافق مین آیا ہی اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ اور اہل تجربہ نے کہا ہی کہ دروغگو را
حافظہ نباشد اور یہہ پہلا وعدہ ہی دوسرے تیسرے کا خدا حافظ **قولہ** القصہ معاویہ
نزدیک سنیون کے خلیفہ پنجم ہی **جواب** یہہ لفظ مسروق ہی عبارت رسالہ تشئید وغیرہ سے
تقلید الابصیرۃ اسلیے کہ کتب اہل سنت باعلی صوت منادی ہین کہ معاویہ ملوک مین ہین
رضی اللہ تعالی عنہ نہ خلفاء راشدین مین حتی کہ ابہی چند سطر پہلے اسکے آپنے بہی اسکا اقرار
کیا ہی کہ ہرگاہ معاویہ بخلافت رسید ایام خلافت راشدہ تمام شدہ بود و ریاست اسلام بطور
سلطنت گشت انتہی بلفظہٖ لیکن انکہہ کا پانی ڈہلگیا ہی ورنہ شرح عقائد تفتازانی مین دیکہو کیا
لکہا ہی فمعاویۃ ومن بعدہ لایکونون خلفاء بل ملوکا وامراء اور تہذیب الکلام مین ہی فانقلبت
الامامۃ بعد ثلثین الی الملک والسلطنۃ اور فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل مین ذکر معاویہ
رضی اللہ عنہ لکہا ہی انہ لم یکن من الخلفاء الی قولہ فانہ کان من ملوک الاسلام اور فتح الباری
مین ہی وانا معاویۃ ومن بعدہ فعلی طریقۃ الملوک ولو سموا خلفاء اور شرح فقہ اکبر مین ہی
اوّل الملوک معاویۃ بلکہ ابن عبد البر نے خود حضرت معاویہ سے نقل کیا ہی کہ انہ کان یقول
انا اول الملوک **قولہ** القاب چارون خلیفہ کے مقرر کئے ہین اوّل صدیق دوم فاروق سوم
ذی النورین چہارم اسد اللہ **جواب** صاحب منہج المقال فی تحقیق احوال الرجال نے
فضیل سے کہ اصحاب ائمہ ہدی علیہم السلام سے ہی ذیل حدیث ان الجنۃ لیشتاق

ف عقیدہ سنت و جماعت

ف خلاف وعدہ

ف بادشاہ ہونا معاویہ کا نہ خلیفہ

ف القاب خلفاء اربعہ

الی ثلثہ مین لقب صدیق وثانی اثنین اذہما فی الغار اور لقب فاروق اور ناطق ہونے فرشتہ کا
زبان فاروق پر ذکر کیا ہی اور ذی النورین بسبب تزوج دو دختر نبوی کے ملقب یہ لقب
ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ القاب زمانۂ نبوی مین مشہور و معروف تھے کیونکہ اگر ایجاد
اہلسنت ہوتی تو ائمہ ہدی ہرگز اُس لقب سے اونکو یاد نفرماتے حالانکہ علی بن عیسے
آردبیلی نے کتاب کشف الغمہ مین امام جعفر صادق عن ابیہ عن جدہ علی بن ابیطالب سے
روایت کیا ہی کہ قد سمی ابابکر رسول اللہ والمہاجرون والانصار صدیقا ومن لم یصدقہ
فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والآخرۃ **قولہ** دس آدمیونکو قطعی جنتی کہتے ہین **جواب**
صاحب حق الیقین نے دلیل اس طعن کی یہہ لکھی ہی کہ عقلاً یہہ بات جائز نہین کہ حق تعالے
غیر معصوم کو خبر دے کہ عاقبت اوسکی بہشت ہی اسلئے کہ اسمین حرص دینا ہی اوسکا قبیح پر
انتہی سو یہہ وہم مغلطہ صریح ہی اسلئے کہ بالاتفاق ثابت ہی کہ خدانے اہل بدر و بیعت الرضوان
کو بشارت مغفرت دی ہی اور ہونا ان دسون کا رئیس مہاجرین والانصار اور شریک
بیعت الرضوان اور زمرۂ اہل بدر مین سے بے شبہہ بنص قرآن و حدیث ثابت ہی یہان تک کہ شعراء
اسلام نے اس مضمونکو اشعار مین داخل کیا ہی قال بعضہم **شعار** یا بدر اہلک جاروا وعلموک
التجبری ✤ وقبحوا لک وصلی ✤ وحسنوا لک ہجری ✤ فلیفعلوا ما ارادوا ✤ فانہم اہل بدر ✤ اور مؤمن
جزائری شیعی نے کہا **شعار** رایت بدری محاطا ✤ باہلہ حین سیری ✤ فقلت عذری وصلی ✤
واشرح بذلک صدری ✤ فواجہونی بالشتم ✤ ولطم خد و زجر ✤ فقلت افعلوا ما اردتم ✤ فقد ظلم
لامری ✤ ولا جناح علیکم ✤ فانکم اہل بدر ✤ اور آپکے والد ماجد نے اقرار کیا ہی ساتھ
جنتی ہونے عشرۂ مبشرہ کے چنانچہ بحر النفائس مین یہہ رباعی نظم کی ہی **رباعی** علی ابوبکر و
فاروقہم ومن ✤ بعثمان یدعی والزبیر ابو المجد ✤ سعید وسعد وابن عوف وطلحۃ ✤ کذا ابن
الجراح لہم جنۃ الخلد ✤ اور قطع نظر اسکے امامیہ نے بھی حق شیعہ مین بشارات نقل کئے ہین
چنانچہ کلینی اعور نے کافی مین باب من عرف امامہ لم یضرہ ما تقدم ہذا الامر و تاخر مین احادیث

ف عشرۂ مبشرہ

ف بشارات در حق شیعہ

الخ اسی باب لکھی ہین کہ صریح موجب اغرا و اغوا عوام ہین اور حق الیقین مین ہی امام جعفر صادق سے مناقب شیعہ مین کہ آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی کہ دو نفر تم مین سے داخل جہنم بنینگے واللہ ایک ہی داخل ہوگا انتہی ظاہر ہی کہ یہہ حکم عام شامل کافہ انام ہی پس جب یہ عموم جائی تردد مرقوم ہوا تو جو لوگ منصوص المغفرت اور داخل اہل بدر و بیعت الرضوان ہین وہ کیونکر در خور لعن و نفرین ہونگے **قولہ** بعضے علماء نے لکہا ہی کہ خلافت ابوبکر و عمر کی بموجب حکم خدا و رسول کے ازروی قرآن و حدیث کے مستنبط ہی اور بعض نے صاف لکہدیا کہ ازروی قرآن و حدیث کے نہین ہی صرف صحابہ کے اجماع سے خلافت کو پہونچے ہین عبدالحق دہلوی تکمیل الایمان مین کہتا ہی کہ کوئی آیت و حدیث بمقدمہ خلافت حق صحابہ مین بتصریح نہین آئی **جواب** اگرچہ آپ نے سباق و سیاق کلام شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالی کو محذوف کر کے استدلال بطریق لاتقربوا الصلوۃ کیا ہی چنانچہ بملاحظہ تکمیل الایمان سے واضح ہی لیکن وجہ تطبیق بین القولین کی یہہ ہی کہ جسنے خلافت کو منصوص کہا مراد اوسکی یہہ ہی کہ نفس الامر مین نصوص متواترہ دلالت کرتے ہین خلافت علی الترتیب پر یہہ مراد نہین کہ خلافت وقت انعقاد کے ثابت بالنص تہی اسلئے کہ اوسوقت ہر شخص نے متمسک سات اوس دلیل کے کیا جو فی الفور اوسکے پاس موجود تہی اور فرصت تتبع نصوص کی معاون نصوص سے بسبب ضیق فرصت کے نہ تہی چنانچہ اسلئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گروہ مسلمانون کے ایک کو ان دو لوگون مین کہ عمر بن الخطاب و ابوعبیدہ بن الجراح ہین اختیار کرین وہی خلیفہ ہی غرض یہہ تہی کہ اظہار انصاف کرین اور دعوی نص کا اپنے لئے نکرین اسلئے کہ معلوم تہا کہ یابی اللہ والمومنون الا ابابکر اور صدیق اکبر جانتے تہے کہ یہہ بات ہونے والی ہی حاجت ادعائی نص کی اپنے واسطے کیا ہی خود بخود ہووےگی اور حضرت فاروق نے جو وقت شہادت کے خلافت کو درمیان چہہ آدمی کے بطور شوری کے چہوڑا اسواسطے کہ تعین خلیفہ کا اپنے ذمہ نلین والا فاروق اعظم سے بارہا منقول ہی کہ اشارہ طرف خلافت ختنین کے علی الترتیب کرتے تہے اور حضرت طلحہ و زبیر نے

جو وقتِ خلافت حضرتِ امیر کے کلمات اکراہ کے کہے سو اسلیئے کہ بیعت بزور قبل قتل حضرت
عثمان ہوئی تہی اگرچہ بعض ا امر مین اسد اللہ مستحقِ امامت تھے اور مراد ثبوتِ خلافت بالاجماع
سے یہہ ہی کہ اجماع اکثر اہل حل و عقد کا متحقق ہو پس اگر دو ایک آدمی اجماع سے خارج ہون
تو کچہہ پروا نہین اسلیئے کہ اکثر کو حکم کل کا ہی جسطرح سعد بن عبادہ وقت انعقاد خلافت صدیق
داخل اجماع نہوسئے پہر ثانی الحال بیعت کے کما حققہ اولو العلم پس عدم دخول اونکا قادح نہین
ایسی ہی ابان بن عثمان مجتہدین صحابہ سے نہ تھے کہ خلاف اونکا مضر مقصود ہو اسیطرح جو صحابہ
حضرت امیر علیہ السلام سے آزردہ ہو کر پاس مخالف کے چلے گئے کل دو چار آدمی تھے منجملہ
جیسے مغیرہ بن شعبہ وغیرہ سو یہہ بہی مجتہدینِ صحابہ مین معدود نہ تھے مع ذالک آزردگی انکی بنا بر سببِ
اخلاق تہی نہ بسبب سلبِ لیاقتِ خلافت کے اسلیئے کہ یہی اشخاص نقلِ مناقبِ مرتضوی مین
کثیر الروایت ہین پس مدفوع ہو گئی وہ طعن جو آپنے بابت عدم بیعت سعد کے صفحہ اکتالیس مین
اور بنسبت مغیرہ کے صفحہ ستاون مین لکہی ہی کہ اول نے مطلق بیعت نکی اور ثانی معاویہ سے
ملگئے اور ناجی بن گئے ولیکن سعد بن وقاص و محمد بن مسلمہ و اسامہ بن زید و عبد اللہ بن عمر
وغیرہ ایک جماعت متورعین صحابہ کی کہ جو بسبب کمال احتیاط کے شریک جنگ حضرت
امیر با فرہنگ نہوئے سو اونکو خود اسد اللہ نے معذور رکہا اور اونکے حق مین فرمایا ہو لاٰء
قعدوا عن الباطل ولم یقوموا مع الحق لیکن ان سبنے بہی بحثِ مناقب و نشرِ فضائل مرتضوی
مین قصور نہین کیا اور ظاہر ہی کہ بیعت ہر فرد کی انعقادِ خلافت مین ضرور نہین اگر ایک جماعت
بیعت کرے اور باقی تسلیم کرین تو خلافت منعقد ہو جاتی ہی پس وہ جو آپنے صفحہ ستر مین
مین لکہا ہی کہ جنگِ صفین مین مسلمان تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے طرفداری دونوں
کی یعنی گو ظاہر مین معینِ معاویہ نہوسے لیکن باطن مین معین و ممد تھے انتہی حاصلہ مدفوع ہی والا
عالم ما کان و ما یکون یعنی حضرتِ امیر اونکے حق مین قعدوا عن الباطل نفرماتے بالجملہ اب
کہ سب نصوصِ مبشرہ مجروح ہو گئی تو ثبوتِ خلافتِ خلفاء اربعہ کا بے شبہہ از روی نصوص

فائدہ ثبوت خلافت باجماع

متحقق ہی گو وقتِ انعقادِ خلافت کے نہو اسلئے کہ اوس وقت بنا بر ضیقِ فرصت و دہشت حادثہ
وتردد خواطر کے اتفاق تتبع نصوص کا نہوا اور بہطرح کے بہت مسئلے ہین کہ صدر اول مین اجتہادات
و قیاسات سے ثابت تہے اور اب نصوص سے ثابت ہین یہہ مسئلہ بہی اسی قسم کا ہی
اور یہی مطلب ہی قولِ شیخ دہلوی کا جسکو آپ نے بوجہے اور اس سے ثابت ہو گیا کہ ثبوت
خلافت کا اولاً اجماع سے ہی پہر نصوص سے تو اب منصوص مجمع علیہ دونو ہی **ف**
اہل سنت کے نزدیک اگر استحقاق امامت کا نص ثابت ہو تو اوسکو خلافتِ راشدہ کہتے ہین اور
اگر بعقل و دلائلِ ظنیہ ہو تو اوسکو خلافتِ عادلہ کہتے ہین اور اگر تغلب و تصرف بدونِ استحقاق ہو تو
اوسکو خلافت جابرہ و ملک عضوض کہتے ہین سو خلافت خلفاء اربعہ کی بے شبہہ راشدہ ہی
اسلئے کہ ہر ایک انمین مستحق ہی امامت کا از روی نصوص کے اس تفرقہ کو یاد رکہنا کہ بہت
کام آویگا **قولہ** اعتقاد امامیہ اثنا عشریہ کا یہہ ہی الخ **جواب** یہہ سارے عقیدے مخالف
ثقلین ہین بشہادتِ ائمہ امامیہ چنانچہ اجوبۂ کتابِ ہذا سے واضح ہو گا موسی بن علی بن
الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہین کہ انما شیعتنا من اطاع اللہ و عمل عملنا اور ظاہر
ہی کہ یہہ اعتقاد ائمہ ہدی کا نتھا **قولہ** بعد پیغمبر کے صحابہ نے خلاف حکم کیا اور وہی حق کو حق سے
محروم رکہا اور اہل بیت پر ستمہائے صریح کیے اور خلافت سلے لی **جواب** کبرت کلمۃ تخرج
من افواہہم ان یقولون الا کذبا پانچ اسکا جواب بیان ششم مین آویگا فانتظروا انی معکم
من المنتظرین **قولہ** اس سب سے سنیونکو غاصب فاسق فاجر و مبتدع ذباحی و کافر جانتے
ہین **جواب** یہہ جاننا انکا مطابق النعل بالنعل ویسا جاننا ہی جیسا کفار نبی آخر الزمان کو
مجنون شاعر ساحر کاہن جانتے تہے آپنے بیحیائی کا برقع مونہہ پر لے لیا ہی اور احادیث
ائمہ ہدی کو بالکل گوشۂ خاطر عاطر سے بہلا دیا کافی مین ہی جو شخص مسلمان کو کافر کہے
وہ خود کافر ہو جاتا ہی اور اہل سنت تو ہمیشہ معاذ نواصب سے رہے ہین بلکہ ہمیشہ مدافعہ انکے
فساد کا سنیون نے ہی کیا اور حق خدمت اہل بیت بجا لائے سو حقیقت مین سچا مناظرہ

شیعہ کا ساتہ نواصب کے ہی سنیون کے اسلیئے کہ انکو ذم اہلبیت مین باک نہین اونکو بد
کوئی اصحاب مین مبالات نہین بخلاف سنیون کے کہ یہہ جسکو برا کہین زبان آخرت کرین کہ اوس
قبلہ قطب ادر خیتیہ موتی کدہر سکین کیا کیجیے جب شیعہ بمقتضای آخذ البری بالجری عمل کرتے ہین
اور سنیون پر تہمت نصب کرتے ہین تو اوسوقت مدافعہ کیا جاتا ہی کہ ادفع بالتی ہی احسن
شعر الا لا یجہلن احد علینا * فنجہل فوق جہل الجاہلینا * اور ظاہر ہی کہ حسب افادہ صدوق امامیہ
ناصبی اوس شخص کو کہتے ہین جو من حیث الاعتقاد دشمن عترت نبوی اور مستحل خون تمامی اہلبیت ہو
اور انکی بدگوئی مین کوئی دقیقہ نچہوڑے اور مجوز لعن ائمہ طاہرین ہو سو ہر تقدیر بر مذہب اہلسنت
ان سب لواث سے منزہ واقع ہوا ہی اسپر بہی اگر اونکو کوئی ناصبی کہے تو صرف لداد و عناد
ہی و بس **قولہ** جو انمین سے تقلید مجتہد العصر کے کہ نائب امام ہی کرتا ہی اوسکو اصولی کہتے
ہین اور اگر مقلد نہین ہی تو اوسکو اخباری کہتے ہین اور اخباریہ کو مانند محدثین کے کہ فرقہ
اہل سنت وجماعت مین ہی سمجہنا چاہیے **جواب** تمہ اس تفرقہ اصولیہ و اخباریہ کا یہہ ہی کہ
اصولیہ مقلد شیطان الطاق ہین انکو اہلبیت سے کچہہ کام نہین بلکہ رسالہ جعفریہ مین لکہا ہی
لا قول للمیت و اشترط الاکثر کونہ حیا یعنی جب مجتہد مرا تو قول اوسکا مفتی بہ نرہا جب تک کہ مجتہد حی
اجازت نہ دے اکثر نے حی ہونا مجتہد کا شرط کیا ہی وکذا افاد الحلی فی تہذیب الاصول اور غرض اس
ضابطہ سے یہہ ہی کہ احکام دین ہر زمانے مین تبدیل ہوتے رہین اور تجویز علماء سابقین سے تخلف
میسر آوے اور قبل انکے سواد اعظم امامیہ مین طائفہ اخباریہ تہا بلکہ باقر حسین علیخان برادر سبحان
علیخان علیہما ما علیہما تشیع ائمہ انہین کے طریقے مین تہا معہذا ایک دوسرے کی
تکفیر و لعن کرتے ہین اور دائرہ ایمان سے باہر نکالتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ طرفین
مکفر و ملعون ہین وکفی اللہ المومنین القتال اور اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ قاعدہ مقبولہ طائفہ
ہی **قولہ** بالجملہ مسلمانان ملک ایران الی قولہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ کہتے ہین **جواب**
اگر یہہ لوگ مسلمان ہین تو مذہب امامیہ رکہنا انکا محال ہی اسلیئے کہ انکے نزدیک مسلم عبارت

فرقہ اخباری و اصولی

منافق سے ہی چنانچہ صفحہ اکاسی رسالے سے لایح ہی اور امامیہ مومن ہین تو منافق مومن کسطرح ہوگا اور اگر ہوگا تو اثنا عشریہ منافق ٹھیرتے ہین اور اگر یہہ لوگ امامیہ ہین تو اونکو مسلمان کہنا کس اعتبار سے ہوگا وہ بیان کیجیے اسلیے کہ بموجب قرارداد آپکے شیعہ مسلمان نہین ہین حاصل یہہ کہ اجتماع نقیضین کا باتفاق حکماء اولین و آخرین ممتنع بالذات ہی یہہ دونو بحیثیت واحدہ بذاتہا سنکر ہین اس بات سے کہ مصداق انکا واحد ہو ولیکن اجتہادِ تشیع کو بہت گنجایش ہی آپ چاہین اجتماع نقیضات ثابت کردین **قولہ** دولتِ امویہ و عباسیہ مین شیعہ امامیہ اکثر تقیہ سے بسر کرتے تھے انتہی مختصراً **جواب** یہہ دعوی مخالف تصریح امامیہ ہی اسلیے کہ باقر مجلسی نے بحار الانوار مین لکھا ہی کہ خاتم خامس مین جو مستجل بنام امام محمد باقر علیہ السلام تھی یون لکھا ہے

حدث الناس و افتہم و انشر علوم اہل بیتک و صدق آبائک الصالحین و لا تخافن احدا الا اللہ فانہ لا سبیل لاحد علیک اور خاتم سادس مین کہ مستجل تھی بنام امام جعفر صادق یون لکھا ہی

حدث الناس و افتہم و لا تخافن احدا الا اللہ و انشر علوم اہل بیتک صدق اباءک الصالحین فانک فی حرز و امان اس سے ثابت ہوا کہ یہہ دونو امام دولتِ امویہ و عباسیہ مین تقیہ سے ممنوع تھے تو اب تقیہ امامیہ کا بے وجہ ٹھیریگا اور تفصیل ادلۂ بطلان تقیہ کی تحفہ و سیف مسلول و منتہی الکلام وغیرہ مین مرقوم ہے اوسکو مرتفع کر لیجیے نام تقیہ کا لینا **قولہ** زیدیہ تابع زید شہید کے ہین انتہی **جواب** تخصیص ذکر زیدیہ کی اسجگہہ بنظر اسکے ہوگی کہ والد بزرگوار آپکے زیدی تھے والا شیعہ بہت فرقے ہین چنانچہ خود آپنے دبستان سے اٹھارہ طائفہ ہونا اور جنات الخلود سے پچیس فرقہ ہونا امامیہ کا نقل کیا ہی ولیکن جب یہہ کہا کہ امامیہ اثنا عشریہ ہمہ را خلاف خود میدانند تو یہہ تخصیص بے سود و لغو ٹھیری کہ الکفر ملۃ واحدۃ **قولہ** مسلم نے جابر سے روایت کی ہی اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد و شر الامور محدثاتہا و کل بدعۃ ضلالۃ پس معلوم ہوا کہ جو کچھہ بعد آنحضرت کے حادث ہوا شر و بدعت و ضلالت ہی اور ظاہر ہی کہ چاروں مذہب سنیوں کے بعد کتنے سال کے مقرر ہوئے ہین **جواب** ترتیب کرنا دلیل کا اور نکالنا نتیجہ کا اوس سے

آپ ہی کا کام ہی ع ای تو مجموعۂ خوبی ز کدا ست گویم + اس حدیث مین قید بعدیت زمانی
کی کہان ہی جس پر آپنے شروبدعت ہونا مذاہب اربعہ کا متفرع کیا لیکن یہ گوز شتر بلاحظ لفظ
اما بعد جو صدر حدیث مین وارد ہی اور مراد اس سے بعدیت حمد الٰہی ہی نا ور کچھ سادہ ہوا ہی
حالانکہ حدیث مین اگر یہ قید بہی ہوتی تو بہی مذاہب اربعہ داخل اس حکم کے نہوتے اسلئے کہ امام اعظم
و امام مالک و امام شافعی و امام احمد بن حنبل تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین تھے اور یہ چارون
امام تابع ہین خلفاء راشدین کے جو دین اونکا تھا وہی دین انکا ہی اور زمانہ صحابہ و تابعین کا
مشہود لہ بالخیر ہی اسلئے کہ حدیث متفق علیہ مین آیا ہی خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم اور راوی اسکے عبد اللہ ابن مسعود ہین اور اس حدیث کو منہج الصادقین مین حدیث قدسی
کہا ہی اور قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا
قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر
نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا
شافی شرح کلینی مین لکھا ہی ان نبینا خرج عن الدنیا وکان دینہ تماما والا یلزم ان یکون للامۃ
علی اللہ حجۃ وکذا فی وقت خلفائہ وفی المنہج خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم اور صحیفۂ کاملہ سے کہ زبور
و انجیل اہلبیت ہی اور جامع الاخبار ابو جعفر ابن بابویہ طوسی سے خیریت زمانے کی بعد آنحضرت
کے چالیس سال تک بلکہ دو سو برس تک سمجھی جاتی ہی اسصورت مین مدعوی آپکا باطل اور لغو ٹھہرا
اور مضمون من حضر بیر الآخیہ فقد وقع فیہ متحقق ہوا اسلئے کہ جس صورت مین حسب روایت صحیفۂ کاملہ بعد
چالیس سال کے افشائی ضلالت ہوگا تو مقلدین ابن سبا یہودی اور شیطان الطاق سے شبہہ
ضال ٹھیرینگے ولا اقل وہ لوگ جنکے مذہب نے دولت صفویہ مین قوت پائی اسلئے کہ جامع الاخبار
مین یہ بہی ہی کہ دو سو برس تک برگ و خار دو لوز ہین گے پھر برگ نرہیگا اور سب خار خار
ہوجاویگا اور بموجب کسیکے لکھنے کے آخرین ائمۂ اہل سنت یعنی احمد بن حنبل سنہ یکصد و پنجاہ ہین

متولد ہوے کہ یہ سوال سب سے شبہہ داخل در حد سوالِ مذکور ہی لہذا اہلِ سنت کا خیر و ہدایت ثمرۂ اثمر
وضلالت **قولہ** اکثر مسائل مین مخالف ہین **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذر چکا لیکن بحکم اذا
تکرر تقریر دوسری طرح پر یہہ ہی کہ اختلاف اہلِ سنت کا اجتہادی ہی کہ یہہ قرنِ صحابہ سے
لیکر زمانہ مقتدایان اربعہ تک ہمکو مجتہد جانتے ہین اور مجتہد اپنی رائی پر عمل کرتا ہی اور اختلاف آرا
جبلت نوعِ انسان ہی کچھہ اختلافِ روایت نہین کہ شاہد کذب و افترا ہو دوسرے سارا
اختلاف فروع مین ہی نہ اصولِ عقائد مین سو اختلاف فروعی بنا بر اجتہاد دلیلِ بطلانِ
مذہب نہین ہو سکتا مثلِ اختلافِ مجتہدین شیعہ کے مسائل فقہ مین مانند پاکی و ناپاکی شراب
و تجویز و عدم تجویز وضو بگلاب کے البتہ اختلاف اصولِ عقاید کا دلیلِ بطلان مذہب
ہو سکتا ہی مثل اختلافِ فرقِ شیعہ کے سو اس قسم کا اختلاف ابتک اہلِ سنت مین نہین ہوا
جو کچھہ ہی وہ خاندانِ عالیشانِ شیعۃ الشیطان مین ہی کما قال اللہ تعالی ولو کان من عند
غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا طرفہ یہہ ہی کہ خود رفضہ اس اختلاف کو منسوب طرف ائمہ کے
کرتے ہین چنانچہ علل الشرائع مین لکھا ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن اختلاف
اصحابنا فقال فعلت ذلک بکم لو اجتمعتم علی امر واحد لاخذتکم برقابکم اور نیز اسی کتاب مین ہی
امام جعفر صادق سے کہ تین شخصون کو ایک مسئلے مین تین جواب دئے یہانتک کہ صاحب
تہذیب الکلام نے اقرار کیا ہی کہ کوئی خبر مروی نہین کہ مخالف و منافی اوسکے وارد نہوا
اور کوئی حدیث سلیم معارضہ سے پائی نہین جاتی یہان تک کہ علماء مخالفین نے باب طعن کا
ہم پر وا کیا انتہی قدر الحاجۃ پس جبکہ آپکے گھر کا یہہ حال ہو تو اختلاف اجتہادی اہل سنت پر
کیا مساغ طعن ہی ایسی بات وہ کہے جسکی سیہے کی پہوٹ گئی ہون **قولہ** مذہب امامیہ کا
وہی مذہب ہی کہ روبرو حضرت کے تھا **جواب** آپنے اگرچہ نام ازالۃ العین کا فہرستِ کتب
مناظرۂ فریقین مین صفحہ ہفتم مین لکھدیا ہی لیکن اوسکو ملاحظہ نہین فرمایا ورنہ آپکو معلوم
ہو جاتا کہ باعتراف ائمہ رفضہ مذہب امامیہ کا مستحدث چند اشقیای یہود کا ہی اور مذہب

اہلِ سنت کا عین دینِ سید المرسلین ہی اور خود اکابر طائفہ و منہم الفاضل الطبری صاحب الکامل
مقرہین کہ طریق اہلِ سنت طریقۂ اصحاب ہی اور اگر سلمان و ابوذر وغیرہ کو ذیلِ تشیع مین لیا
چاہتے ہون تو حال اونکا بعد استقرار کتب رفضیہ کے اجلی بدیہیات سے ہی حالانکہ جمیع اہل
مدینہ کیا انصار و کیا مہاجرین کہ اکثر انکے حاضرین بیعت الرضوان اور بعضے قطعی جنتی و حقہ
یہی مذہب سُنیون کا رکہتے تھے یہان بمناسبِ مقام ایک حکایتِ غریب یاد آئی کہ ایک
عالم طائفۂ ایران زمین سے بارادۂ الزام اہل سنت دار السلطنت دہلی مین رونق بخش ہوئے تھے
غلغلہ اونکے تبحر و حاضر جوابی و جودتِ ذہن کا بلند ہوا اور مجلسِ مناظرہ منعقد ہوئی ملا دوپیازہ
اپنی جوتیان بغل مین دابین اور روبرو اونکے مسند پر بیٹھے اونہون نے پوچھا کیا تم مناظرہ
کو آئے ہو کہا ہان فرمایا یہہ کیا حرکت ہی کہ خلافِ عادت شرفا کے جوتیان بغل مین دابی
ہوے ہمارے سامنے مناظرہ کو مسند پر بیٹھے ہو ملا نے کہا کہ شیعہ کفشِ صحاب کو چورا لیتے تھے اسلیے
آنحضرت نے فرمایا کہ جب مجلس مین جاو اپنی کفش اپنے قابو مین رکھو کہ نعلین تحت الیمین
اوس شخص نے قہقہہ مارا اور فرمایا کہ شیعہ زمانۂ رسول خدا مین کہان تھے ملا نے کہا شاید
زمانۂ ابوبکر صدیق مین تھے فرمایا یہہ بہی غلط اوسوقت بہی انکا نام و نشان نہ تہا کہا غالباً
مدت خلافت فاروق مین تھے فرمایا یہہ بہی جھوٹ ہی زمانۂ عمر مین زاویۂ عدم مین ہونگے
ملانے کہا جبکہ یہہ مذہب نہ زمانۂ آنحضرت مین تھا اور نہ زمانۂ خلافتون مین تو بیشبہہ بطون
الملحدین سے وجود مین آیا ہی مجلس والے ہنسے اور وہ صاحب خجل ہوئے اور وطن کا رستہ لیا
یہان پر اصل حکایت واقعی لکھی گئی اور تشنیعات ملا کو اختصارِ تقریر سے حذف کیا سو منطبقت
اس حکایت کی واقع سے بدیہی ہی علاوہ اسکے آپنے صفحۂ سوم مین بجواب سوال اول لکھا ہی
کہ روبروی جناب رسالت مآب تمام انصار و اصحاب ایک روبہ پر مطیع اوامر و نواہی خیر البریہ تھے
سب افعال مین پیروی حبیب ذو الجلال کی کرتے تھے حضور آفتاب کے حاجت جلانے مشعل و
چراغ کی نہین ہوتی جب سرورِ عالم روضۂ قدس کو گئے اختلاف ہوا انتہی اور صفحۂ ششم مین

حکایت ملا دوپیازہ

واحد فی الاحکام الشرعیۃ من عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عصر المنصور العباسی لایختلفون فی ذلک
فرقۃ الشیعۃ واہل السنۃ بل الجمیع یعتنون بما ورد عن رسول اللہ وکانت الصحابۃ یرجعون الی علی علیہ السلام
فی ما اشتبہ علیہم من الاحکام ولقد ردہم عن خطاء کثیر حتی قال عمر لولا علی لہلک عمر فی موضع
عدیدۃ ثم من بعدہ کان العلماء یرجعون الی اولادہ واحد بعد واحد الی زمن المنصور الی آخرہ

اس سے ثابت ہوا کہ سب صحابہ موافقِ اہل بیت تھے اور سب اہل بیت مذہب اہل سنت و جماعت رکھتے تھے اصولاً و فروعاً اور احتیاج صحابہ کی طرف حضرت کے حلِ مشکلاتِ علوم و احکام شرع مین آپکے قول سے بھی جا بجا اسی رسالہ مین ثابت ہی اور بدونِ اتحادِ مذہب کے استفادۂ دین کا مستبعد ہی والا باوصف اختلاف مسائل کے الہیات و نبوات و امامت مین معنی انکے رجوع کرنیکے طرف شیعہ و قدمار شیعہ کے کہ مقتدائے زعومی شیعہ مین کیا ہونگے **قولہ** فرقۂ ناجیہ وہی ہی کہ پیرو آل و قرآن کا ہی **جواب** حدیث ستفترق مین علامت فرقۂ ناجیہ کے ما انا علیہ و اصحابی آئی ہی نہ من یقتدی بالآل والقرآن مہذا مراد آل سے جمیع آل ہی یا بعض اگر سب سادات مراد ہین تو ظاہر ہی کہ سوائے ائمہ اثنا عشریہ کے سب اخوانِ ائمہ و اولادِ ائمہ نزدیک شیعہ کے مسلمان نہین تو پیروی اونکی بدیہی البطلان ہوگئی سب ائمہ اثنا عشر سو اونکا مذہب موافقِ اہل سنت تھا نہ مطابقِ امامیہ سبن تو پیروی اونکی اہل سنت کرتے ہین نہ شیعہ و من ادعی خلافہ فعلیہ البیان **تنبیہ** مخفی نرہے کہ مدعا سائل کا اس سوال سے صرف تعین فرقۂ ناجیہ کا تھا از روے دلیل شرعی و نص سمعی کے نہ استدراکِ اسامی بلاد و مواضعِ اوطانِ اہل مذاہب اور کثرت قلت اونکی در تفتیش عقائدِ شیعہ و اہل سنت باویال وانناب ملحقہ جسکے جواب مین آپنے یہان دلیل و ترتیب مقدمات سے بسبب کمال تبحر علمی کے کہ لقبِ ابو الفضل اوس سے خبر دیتا ہی پہلو تہی فرمائی اور بجاے اوسکے ایک خرافات بے سرو پا خارج از مدعا لکہدی ہی کہ اتنے فرقہ شیعو نمین ہین اور اتنے سنیون مین اور سنیون کے چار امام ہین جنکی سالِ ولادت و وفات یہہ ہی اور اتنے بلادِ کثیرہ عظیمہ کے لوگ انکے مقلد ہین اور عقیدہ سنیونکا بابت خلافت وما لہا وما علیہا کے یہہ ہی اور عقیدہ شیعہ کا یہہ ہی

فرقہ ناجیہ پیروان اہل بیت

سائل کا جواب

اور انکے بارہ امام ہین اور روبابی اونکو کہتے ہین اور اصولی واخباری اونکو اور مذاہب فقہاء اربعۂ اہل سنت شروبدعت ہین اور مشرب امامیہ وہی ہی جو سامنے پیغمبر کے تہا ولہٰذا حالانکہ تطابق جواب کا سات سوال کے ناگزیر ہی اور معیار عقل و ادراک سائل و مجیب ہی والا سارے خطابیات صحیح ہوا کرین اور جو کوئی کچہ بکدے وہ نفی واثبات مدعاین کافی ہوجایا کرے اس سوال کا اتنا جواب تہا کہ فرقہ ناجیہ طائفہ امامیہ ہی دلیل انکی نجات کی یہہ ہی اور سنیون کو جو دعوی نجات کا ہی وہ صحیح نہین اور دلیل اونکی عدم نجات کی یہہ ہی اسلیئے کہ غرض صاحب سائل شیعی معترض کی کہ کنجوا ہے ع خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ ٭ آپ ہی مجیب ہی اور غرض مجیب امامی کی کہ خود ہی سائل ہی اصرف اثبات مذہب رفض و ابطال دین سنت ہی لا غیر وہ اسی وضع پر حاصل ہوجاتا اگر فی الواقع دلائل مقبولۃ الطرفین ہوتے نہ اس قصہ کہانی سے جو لکھے گئے اور یہہ پہلا سوال و جواب تہا جسکا تار و پود یہہ ہی آگے دیکہیئے کا کیا گل کہلے کا مصرعہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ٭ قولہ سوال جواب یہہ سوال دوم ہی اور حاصل اس سوال مہمل مطول کا اسقدر ہی کہ حدیث ثقلین بے شبہہ ارشاد نبوی ہی اور شیعہ حسب گفتۂ اہل سنت سارے اہل بیت کو نہین مانتے تو پہر یہہ کسطرح پیرو ثقلین کے ہین قولہ جواب جواب یہہ جواب اسی سوال ثانی کا ہی جسکی ابتدا ار تعداد کتب فریقین سے کی گئی ہی اور صدہا ہزیان و ہفوات اوسمین مندرج ہین مقصود اس جواب سے صرف لکہنا جواب بعض اقوال مدلل صاحب تحفہ بزعم فاسد خود بسرقت و انتحال ہی نہ بطریق احتجاج و استدلال جیسا جنون زدہ لی دو رست قولہ اگر مناظرات دیکہنا اور انصاف سے سمجہنا منظور ہو تو صواعق محرقہ ابن حجر و نواقض الروافض خواجہ مخدوم و ابطال الباطل فضل بن روزبہان شافعی و سیف مسلول ثناء اللہ پانی پتی و کتاب تحفہ عبد العزیز دہلوی و منتہی الکلام و کاشف اللثام و ازالۃ الغین عن بصارۃ العین حیدر علی کفشگر وغیرہ تصانیف سنیون کی الی قولہ بغور مطالعہ کرو جواب آپنے اسجگہ بمقتضاے اذا القیت جلباب الحیا فقل ما شئت گنتی کتب مناظرۂ فریقین کی کی لیکن واسطے مغالطہ ناظرین کے نام کتب

جواب سوال دوم

قول ... جواب بعض ... اہل سنت ... فیض

مناظرۂ اہل سنت کے تھوڑے لکھے سات آٹھ اور تمام کتب شیعہ کے بہت لکھے قریب انیس
بیس کے حالانکہ کتابیں اہل سنت کی رد روافض میں بہت میں جواباً و استقلالاً حتی کہ کوئی کتاب شیعہ کی
ایسی نہو گی جسکا جواب نہوا ہو لیکن جو کتاب آیندہ تالیف ہوا یا صندوق تقیہ میں حکم جنین بر حرم پردہ
نشین میں ہو یا قلت شہرت سے ملاحظۂ اہل سنت میں نگذری ہو چنانچہ نام بعض کتب مشہورہ
کے یہ ہیں المنہج الاعدل لابن تیمیہ رسالہ مولانا عفیف الدین حسینی در تحریم متعہ فضائح الروافض خواجہ
نصر اللہ کابلی نصرۃ الصدیق للشیخ محمد فاخر محدث الہ آبادی قدس سرہ تبیین الحق و در رد غفر ربر و
در رد احقاق الحق صواعق محرقہ و بوارق موبقہ سواطع مشرقہ شرح صواعق از پسر خواجہ نصر اللہ
کابلی کشف الغطا للشیخ عبد العزیز الاکبر ابادی شرح کشف غطا از ایزد بخش سا الغیا
کشف الغطا عن فسا د عقائد الجہلا نہج السلامۃ لصاحب الصواقع مفتاح کنوز مخفیہ حاشیہ
تحفۂ اثنا عشریہ تنبیہ السفیہ رد صوارم از مولانا سیف اللہ ملتانی رجوم الشیاطین از مرزا
نقال کشمیری غرۃ الراشدین رد آیۃ الضالین صاعقہ حسامیہ علی عدو الملۃ الاسلامیہ رد نصرت
حیدریہ لمعات الثقلین فی اثبات خلافۃ الشیخین قبقاب لآل الکلاب تعذیب الکلاب فی شرح
ام الکتاب سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ازالۃ الخفا عن خلافۃ
الخلفا الصاف معروف بسترشد نقض المتشبث صراط المستقیم تبصرۃ الایمان اثبات الخلافہ
لصاحب ثمرۃ الخلافہ برہان الخلافہ صولت غضنفریہ و شوکت عمریہ ملقب بکرہ صفدریہ رد
بارقہ ضیغمیہ ملقب بحملہ مختاریہ بصارۃ العینین فی اثبات شہادت الحسنین صولت حیدریہ علی المجوس
القدریہ رد ذو الفقار معرکۃ الآرا رسالۃ المکاتیب فی رد الثعالب و الغرابیب رسالہ
شہاب ثاقب شوکت فاروقیہ وسیلۃ النجاۃ لصاحب التحفہ السر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل واقعۃ
الفتوی طعن السنان الیناح لطافۃ المقال لصاحب الشوکۃ وا مبیہ حاطمہ علی من اخرج من اہل
البیت الفاطمہ العجب العجاب فیما میز السراب من الشراب نواقض بفا رو رد ردو فض تالیف محمد
حسینی موسوی رد انوار بدریہ از خواجہ غلام حلیم دہلوی رسالہ مولانا حسین کشمیری در اثبات

مذہب اہل سنت کشف الالتباس علی ہذا القیاس کتب و رسائل کثیرہ مابین المطول و المختصر مشہور و غیر مشہور بہت ہین جو انکو مطالعہ کرے اوسپر حقیقت طائفہ منکشف ہو کہ سنیون نے کسطرح خدمت اس طائفۂ فاحشہ کی کی ہی بقول شخصے ٹانگ کے نیچے سے نکال دیا دانت کھٹے کر دیئے افسوس کہ تمنے اورون کو ہدایت مطالعہ بغور کی کی تسکین خود بنظر سرسری بھی کلاً یا بعضاً ان کتابون کو نہ دیکھا ورنہ اتنی ژاژخائی یاوہ جائی ہرزہ درآئی ظہور مین نہ آتی اور جواب الجواب اہل سنت سے قطع نظر کرکے یہہ کتاب سرمایۂ تباب بنائی نجابی **قولہ** حیدر علی کفشگر **جواب** اول نسبت اس پیشہ کے طرف جناب موصوف لازال فی ظل الرؤف کے تمہارے ولی کہنگر سبحان تری قدرت نے زبان بعض اشخاص سے کی تہی چنانچہ جواب مفصل اوسکا رسالۃ المکاتیب مطبوعہ دہلی مین لکہا ہی لیکن تمسے صبر ہوا اور اس خیال پر کہ بڑی بوا سچ کہتی تہین پھر تمہارا پیٹ پھولا حالانکہ اہل علم و دولت ہونا آباء و اجداد مولوی حیدر علیصاحب کا معلوم خاص و عام ہی اور پیشہ بائی کا بر شیعہ خصوصا اصحاب ائمہ کتب تواریخ امامیہ سے ظاہر ہین علی الخصوص چرم فروشی تمہارے بابکی اور دوکانداری آپکی کہ ہنوز برقرار ہی شہود ہر دشمن و دوست ہی معہذا طعن کفشگری اٹاوے کی کاریگری ہی شعر ان عادت العقرب عدنا لہا و کانت النعل لہا حاضرۃ البتہ جناب موصوف نے طائفۂ فاحشۂ رفضہ کی خوب کفش کاری کی ہی اس جگہہ سے کسی دشمن حق گو نے کہ نادان دوست سے دشمن دانا بہتر ہی یہہ لفظ بولی ہوگی ورنہ کسی نے اونکے خاندان مین یہہ پیشہ نہین کیا عجب ہی کہ دوکانداری ترک کروا اور مسجد حاجی صاحب مین تقیۃً نماز عصر و ظہر نظر باجتماع امید واری و تقویت کار مختاری تم پڑہو اور طعن حرفت کہ زنہار اسباب مطاعن مین عقلاً و عرفاً نہین مولوی حیدر علی پر کرو شعر تا بدوکان خانہ درگروی ۔ ہرگز ای خام آدمی نشوی ۔ **قولہ** صوارم مہرقہ و بحار مغرقہ وغیرہ الی آخرہ کو کتب امامیہ اثنا عشریہ سے بغور مطالعہ کرو **جواب** حاصل اس مطالعہ

بغور سے بہی ہو گا کہ تخلف ہونا سفینہ کا اہل بیت سے ثابت سو یہ بات بعد تالیف ہونے تحفہ
اثنا عشریہ کے کما حقہ مدفوع ہو گئی اور جو کچہ اسباب مین صوارم وغیرہ مین لکہا ہی دفع اوسکا
تنبیہ السفیہ و عترۃ الراشدین وغیرہ کتب اہل سنت سے کہ تائید کلام صاحب تحفہ اور دفع اوہام
معترضین مین تالیف ہوئی ہین بہ تنبیہات جلیہ و تنویرات بہیہ مرقوم ہی جس سے راکب سفینۂ اہل بیت
ہونا اہل سنت کا اور تخلف ہونا شیعہ کا ظاہر ہی کیونکہ اہل سنت اعرف ہین ساتہ مذہب اہل سنت کے
پس ادعا تخلف اہل سنت کا سفینۂ اہل بیت سے کمتر ادعائی تخلف اہل اسلام سے سفینۂ دین
خاتم الرسالۃ علیہ الصلوۃ والسلام سے نہین اب تمکو لازم ہی کہ مطالعہ معتبر کتب اہل سنت کا
کہ حاوی روایات ائمہ اہلبیت ہین کرو اور حقیت حق صریح پر اعتقاد لاؤ **قولہ** مگر ناظرین ان کتابوں کو
اطلاع کتب تفسیر و حدیث و فقہ و تاریخ طرفین پر ضرور ہی اور کتابین ان علوم کی بہت ہین از انجملہ
جو مشہور ہین اور اکثر میسر آتی ہین اونمین سے نام چند کتابون کے لکہے جاتے ہین کہ شائق کو
کافی ہی **جواب** یہ نام کتابون کے اگر واسطے اعلام شیعہ کے لکہے ہین تو ہر شخص خاصۃ عالم او
طالب علم ہر مذہب کا نام و نشان سے اپنے دین کی کتابون کے غالباً واقف ہوتا ہی اور اسکے
حق مین یہ حکم تحصیل حاصل ہی اور جو جاہل محض ہی اوسکو اگر نام پر اطلاع بہی ہوئی تو بہی بے سود ہے
کہ وہ اوسکے مطالعہ بغور سے بہی فائدہ مند و مستفیض نہین ہو سکتا چہ جائی صرف نام کتاب سے
اور اگر یہ حکم سنیون کو ہی تو وہ بہی اپنے کتب مذہب سے بخوبی آگاہ ہین کہ صاحب البیت ادری
بالذی فیہ یہان تک کہ مغالطہ دہی شیعہ سے بہی دہوکا نہین کہاتے اور غیر کی کتاب کو اپنا نہین
سمجہتے بلکہ کتب شیعہ کو بہی کما حقہ غربال بنا چکے ہین چنانچہ کتب مناظرہ اہل سنت اسکے شاہد ہین
کہ کہان کہان سے روایات و مذاہب امامیہ کو کس کس تحقیق کے ساتہ نقل کر کے ارباب طائفہ کو
الزام دیا ہی اور جہوٹے کو اوسکے گہر تک پہونچایا ہی حتی کہ استعد نظر العقل شیعہ کو بہی اپنے
کتب مذہب پر حاصل نہین چنانچہ اقرار اسبات کا زبان سبحان علیخان سے آویگا ولیکن تمہاری
غرض اس گنتی پوری کرنے سے صرف دہمکانا عوام کا اور اظہار اپنے تبحر علم و عبور کتب کا

معلوم ہوتا ہی سو حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ سنئے تمام تاریخ ابن قتیبہ و تاریخ محمد بن علی بن اعثم کوفی و تاریخ
عبد اللہ بن اسعد یافعی و تاریخ گزیدہ حمد اللہ مستوفی قزوینی اور تاریخ حافظ آبرو کا دیباچہ روضۃ الصفا
مطبوع بمبئی سے بعد مطالعہ بغور کے نکالکر لکھدیا ہی خود ان کتابونکو ملاحظہ نہین فرمایا اور تمام تفسیر
کشاف و تفسیر کبیر و بیضاوی و در منثور و مدارک و نیشاپوری و بخاری و مسلم و نسائی و فتح الباری
و تاریخ ابن خلکان و انسان العیون معروف بسیر حلبی و مشکوۃ و ثعلبی و جذب القلوب و تاریخ خمیس و احیاء
النفس النفیس اور روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ و ربیع الابرار و استیعاب و تاریخ الخلفاء
وغیرہ کا رسالۃ المکاتیب مطبوعہ دہلی سے حیکر ثبت کیا ہی باقی اسمار کتب کے رسائل شیعہ لکھنو سے
نکالے ہین اور کچھ سنے سنائے بن دیکھے بھالے طوفان بے تمیزی مین لکھدیئے ہین اور اونپر
حکم میسر و مشہور ہونے کا لگا دیا ہی حالانکہ بہت کتابین منجملہ اسکے غیر میسر و مشہور ہین حتی کہ نظر مجتہدین لکھنو
سے بہی نہین گذرین اونہون نے روایات ان کتب کو بیاض ابراہیمی سے نقل کیا ہی اور اوسکے
بھروسے پر انتساب روایات کو کام فرمایا اور حال ضعف تالیف بیاض مذکور کا رسالۃ المکاتیب سے
ظاہر ہی چنانچہ اسی جہت سے اکثر نقول بیاض مذکور کے مطابق منقول عنہ نہین اور بیشتر اصل مین
غیر موجود ہین اسیطرح اسمار کتب شیعہ کو اپنے اوائل تحفہ اثنا عشریہ اور آخر کتاب تبصرہ سے انتحال
فرماکر زیب رقم فرمایا ہی اور بے امتیاز علم فقہ و حدیث و تفسیر و تاریخ کے ایک سلک مین منسلک کر دیا ہی
حالانکہ منجملہ فہرست کتب مذکورہ اہل سنت کے بہت کتابین شیعہ و معتزلہ کی ہین اور بعض ساقط الاعتبار
اور بعض مجہول الحال چنانچہ بیان اوسکا عنقریب آویگا فانتظر ہنیئۃ ولیکن عجب عجاب یہہ ہی کہ تم نے
اسجگہ مناظرہ فریقین کو حوالہ ان کتابون پر کیا ہی اور اسطرح پر نام لیا ہی کہ گویا مطالعہ گرامی
مین گذر چکی ہین اور نظر بشہرت و تیسیر چاہیئے کہ اس رسالہ مین روایات انہین کتب کے مندرج ہون
حالانکہ اثنار بحث مین وقت حاجت ضرور کچھ آپنے روایات اور کتب کے لکھے ہین جنکا نام داخل
فہرست کتب میسر و مشہور نہین جیسے واحدی و عبدری و حمیدی و مفتاح النجا و نزل الابرار
وغیر ذلک اس سے معلوم ہوا کہ نہ آپنے کتب مندرجہ فہرست کو دیکھا ہی اور نہ ان کتابون کو بلکہ

حسنِ اعتمادِ رودادِ فیض لکھنو وغیرہ گنتی نامون کی غلط سلط لکھدی ہی کیونکہ خود مجتہدینِ لکھنو نے بہی
ان کتابونکو نہین دیکھا چہ جائے آپکی اسلیئے کہ سرمایۂ تالیفِ جمیع امامیہ زمان بیاضِ ابراہیمی ہی اب تک
شیعہ اوسی سے استفادہ بلکہ استراق کرتے رہینگے چنانچہ سبحان علی خان نے اسکا اقرار کرلیا ہی کما
فی رسالۃ المکاتیب بخلاف علمائے اہلِ سنت وجماعت کے کہ ہمیشہ صیادِ اوابد وجامعِ شوارد ہین چنانچہ اسکا
اقرار بہی اخبارِ مذکور نے رسالۂ مسطور مین علی رؤس الاشہاد کیا ہی کہ صاحبِ منتہی الکلام کو
نظر کتب جمہ کثیرہ شیعہ پر جو خود علمائے طائفہ کو غیر میسر ہین حاصل ہی اسصورت مین تمکو ذکر کرنا نام کتابونکا
محض بے حاصل ہی خاصکر جسوقت کہ تمنے نام لکھے اور خود اون سے استدلال نکیا تو یہ تقریب
ناتمام رہی اور یہی ظاہر ہی کیونکہ کتب تفاسیر و فقہ و احادیث مندرجہ فہرست واسطے مناظرۂ فریقین
کے تالیف نہین ہوئی اُنہی جیسے شرح وقایہ و درمختار و فتاوی سراجیہ و حمادیہ و امثالہا والا آپ
بعد مطالعہ بغور کے ضرور انسے استدلال کرتے بنا بر علی ہذا معلوم ہوا کہ ذکر ان اسامی مین
آپنے کیا نفع سوچا ہی حالانکہ اس زمانہ اخیر مین بسبب تداولِ مناظرۂ شیعہ وسنی کے اسکی حاجت
نہین کہ رجوع طرف کتب تفسیر و فقہ جا بجا سے کیجاوے اسلیئے کہ جو متعلق و محال استدلالات
تھے اور جو جو اقوال و روایات بکار آمد تحریر و تقریر بدلالت النص و عبارۃ النص معلوم ہوتے تھے وہ
سب کے سب کتبِ مناظرۂ فریقین مین منضبط ہوگئے الا ماشاء اللہ تعالی اب جسکو ہوس مناظرہ ہو
اوسکو یہی کتبِ مناظرہ کافی ہین مگر یہہ کہ ناگہان ضرورت تصحیحِ نقل کی کتاب منقول عنہ سے بسبب
مکیدتِ شیعہ کے درپیش ہو چنانچہ اسبات پر آپنے بہی رقعۂ دوم اپنی مخلص مین اتفاق کیا ہی
عبارت اوسکی یہہ ہی بدانست بندہ امروز محقق و دانا را حاجت تفحص نیست متکلمین طرفین مسائل
نزاعی را باوضح بیان بکمال شرح و بسط مکرر نوشتہ اند صدہا کتب این فن موجود اند الی قولکم
بندہ بعضے ازین کتب دیدہ دانستہ است کہ ازین محاربۂ لسانی نہ این مظفر و نہ آن اعفر انتہی پھر تعداد
اسامیِ کتب مین جز گرانی دفتر اور کچھہ حاصل نہین تہی چند مسائل ہین جنکو شیعہ ہر بار الٹ پھیر کر
لکھتے ہین اور باحداثِ احتمالات غیر سدیدہ و تلمیعات جدیدہ نیا بہروپ لاتے ہین اگر

مطالعہ بغور کرین تو حجت الٰہی پہلے سے ختم ہی حاجت اس ارہبیر کے نہین علاوہ اسکے جو نام کتب
فقہ و تفسیر و اخبار شیعہ کے آپنے اسجگہہ لکھے ہین اوس سے ثابت ہی کہ یہہ سب کتب نزدیک
شیعہ کے لا اقل نزدیک تمہارے نہایت معتمد مستند ہین کیونکہ محل مناظرہ و مقابلہ خصم مین کوئی
نام کتاب نامعتبر اپنے مذہب کا بخوف الزام نہین لیتا پس بناءً علی ہذا جب ہم ان کتابون شیعہ
مقبولہ سامی سے روایت کرین اور انکے نقول سے اپنے مدعا کو پایۂ ثبوت تک پہنچائین تو
تمکو چاہیئے کہ بے عذر و حیلہ و حوالہ اوسکو قبول فرماؤ کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ بخلاف کتب
اہل سنت کے جنکے نام تمنے طوفان بے تمیزی مین جسطرح چاہے بے امتیاز معتبر و نامعتبر
لکھدیئے کہ جب ہم انمین سے کسی کتاب کو درجۂ اعتبار سے ساقط کرین اور غیر مستند کہین
تو وہ بہی در خور قبول ہی اسلیئے کہ ہر شخص اپنے دین کا حال خوب جانتا ہی کہ اوتنا دوسرے کو معلوم
نہین ہوتا کہ اہل البیت ادری بما فیہ یہان قول ہمارا معتبر ہی نہ تمہارا کیونکہ غیر کے مذہب مین
انکا اجتہاد یا اخبار پذیرا نہین ہو سکتا خصوصاً اسوقت کہ آپکو اتنا بہی معلوم نہو کہ کون کتاب
کس فن مین ہی اور کیا اوسکا موضوع لہ ہی اول آپنے یہہ لکہا ہی کہ مگر ناظرین این کتب را
اطلاع بر کتب تفسیر حدیث و فقہ و تاریخ طرفین ضرورست انتہی پہر منجملہ ان کتب پر ضرور و مشہور
و مشہور کے نام کتاب عقائد نسفی و عقیدہ شیبانی و شرح مقاصد و شرح مواقف و ملل و نحل و اناسی
و فصوص و نصوص و فتوحات مکیہ وغیرہ کا بہی لکہدیا ہی فرمایئے کہ یہہ کتب تفسیر ہین یا حدیث یا فقہ
یا تاریخ یہان قید لفظ وغیرہ بہی نہین کہ گنجایش معذرت عذر از گناہ ہو سکے آج اگر کوئی طفل ابجد
خوان سے بہی پوچہے کہ علم تصوف و سلوک و عقائد و فقہ و حدیث ایک چیز ہی یا دو چیز تو وہ بہی جداجدا
اس تفرقہ کو بیان کر دیگا گو لبیب زبان روشن بیان اوسکے بیان مین حیران ہون سو بہتر ہے ولا
آپ اپنی دوکانداری گوشہ کناری سے کام رکہین ایسے کامون مین بے سمجہے بوجہے بات بنا ل
بیٹہا کرین اسکا انجام بدنامی دوکان اور بٹا لگنا نام پر ہی شعر من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
توخواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال ۰ قولہ کتب سیر سے تاریخ اعثم کوفی ہی الخ جواب

تفسیر حسینی ملا حسن و منہاج شیخ ابو العباس وغیرہما سے نامعتبر ہونا کتب تواریخ کا اسقدر
ہی کہ محتاج بیان نہین خصوصًا دینیات مین جسکا مدار صحت نقل پر ہی نہ محض عقل پر اور یہی مذہب
اہل سنت ہی کہ کتب تواریخ کو مسانید مین نہین جانتے کیونکہ شامل رطب و یابس ہوتے ہیں
قال زین الدین العراقی استاد ابن حجر العسقلانی شعر ولیعلم الواقف ان السیر تجمع ما صح
وما انکرا اس صورت مین ذکر کرنا کتب تواریخ کا بیجا صلی ہی قولہ تاریخ اعثم کوفی جواب یہ
شیعی ہی اور کذاب مشہور منجملہ وقائع کے وہ باتین ذکر کرتا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی نفس
الامر کے برخلاف ہین کذا فی رسالۃ المکاتیب پس ذکر کرنا اسکا کتب اہل سنت مین جہل ہی یا وقاحت قولہ
حبیب السیر و روضۃ الصفا جواب یہ دونو کتاب بھی تالیف شیعی ہین باتفاق اہل سنت
اور روایت شیعی سنی پر حجت نہین چنانچہ اسی جہت سے صاحب رسالہ بارقہ ضیغمیہ نے فارسی
مین خطابًا الی صاحب التحفہ لکھا ہی طرفہ اینکہ روایت مذہب خود سے آرد و اتباع از ما میخواہد
قولہ اصابہ فی تاریخ الصحابۃ جواب نام کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصابہ فی معرفۃ الصحابہ
ہی نہ وہ جو تمنے لکھا حالانکہ اسکو منجملہ کتب سیر مشہورہ کے ذکر کیا ہی لیکن تمکو باوجود شہرت
کے یہی خبر سے صحت نام کی نہین فہم کلام کا خدا حافظ ہی قولہ روضۃ الاحباب جواب
یہ تاریخ سید جمال الدین محدث کی ہی لیکن نسخہ صحیح اسکا مصون نقصان و تحریف سے بہت
کم میسر آتا ہی خصوصًا دفتر اخیر کہ اوسمین شیعہ نے بہت تصرفات و الحاقات کئے ہین کذا فی ازالۃ
الخفا چنانچہ جو روایات کہ تمنے اوس سے اس رسالہ مین نقل کئے ہین وہ سب بقدر دو ثلث
ہین ملحقات امامیہ سے معہذا صاحب مجالس طائفہ یعنی قاضی شوستری مفتری نے بسبب اللہ مبہم ہونے
صاحب روضۃ الاحباب کو زمرہ شیعہ مین معدود کیا ہی فلا یستقیم بہ الحجۃ قولہ مروج الذہب
جواب مسعودی مؤلف اس تاریخ کا شیعی ہی نقل اسکی اہل حق پر حجت نہین مع ذلک تمنے
بھی اوس سے روایت کچھ نہین کی قولہ ربیع الابرار جواب مؤلف اسکا جار اللہ زمخشری
صاحب کشاف معتزلی ہی یعنی اور خلاف اہل سنت کا ساتھ معتزلہ کے کتب متعارفہ کلامیہ مین مذکور

ہی تفتازانی شرح عقائد مین لکھتے ہین ومعظم خلافیاتہ مع الفرق الاسلامیۃ خصوصا المعتزلۃ لانہم
اول فرقۃ اسسوا قواعد الخلاف لما ورد بہ ظاہر السنۃ وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ فی باب العقائد انتہی
پس معتزلہ کو شامل اہل سنت ٹھہرانا آفتاب پر دہول ڈالنا ہی خصوصا جبوقت کہ قاضی شوستری
کو اقرار ہو کہ اہل حق کے نزدیک شیعہ ومعتزلہ ایک چیز ہین **قولہ** تاریخ ابن قتیبہ **جواب** تشیع
ابن قتیبہ کا کتب رجال امامیہ مثل منہج المقال وغیرہ سے ظاہر ہی دیکھیے تفصیلا انشاء اللہ تعالیٰ
قولہ تاریخ الفی وغیرہ الی آخرہ **جواب** یہہ سب کتب نامعتبرہ ہین انسے استناد اہل سنت کا نہین
اور اگر بعض سے جیسے تاریخ الخلفاء وغیرہ ہی تو وقت معاضدت روایات صحیحہ کی ہی نہ بالانفراد
اسلئے کہ یہہ کتابین حاوی روایات شاذہ وغریبہ ہین اور جو اقوال ایسے ہون اور مخالف روایات
صحیحہ مشہورہ واقع ہون تو اونکو صلاحیت اسبات کی نہین ہوتی کہ اہل مذہب پر موجب اعتراض ہون
اور یہہ قاعدہ صرف سنیونکا نہین ہی بلکہ کتاب تہذیب استبصار ابو جعفر بن بابویہ طوسی شاہدین
عدلین ہین اسبات پر کہ شیخ الطائفہ نے ان دونو کتابون مین جابجا محض بعلت شذوذ ومخالفت روایات
کثیرہ صحیحہ استقاط اکثر روایات شاذہ کا کیا ہی چنانچہ شواہد اس دعوی کے شوکت عمریہ مین مرقوم ہین

اور بعد دریافت ہوجانے اس اصل موصل کے اکثر رسالہ اِنکا مردود ہوگیا کہ غالب روایات اوسکے
کتب نامعتبرہ سے ہین وہ بہی شاذ ونادر اور وہ بہی دم بریدہ سر تراشیدہ جنکو تمنے اپنے بڑے
بوڑہون سے خواہ سوالاً خواہ سرقۃً خواہ وراثۃً حاصل کرکے تباہ کیا ہی **قولہ** کتب
سنت وجماعت سے الخ **جواب** اگرچہ آپنے یہان نام چند کتب معتبر ونامعتبر کے طوفان
بے تمیزی مین لکھدیئے ولیکن خود اونسے کہین استدلال نہین کیا الا ماشاء اللہ کہ وجہ
ربط کتب مذکورہ کی مناظرہ شیعہ سے معلوم ہوتی معہذا تالیفات سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ

بغایت مرتبہ ضعف مین ہی چنانچہ عجالۂ نافعہ اور بستان المحدثین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے
انکی تخریج بدون شاہد قوی مقبول نہین انہون نے خود دیباچہ کتاب مین عذر اس
جمع وتالیف کا کردیا ہی کہ مقصود اوس سے جمع رطب ویابس ہی واسطے تنقید وتصحیح سقم

وجہالت وضع وغیرہ کے التزام صحت مافی الکتاب ومافی الباب لیس اسناد اون سے
وامثال ذلک سے متوجہ نہین **قولہ** سفینۂ حاکم **جواب** یہہ حاکم صاحب سفینہ غیر حاکم صاحب
مستدرک ہی معتزلی المذہب اسکی بات نزدیک اہل سنت کے سند نہین اکثر معتزلی شیعہ
ہوا کئے ہین جیسے ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغۃ **قولہ** بیہقی **جواب** یہہ محدثین اہل سنت
مین غیر معتمد ہین انکی روایت باعتضاد شاہد قوی قوی ہی والاضعیف ومردود ہی **قولہ** مستدرک
جواب یہہ کتاب کہ حقیقت مین اعتراضات ہین صاحب صحیحین پر تیسرے طبقہ مین ہی نزدیک
ائمۂ محدثین کے اور شہرت وقبول مین برابر مرتبۂ بخاری ومسلم وبقیہ صحاح ستہ وغیرہ کے
نہین اور اکثر احادیث اوسکی نزدیک فقہاء کے غیر معمول بہا ہین چنانچہ شوکت عمریہ وعجالۂ
نافعہ اصول حدیث اور بستان المحدثین وغیرہا سے ثابت ہی عبارت بستان کی یہہ ہی
دربسیاری از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آن نمودہ مثل صحیحین انگاشتہ اجلۂ علماء
او را تخطیہ کردہ اند وبروی انکار نمودہ ولہذا ذہبی گفتہ است کہ حلال نیست کسے را کہ بر تصحیح
حاکم غرہ شود تا وقتیکہ تعقبات وتلخیصات مرا نہ بیند ونیز گفتہ است احادیث بسیار است در
مستدرک کہ بر شرط صحت نیست بلکہ بعضے از احادیث موضوعہ نیز ہست کہ تمام مستدرک بآنہا
معیوب گشتہ انتہی اس صورت مین احادیث اوسکی جسوقت کہ مخالف روایت مستفیضہ ہون غیر مقبول
ہونگی اور اکثر تخریجات سامی مستدرک مذکور سے اسی قبیل کے ہین **قولہ** تفسیر ثعلبی **جواب**
ابو اسحق ثعلبی باقرار مجلسی مجلد اول از بحار الانوار شیعی است وبقول سبحان علی خان کنبوہ
بعد اثبات تشیع مثل ثعلبی وصاحب مودۃ القربی بازسعی ما بایرادات مرویۂ آنہا بیکار است
انتہی وتفصیلا فی المنتہی والازالہ ورسالۃ المکاتیب **قولہ** تفسیر کبیر **جواب** یہہ تفسیر امام المتکلمین
فخر الدین رازی کی ہی لیکن قول انکا فن حدیث مین مسلم نہین ہر کام کے آدمی جدا جدا
ہوتے ہین اور چونکہ تفسیر مذکور مین ابطال مذاہب اکثر فرق ضالہ کا اور احاطۂ روایات رطب
ویابس ہر باب کا ہی اسلیئے اکثر شیعہ استدلال انکے اقوال سے بحذف سیاق وسیاق

یا خیانت الفاظ کیا کرتے ہین چنانچہ صاحب رسالہ ضمیمہ نے کیا ہی علاوہ اسکے فخر الدین رازی
نام والد نصیر الدین طوسی شیخ الطائفہ کا بہی ہی کبہی اشتراک اسم و لقب بہی موجب تغلیط و تکذیب
ہو جاتا ہی **قولہ** مودات سید علی وغیرہ الخ **جواب** یہہ کتاب اور کتاب خزانہ جلالی و نزل
الابرار و مفتاح النجا وغیرہ کتب مجاہیل جنسے آپنے جابجا نقل کی ہی بغایت نامعتبر ہین
کتب معتبرہ اہل سنت کیا کم ہین کہ اونسے روایت کشی نہین کرتے ہر خس و خار سے تمسک کرتے ہین
حالانکہ الزام خصم و افحام مخالف بدون اوسکے مسلمات کے ممکن نہین اسبات کا اقرار مومن
جالنئی نے بہی صوارم میں کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی امامیہ ہرگاہ بر سنیان احتجاج
می نمایند بر قبائح اعمال و خصائص اصحاب ثلثہ احتجاج نمی کنند مگر بانچہ متفق علیہ بین الفریقین
و از جملہ مسلمات و متواترست انتہی اس صورت مین لازم ہی کہ اول سنیون سے تحقیق بلکہ
تصدیق کتاب یا روایت مسلم کرلے پھر اعتراض کرے جسطرح اہل سنت نے کیا ہی کہ جس کتاب
شیعی سے استدلال کیا اول معتبر ہونا اوسکا باقرار ائمہ طائفہ ثابت کر دیا اور اگر ایسا نکرین
تو جہلا طرفین ضلع جگت ہو لئے کو اور بہگڑ لڑنے کو کافی وافی ہین حاجت مصارعت
اہل علم کی نہین ولیکن آپ خاصۃً اور سارے شیعہ عموماً ہرگز ایسا نہین کرسکتے اسلئے کہ اس
صورت مین سارے اگلے تار و پود تہ و بالا ہوئے جاتے ہین اور مذہب سنیونکا بے لٹے
بھڑے ثابت ہوا جاتا ہی فَاَنّٰی لَہُمْ ذٰلِکَ **قولہ** جو کوئی کتب مذکورہ و امثال اوسکی کو بغور
پڑہ کر کتب مناظرہ فریقین کو براہ انصاف سے بے جانبداری فریقین کے دیکھیگا جانیگا
کہ حق کسطرف ہی اور اصل نزاع کیا ہی **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذر چکا اور بقدر مناسب
مقام تتمہ ہی کہ صوارم میں لکھا ہی عبارتہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل
یا ماوّل دران نباشد انتہی چنانچہ ایسی بنیاد پر سینا مین و امثالہا کی طرف سے کہ ترویج اونکی
احادیث کثیرہ کلینی مین واقع ہی بنائی جواب رکھی ہی سو ہر چند یہہ فقرہ واسطے صیانت مذہب
شیعہ کے خامہ حق جامہ سے زیب رقم ہوا ہی لیکن بلطفہ تعالیٰ اگر انصاف نصیب ہو تو جا

فــ رازی دو شخص ہین

فــ ذکر مودۃ وغیرہ کتب نامعتبرہ

فــ بی اصل ہونا بعض روایات کا ہر مذہب مین

اہل سنت سے بہی عذر خواہی کو اہل سنت اسکے محتاج نہین کہ جہوٹ بولکر دین خائین یہہ کام دلدار و دلدار کا ہی
تابعین مع انصار مہاجر کا اور بعد دریافت ہوجانے حقائق احوال کتب فہرست مذکورکے گویا رواجالی ساری
رسالہ یہ کا ہوگیا اور مضمون عطائے تو بلقای تو بخشیدم درجہ ثبوت کو پہنچا و للہ الحمد اب آگے فی الجملہ تفصیل
ملاحظہ حالی مین گذریگی فانتظروا النظر بائمہ فان ہناک حقائق جمہ **قولہ** اسی خیال سے کہ حق عیان وباطل نہان ہو
اکابر قدماء سنیون نے اپنی کتب عقائد مین لکہا ہی کہ کتب تاریخ مناقشہ صحابہ کو دیکہنا نچاہیے
اور وعظ مین اصلا ذکر ہم کو نکرنا چاہیے **جواب** پاسخ اسکا سابق گذرا کہ صاحب منہاج وصافی وغیرہ
امامیہ کتب تواریخ کو نامعتبر جانتے ہین اور اوسپر بنیاد دین کی قائم نہین کرتے اب اگر بفحوائے امات
المفتی امات المفتوی آپکے نزدیک قول اونکا نامعتبر ہی تو اونکا اجتہاد جدید ناسدید کب درخور قبول ہوگا بلکہ
بموجب قاعدہ مذکورکے ساری دوکانداری تباہ ہوجاویگی اور بڑا ٹوٹا ہووگیا بلکہ دوالا نکل جاویگا
اسلئے کہ ابہی آپ دیباچہ مین اقرار کر چکے ہین کہ ہمنے نوشتہ مجتہدین عظام کو باسید ثواب لکہا ہی پس
جب مجتہدین عظام غیر معتبر الکلام ٹہیرے تو آپ کب صاحب مرام ہوسکتے ہین **قولہ** حقیقت مین
یہہ غبار ضلالت اوٹہایا ہوا علماء سنیہ کا ہی کہ عہد امویہ و دولت عباسیہ مین بطمع حطام دنیا
واسترضاء حکام کے باطل کو لباس حق مین دکہلاتے تہے اور ایک عالم کو گمراہ کرکے ابواب
جنس المصیر اپنے لئے کہولتے تہے اور اونکے مریدون اور اولادنے رونق بازار اپنی آتشید بنائے
آبائی مین جانکر سعی بلیغ دریغ نکی مگر اللہ تعالی نے بندگان خاص اپنے کو وساوس شیاطین
الانس سے بازرکہکر سنت سنیہ مصطفویہ پر ثابت قدم رکہا **جواب** جہوٹ بولنا گو کہ نامرا ہی آپنے اگرچہ لقب اپنا
ابوالفضل کہا لیکن مغز بہی اوجہلی دماغ نکلی معلوم نہین کہ اس بیان کو آپ کونسی کتاب سے ثابت کرینگے اسلئے کہ ثابت
ہونا اوسکا کتب اہل سنت سے تو خود مستحیل ہی ہی کتب امامیہ سے اور نا یہہ ساری تقریر آپ پر منقلب ہوجاتی ہی اسلئے
کہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجلس ششم مجالس المؤمنین مقبولہ سامی مین کہ معتمد علیہ ہی تہا ان الفاظ مجالس ششم
ذکر ملوک نامدار وسلاطین کامگار فرقہ ناجیہ اولی البصائر والابصار یون لکہا ہی کہ منصور ورد النقی وہارون ومامون و
امثالہم شیعہ تہے اگر عبارت طویلہ الذیل اسکی یہان نقل کیجاوے تو کلام استطرادی طویل ہوجاوے

[illegible]

ہنا دوسری جگہ بعد اسکے اپنے محل پر لکھا جاوے گا اسیطرح بنی امیہ سے عمر بن عبد العزیز نزدیک
مانسیب کے مقبولین مین ہی پس اس صورت مین مخالفت اہل سنت کی ساتھہ امویہ و عباسیہ کے اگر ثابت
ہو تو عین اتفاق ہی ساتھہ شیعہ کے موجب طعن کیا حالانکہ باتفاق اہل سیر معتبر قدما اہل سنت ہمیشہ
ساتھہ ملوک ہنگام کے لڑا کئے مخالفت ابو حنیفہ کے ساتھہ منصور وغیرہ کے اور احمد حنبل کے
ساتھہ خلیفہ وقت کے اور تحمل کرنا حبس و ضرب سیاط کا مشہور ہی اور ہونا شیطان الانس کا
مثل شیطان الطاق وغیرہ طائفہ شیعہ مین القبول واقرار ائمہ شیعہ مثل ابن مطہر مجتبی ورو الدملا باقر
مجلسی و سرر وضتہ المتقین و غیرہم ثابت ہی پس جنکو خداے پاک نے وسواس شیطان الانس سے
بچایا اور سنت سنیہ مصطفویہ پر قائم رکہا وہ اہل سنت ہین اور جنکی اولاد و مریدون نے بنا ہی
اباہی کو مشید کیا اور مصداق فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ہوے وہ شیعہ شنیعہ ہین وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ **قولہ** تحفہ اوسکا کہ حقیقت مین ترجمہ صواعق نصر اللہ کابلی کا رد و قدح امامیہ
مین اوسکو برہان وجودی مسئلہ لا جواب جانتے ہین **جواب** یہہ تشنیع و طعن غایت ظرافت سے
قابل تماشا ہی اسلیے کہ نہ تحفہ ترجمہ صواعق کا ہی اور نہ صواعق نصر اللہ کابلی کی ہی جس کتاب کا
نام صواعق ہی وہ ابن حجر ہیثمی مکی کی ہی اور جنکا نام نصر اللہ ہی اونکی کتاب صواقع محرقہ لوارق
موبقہ ہی نہ صواعق تو یہہ وہ مثل ہی **شعر** چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا ؛ الا یا آیہا الساقی
ادر کاسًا و ناولہا ؛ اس سے طرفہ تر یہہ ہی کہ مجتہد کوفہ ہند نے صواعق کو تالیف ابن حجر عسقلانی
ٹہرایا ہی اور کتاب العقد کو تالیف ابن عبد البر بتایا ہی جسکو سبحان علی نے تالیف ابن عبد ربہ
قرار دیا ہی ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ اس عقل و فضل پر اونکو اور اونکو ہوس جواب تحفہ نے ستایا ہی بل
بی مجتہدی دہیج آب جواب اصل طعن سنیے کہ آپنے جو تحفہ کو ترجمہ صواعق قرار دیا اس سے مراد
کیا ہی ظاہر اً بنا بر قید لفظ در حقیقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعینہ ترجمہ تحت لفظی ہی جسطرح یہہ ترجمہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ہی بنام خداے بخشندہ مہربان سو یہہ بات تو بدیہی البطلان ہی غیر محتاج
ببرہان بلکہ دلیل ہی اسبات پر کہ آپنے ترجمہ و مترجم لہ دونو کو نہین دیکہا کسی سے نام سنا ہی

اب اونکو ملاکر دیکھو کہ ترجمہ ہی یا نہین اور اگر مراد یہہ ہی کہ بعضے مضامین تحفہ کے بعضے مطالب صواقع سے
مماثل ہین اور مسروق ہین گر مشاکل تو باوجود دیکہ لفظ ترجمہ سے یہہ احتمال بعید ہی یہہ تماثل جزئی موجب حکم
ترجمہ ہونے کل تحفہ کو نہین اسلیئے کہ بصورت مغایرت معظم تقاریر کے اتحاد چند سطور کا مستلزم اس
حکم مدیع کا نہین ہوسکتا اور اگر مراد یہہ ہی کہ نظر بر ترتیب تحفہ کے موافق ترتیب صواقع ہی تو یہی ترجمہ
کتاب احقاق الحق قاضی [illegible] اور کتاب ابطال الباطل کی بہی ہی کچہ خصوصیت تحفہ کی نہین ان
دونو کو بہی ترجمہ صواقع کہیئے حالانکہ نظر باتحاد ترتیب اسکو ترجمہ اوسکا کہنا ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ مواقف ترجمہ طوالع کا ہی یا مسلم ترجمہ مختصر الاصول ابن حاجب کا ہی تحفہ و صواقع ایسی کتب نہین
کہ نادر الوجود ہون اب ملاکر دیکہو شبہ ترجمہ بخوبی ذہن سے زائل ہو جاویگا اور صاحب مطالعہ
کو معلوم ہی کہ شرکت تحفہ کی مضامین صواقع مین اقل مواضع مین بسبب اتحاد فن کے واقع ہی نہ
کل و جُل مین اور جسطرح یہہ شرکت جزئی ساتہہ صواقع کے ہی اسیطرح ساتہہ بعضے مضامین کتاب نواقض
الروافض وغیرہ کتب فن کی بہی ہی پس وجہ تخصیص ترجمہ کی ساتہہ صواقع کے کیا ہی اور بعضے ارباب
طائفہ نے تحفہ کو مسروق کہا ہی سو وجہ اوسکی ظاہر نہین اگر مراد سرقہ سے یہہ ہی کہ وہی حجج الزامیہ
و دلائل مسکتہ کلامیہ جو صاحب صواقع نے جواب امامیہ مین لکہے تہے صاحب تحفہ نے بہی تحفہ مین
وارد کئے ہین تو یہہ بات قابل کہنے کے نہین اسلیئے کہ جو دو کتابین ایک فن مین فرض کیجاوین
مثل شرح مواقف و شرح مقاصد کے اکثر مضامین اون دونو کے متماثل ہونگے پس چاہیے
کہ ہر کتاب لاحق کتاب سابق سے مسروق ہو اور بصورت صحت اسبات کے لازم آتا ہی کہ کتب
مجتہدین کوفہ ہند وغیرہ اخباریین طائفہ کہ مُحمّل مضامین اونکے ماخوذ احقاق قاضی و بحار الانوار
مجلسی یا حسن ابراہیمی سے ہین مسروق ہون جسطرح رسالہ ایکا کتاب ہدیۃ شہاب ہمدانی و ترجمہ
نقال کشمیری و تحفۃ الشیعہ و تشئید المبانی و بارقہ ضیغمیہ وغیرہ تالیفات متاخرین سے مسروق ہے
حالانکہ یہہ رسم قدیم اہل التصانیف ہی کہ ہر علم و فن مین اوسی علم کے ادلّہ ملائمہ و براہین ملزمہ
بحث و تفتیش کرتے ہین اور ایک دوسرے سے لیتے ہین خصوصًا شرعیات و علم کلامیہ مین

جسکا مدار غالب دلائل سمعی پر ہی سبب اسکے چارہ نہین اسکو کوئی استراق نہین کہتا بلکہ اقتباس کہتے
ہین والا طریق استدلال مسدود ہو جاوے اب یہی ہماری کتاب ہی کہ کتب متاخرین سے ماخوذ ہی اور
مواضع بسیار مین ہر جگہہ حوالہ ماخوذ منہ موجود نہین کل کو اسے بہی سرقہ کہدینگے اب لازم ہی کہ
جو دلیل و استدلال ایک شیعی نے کیا ہو اب برادر سکو نہ لکھے والا سارق ٹہیریگا سبحان اللہ
آپنے سارا رسالہ اپنا چوری سے بنایا وہ سرقہ نہوا تحفہ ادنی مماثلت سے مسروق و مترجم
ٹہیرا **شعر** سبحور د با دیگران ستانہ برباگذرد ❊ در فرنگ این ظلم و این بیداد حاشا بگذرد ❊ اور
بعضے امامیہ جب شناعت اس قول پر مطلع ہوئے تو اونہون نے تقریر بدلکے یون کہا ہی کہ
اکثر مطالب تحفہ کے مسروق ہین اگرچہ مجموع بعینہ مسروق نہون سو اوسکی حقیقت یہہ ہی
کہ مبحث تولا و تبرا و شرح حدیث ثقلین تحفہ مین ہی اور صواعق مین نہین اور مسئلہ انکار نبوت
و مسئلہ الحاد کہ لازم مذہب طائفہ ہی تحفہ مین بشرح و بسط تمام موجود ہی اور صواعق مین نہین
اسیطرح باب مطاعن اصلا صواعق مین نہین اور تحفہ مین ہی اسیطرح صواعق مین اکتفا دلائل
کلامیہ پر کی ہی اور روایت کتب امامیہ کو اقل قلیل وارد کیا ہی اور تحفہ مین اول دلائل کو محذوف کرکے
تکثیر روایات کتب طائفہ سے کی ہی اسصورت مین فیما بین الکتابین فرق بین گو معاند جاحد قبول
نکرے **شعر** ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب ست ❊ گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار ست ❊
ماسوا اسکے صاحب تحفہ قدس اللہ روحہ و افاض علینا فتوحہ کو تالیف تحفہ پر کچہہ مفاخرت
نہین اور نہ یہہ دعوی ہی کہ آج تک ایسی کتاب کسی نے نہین تالیف کی یا جمیع ادلہ و براہین
سکے نتیجہ طبع خاص ہماری کے ہین یا ہم جمع کرنے ان حجج مین متفرد و غیر مسبوق ہین
اسقدر ناگوار ہوا کہ تہمت ترجمہ و سرقہ لگانے لگے بلکہ اسی دور اندیشی و عاقبت
د صاحب تحفہ نے دیباچہ کتاب ممدوح مین لکھدیا ہی کہ انچہ درین قرون ماضیہ
باشیعہ علی الخصوص امامیہ اثنا عشریہ با اہل سنت و جماعت بوقوع آمدہ اکثرش
رسالہ مندرج گردیدہ انتہی بلفظہ المقدس اب ذرا اس فقرہ مین سرسری دیکہو کسقدر

یا علی صوت سنا دی ہی کہ یہہ کتاب جامع کل وجل الکلم وتفوہ اولین وآخرین شیعہ ہی نہا حتہ لفظ اکثر کہ افعل التفضیل لفظ کثیر ہی جسکے معنی بہت ہین اس جلدی رتین لائق یہہ تہا کہ تہمت سرقہ کی خاص نسبت صولقع کے نہ لگاتے بلکہ سارق سارے شیعہ وسنی کا ٹہیر لیتے کہ کل الصید فی جوف الفری آہی

ع بیحیا باش ہرچہ خواہی گو ✤ حالانکہ غرض مؤلف رضی اللہ عنہ کی تالیف تحفہ سے صرف اتنی ہی کہ مسلمان اوسے دیکہکر بطلان مذہب رفض وحقیت مذہب اہل سنت معلوم کرلین اور اپنے عقائد مین بسبب مباشرت وصحبت طائفہ امامیہ کے سست نہون اور شک نکرین سو یہہ بات بلطفہ تعالیٰ بوجہ احسن اسلوب بدیع حاصل ہوگئی کہ ایک عالم عالم حق وباطل ہوگیا اور لوگ مکائد شیعہ اور اونکی چالاکیون سے مطلع ہوگئے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اس اعتبار سے جس نے تحفہ کو برہان وحجت دی مسئلہ لاجواب کیا ہی بہت ٹہیک کہا جسکو خدا نے آنکہین دی ہین وہ دیکہتا ہی کہ صاحب تحفہ نے کمال تواضع سے دیباچہ کتاب تحفہ مین اپنا نام مشہور تک نہین لکہا تا شائبہ ستایش طلبی بارائحہ مفاخرت نمائی بہی نہو اور کتاب کو طرف حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین احمد بن شیخ ابو الفیض دہلوی قدس اللہ اسرارہم کے منسوب کیا اسپر بہی اگر کوئی طعن کرے تو وہ قابل خطاب کے نہین **شعر** اینکہ میگویم بقدر فہم تست ✤ مردم اندر حسرت فہم درست ✤ علاوہ اسکے حقیقت تالیف تحفہ کی مطابق ارشاد صاحب تحفہ قدس سرہ کے یہہ ہی کہ جسوقت تحفہ تصنیف ہوا تہا اوسوقت کتب اہل سنت سے جو رد رفض مین ہین اور کتب امامیہ سے جو رد اہل سنت مین ہین تین قسم کی کتابین میسر آئی تہین پہلے قسم مجادلہ مین مسئلہ خاص اثبات خلافت خلفاء ثلثہ کے جیسے نواقض الروافض ومرافض الروافض وشرح تجرید وصواعق محرقہ وغیرہ اہل سنت کی طرف سے اور عصائب مواصب ورد شہاب عور واظہار الحق ومضیقۃ النجاۃ وغیرہ امامیہ کی طرف سے دوسری قسم وہ کتابین جو مسئلہ امامت وشروط امامت وموانع امامت مین بتفصیل تالیف ہوئی ہین جیسے بحث امامت شرح مقاصد وشرح مواقف وطوالع الانوار واربعین اہل سنت کی طرف سے اور تصانیف علامہ حلی ومقداد وجدائی وغیرہ

عرض از تالیف تحفہ

حقیقت تالیف تحفہ از ارشاد صاحب تحفہ

وغیرہ امامیہ کی طرف سے تیسری قسم وہ ہی جسمین ساری مذہب امامیہ کا رد ہی کیا الٰہیات وکیا امامت
وکیا نبوت وکیا معاد اور کیا روایت حدیث اور کیا اصول جیسے ابطال الباطل و صواعق و تحفہ
وغیرہ طرف اہل سنت سے اور نہج الحق حلی و احقاق قاضی و ہباللہ بوزہ طرف امامیہ سے
الغرض ان تین قسم کی کتابین وقت تالیف تحفہ کے موجود و مستحضر تہین اوسوقت ترتیب صواقع کی
کہ بہت مختصر و خوشنما ہی پسند طبع بلند و خاطر آسمان پیوند حضرت مولف تحفہ رضی اللہ عنہ ہوئے
اوسی ترتیب پر کتاب تحفہ مین بہی کلام واقع ہوا چنانچہ اس ترتیب مین احقاق و ابطال و نواقض وغیرہ
بہی شریک ہین فلہم مالہم وعلیہم ما علیہم آور بر تقدیر تنزل کہا جاتا ہی اگر تسلیم کیا جاوے کہ تحفہ
ترجمہ یا سرقہ صواقع کا ہی تو ہو لیکن آخر اثبات مذہب اہل سنت و نفی مذہب رفض کرتا ہی روافض کو
اس سے کیا غرض ہی کہ مولف اسکا کون ہی کابلی یا دہلوی جواب براہین ملزمہ کتاب کا دینا چاہیئے
صرف یہہ کہدینا کہ تحفہ مسروق یا مترجم ہی جواب کتاب نہین ہوسکتا اتنے کہنے سے ہرگز مذہب
روافض ثابت و مذہب اہل سنت منقضی نہین ہوگا جسکا فہم اسطرح پر ہو وہ نوع انسان سے خارج ہی
قولہ حالانکہ جواب حرف حرف تحفہ کے چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل و براہین قاطعہ سے
لکہے ہین اوسپر بہی جدل سے باز نہین آتے اور بار بار تقریر اپنی کو بطرز تازہ جلوہ دیتے ہین اور اعادہ
اونہین کمالات کا کرتے ہین **جواب** جسطرح جواب تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسیطرح جواب
الجواب بکرات و مرات علماء اہل سنت نے بہی لکہا ہی چنانچہ آسامی بعض اجوبہ کے سابق
مذکور ہوچکے اور تہمت جدل و طرز تازہ اہلسنت پر بحکم المرء یقیس علی نفسہ ہی اور جسطرح کا جواب
تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسکا نمونہ آپکے کلام مسروق مین اور نمونہ اوسکے جواب کا ہمارے
منطوق مین آتا ہی اوس سے جہوٹ سچ اور متانت و سہولت کہل جاوی گی **قولہ** شیخ دہلوی
نے اپنے تحفہ مین طرفہ سحر سامری خرچ کیا ہی کہ سرسری مجال ہر کسی کا نہین کہ نفس الامر کو
پاوی سراغ جادہ صواب کا پاوے مصداق اسبات کا کچہہ سننا چاہیئے اور رشتے نمونہ از خروارے
دیکہا چاہیئے **جواب** **شعر** واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ ؛ طویت اتاح لہا لسان حسود آپنے

ہرچند یہ الفاظ بطور عنا دو لیدا دزیب رقم فرماے لیکن اس ظلمت کذب سے نور صدق نمایان ہی
بے بہرہ کتا بیتیں اب تک فہم مجتہدین و اخبار بین مین نا آئی والا راہ صواب پر لگ جاتے اور مثل یہود
کے خواہی نخواہی دربی قدح ورد نہوتے شیخ دہلوی نے سحر سامری اور او سکے مریدین کو
کہ قدما، و اکابر امامیہ مین ایسا کہولا اور اس طلسم عجیبہ کو ایسا توڑا کہ اب سوا دجال و یہود اصفہان
کے کوئی خریدار انکے جادو کا اور قدر شناس انکے سحر کا تا ظہور صاحب الزمان نہوگا قبل اسکے کافر
شیعہ بہی پیغمبر کو ساحر اور قرآن کو سحر کہتے تہے جسطرح آپنے تہمت سحر صاحب تحفہ پر کی یہی انہا
سے کہوا فسحر ہذا ام انتم لا تبصرون سبحان اللہ عجب جواب تحفہ بنا اور تحفہ سمجہہ مین نہ آیا تو یہہ بات بنائی
اور اہل نحلہ اپنے کو یہہ راہ دکہائی آدرجب مشتے نمونہ از خروارے پر آپنے ناز کیا ہی وہ کمائی آپکی
نہین شہاب مرحوم سمجہان کہ بفحوای برعکس نہند نام زنگی کا فور معروف بہ ہمدانی ہی اوسنے یہہ ہزیان
بکا ہی جسکا جواب کاسر الاسنان علماء اہلسلام لکہہ چکے اور ہم لکہین گے آپ اوسکی تقریر مہمل پر
فخر کرنا وہ مثل ہی کہ پٹہان لڑائی مین بہنے داڑہی پہٹکارین ایسی باتوں نسے دو کانداری مین
بٹا لگتا ہی اور کچہہ حاصل نہین ہوتا شعر پایان نہین جدل کا اوضاف شر طاہی + بے اصل بات
اشتر گربین کا حنظل ہی قولہ شیخ نے باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ مین حدیث سیوم بریدہ ان علیا منی
وانا من علی و ہو ولی کل مومن من بعدی کو باطل کیا ہی اسلئے کہ اوسکی اسناد مین اجلح واقع ہی اور وہ
شیعی متہم الروایت ہی جمہور نے اوسکی تضعیف کی ہی پس اوسکی حدیث قابل احتجاج نہین جوابکہ
احمد بن حنبل و ابو داود طیالسی و ابو نعیم نے اور ابن ابی شیبہ نے و ابو حاتم نے و حاکم نے اور
حسن بن سفیان نے اوسکو روایت کیا ہی اور منجملہ اوسکے رواۃ کے مطرف عامری و عمرو بن میمون
ثقہ ہین اور یحیی بن معین نے اجلح کندی کی توثیق کی ہی انتہی حاصلہ جواب مانا کہ احمد وغیرہ شیخان
مذکورین نے اوسکو روایت کیا ہی لیکن یہہ کہان کہا کہ صحیح ہی تا حجت ہو مخالف پر صرف تخریج مستلزم
صحت روایت نہین بعد جسنے اوسکو صحیح یا حسن کہا ہی او سکے نزدیک جملہ بعدی داخل حدیث نہین چنانچہ
روایت حسن بن سفیان و ابو نعیم مین لفظ بعدی موجود نہین علاوہ اسکے طیالسی و حاکم وغیرہ نقادین

حدیث ان علیا منی و انا من علی

حدیث نہین کہ انکی تخریج حجت تامہ ہو خاصۃً اوس حال مین کہ مخالف روایت صحیح ہو اور کثر ہو کثیرت رواۃ
وشہرت وصحت ماخذ مین اور جب جمہور نے اوسکی تضعیف کی کما فی التحفۃ تو توثیق یحیی ابن معین کی تنہا بمقابلہ
اونکے کب تشفّی ہوگی اسیطرح اگر دو راوی ثقہ ہوئے جیسے مطرف وعمرو اور باقی ثقہ نہ ہوئے تو بہی
اس سے روایت موثق نہین ہو سکتی اسلئے کہ جسطرح مجروح ہونے ایک راوی سے حدیث ضعیف یا
معلل ہوتی ہی اوسیطرح ثقاہت دو ایک راوی سے موثق نہین ہوتی پس جب اجلح راوی مجروح ہی
اور مطرف وعمرو ثقہ تو بہی تقدیم جرح کی ہی تعدیل پر خاصۃً بطریق امامیہ اسلئے کہ قاضی نے احقاق الحق
مین لکہا ہی قد تقرر فی الاصول ان الجرح مقدم علی التعدیل انتہی معلوم نہین کہ یہہ قاعدہ خانگی کسلئے آپکو
یاد نہین رہتا اب آیندہ کو یاد رکہو کہ بہت کام آویگا **جواب دیگر** شیخ نے تحفہ مین جہان حدیث بریدہ کو
باطل ضعیف غیر صحیح بہ لکہا ہی وہان یہہ بہی کہا ہی کہ لفظ ولی کی اس حدیث مین مشترک ہی ضرور کیا ہی کہ
مراد اوس سے اولی بالتصرف ہو اور تنزیہ حدیث مقید ساتہہ کسی وقت کے نہین اور مذہب اہل سنت کا
یہی ہی کہ حضرت امیر فی وقت من الاوقات امام مفترض الطاعت تہے بعد آنحضرت کے انتہی اور مین
کہتا ہون کہ بفرض صحت روایت مذکورہ بتقیید من بعدی بہی اس حدیث کو دلالت مدعای شیعہ نہین اسلئے
کہ ہنوز حقیقت ہونا لفظ بعد کا معنی اتصال مین محل توقف مین ہی اول اسکو ثابت کرو پہر استدلال کرنا اگر
ولایت مرتضوی بعد ولایت خلفاء ثلثہ ہی تو بہی بعدیت نبوی حاصل ہی بے صرفہ صرف ظاہر سے
طرف مضمر کے کیا ضرور ہے **الفاظ** مخفی نہ رہے کہ صاحب تحفہ قدس سرہ نے جہان کہین کسی روایت پر
جرح وقدح کو متوجہ کیا ہی وہان بعد تنقید روایت کے جواب بفرض تسلیم وثبوت روایت بہی دیا ہی
اگر یہہ روایت ثابت بہی ہو تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین سو کوئی شیعہ اوسپر نظر نہین کرتا ہر کوئی
دیکہتا ہے ثبوت روایت ہی وہ بہی طرق ضعیفہ سے حالانکہ اگر روایت ثابت ہو اور دلالت اوسکی
مطلب پر ثابت نہو تو ثبوت اوسکا وعدم ثبوت برابر ہی حتّی کہ اسکو چاہتی ہی کہ اون جوابات کو
جو تقدیر تسلیم دیئے ہین مدفوع مرفوع کرو نہ یہہ کہ ہر خس وخار سے اولجہو لیکن کیا کرین کہ الغریق
یتشبث بکل حشیش آخر برای نام کہنے کو جواب تحفہ کچہہ تو چاہیئے لگے بانہ لگے ایسیہی جواب حرف

صرف تحفہ کا چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل قاطعہ سے لکھا ہی آری زبان گرشتی است
ہر طرف کہ میگردانی میگردد **قولہ** وقد روی الحدیث من عدة طرق الخ **جواب** پاسخ اسکا بتقدیر صحت و
ثبوت روایت گذر چکا احاجت اثبات حسن و صحت روایت کی نہین **قولہ** العجب ہی کہ علمائے سی تو احتجاج کرین
اور جو مبتدع معتزلی معروف بتدلیس ہو جیسے قتادہ اوس سے احتجاج کرین انتہی حاصلہ **جواب** ایک
قتادہ نام چار شخصون کا ہی ایک قتادہ بن ملحان صحابی کہ انکی حدیث ایام بیض مین مروی ہی دوسرے
نعمان بن زید بن عامر الانصاری برادر ابو سعید تیسرے قتادہ بن الفضل بن قتادة الحرشی چوتھے
قتادہ بن دعامہ بن قتادہ سدوسی ابو الخطاب بصری کذا فی التقریب معلوم نہین کہ آپ کونسے قتادہ
مین گفتگو کرتے ہین اول متعین فرماۓ پھر جواب دیا جاۓ **قولہ** تشیع نزدیک محدثین اہل سنت
داخل بدعت صغری ہی اور بہت تابعین و تبع تابعین اہل تشیع تھے الخ **جواب** پاسخ اسکا خود
آپنے چند سطر پہلے اسکے رقم فرمایا ہی اوسکو ملاحظہ فرماۓ یعنی ان المراد من التشیع الکامل
موالاة علی و اولادہ سلام اللہ علیہ وعلیہم لاغیر وہو محمود فکیف یکون سببا للجرح انتہی حاصل یہہ ہی کہ
جو تشیع بدعت صغری ہی وہ موالات مرتضوی ہی اور کچھ نہ تنقیص و مذمت صدیق و فاروق
رضی اللہ عنہما سو ایسا تشیع اگر کسی تابع یا تبع تابع مین ہو تو جای طعن نہین انکی روایت سے بالمرہ
ہات کھینچے مین بہت آثار نبویہ ضائع ہوۓ جاتے ہین اور یہہ لوگ شیعۂ اولی تھے جنکا لقب اہل سنت
وجماعت ہی پس سنی کو سنیون سے روایت کرنے مین کیا صرفہ ہی کچھ روایت اہل بدعت
کبری سے تو نہین کرتے جنکا شعار و دثار تقیہ و نفاق ہی اس قسم کے روات کی اگر اہل سنت نے
توثیق کی ہو اور قابل حجت ٹھیرایا ہو تو بتاؤ اور اجلح بن عبد اللہ بن حجیہ کندی شیعی طبقہ سابعہ مین
سے ہی کذا فی التقریب **قولہ** ماہرین فن حدیث نے روات حدیث مین بڑا اختلاف کیا ہی جسکے
نزدیک جیسا ثابت ہوا اوسنے ویسا کہا اور ہم تھوڑا سا اختلاف اونکا ذکر کرتے ہین واسطے
مزید ایضاح مراد کے انتہی حاصلہ **جواب** مانحن فیہ مین صرف کلام حدیث بریدہ و اجلح کندی
مین تھا نہ جرح و تعدیل کل روات مین پس فکر کرنا اس اختلاف بے سر و پا کا اسجگہہ بے محل ہی

ذکر قتادہ

تشیع تابعین صحابہ

اختلاف علماء در روات

خصوصاً کہ فرقۂ امامیہ مین اضعاف مضاعف اسکے اختلاف رُوات ہو بلکہ تضلیل و تکفیر اونکی علی الخصوص
اوس حال مین کہ قاعدۂ اصول الجرح مقدم علی التعدیل مقبول شیعہ ہو پھر تاویل کرنا بمقدمہ زرارہ
بن اعین و بکیر بن اعین و ہشام بن و محمد بن مسلم وغیرہ کے واسطے اخراج انکی کے دائرہ طعن
رُوات حدیث ائمہ سے حرف بحرف اصول و حرکت نامقبول ہی حالانکہ اختلاف اہل سنت کا بنحو
تکفیر و تضلیل نہین اور نہ تکلم محدثین کا علی الاطلاق دلیل اختلاف ہی اسلئے کہ محققین سنیون نے
محدثین کے طبقات مقرر کئے ہین اور جرح و تعدیل مین مراعات اوسکی پیش نظر رکھتے ہین
پس جو اختلاف تھوڑا سا کہ آپنے اس جگہہ لکھا ہی وہ منافی و قادح اہل سنت نہین چنانچہ بیان
اوسکا مابعد مین ساتھ بیان بسیر رُوات امامیہ کے کیا جاتا ہی دونوکو تولو دیکھو کون کیسا ہی
اور کسکا اختلاف ایسا ویسا **قولہ** ہم کہتے ہین کہ یحیی بن معین و نسائی و یحیی القطان اور ایک
جماعت نقاد نے توثیق کی ہی ابو زبیر محمد بن مسلم کے اور ابو زرعہ اور ابو حاتم نے کہا لا یحتج بہ
اور بخاری نے اوس سے اخراج کیا ہی ہمراہ دوسرے کے اور حدیث اوسکی عائشہ سے ہی
صحیح مسلم مین ذہبی نے کہا مجھکو گمان نہین کہ اوسنے عائشہ کو دیکھا ہو الی قولہ والکلام فی امثال
ہذا یستغرق اجزاء **جواب** مقصود اس کلام سے صرف اتنا ہی کہ مثلاً ابو زبیر محمد بن مسلم و عبد الملک بن
عمیر اللخمی و فرج بن فضالہ و بن اسحق و محمد بن بشار بندار و یحیی و عبد الرزاق و علی بن ابی طلحہ و سماک
بن حرب سے اصحاب صحاح اہل سنت نے روایت کی ہی اور دوسرون نے اونکی تضعیف
کی تو معلوم ہوا کہ اختلاف رُوات سے روایت مقدوح نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو سبب
جگہہ ہونے روایۃ دون درایۃ سو یاسخ اسکا یہ ہی کہ اختلاف دو طرح پر ہی ایک وہ جسسے روایت
مین فی الجملہ ضعف و وہن آجاوے جیسے اختلاف اسامی مذکورہ مین کہ بعض نے اونکے حق مین لا یحتج بہ
یا لیس بکس یا لیس بحافظ یا یختلط یا ہو وسط یا لیس بالقوی یا ثقۃ و لیس بحجۃ یا تکلم فیہ فلان و
نال منہ بانزعاج یا ہو مضطرب الحدیث یا فی حدیثہ ضعف یا ضعیف فی الحدیث کہا اور
دوسرون نے اونکی توثیق کی کہ ما رایت اثبت منہ یا حدیثہ صحیح عندی یا ہو امیر المومنین فی الحدیث

یا لوکان لی سلطان لاتر شت فلانا علی المحدثین سو یہ اختلاف آؤل یعنی طرف تکفیر و تضلیل سے کے
نہین غایت مافی الباب یہہ کہ تو ہین و تضعیف ہی سو وہ قادح نہین خاصۃً اوسوقت کہ مساعدۃ
شواہد اقوی و طرق کثیرہ حسنہ سے ثابت بکیا جاویگا کہ اہل جرح کس مرتبہ مین ہین اور اہل تو ثیق
کس درجہ مین اگر صحاب جرح ہم رتبہ ارباب تعدیل نہین تو ہنوز عدالت برقرار ہی اور شیخ
دینا احد القولین کا آخر پر کام مہرہ کملہ متقدین کا نہ عامہ محدثین کا چنانچہ یہہ مبحث کتب اصول
حدیث اور اسمار الرجال مین مفصل مرقوم ہی دوسرا اختلاف ایسا ہی کہ منجر بطرف تکفیر و
تضلیل و تفسیق و الحاد روات کے اور بسبب اوسکے احادیث واخبار پایۂ اعتماد و اعتبار سے
ساقط ہو جاوین جیسے اختلاف امامیہ کا ہشامین و شیطان الطاق و زرارہ بن اعین و بکیر بن
اعین و سلیمان جعفری و محمد بن مسلم و میثمی و امثالہم مین کہ شیعہ انکو با وجود اعتقاد جسمیت
باریتعالی اور جہل الٰہی در ازل و اثبات جہت واسطے پروردگار عالم کے تعالی شانہ عما
یقول الظالمون علوا کبیرا اخیار اصحاب ائمہ اطہار سے گمان کرتے ہین حالانکہ منصوصات
احادیث کافی کلینی سے کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ کے ہی طرد و تقطیع و تشنیع شنیع انکی ثابت ہی
اور جیسے زکریا ابن ابراہیم کہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی اوس سے تہذیب وغیرہ مین روایت
کرتا ہین نصرانی تہا حتی کہ اوسنے اپنے صورت و لباس کو نہین چہوڑا اور جیسے بنان کہ کنیت
اوسکی ابو احمد ہی اوسکے حق مین جعفر صادق نے فرمایا یروی عنا الا کاذیبا و یفتری علینا
اہل البیت اور جیسے حسن بن شباعہ و عمر بن سعید وغیرہم کہ اونہون نے امام وقت کو سائی
عمر نہ پہچانا اور مورد وعیدات عتیقہ تجاہلیہ ہوئے اور جیسے ابی عمیر و ابن المغیرہ و نظائر انکا
و ابن مسکان کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے انکو اپنے مجالس سے نکالدیا اور روایا
آنے کی ندی اور جیسے ابو بصیر کہ اوسنے اپنے دروغ کا اقرار کیا اور جیسے ابن عباس
کہ اوسکو زمرہ رجال کذابین مین لکہا ہی شیخ ابن بابویہ صاحب رحمہ مرقوم متقدمین مین
اور شریف مرتضی متاخرین سے یادگار مسیلمہ کذاب و سجاح و ابی ثمامہ ہین جو علمار شیعہ

کراونکو مطالعہ احوال اسلاف وکتب رجال میسر ہی وہ اسکا انکار نہین کر سکتے اور تردد کسی جاہل
ناواقف کا محل تہکایت نہین آب اگر ایسا اختلاف اہل سنت مین ہو توبتلاؤ قیامت ہی کہ مدار
تشیع کا ایسی جماعت پر ہو جنکو ایمان سے کچہ علاقہ نہو کوئی مجسمہ ہو کوئی کذاب کوئی مفتری
کوئی افترائی علی ہذالقیاس اور دوسرے شیعہ جیسے صوارم چہ مین وغیرہ تکلف اونکو مومن ٹہراکر
اور بتاویلات باردہ دور از کار اونکو اپنا مقتدا بنائین اور ریاست دین رفض کو اون تک منتہی
فرماوین وہ تو موثق ومعدل ٹہیرین اور اہل سنت جنکے راوی ہرطرح موثق ومستند ہون وہ
موقع طعن بنا بر اختلاف قلیل ہون آیسی انصاف سے اجودہیا مین کفار کی اعانت کی اور
مسلمانونکو قتل کروایا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دار الظالم خراب ولو بعد حین پیج ہی اذا استبد
الانسان برائہ عمیت علیہ المراشد **قولہ** کیف یقال کل حدیث فی الصحیحین متلقی بالقبول الخ **جواب**
حاصل اس سب کا اتنا ہی کہ دار قطنی وابن صلاح وابوزرعہ رازی وذہبی وغیرہ نے صحیحین وابن
ماجہ مین از روئی وضع کتاب وترک بعض احادیث صحاح واخذ بعض احادیث ضعیفہ کے طعن کی ہی
سو قطع نظر اسکے کہ طعن دار قطنی وغیرہ مبنا بر توثیق جمہور بیکار ہی خود اقوال مذکورہ دار قطنی وغیرہ سے
اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ بخاری ومسلم نے بعض احادیث کو باوجود شرط مقررہ اپنی کے اخراج نکیا
اور بعض کو جو کہ بر شرط صحیحین نتہین اخراج کیا یا بعض صحاح کو داخل نکیا پس یہہ بات نفس الامر مین کوئی
وجہ طعن کی نہین رکہتی اسلئے کہ شیخین نے یہہ دعوی نہین کیا کہ جو احادیث ماسوائے صحیحین ہین وہ سب
موضوع مفتری ہین یا ہماری شرط پر نہین بلکہ یہہ کہا ہی کہ ہمنے احادیث کثیرہ صحیحہ کو دیدہ ودانستہ
مجموع نہین کیا بعض وجوہ سے جسکی شرح اپنے محل پر مرقوم ہی چنانچہ اسبات پر صاحب فتح الباری بہی
موافق اہل سنت ہے کما قال بالجملہ ثابت ست کہ صحیحین جامع جمیع آنچہ در صحاح دیگر مذکور ست وسائر
کتب ائمہ حدیث از اخبار صحیحہ بران مشتمل ست نیست وبخاری ومسلم ہیچیک ادعا نکردہ اند وکسے نیز از
محدثین باین نرفتہ انتہی معہذا اگر دار قطنی وغیرہ نے بعض احادیث صحیحین کو مطابق شرط شیخین کے
نپایا تو یہہ قلت نظر اور مسامحت دار قطنی وغیرہ پر دلیل ہی نہ تسامح اصحاب صحاح پر اسلئے کہ شرط

واطراف شرط کو صاحب شرط خوب سمجھتا ہی نہ دوسرا ممکن ہی کہ وہ احادیث واقع ہین علی شرط البخاری و
مسلم ہون لیکن امثال دار قطنی کو وجوہ دقیقہ اوسکی واضح ہوئی ہا این ہمہ جب جمہور اہل سنت طبقہ بعد
طبقہ متفق ہون کہ صحیحین مین کوئی حدیث موضوع واہی نہین تو خلاف انکا بسبب شذوذ قول کے سا
ہی قابل ذکر کے نہین خاصۃ بمقابلہ خصم کے کہ سوائی مسلم و متواتر کے اور کو نمانیگا اور خود علمائی
شیعہ قائل ہین ساتھہ سقوط اقوال شاذہ قوم اپنی کے درجۂ اعتبار سے اور عدم احتجاج اعتراض کے
ساتھہ امثال ان اقوال کے بمقابلہ اقوال مطردہ راجحہ واخبار صحیحہ ثابتہ چنانچہ شواہد اس دعوی کے شرح
عمریہ مین مفصل لکھے ہین اس صورت مین یہہ اقوال غریبہ شاذہ بمواجہہ تصریحات قائمہ مناط اعتراض
نہونگے بلکہ صلاحیت استدلال سے بمراحل بعید ہین اور سنن ابن ماجہ مین جو دو ایک حدیث واہی
ہین وہ متعین ہین اور نقصان یسیر موجب بطلان کثیر نہین ہوتا اسلئے ذہبی نے کہا ہی لیست
بالکثیرۃ والاشیعہ کی کوئی کتاب حدیث بحکم للاکثر حکم الکل للاالاقل قابل قبول کے نہ ہے گی
کہ غالبا مملو و مشحون ہین روایات مردودہ واہیہ سے الا قلیلا کہ محمول ہین تقیہ ائمہ پر بسبب مطابقت
مذہب اہل سنت کے فتدبر **قولہ** انتہی الکلام وفیما ذکرناہ کفایۃ لذوی الافہام **جواب** انتم تم الکلام
وفیما ذکرناہ کفایۃ لاولی الالباب والاحلام **قولہ** شیخ نے باب ہفتم تحفہ مین حدیث چہارم روایت
انس بن مالک کو کہ انہ کان عند النبی طائر قد طبخ لہ واہدی الیہ فقال اللہم ائتنی باحب الناس الیک
یاکل معی ہذا الطیر فجاء علیؑ الخ ہی کہا کہ اکثر محدثین نے اسے موضوع کہا ہی وممن صرح بوضعہ الحافظ
شمس الدین الجزری وقال امام اہل الحدیث شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الدمشقی الذہبی فی تلخیصہ
لقد کنت زمنا طویلا اظن ان حدیث الطیر لم یحسن الحاکم ان یودعہ فی مستدرکہ فلما علقت ہذا الکتاب
رایت القول من الموضوعات التی فیہ الجواب حدیث الطیر اخرجہ الترمذی عن انس وقال غریب واخرجہ النسوی
عنہ ایضا واخرجہ الحرمی وغیرہ واخرجہ المحاملی وغیرہ واخرجہ الحاکم وصححہ وقال حدیث الطیر یلزم
البخاری ومسلما اخراجہ فی صحیحہما لان رجالہ ثقات رواہ عن انس جماعۃ اکثر من ثلثین نفسا وقد
صحت الروایۃ عن علی وابی سعید وسفینۃ خادم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واتفق ائمۃ اہل العلم و

قول در حدیث طیر و نقل علما

وجماعۃ من الحفاظ علی صحتہ انتہی ملخصا **جواب** ترمذی نے گو اخراج کیا لیکن غریب کہا اور کہا کہ ہم
اوسے نہین پہچانتے مگر حدیث سدی سے اور بغوی نے سکوت کیا بیان صحت وسقم سے وحربی
ومحاملی وغیرہ ضعفا مین لائیجابہم اور حاکم کی تخریج وتصحیح پر بہت اہل علم نے اعتراض کیا ہی جسکو
پوری بحث دیکھنا ہو وہ ترجمہ حاکم کو نبلا مین دیکھے اور کچھ حال التصحیح حاکم کا اوپر مذکور ہو چکا ہی فلا یحتج
الیہ پس یہہ اخراجات بے مصارف ٹہیرے اور اسراف صرف ہوا اور مخالف پر صالح احتجاج نہین بلکہ
قول صاحب تحفہ ہنوز بجائی خود حجت تامہ ہی **قولہ** وہ جو ذہبی نے تلخیص مین کہا لقد کنت الخ
جسکو شیخ نے اپنی دلیل ٹہیرا کر علم مناظرہ کُرۂ زمہریر تک بلند کیا ہی اسطرح پر ہی کہ اول ذہبی کو
علم صحت حاصل تہا جب اتفق ہوا تو قائل ہو کر تذکرہ مین لکہا واما حدیث الطیر فلہ طرق کثیرۃ جدا قد
افردتہا بمصنف ومجموعہا یوجب ان الحدیث لہ اصل **جواب** عبارت تذکرۂ ذہبی سے اسیقدر سمجہا
جاتا ہی کہ حدیث کی کچھہ اصل ہی یہہ نہین سمجہا جاتا کہ حدیث طیر صحیح الاصل ہی چنانچہ مختصر مین لکہا ہی
کہ اسکے بہت طرق ہین ولیکن سب کے سب ضعیف اور ابن جوزی نے اوسکو موضوعات مین ذکر
کیا ہی کذا فی الفوائد المجموعہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر اس حدیث کی کچھہ بہی اصل ہی مطابق قول
ذہبی کے تو وہ بہی اصل ضعیف ہی اور جسکو الگ سالہ مین جمع کیا ہی اور تصنیف مفرد ٹہیرایا ہی یہہ وہی
طرق کثیرہ ہین جسکو صاحب مختصر نے ضعیف کہا اور تالیف کرنا ذہبی کا طرق حدیث طیر کو مقدم ہی
علم وضع پر اسلیے کہ عبارت تلخیص لقد کنت زمانا طویلا اظن ان حدیث الطیر الخ بارفع ندائی منادی
ہی کہ اول علم صحت تہا پہر علم وضع حاصل ہوا نہ جسطرح آپنے فرمایا کہ اول علم وضع تہا پہر علم
صحت ہوا اسیواسطے صاحب تحفہ نے قول تلخیص لیا اور قول تذکرہ کو چھوڑ دیا معلوم نہین
کہ آپکی عقل کہان رہتی ہی کرۂ زمہریر مین یا خم غدیر مین کہ سیدہی باتکو اولٹا سمجہہ کر سالکہ دون
کی کہوتے ہو **قولہ** فضل بن روزبہان شافعی نے کہ باب مناظرہ مین اساتذۂ شیخ دہلی سے
ہی ابطال الباطل مین حدیث طیر کو تسلیم کیا ہی **جواب** شیخ دہلی نے بہی جواب حدیث طیر کا
بالفرض تسلیم دیا ہی لیکن آپنے ہوائی نفسانی دیدہ و دانستہ اوس سے چشم پوشی کی غالبا یہہ شیوہ

آپنے معلم الملکوت سے کہ پشت در پشت اساتذہ شیطان الطاق وہشام احول کلینی اعور سے تہی
اور یہہ اکابر امجاد شیعہ مین بواسطہ یا بلا واسطہ سیکہا ہی حوالا العہدہ قبول صحت روایت ہی اوسکو عام
دلالت نہین اسلیئے کہ قرینہ مقتضی امکا ہی کہ مراد احب الخلق الیک سے تناول طعام طیر مین ہو
ہمراہ نبی کے اور بے شبہہ جناب امیر اس وقت مین احب الناس تہے نزدیک خدا کے کہ ہم کاسہ
وہم نوالہ ہونا فرزند کا یا اوسکا جو حکم فرزند مین ہو موجب تضاعف لذت طعام تہی اور اگر مطلق
احب مراد لین تو بہی حجت نہین اسلیئے کہ صاحب ریاست عامہ ہونا احب الناس الی اللہ کو کچہ ضرور نہین
بہت انبیا اولیا احب الی اللہ تہے اونکو ریاست نہ ملی جیسے حضرت ذکریا و یحیی بلکہ حضرت شمویل کے
وقت مین ریاست عامہ بنص آلہی طالوت کو حاصل تہی نہ انکو اور مانا کہ دلالت ہی لیکن امامت بلا فصل
کب دال ہی اور فی وقت من الاوقات کا کوئی منکر نہین اور اگر دال خلافت متصلہ پر بہی ہو تو بہی
مقاوم نہو گی اون احادیث صحیحہ کو کہ دال ہین خلافت شیخین پر مثل اقتدوا بالذین من بعدی الخ
وعلاوہ اسکے راوی حدیث طیر کے انس بن مالک ہین یہہ نزدیک شیعہ کے معتبر نہین شیخ
مفید نے کتاب المجالس مین لکہا ہی کہ انہون نے تین بار جہوٹ بولا کہ یہہ بخدا کام مین
ہین معہذا شیخ نے جواجوبہ الزامی بتقدیر تسلیم دیئے ہین اونکا جواب کیون نہین دیتے اور طعن
استادی صاحب الطال کا نسبت صاحب تحفہ کے وقاحت ہی اسلیئے کہ مخالفت اساتذہ و تلامذہ
بلا واسطہ کبہی ہوتی ہی چہ جا سابق ولاحق کی اور یہہ خلاف موجب طعن نہین ہوتا ورنہ شیعہ کو
قدیما و حدیثا کوئی نفر ایسے اختلاف سے نہ ملیگا کہ لاکہون اختلاف اخباریہ و اصولیہ مین واقع
ہین قولہ مولوی اسمعیل نے کہ جگر گوشہ شیخ دہلی سے ہی رسالہ امامت مین اس حدیث کو
لکہا ہی جواب قطع نظر اسکے کہ استعمال جگر گوشہ کا ولد پر ہی نہ ولد الاخ پر لکہنا مولوی
اسمعیل کا بہ نظر اسکے ہی کہ فضائل مین احادیث غریبہ شاذہ ضعیفہ کو بہی لاتے ہین بخلاف
عقائد کے سو رسالہ امامت مین ایسی جگہہ نہین لائے کہ حجت مخالف ہو فہو لنا لا علینا قولہ
شیخ نے باب ہفتم تحفہ مین حدیث نجم بروایت جابر انا مدینۃ العلم وعلی بابہا کو مطعون کہا ہی

اور لکہا کہ یحیی ابن معین نے کہا لا اصل لہ اور بخاری نے کہا منکر ولیس من جہۃ صحیح اور ترمذی نے کہا
منکر غریب اور ذکر کیا اوسکو ابن الجوزی نے موضوعات مین اور کہا شیخ تقی الدین ابن دقیق العید نے
ہذا الحدیث لم یثبتوہ اور کہا شیخ محی الدین نووی وحافظ شمس الدین ذہبی وشیخ شمس الدین جزری
نے انہ موضوع الجواب اخرجہ الترمذی والبغوی والطبرانی والعقیلی وابن عدی والحاکم وابو نعیم و
قد اثبتہ السیوطی فی الجامع الصغیر الذی قال فیہ ہذا الکتاب الی قولہ بالغت فی تحریر التخریج فترکت
القشر واخذت اللباب وصنتہ عما تفرد بہ وضاع او کذاب الی قولہ شیخ ذو فنون غافل از یوم
لاینفع مال لاہنون محبت معاویہ مین آفتاب کو ابر و سے چہپاتا ہی انتہی حاصلہ جواب الحیلۃ
انفع من الوسیلۃ آپنے دہوکا دینے کو گنتی نامونکی پوری کردی اور یہہ بیان نکیا کہ اسناد درجات
مخرجین مذکورین علماء محققین نے کیا تکلم کیا ہی کہ اوس سے حقیقت حدیث کی کہلتی ہمکو نام مخرجین
کے آپسے بہی زیادہ یاد ہین لیکن ہر سند اوسکی مجروح ہی کما سیجیئ اور صاحب تحفہ نے انکار
تخریج ترمذی کیا تہا جو آپ نے اخرجہ الترمذی عن علی الخ لکہا اور طبرانی وعقیلی وابن عدی وحاکم
وغیرہ محتج بہ نہین ہین انکی روایات غالبًا واسطے تعقیب احادیث صحیحہ کے منقول ہوتی ہین کہ کثرت
طرق سے رائحہ ثبوت اصل ہوتا ہی نہ بالانفراد بلکہ بالانفراد انکے روایات ساقط الاعتبار ہین اور سیوطی
نے اگر صیانت جامع صغیر کی وضاع کذاب سے بیان کی تو اس سے لازم نہین آتا کہ جو کچہہ اوسمین
ہو وہ صحیح ہو کیونکہ اقسام حدیث غیر محتج بہ کے موضوع ومکذوب مین منحصر نہین کہ صیانت جامع صغیر
کی وضاع وکذاب سے موجب الزام خصم ہو احادیث غیر محتج بہ بہت قسم ہین جیسے شاذ ومنکر
ومعلل ومدلس ومنقطع واحاد ومطعون ومجروح وواہی وغیرہ کہ مانحن فیہ مین حجت نہین اور یہہ
کیا ضرور ہی کہ جو راوی نزدیک سیوطی کے وضاع وکذاب نہو وہ نزدیک اورونکی بہی نہو آپ ہی
اپنی ذیل حدیث اجلح مین ایک صفحہ ماقبل اسکے لکہا تہا کہ ان الحفاظ الماہرین فی الفن قد اختلفوا
فی رواۃ الحدیث اختلافًا کثیرًا وتکلم کل منہم بما ثبت لدیہ من احوالہم واطلع علیہ من عقائدہم واقوالہم
انتہی پہر آپ ہی اوسکو بہول گئے لان الکذب لاحافظۃ لہ اب اس مثل سائر پر عمل کرو اذا کنت کذوبا

فکن مکورًا معہذا سیوطی نے صیانت کی ساتھ قید عما تفرد بہ بہی زیادہ کی ہی اوسمین آپنے مطالعہ
لغورنہین فرمایا ورنہ ظاہر ہوجاتا کہ مراد سیوطی کے نفی کذب ووضع بالانفراد ہی نہ بالاشتراک
حالانکہ مجروح ہونے بعض رُوات سے اگرچہ باقی ثقہ ہون حدیث معلل ہوجاتی ہی کہ الجرح مقدم
علی التعدیل کما حققہ القاضی فی الاحقاق پس جس صورت مین کہ بخاری وترمذی ویحیی بن معین وابن
جوزی وابن دقیق العید ادر نودی وجرزی وذہبی اوسکو موضوع بے اصل کہین اوسوقت تخریج
عقیلی وابن عدی وامثالہما کے بمقابلہ ان شیوخ حدیث کے کیا وزن رکہی گے علی الخصوص
جبکہ صالح الاسانید والمتون بہی نہون اب ارشاد ہو کہ ذوفنون آپ ہین یا شیخ آرے اکثر الظنون
میون جواب ثانی کہ دلیل لاثانی ذوفنونی لبیب الزمانی ہی یہ ہی کہ اسناد طبرانی مین ابو الصلت ہروی
عبد السلام بن صالح ہی کہا ہی کہ یہہ حدیث اسی نے بنائی ہی اور اسناد ابن عدی مین احمد بن سلمہ
جرجانی ہی کہ ثقات سے اباطیل کو نقل کرتا ہی اور اسناد عقیلی مین عمران بن اسمعیل بن مجالد کذاب
ہی اور اس حدیث کو ابن حبان وخطیب نے بہی روایت کیا ہی سو اسناد ابن حبان وغیرہ مین اسمعیل
بن محمد بن یوسف غیر صحیح بہ ہی اور اسناد بغوی مین خطیب جعفر بن محمد بغدادی متہم ہی اور ابن مردویہ
نے بہی اسکو اخراج کیا ہی سو اوسکی اسناد مین ایسا شخص ہی جس سے احتجاج جائز نہین اور ابن
عدی نے اسکو جابر سے مرفوعًا بایں لفظ روایت کیا ہی ہذا یعنی علیا امیر البررہ قاتل الکفرہ منصور
من نصرہ مخذول من خذلہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب سو اسکے حق مین
لااصل لہ غیر صحیح کہا ہی کذا فی الفوائد المجموعہ جواب ثالث مانا کہ حدیث مدینۃ العلم بعد اللتیا والتی
ثابت ہی لیکن اسکو امامت پر کب دلالت ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ ایک شرط منجملہ شرائط امامت کے
کہ علم ہی پائی گئی سو وجود شرط واحد سے وجود مشروط کا لازم نہین آتا معہذا ایسی شرائط
اور اصحاب مین بہی پائے جاتے مین جیسے لو کان بعدی نبی لکان عمر پس اگر روایت
شیعونکا اعتبار ہی تو ہر جگہ چاہیے نہ اپنے مطلب پر اور جو ایک شخص مثلاً باب مدینۃ العلم ہوا
تو کیا ضرور ہی کہ صاحب ریاست عامہ بہی ہو یہہ خوش فہمی سوائے طائفہ شیعہ کے کسی کو نصیب

جواب اسناد حدیث انا مدینۃ العلم

عدم دلالت حدیث انا مدینۃ العلم بر امامت

نہین ہوئی **قولہ** صحت اس حدیث مین روایات متواترہ متکاثر موجود ہین مگر اعمی کو روشنی آفتاب سے
کیا فائدہ **جواب** جو روایات متقاصر آپنے اسجگہہ لکھے تہے اونکا جواب دندان شکن خناس افگن
اوپر گذرچکا اب ہم مشتاق تماشائے روایات متواترہ متکاثر کے ہین للہ وللوصی جلد تر لطف ہون
اور تعریف تواتر بہی عنایت ہو کہ متواتر آپکی اصطلاح مین کسکو کہتے ہین حدیث موضوع منکر مطعون
مجروح لا اصل لہ غیر صحیح کو متواتر کہنا بیحیائی کا برقعہ سو نہہ پر لیناہی البتہ نکرت وضاعت وسقم اوسکا
متواتر ہی **قولہ** شیخ نے تحفہ مین کہا حدیث ششم جسکو امامیہ روایت کرتے ہین مرفوعاً انہ قال من اراد
ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی بطشہ والی عیسیٰ فی عبادتہ
فلینظر الی علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ **الجواب** ماہذا الانکار العظیم ایہا الشیخ الفخیم فقد روی
البیہقی ہذا الحدیث واخرج ابو الخیر الحاکمی واخرج الملا فی سیرتہ واثبتہ محدث الشام محمد بن یوسف
الکنجی الشافعی واثبتہما احمد بن الفضل بن محمد المکی الشافعی انتہی ملخصا **جواب** جسمعرتا مین کہ خود
صاحب تحفہ نے لکھاہی کہ ابن مطہر حلی اس حدیث کو اپنی کتاب مین لایاہی اور کبہی اوسکو منسوب
طرف بیہقی کے اور کبہی طرف بغوی کے کرتاہی حالانکہ دونوکی تصانیف مین اوسکا عین واثر نہین
پہر اسی جملہ کو جواب مین لانا اور ابن مطہر نجس کی طرح طرف بیہقی کے منسوب کرنا بغایت جہل وبے شرمی
ہی اگر اس روایت بیہقی کو کسیی اور سنی نے اپنی کتاب مین بحوالہ بیہقی لکہا ہو تو اوسکا نشان دو
رہے حاکمی وملا سو انکی روایت معتمد قبول نہین کیجاتی اور نہ اونکو کوئی پہچانے کہ کون بلا ہین
غالباً مثل کنجی کے شیعی ہین صاحب کشف الغمہ نے ذکر امام زین العابدین مین لکہاہی ان الشیخ
اباعبد اللہ محمد الکنجی کان تلبیس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والزور انتہی چونکہ اشتراک
لقب وعلم موجب مکیدت شیعۃ الشیطان ہی اسلئے یاد رہے کہ محمد بن یوسف دمشقی صالحی
شافعی صاحب عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان سنی ہین اور صاحب تحفہ نے بہی
کید جہل وسقم مین لکہدیاہی کہ اکثر شیعہ شافعی بنجایا کرتے تہے اور سنیون کو دہوکا
دیا کرتے تہے یہانتک کہ حلی نے منہج الکرامہ مین لکہاہی کان اکثر مدرسی الشافعیۃ

فائدہ شیعی ہونا گنجی کا

فی زماننا حیث توفی اوصی بان یتولی امرہ فی غسلہ وتجہیزہ بعض المومنین وان یدفن فی مشہد
الکاظم علیہ السلام بلکہ کل کی بات ہی کہ آپ کے باپ سے کوئی پوچہتا کہ تمہارا کیا مذہب ہی تو
کہتے الذی یقال لہ الشافعی حالانکہ زیدی المذہب تھے سو اکثر شوافع جنسے آپنے اور
علماء امامیہ نے استناد کیا ہی اور اونکو سنّی ٹہیرایا ہی وہ شیعی ہین اس صورت مین نہونا
اس حدیث کا کتب اہل سنت مین غایتِ وضوح سے محتاج بیان نہین علاوہ اسکے ذیل
حدیث مذکور مین خود صاحب تحفہ رضی اللہ عنہ نے ایک قاعدہ امتیازِ حدیث کا ایسا بیان قاعدہ امتیاز حدیث
کر دیا ہی جس سے سارے شکوک و اوہام زائل ہو جاتے ہین لیکن جسکی ہیئے کی پہوٹی
ہون اوسے کیا خاک سجہائی دے وہ قاعدہ یہہ ہی کہ قاعدۂ مقررہ اہل سنت ہی کہ جس حدیث
کو آئمہ فن نے کسی کتاب مین روایت کیا ہی اور التزامِ صحت مافی الکتاب کا نہین کیا اور تصریح
ساتہہ صحت اوس حدیث کے بالخصوص صاحب کتاب نے یا اوسکے غیر نے محدثین ثقات
سے نکی ہو تو وہ حدیث قابل احتجاج کے نہین اسلئے کہ ایک جماعت نے محدثینِ اہل سنت
سے جو طبقہ متاخرین مین پیدا ہوے جیسے دیلمی و خطیب و ابن عساکر وغیرہ جب کہ دیکہا کہ احادیث
حسان و صحاح کو متقدمین مضبوط کر گئے اور جگہہ سعی کی باقی نہین تو یہہ مائل ہوئے طرف جمع
کرنے احادیث ضعیفہ و موضوعہ کے کہ مقلوبۃ الاسانید والمتون ہین سو اونکو بطریق بیاض
ایک جگہہ فراہم کر لیا کہ پہر نظر ثانی کرین اور موضوعات کو حسان لغیرہا سے امتیاز دین لیکن
بسبب قلتِ فرصت کے اور کوتاہیِ عمر کے نوبت سرانجام اِس مہام کی نہ پہونچی لیکن جو بعد انکے
آئے اونہون نے امتیاز دیا جیسے ابن جوزی نے موضوعات کو علیحدہ کیا اور سخاوی نے
حسان لغیرہا کو مقاصد حسنہ مین علیحدہ لکہا ہی اور سیوطی نے تفسیر درمنثور بنائی اور خود اُن
صاحبون نے مقدماتِ کتب مذکورہ مین اس غرض کو ظاہر کر دیا ہی تو باوجود اس علم کے
جسکی تصریح خود مولفین کتب نے کی ہی احتجاج کرنا اون روایات سے روا نہین اسلئے
صاحب جامع الاصول نے نقل کیا ہی کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی سے احادیث

شیعہ کو واسطے غرضِ مذکور کے روایت کیا ہی کہ بعد جمع و تالیف کے اونمین نظر کرے اور بحث
و تفتیش کرے کہ کچہ اصل بہی رکہتے ہین یا نہین انتہی حاصلہ بالترجمہ پس جب یہہ بات معلوم ہوگئی
تو اب ارشاد و قدوۃ البریہ صاحب تحفۂ اثنا عشریہ کہ یہہ حدیث کتب اہلسنت مین موجود نہین ہی تو لطریق
ضعیف بایۂ ثبوت کو پہنچ گیا اسلئے کہ نسبت اوسکی طرف بیہقی کے زبانِ شیعہ سے ہی نہ زبان
اہلِ سنت سے اور گنجی خود شیعی ہی اور باقی مجاہیل ور اگر کسی کتاب مین ہوئے اور موضوع
ہوئے تو بہی گویا موجود نہین ہی کہ المنفی فی حکم المعدوم اب انکار اوسکا نسبت کتب اہل سنت کے
بہت درست ہی اور اس قاعدۂ مرقومہ کو اگر آپ یاد رکہین گے تو بہت کام آویگا اور کچہہ نفع مال
و بنون دیجاویگا **جواب ثانی** مانا کہ یہہ حدیث ہی لیکن کیا حاصل اسلئے کہ احادیث اہل سنت مین تشبیہہ
ابوبکر صدیقؓ کی ساتہہ عیسیٰ اور ابراہیم کے اور تشبیہہ عمرؓ کی ساتہہ نوح و موسیٰؑ کے اور تشبیہہ ابوذر
غفاری کی ساتہہ عیسیٰؑ کی آئی ہی چنانچہ یہہ تشبیہہ آپنے بہی صفحہ پنجاہ و پنجم مین بمقابلۂ اہل سنت نقل
کی ہی اس سے معلوم ہوا کہ مطلق مشابہت دلیل مساوات نہین ورنہ یہہ مساوات یہان بہی
ثابت ہی خدا نے اہل سنت کو عقل سلیم بخشی ہی وہ ان تشبیہات سے مستوی مشبہ و مشبہ بہ نہین
سمجہتے بلکہ ہر ایک کو اوسکے مرتبے مین رکہتے ہین اور شیعہ نے جو اس سے مساوات سمجہی
ہی جواب اوسکا چار طرح پر مفصل مدلل تحفہ شریف مین موجود ہی ملاحظہ کرلو افسوس کہ ہر جگہہ حیلہ
و حوالہ سے روایت ثابت کیا چاہتے ہو خواہ بعد ثبوت کے بہی دال علی المدعا ہو یا نہو اور جواب
ما بعد الثبوت و علی تقدیر التسلیم کا کچہہ نہین دیتے بجز جمع و خرچ زبانی کے کہ شیعہ نے جواب حرف
بحرف تحفہ کا دیا ہی اور کچہہ بہوسڑے مونہہ سے نہین نکلتا الحمد للہ کہ ہمنے اس جگہہ ثبوت عدم ثبوت
روایات مجروحہ صاحب تحفہ کا کما حقہ لکہدیا اور دروغگو کو اوسکے گہر تک پہچا دیا **قولہ** یہہ حال ہی
تحفہ عبد العزیز کا کہ شمۂ اوسکا ہدیۂ شہاب ہمدانی سے بیان ہوا تمام کتاب شریف اسی نہج لطیف پر
ہی **جواب** **شعر** شکر ایزد کہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ✤ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید ✤ جو حال تحفہ کا
تہا وہ ان اجوبۂ تحقیقیہ و الزامیہ سے کما حقہ واضح ہوگیا کہ یہہ کتاب مستطاب کس مرتبۂ اتقان

وتحقیق وتصدیق مین واقع ہی اور جوابات علما طائفہ کس وادی زبان سے ہین این ہذا من فراک
شعر لایدرک الواصف المطری خصائصہ * وان یکن بالغا فی کل ما وصفا * اور اگر اس سے زیادہ
اور بہی ہوس دریافت بلند رتبگی وتحفگی تحفہ ہو تو ایک حکایت تحفہ وواقعہ طرفہ اور بہی بسمع رضا مسموع
فرمایئے وہ یہہ ہی حکایت جب تحفہ اثنا عشریہ بلاد شرقیہ مین بقالب طبع آیا اور اطراف عالم
واکناف مساکن بنی آدم مین گیا امامیہ اوسکو دیکہہ کر بہت او چہلے کودے یہان تک کہ رئیس ملک
بنگالہ کو آمادہ کیا اور اس کتاب کو پاس علمائے ایران کے بامبالغ نمایان بہیجکر لکہا کہ حضرات کو دو
چیز کی تکلیف دیجاتی ہی ایک یہہ کہ مطالب اس کتاب کو اول سے تا آخر اصولاً وفروعاً خوب سا نگارین
اور اعتراضات واشکالات مولف تحفہ کو کہ عقاید اصولیہ وفروع فقہیہ امامیہ پر کیے ہین اور اس کتاب
مین درج ہین بیخ وبنیاد سے اوکہاڑین دوسرے زلات قلمی وفلتات لسانی اوسکی کو بہی خوب
درست کرین تا کہ افتخار سنیونکا جو اوسکے الفاظ ومعانی پر ہی مٹ جاوے اور کسیکو بعد اس دم زدن
کے مجال گفتگو نہ ہے چونکہ مقدمہ دین ومذہب کا ہی واسطے خدا کے سب ملکر باتفاق یکدیگر کوشش و
کوشش بہت کرین علمائے ایران ومنشیان بلاغت نشان نے کہ اوسوقت بازار افادت ووجہ
افاضت گرم رکہتے تہے جو کچہ جواب مین لکہا محصل اوسکا یہہ ہی کہ اجتماع ان سب کتابونکی کہ مصنف
تحفہ اثنا عشریہ نے رد عقاید ومسایل فرعیہ مین ساتہہ اونکے تعرض کیا ہی اور رد جوابات
کہ دربارہ ہفوات وتعصبات وتولا وتبرا وغیرہ کے وارد کیے ہین اس زمانہ مین متعسر ومتعذر ہی
پس تطبیق نقول کی ساتہہ ماخذ واصول کے جیسے کچہ چاہیے نہین ہو سکتی اور اگر اسکا بہی اتفاق
ہو تو کتابین اہل سنت کی ان شہرون مین کہان کہ بعد رواج مذہب اثنا عشریہ کے اس دیار مین
کتب اہل سنت ہم آغوش عنقا ہین والا قیل وقال وبحث وجدال معانی ومطالب اس کتاب مین
کی جاتی اور کم رتبگی کا یہہ حال ہی کہ جو کوئی فن انشا مین مہارت رکہتا ہو وہ اس قسم کی عبارت
لکہہ سکے مجال ہر کسی کا نہین کہ ایسی عبارت سلیس بے غبار وکدورت خالی تعقید سے لکہہ سکے
اور آغاز سے انجام تک اس عہدہ سے ایک طور پر برآوے صاحب ازالۃ الغین ابقاہم اللہ تعالی

جواہر ایمان ارزان فروختم

بعد نقل اس حکایت کے لکہا ہی کہ اس شہر مین مرزا علی اکبر شیرازی مدتون سے رہتے ہین اور
شیعی ہین کاتب الحروف نے بلا واسطہ مرح عبارت مولانا کی اونکی زبان سے سُنی ہی بلکہ مشہور یہہ ہی
کہ آنا انکا ہندوستان مین واسطے زیارت صاحب تحفہ کے ہوا تہا لیکن تقدیر نے مساعدت
نکی انتہی اسیطرح مرزا محمد حسین قتیل کہ سکنۂ بلاد مشرقیہ تلامیذ معلم الملکوت اوسکو فارسی مین استاد
مسلم الثبوت جانتے ہین کتاب چار شربت مین بمقر بعبارت نگاری بلاغت شعاری صاحب تحفہ ہی
شعر واللہ قد شہد العدو بفضلہ ٭ والفضل ما شہدت بہ الاعداء ٭ پس جس کتاب کے لفظ و معنی کا یہہ
حال ہوا ور علماء مخالف کا یہہ مقال اوسکی نسبت اعتقاد جواب نویسی حرف بحرف خیال محال ہی
یہہ چار اعتراض عدیم المثال جنکو اپنے برہان وجودی مسئلہ لا جواب سمجہکر اسجگہہ بطور انتخاب اقوال
وانتحال مقال لکہا تہا حقیقت انکی پانی سے ہو کر بہہ گئی اور نکلے کا سائل نکلگیا یہہ حال عمل اعتراضات
کا ہی اور یہاں عمدہ علماء طائفہ بد اقبال کا اسی پر بقیہ کتب جوابیہ تحفہ کو قیاس کرنا چاہیے ع
قیاس کن زگلستان من بہار مرا ٭ جب چہنے چہنے اعتراض اس نہج شریف پر ہین تو بہرتی کے
اعتراض خدا جانے کس وضع لطیف پر ہونگی یہہ حال ہی ہدیہ سرد و دۂ شہاب مرحوم ہیچمدان اور
ہدیہ مسروقہ دلاور جوان کا سارے کتب شریف روافض اسی نہج لطیف پر ہین شعر اندکے پیش تو
گفتم غم دل ترسیدم ٭ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست قولہ امامیہ اثنا عشریہ قرآن مجید کو
بے شبہہ کلام اللہ جانتے ہین جواب یعنی وہ قرآن شریف جسکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے
ہات سے لکہا ہی اور مطابق نزول وحی کے ہی اور ہمراہ تبرکات انبیا و اوصیا کے نزدیک حضرت
صاحب الامر کے موجود ہی وقت ظہور مہدی آخر الزمان کے زیارت اوسکی نصیب مؤمنین ہوگی انتہی
بلفظکم والا جو قرآن بالفعل موجود ہی اور مروج و متداول ہی اوسکو خلیفۂ ثالث نے اپنے وقت
مین جمع کروایا ہی اور جو مجموع سابق تہا اوسکو جلوا کر اوسکی خاکستر کو خاک مین ملوا دیا کذا قال
الا ومن الکاشی اور روایت کلینی وغیرہ سے ثابت ہی کہ آیات قرآنی تقریبا بقدر ایک ثلث کے باقی
ہی سو وہ بہی بجہت تبدیل کلمات بعضہا ببعض کے حقیقت مین قابل اعتبار کے نہین علاوہ اسکے

فائدہ [illegible]

ملاباقر نے منہج الفاضلین مین لکھاہی کہ اوامر ونواہی واخبار الٰہی حادث ہین پس قرآن بھی حادث
ہوا اور جب حادث ہوا تو کلام الٰہی نہ ٹھیرا اسلئے کہ کلام اللہ قدیم ہی نہ حادث **قولہ** ائمہ علیہ السلام
کو بموجب حدیث ثقلین وغیرہ مفسران کلام الٰہی اعتقاد کرتے ہین اور اوسپر عامل ہین **جواب** مفسر ہونا
ائمہ کا بس لفظ وترکیب حدیث ثقلین سے استنباط کیا ہوا ہے اسکا نشان دو وبد اجتہادی باستناد
درخور اعتماد نہین **قولہ** معاذ اللہ کبھی مصحف کو نہین جلایا اور بے ادبی نہین کی **جواب** معاذ اللہ
مصحف کو بھی جلوایا اور بے ادبی بھی کی خواجہ طوسی نے کہ مصداق اہل طوس بقر تحتہا یعنے
ظالمہ کو بھڑکا کر گاؤزوری مدرسی سنیونکی کہ خالی مصاحف متعددہ وکتب حدیث سے نتھی پھکوادیا
یہہ حادثہ تو قدیم کا ہی عہد ہلاکو خان کا اور چاردن کی بات ہی کہ جب اجودھیا مین کفار نابکار نے
کلام الٰہی شہید کیے اور غربا مسلمین نے وہ اوراق سوختہ حکام کوفہ ہند کو کہ مصداق الکوفی
لا یوفی ہین دکھلائے تو سب نے انکھون پر پٹی باندہ لی کانون میں تیل ڈال لیا غایت مسالمت
انتقام نہوا آخر قرآنکی ایسی مار پڑی کہ سارا طبقہ اولٹ پلٹ گیا مضمون یرفع قوما ویضع آخرین
سامنے اگیا اور بے ادبی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ کلینی نے امام بحق ناطق امام جعفر صادق
سے آخر روایت طویلہ مین نقل کیاہی کہ اومی بیدہ فطرحہا اما انہ یعنے ہات سے اشارہ کیا پھر
اوسکو ہات کی راہ سے زمین پر دے مارا فرمائیے یہہ بے ادبی ہی یا نہین علاوہ اسکے
حبل المتین عاملی ومن لایحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرآن کا جاضرور مین بقدر آیۃ الکرسی جائز لکھاہی
اور استبصار مین ہی لا باس ان تتلوا الحائض والجنب القرآن اب کہین مونہہ سے چھوٹتے کر
بے ادبی کون کرتاہی اور تعظیم کون سبحان اللہ حرق وطرح قرآن آپ کرین اور دوسرون کو
ناحق لے مرین طرفہ یہہ ہی کہ حق الیقین سے واضح ہی کہ استخفاف قرآن مجید موجب ارتداد ہی
اور قول احراق مصاحف مستلزم تکذیب شیخ وسید امامیہ ہی اور تفسیر استاد کلینی شاہد ہی اسبات
کہ قرآن مجید ثقل اکبر ہی اور اہل بیت ثقل اصغر فتدبر **قولہ** اعتقاد امامیہ کا یہہ ہی کہ اصلا قرآن
حمید مین تغیر وتبدل نے راہ نپائی ورنہ ائمہ علیہ السلام آگاہ کردیتے **جواب** علی بن ابراہیم

[illegible]

ف [illegible]

استاد کلینی نے بروایات متواتر المعنی اپنی تفسیر مین واسطے دعوی نقصان و تبدیل و تحریف قرآن مجید کے لکھے ہین اور باعتراف امامیہ اوسکو اسبات مین غلو شدید ہی اور اوسکے شاگرد محمد بن یعقوب کلینی بہی باعتراف علمائے طائفہ کہ منجملہ اونکے صاحب تفسیر منہج السداد لطالب الرشاد معتقد تحریف ہی بلکہ استاد کلینی نے روایات الحاق و زیادت جعل کو بہی اپنی تفسیر مین کہ مسمی بتفسیر اہل بیت ہی معصومین تک پہنچایا ہی اور دوسرے قدمائے امامیہ نے بہی اس باب مین بہت عرق فشانی کی ہی ہرگز علمای طائفہ نے عدم تحریف قرآن پر بفحوای فرقوا دینہم کے اتفاق نہین کیا اور عبارت صوارم سے بہی ظاہر ہی کہ نقصان قرآن کا بے شبہہ اختلافی ہی اور جس صورت مین کہ انتساب اس احتمال کا طرف اہل اس اعتقاد کے کہ مدعیین تنقیص و تبدیل آیات قرآنی مین بہدایت عقلی ہو سکتا ہی توجہ جائے اسکے کہ کلام ثمالی و باقر داماد شیعہ و ملا محسن صاحب وافی مین بدلالت مطابقی موجود ہو این ہمہ برکنار آپنے خود صفحہ شانزدہم مین لکہا ہی بعضے امامیہ کہتے ہین کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا انتہی پس بیان اعتقاد مذکور کا کہ مخالف تصریحات اکابر طائفہ ہی سجگہہ سہواً یا عمداً بطور تقیہ ہی والا ع سالے کہ نکوہت از بہارش پیدا قوّ کہ کسیکا مقدور نہین کہ کلام مجید مین ایک حرف زیادہ ملحق کرے

ف زیادت در قرآن بطور شیعہ

کلام خالق و مخلوق صاف ظاہر ہوتا ہی بلغاء کفار عرب نے تمام عمر فکر کی ایک فقرہ بہی برابر اوسکے نہ بنا سکے جواب یہہ مقدور شیعہ کا ہی اور کسی کا نہین اسلیے کہ روایات الحاق جعل کی انکی کتب معتبرہ مین موجود ہین چنانچہ ناظرین تفسیر مسعود عیاشی و قمی پر غیر مخفی ہی بلکہ کلینی صریح دال ہی اسپر کہ اصل مین سترہ ہزار آیات تہی یہان تک کہ مجلسی نے بعض ان سور و آیات کو تذکرۃ الائمہ او بانشاء اوسکی مین بہزار کشش و کوشش رُوات معتبرین سے حاصل کر کے لکہا ہی چنانچہ عبارت معارضہ سورہ بروج کی یہہ ہی السماء ذات البروج والخیل ذات السروج والنساء ذات الفروج نحن علیہا نموج بین اللوی والفلوج الی آخرہ لعنۃ اللہ علی قائلہ اور عبارت سورۃ الولایت کہ منقول ہی مصحف عتیق سے کہ بخط ابن مسعود مکتوب ہے اور نظر دوم

اعتقادات شیعہ مین منجملہ تعلیم ششم دبستان کے مرقوم ہی اوسکو بہی ملاحظہ کرنا ضروری ہی اور
اہل سنت وجماعت بجواب اس ہذیانات کے یہہ آیہ کریمہ تلاوت کرتے ہین یقولون ہو من عند اللہ
وما ہو من عند اللہ ویقولون علی اللہ الکذب وہم یعلمون قولہ ابوجعفر قمی معروف بشیخ صدوق
نے اعتقادات مین لکہا ہی الی قولہ اور کتاب کافی مین بسند موثق مروی ہی الخ جواب
شعر مست ہی ہشیار گردد نیمشب + مست ساقی روز محشر بامداد + مدلول عبارات مذکور
معیار ردو قبول حدیث وضابطہ امتیاز اخبار طیب از خبیث ہی نہ مفید اثبات عدم تغیر
وتبدل نظم قرآنی وعدم تحریف کلام ربانی کیونکہ قمی وصاحب کافی تو یہہ کہتا ہی کہ جو حدیث
موافق کتاب اللہ نہو وہ باطل وزخرف ومدلس ہی یہہ کہان کہتا ہی کہ قرآن محرف ومبدل وغیر
ومنقوص ومستزاد ہی کہ دلیل مطلوب سامی ہو سکے ذرا حواس جمع کرکے دو کاندای
کیجیے ورالا بڑا ٹوٹا ہو گا سا کہہ جاتی رہیگی قولہ سید مرتضی علم الہدی فرماتے ہین الخ
جواب یہہ فرمانا مخالف تصریح جمہور امامیہ ہی اسلیے کہ کلینی نے کئی جگہہ احادیث ائمہ کو بابت
نقصان قرآن کے وارد کیا ہی اور الفاظ وعبارت منقوص کو بیان فرمایا کہ اکثر اوسمین سے
کتاب الحجہ مین درج ہی اور اسی کے قائل ہین امامیہ چنانچہ تفسیر اہل بیت وصوارم وذوالفقار
وتفسیر منہج السداد وغیرہ سے ظاہر ہی مجتہد حی کوفہ سندنے بجواب سمن لکہا ہی کہ بعض
قدماء ہمارے نے بالمرہ انکار نقصان قرآن کا بہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچہہ
اوسمین نہین ہوا مشکل ہی انتہی اور آپنے خود صفحہ آیندہ مین لکہا ہی کہ بعضے علمای امامیہ قائل
بنقصان یسیر ہین انتہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ ظاہر ہی کہ ترتیب عہد عثمان خلاف نزول وحی کی
صدہا آیات کو تہ وبالا کرکے مقدم موخر لکہا ہی کہ نقصان ونفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ
نہین انتہی سواسی کا نام تغیر وتبدل ہی نہ اور چیز کا والا تعریف نقصان وتبدیل وتغیر کی
ارشاد کیجیے کہ وہ کیا چیز ہی قولہ ابو علی طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین کہا ہی الخ
جواب اگر آپ صحت اسناد وملیت کے قائل ہونگے اور قائلین نقصان قرآن کو غیر معتبر

نقصان قرآن بطور تفسیر ٩

ٹہیراوینگے توسارا گھر بنا بنایا بگڑجاویگا اسلئے کہ سابق معلوم ہوچکا ہی کہ اولین وآخرین
شیعہ قائل نقصان وزیادت ہین جب وہ معتد بہ نہوئی توسارے روایات واجتہادات انکے
نامعتبر ہوے اس صورت مین اثبات کسی بات کا آپ سے بلکہ کل باب نشا ط طائفہ امامیہ سے
مشکل ہوگا اور بجز معصوم کے کوئی عہدہ جواب اعضالات اہل سنت سے نہ برآویگا **قولہ**
قاضی نوراللہ شوستری علیہ الرحمہ مصائب مین لکھتے ہین **جواب** مجلسی نے بحار الانوار
اورحق الیقین مین روایات بیشمار ائمہ ابرار سے نقل کیئے ہین کہ جب اصحاب پیغمبر نے
آیات وسور کو کہ حضرت امیر نے جمع کیئے تھے متضمن اپنے تفضیح کا دیکھا تو انکو واپس دیا
امیرالمؤمنین نے فرمایا کہ اب اسکو نہ دیکھوگے مگر جو کوئی میری اولاد سے معصوم ہوگا
پھر وہ کتاب حسن مجتبی کو ملی پھر شہید کربلا کو یہانتک کہ قائم آل عبا کے پاس پہنچی انتہی
پس اگر قول قاضی رطل بوق صاحب مصائب کو قبول کیا جاوے تو تخطیہ محققین امامیہ کا مثل جناب
حق الیقین وامثالہ کا لازم آتا ہی اور تعارض سخت عارض ہوتا ہی اوسکے حل کی کیا شکل ہوگی
قولہ پس ہمن گاہ کہ عقیدہ امامیہ کا یہہ ہی تو اعتراض معترض کا اوٹھہ گیا اور سخن مدعی کا باطل نکلا **جواب**
حقیقت عقیدۂ فاسدہ امامیہ کے باب مین اقوال علی بن ابراہیم وکلینی اعور ومؤمن جالسی و
ثمامینی وباقر داماد وشیعہ وملا محسن ومسعود وعیاشی ومجلسی وصاحب منہج السداد وحالک بن
حالک جالسی یعنی مجتہد حی کو نہند وغیرہم سے کالنور علی شاہق الطور واضح وآشکار ہوگئے اور
اعتراض معترض مدعی کا کہ عبارت صاحب تحقیق قدسیہ مولف تحفہ اثنا عشریہ سے ہی سمجھا ہے
خود برقرار وپایدار رہا اب پھر نئے سرسے فکر عمیق وغور دقیق جواب باصواب کی کیجیے لعل اللہ
یحدث بعد ذلک امرا **قولہ** ہان یہہ کہتے ہین کہ خلیفہ ثالث نے قرآن کو بطور خود ترتیب دیا
اورآیات وسور کو مقدم مؤخر کردیا **جواب** اس کہنے کی سند کیا ہی وہ بیان کیجیے
اورجواب لیجیے حالانکہ خود آپنے صفحہ مابعد مین حارث محاسبی سے نقل کیا ہی کہ عثمان
جامع قرآن نہین بلکہ حامل الناس علی القراۃ بوجہ واحد ہین معہذا اگر جامع بھی ہون تو ترتیب

اور سکے بطور خود دیکھیے کہ ہر سے آپ ثابت کرتے ہین اسلیے کہ جناب عثمان ذی النورین نے
قرآن کو بمشورہ پچاس ہزار صحابہ کے کہ بہتر اونمین جناب امیر المومنین تھے جمع کیا اور اونہین
کی صوابدید پر ترتیب واقع ہوئی اس صورت مین تنہا عثمان کیونکر مطعون ہونگے اور جو ہونگے
تو دوسرے صحابہ بہی خاصۃً دشمنان حضرت امیر اول از ہمہ مطعون ہونگے **قولہ** احراق مصاحف

احراق مصاحف

کتب اہل سنت مین مسطور ہی **جواب** حاشا کہ احراق بتار فوقانیہ کتب مذکورہ مین مسطور ہوا اور
بالفرض اگر مصحف مین آپ سے آگ لگ جاے اور وہ جل جاے تو ہمین بجاے سنیو کیا قصور ہی
طوسی نے گاؤزوری سے مصحف کو جلوا دیا وہ تو گنہگار ہوا بجاے اہل سنت بصورت احراق بہی
قصور وار ہین **قولہ** بخاری مین ہی ان عثمان ارسل الی کل افق بمصحف وامر بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق **جواب** مدلول اکثر روایات ثقات و معتبرین کا یہہ ہی کہ لفظ تحرق

حرق وخرق قرآن شریف

اسجگہہ بجاے تخرق بمعنی پہاڑنے کے ہی گو روایت دونو طرح پر ہو لیکن اثبت واضبط بجاے تخرقہ ہی
وتفصیلہ فی رسالۃ واقعۃ الفتوی وازالۃ الغین اور بعض روایات مین تردید ہی بین المحو والحرق
اور اہل حدیث یون تطبیق دیتے ہین کہ اول پہاڑ کر پارہ پارہ کیا پہر دہویا پہر بخیال بقاے
نقوش حروف جلایا چنانچہ حدیث ابوذر غفاری جسکو علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی نے اپنی
تفسیر مین لکہا ہی مؤید خرق بجاے تحرق ہی اسلیے کہ صدر حدیث مین لفظ مزقنا آیا ہی کہ مرادف
خرقنا ہی پوری حدیث ازالہ مین مرقوم ہی اسیطرح روایت کلینی مؤید خرق بجاے تحرق ہی اور یہہ
اس صورت مین ہی کہ جب پہاڑنا یا جلانا قرآن کا ثابت ہوا اور یہہ بات ہنوز محل تامل ہی اسلیے
کہ عثمان نے جسکے پہاڑنے یا جلانے کا حکم دیا تھا وہ ماسوی القرآن تھا نہ قرآن چنانچہ
لفظ ماسوی روایت بخاری مین موجود ہی فتدبر **قولہ** سیوطی نے نوع ہیجدہم اتقان مین
لکہا ہی الی قولہ ان یحرق **جواب** اگر مراد مصحف سے آیات منسوخ التلاوۃ والحکم ہین تو شیخ
جلی نے منتہی المطلب مین لکہا ہی کہ مس آیات منسوخ الحکم والتلاوۃ جنب ومحدث کو روا ہی
اسلیے کہ تحریم مس تابع اسم ہی اور جب نسخ حکم وتلاوۃ ہوگیا تو نام قرآن کا جاتا رہا

قرآن محرق منسوخ التلاوۃ والحکم کا

ونقطہ بہذا القرآن المنسوخ الحکم الباقیۃ تلاوتہ لایجوز مسہ اما المنسوخ حکمہ وتلاوتہ او المنسوخ تلاوتہ

فالوجہ انہ یجوز لہما مسہما لان التحریم تابع للاسم وقد خرجا بالنسخ عنہ فبقی علی الاصل انتہی اور اگر
مراد مصحف سے آیاتِ غیر منسوخ ہین تو لازم آتا ہی اوس سے ارتداد امامیہ کا چنانچہ حضرت جدیدیہ
مجتہد اور عبارت ازالۃ العین سے ظاہر ہی معہذا فقہار امامیہ بہی جلانا اور پہاڑنا کتب سماویہ
کا روا رکہتے ہین بلکہ تنصیص کی ہی خرق وحرق پر چنانچہ تذکرہ شیخ چلپی وکتب مصنفہ ابو جعفر
طوسی محرق القرآن اوسپر گواہ ہین پس اگر صحابہ کرام نے فتوی حرق وخرق ماسوی المصحف کا
دیا اور منسوخات کو حکم کتب سماویہ منسوخہ مین رکہا تو کیا زہر گہول دیا **قول** بعضے امامیہ کہتے ہین
کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کر دیا اور اپنی ترتیب مین دخل نکیا **جواب** قطع نظر اسکے
کہ یہہ کہنا مخالفِ تصریح روایت طبرسی وقاضی جونپور وغیرہ ہی بصورت ثبوت اس بات کے امامیہ
اپنے مذہب کو کہ تخفیر عثمان ہی کہان پہینکینگے اسلیئے کہ اس صورت مین شریک غالب کارخانہ
الٰہی ہونا عثمان کا بلکہ شیخین کا کہ جامعِ اول وہ ہین لازم آتا ہی حالانکہ قرآن ناطق بحفظِ قرآن ہی
قول یہہ قول معتبر ہی کہ جب عثمان نے مصحف ابن مسعود کو جلایا ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر میرا بس چلتا
تو مین بہی انکے مصحف کے ساتہہ وہی کرتا جو انہون نے میرے مصحف کے ساتہہ کیا
جواب اصل بات اتنی ہی کہ جب قرآن کی قرات مین اختلاف کثیر ہوا اور اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ
پڑہنے لگے اور اختلاف قرات کو بہانا پکڑا اور بعض مصاحف مین مثل مصحف ابی بن کعب
وابن مسعود قرات شاذہ تہی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تفسیر جنکو زبان نبوی
سے وقت تلاوت کے سنا تہا اونمین داخل تہے اسلیئے عثمانؓ نے بمشورہ حذیفۃ الیمان
اور بہت صحابہ کے کہ افضل اونمین اور شریک غالب حضرت امیر تہے چاہا کہ قرآن ایک مصحف مین
جمع ہو جاوے تا اختلاف عرب وعجم بالکل مٹ جاوے اوسوقت ابی بن کعب نے اپنا قرآن خوشی
سے دیدیا اور ابن مسعود نے ندیا عثمانؓ نے اون سے لیکر ماسوی القرآن کو
کہ منسوخ التلاوۃ والحکم وقرآت شاذہ وغیرہ الفاظ تفسیر پر شامل تہا جلوا دیا اون کو

فائدہ اعتقاد امامیہ [illegible] عثمان قرآن

فائدہ جلانا عثمان کا مصحف ابن مسعود کو

ضائع ہونے الفاظ تفسیر وغیرہ پر جو اوسمین شامل تھین افسوس ہوا سو یہہ جلوانا معاذ اللہ
اہانۃ نہ تھا بلکہ صیانۃ تھا چنانچہ تیسیر الوصول مین ہی الاحراق انما کان للصیانۃ لا للاہانۃ فلا بأس
انتہی اسی جگہہ سے ابتک تعاوید کو کہ غالبًا اسمائی الٰہی و حروف قرآنی پر مشتمل ہوتے ہین علمائے
وغیرہ مین واسطے شفائی مریض وغیرہ حاجات کے دہوتے جلاتے ہین کوئی اوسکو محمول
بے ادبی پر نہین کرتا پس بتقدیر اس روایت کے اگر عثمان رض نے اوراق غلط و مشکوک
غیر مرتب کو بنظر رفع فساد تلف کیا تو دہونا پہاڑنا جلانا صورت محو مین برابر ہی اگر یہہ بات
ہوتے تو آج یہود و نصاری کا سا اختلاف اس امت مین بہی ہوتا دشمنون کے دلپر ہی داغ تہا
کہ مانند تورات و انجیل کے نسخے مصحف کے مختلف کیون ہاتھہ نہ آئی کہ کچہہ دانو چلتا **شعر** ہمیرتا
ہر بہی ای حسود کین رنج است * کز مشقت او جز بمرگ نتوان رست * اس عالم اختلاف پر
تو یہہ حال ہی کہ امامیہ ہزار ہا تحریف لفظی و معنوی کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ قرآن کو
مثل اہل بیت رضوان کے مہمل و بے معنی ٹہیرا دین اور صلاحیت استعمال و استدلال سے گرا دین
خدا جانے اگر مصحف مختلف حاوی الفاظ تفسیر منسوخ التلاوۃ و المحکم بات لگتا تو کیا قیامت
برپا کرتے **قولہ** روایت کیا ہی کہ عمر رض نے ایک مصحف لکہہ کر حفصہ کو دیا تھا ابن عمر نے وہ ٩ جواب مطعن نہم
قرآن عثمان کو دکہایا عثمان نے اس اندیشہ سے کہ اختلاف راہ نپاوے اوسکو جلا دیا **جواب**
یہہ جلایا گیا ما سوی القرآن تہا کما مر مرارا نہ قرآن اور سبب احراق کا رفع اختلاف تہا کما مضی
اس صورت مین وجہ طعن غیر ظاہر ہی معہذا یہہ روایت بالفاظ کذائی جس کتاب مین ہو اوسکا نشان
دو اور جلانا عثمان کا مصحف کو ثابت کرو مرقات مین اسقدر لکہا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا
اوسنے بعد انتقال حفصہ کے مصحف مذکور کو بخوف تطرق اختلاف جلوایا اسلئے کہ وہ بے ترتیب
محض تہا اوسکا جلانا ہی مصلحت تہا تو یہہ طعن مروان پر چاہیے نہ عثمان پر لیکن ساون کے اندہے
کو ہرا ہی سوجہتا ہی اگر طوسی بہی قرآن جلوائی تو بہی طعن اوسکی عثمان پر آئے **شعر**
تو اہم آنکہ نیازارم اندرون کسے * حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست **قولہ** پس اس سے

فائدہ کتمان آیات قرآن

معلوم ہوتا ہی کہ اور مصحف مین آیات زیادہ ہونگے جنکا کتمان عثمانؓ نے ضرور جانکر شامل نکیا
ورنہ جلانے کے کیا معنی اگر فرق تھا تو ترتیب مین تھا **جواب** وہ آیات زیادہ جو آپکو
معلوم ہوتے ہین نزدیک حضرت امیر کے باقی رہے یا نہین علی الثانی سلسلہ اخذ دین و ایمان کا
باعتراف شیعہ برہم ہوا جاتا ہی اسلیئے کہ جلانے مصحف مجید سے کہ اکبر ثقلین ہی راہ تحقیق و
عرض حدیث بر قرآن اور اخذ موافق و ترک مخالف کے چنانچہ جلد اول بحار مین بہت احادیث
اس بابت مروی ہین اور ورود ایک حدیث آپنے بہی کتاب کافی و رسالہ اعتقادات سے ماسبق مین
نقل کیئے ہین مسدود ہوئے اور تقدیر اول پر کفر مجتہدین شیعہ کا قطعًا و یقینًا لازم آتا ہی اسلیئے
کہ مصحف مجید کو کہ واسطے ہدایت خلق کے نازل من اللہ ہوا تھا چہپانا اور اوسکے کتمان مین
کوشش کرنا کہ موجب سلب ایمان ہی اور اس کتمان کو طرف حضرت امیر وغیرہ ائمہ معصومین کے
منسوب کرنا عین کفر و ارتداد بواح ہی علاوہ اسکے مستلزم ہی اسبات کو کہ یہہ قرآن کہ بقا اوسکا
تا قیامت واسطے رہنمائی امت کے یقینی ہی اور اہل اسلام مامور ہین کہ ساتھہ اوسکے تمسک
کرین کما ہو منصوص فی حدیث الثقلین حکم توراۃ و انجیل مین ہو وہو خلاف الاجماع و یکذبہ

فائدہ اضعاف آیات و اضافہ

الصدوق و علم الہدی من اکابر الامامیہ الغرض مدعا ہر تقدیر پر حاصل ہی کہ اپنا الو کہین نہین
گیا معہذا اگر وہ آیات زائد فضائل و احکام اہل بیت مین تہے تو ایسے آیات اب بہی قرآن مین
موجود ہین انکو کیون باقی رکہا اونکے اخراج و احراق کا کون مانع تھا کس نے ہات پکڑا تھا
اونکو بہی جلایا اور قرآن سے نکالا ہوتا اور اگر وہ آیات احکام و اوامر باب خلافت و امامت
تہے کہ جنکو عداوت سے معدوم کیا تو وہ اب بہی داخل قرآن ہین اونہین بہی سیر عالم عدم
کو بہیجا ہوتا ہان البتہ مذمت خلفاء و مہاجرین و انصار و اصحاب بدر و بیعت الرضوان
اور مصائب و مذلت و خواری اہل بیت غفران و مرثیہ ہائی سکندر و مسکین و دبیر جادو
بیان وغیرہ مضامین حق الیقین کالعیان داخل قرآن و شامل فرقان نہین ہی وجہ طعن
و طوفان ہی و لیس مع ذلک یہہ تو ارشاد ہو کہ وقت حرق و خرق مصاحف کے جناب

امیر کسطرف تھے اگر ہمراہ اصحاب تھے تو عین مدعائی اہل سنت ہی بلکہ حسب روایات اہل حق
شریک غالب اس مشورہ کے جناب امیر ہی تھے ولہذا صاحب مرافض الروافض نے
لکہا ہی کہ قال علی علیہ السلام لو ولیت لعملت بالمصاحف ما عمل بہا عثمان اور اگر ہمراہ
اصحاب تھے لیکن خرق حرق سے راضی نہ تھے اور بسبب عجز و بیچارگی کے چپ تھے
تو شاید ذوالفقار کو اوسوقت جبرئیل علیہ السلام آسمان پر لیگئے تھے یا ذوالفقار حسب
قرارداد شیعہ کے اصل مین ایک شاخ خرما یا قاش خربزہ یا سیب تھی کہ اپنی اصل
جاملی آخر یہ ظلم کمتر اوس ظلم سے نہین جو رعایای فدک پر کیا تھا اور حضرت عباس کے
بابت میزاب کے نافذ ہوا تھا اور اوسکا تدارک جناب امیر کی طرف سے جیسا چاہیے
ویسا عمل مین آیا تھا سبحان اللہ وہان تو بمجرد تظلم سکنۂ فدک کے ذوالفقار اوٹھا کر
داد شجاعت ہاشمی دیوین اور انتقام و آہی لیوین اور یہان وقت حرق و خرق قرآن کے
کہ اکبر ثقلین و معجزۂ باقی مستدام و مرجع تمامی ادلۂ شرعیہ تا قیامت ہی سانس بہی نلین
اور چین بجبین بہی نہون باوجودیکہ نص صریح علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض موجود ہی ع ایہا زنو آیہ و چنین باتو کنی ؛ قولہ سنی معتقد ہین کہ
ترتیب عثمانی کمثل الترتیب فی لوح الرحمن ہی اور یہ بات عقل و نقل سے ثابت نہین
ہوتی صرف دعوی زبانی ہی جواب بتصریحات علمائی کبار شیعہ سے کہ اکثر اون
مین ملقب بصدوق و علم الہدی و ثقۃ الاسلام ہین اور قول اونکا حجت ہی طائفہ
امامیہ پر ثابت ہی کہ یہی ترتیب عثمانی عہد نبوی مین تہی چنانچہ عبارت ثقۃ الاسلام
ابو علی طبرسی مجمع البیان مین یون ہی کہ ذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد
ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی ان القرآن کان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الآن و استدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس و یحفظ جمیعہ
فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی

ف — قاش سیب یا خربزہ ہونا ذوالفقار کا
ف — شجاعت بے تصرف در معرکۂ فدک
ف — صحت ترتیب قرآن عثمانی بطور شیعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما
ختموا القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان مخالف من الامامیۃ والحشویۃ لایعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف
الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لایرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی
صحتہ انتہی اور ملا صادق شارح کافی کلینی نے لکہا ہی ویظہر القرآن بہذا الترتیب عند ظہور الامام
الثانی عشر علیہ السلام ویشہر بہ واما قبل الظہور فالواجب ان یسلم بالترتیب الذی رتبہا عثمان
بن عفان کما ورد فی صریح عبارات الائمۃ انتہی اور قاضی شوستری نے مصائب مین لکہا
ہی ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ وانما
قال بہ شرذمۃ قلیلۃ منہم لا اعتداد بہم فیما بینہم انتہی اور نیز کافی کلینی مین واسطے ترک کرنے حدیث
مخالف اس نظم کے آنحضرت اور حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے حکم ہی اور نیز صاحب تہذیب
ترک اکثر اخبار کا بجہت مخالفت کے ساتہہ ظاہر اسی نظم قرآنی کی کرتا ہی چنانچہ بعض یہہ روایات
آپنے ہی صفحہ یازدہم مین کتب اہل سنت سے سرقہ کر کے لکہے ہین اور خود کتب امامیہ مین
بسبب کمال تبحر کے نہین دیکہے ازانجملہ عبارت مرتضی یہہ ہی کہ ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان
والحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت
والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجز النبوۃ ومأخذ العلوم
الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایتہ حتی عرفوا کل شیء فیہ من اعرابہ وقرأتہ
وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید انتہی پس
جس صورت مین کہ امثال علم الہدی وطبرسی وقاضی شوستری وملا صادق وقمی وصدوق وغیرہ
قائل ہین ساتہہ صحت ترتیب عثمانی کے تو اب ثبوت ترتیب مذکور مین از روی نقل کتب امامیہ کے
کیا جای انکار ہی اور کیونکر کہا جاوے کہ صادق وصدوق وثقہ وغیرہ کاذب ومکذوب ومردود
ہین اور یہہ دعوی انکار زبانی ہی خاصۃ جسوقت کہ خود آپنے انکے اقوال سے بمقابلہ اہل سنت

عدم تحریف قرآن از عثمان بطور الزام بر مذہب شیعہ عقلاً و نقلاً

واسطے ثبوت قرآنیت مصحف کے استدلال کیا ہو علی الخصوص اسی رسالہ مین اب وہ بات آپکی جو صفحہ
سیزدہم مین لکھی تھی صادق آئی کہ سبحان اللہ ایک جگہہ مفید مطلب اپنا جانکر ساتھہ کلمۂ حق کے
تمسک کرنا اور دوسری جگہہ بپاس کیش آبائی و تعصب محض واسطے سبقت میدان مناظرہ کے
کنارہ کرنا کسقدر زیبا و دال ایمان پر ہی انتہی اور تقریر اس مدعا کی بطور اہل سنت یہہ ہی کہ
تبلیغ قرآن کی ذمہ پیغمبر پر واجب ہی کما قال اللہ تعالی بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ اور ظاہر ہی کہ آنحضرتؐ نے تبلیغ اوسکی موافق نزول کے اسلئے کہ جو کوئی عہد آنحضرت
مین مشرف باسلام ہوتا اول اوسکو یہی قرآن سکہایا جاتا یہان تک کہ آنحضرت کے سامنے ہزارون
آدمی نے سیکہہ لیا اور بعض غزوات مین ستر ستر قرا شہید ہوئے بعد اوسکے آج تک مسلمان
ہر قریہ و شہر کے تلاوت قرآن کو اعظم عبادت جانتے ہین اور رات دن نماز و خارج نماز میں پڑہتے
پڑہاتے ہین بلکہ ہر طفل ابجد خوان کو اول سن تمیز مین سب سے پہلے کتاب اللہ کو یاد کراتے
ہین کچہہ قرآن شریف صحیفۂ علی یا مصحف فاطمہ یا جفر جامعہ تو نہین کہ خلاف لطف و اصلح سردابہ سر من
رائی مین مستور ہوا اور نہ کتاب کلینی و تہذیب ہی کہ صندوق تقیہ مین مقفل ہو گاہ بیگاہ تنہائی خلوت
مین کانپتے ڈرتے ہوئے اغیار سے دم بہر کو نکالین اور ایکدو صفحہ اوسکے مطالعہ فرمادین
کہ کوئی تورانی نہ آجاوے اور ایک دو اعتراض لاحل کہ بجز سکوت کوئی اوسکا مشکل کشا نہو جڑ دیوے
پھر اوس سے چھپا چہوڑنا مشکل پڑے آخر یہہ قرآن وہی ہی کہ ہر سال رمضان مین حضرت
جبرئیل علیہ السلام تشریف لاکر مدارست و تلاوت اوسکی ہمراہ ختم المرسلین کے کرتے تھے حتی
کہ عام رحلت مین اس آیت کو کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ہی الخ دو بار لائے
اور یہی ترتیب بتعلیم نبوی و تبلیغ مصطفوی صحابۂ کثیر کو محفوظ تہی اوسکے موافق جناب عثمان نے
قرآن کو مصحف مین مرتب و مجموع کیا اب یہہ وہی قرآن بعینہ ہی بے نقص و تغیر من حیث النظم و
الترتیب علاوہ اسکے لوگون کو ایسا کیا ڈر یا پاس خاطر عثمان تھا کہ وہ تبلیغ نبوی و تنزیل
الٰہی کو چھوڑکر ترتیب مستحدث عثمان کو بنقل متواترات کو پہنچاتے اور عثمان کو ایسا کیا

کیا اقتدار زمین و آسمان پر حاصل تہا کہ وہ ترتیب منزل من اللہ کو باوجود صیانت و حفظ الٰہی کے
کہ منطوق کلام رب العلمین ہی بگاڑ ڈالتے اور نظم جدید کو علی الرغم الٰہی اشاعت کرتے یہہ بات
کسی احمق کے ذہن میں بہی معقول نہیں فضلاً عن العاقل ولیکن بات یہہ ہی وتری الناس سکاری
وماہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید علاوہ اسکے اگر ترتیب عثمانی مخالف نظم منزل ربانی ہوتی
تو امام حسن عسکری اوسکی تفسیر نہ لکہتے حالانکہ وہ تفسیر حرف بحرف اسی قرآن عثمانی کی تفسیر ہی
نہ مصحف مرتضوی کے علی ہذا القیاس شواہد اس عوی کے بہت ہیں تالیف صاحب منتہی و شوکت
عمریہ میں دیکہو قولہ احمد بن حنبل سے پوچہا کہ خلفاء ثلثہ سے اسقدر کرامات و خرق عادات
مشتہر نہوئے جتنے اولیاء امت و صلحاء اسلام سے ہوئے کہا انکا ایمان قوی تہا حاجت
کرامات وغیرہ کی نہ رکہتے تہے ایسی روایتوں سے مترشح ہوتا ہی کہ انبیاء و اوصیاء جو اکثر معجزات
و کرامات دکہلاتے تہی نعوذ باللہ اونکا ایمان قوی نہ تہا جواب اصل روایت کہ مولف نقل
شواہد وغیرہ کی ہی اوسمیں بالخصوص ذکر خلفاء ثلثہ کا نہیں مگر آپکو باعث اس خیانت نقل پر محض طعن
کرنا امام احمد پر یا جمیع اہلسنت پر ہی وکفی بہ شناعۃً معہذا جواب اسکا عبارت یواقیت سے جو اوپر
ظاہر ہی وہ یہہ ہی کہ وقد سئل الامام احمد رضی اللہ عنہ لم لم تشتہر عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم کثرۃ کرامات
کما اشتہرت عن اولیاء الامۃ وصلحائہم فاجاب لان ایمانہم کان فی غایۃ القوۃ بخلاف ایمان من
بعدہم فکلما ضعف ایمان قوم کثرت کرامات اولیاء عصرہم تقویۃً لیقین الضعفاء منہم انتہی یعنی
صدور کرامات مبنی ہی ضعف ایمان اقوام مابعد پر اور صحابہ کے عہد میں ایمان اکثر اقوام کا
قوی تہا ضرورت صدور خرق عادات کی چندان نہتی تو اس صورت میں مقصود مجیب کا
بیان لمیت صدور کرامات کا ہی نہ اثبات ضعف ایمان انبیاء و اوصیاء کا حالانکہ امور عامہ سے
انبیاء و اوصیاء ہمیشہ مستثنی ہوا کرتے ہیں اسبات سے اطفال مسجد خوان بہی واقف ہیں
گو آپ بسبب کثرت داد و ستد دوکانداری کے آگاہ نہوں و از آنجا کہ مقصود سامی ذکر خلفاء
ثلثہ سے تعریض ہی طرف اسبات کے کہ شیخین و عثمان سے مثلاً کرامات نہوئی اور جناب امیر

ف صاحب منتہی الکلام کی دروغ بیانی

صدور کرامات از صحابہ

وائمہ ہدی سے ہوئی تو وہ خلفا ثلثہ سے افضل ٹہرے سو یہ بات غلط صریح ہی اسلئے
کہ کتب سیر و تواریخ مثل طبقات شعراوی و شواہد النبوۃ وغیرہ شاہد ہین صدور کثرت کرامات
صحابہ سے عموماً اور خلفا راشدین سے خصوصاً اور خود آپنے اسی جگہہ نقل کیا ہی امیر
المومنین سے کہ صنعت الکرامۃ فی التقوی اور ثبوت تقوی صحابہ کا قول قاضی صاحب احقاق اور
ملا عبد اللہ مشہدی سے ظاہر ہی لیکن جو وارد کرنے اس روایت کی اہتمام بروئے
نہوئی اسلئے کہ ماقبل و مابعد اس حکایت سے کے بحث حرق و خرق قرآن و صحت و عدم صحت نظم
فرقان اور تخریب ترتیب و اختلاف قراآت سبعہ ہی لاغیر ہیں ورود اس جملہ اجنبی کا معلوم
نہین کون سے وادی یا دوکان سے ہی علی الخصوص تعلیل اس روایت کے ساتھ اس
جملہ کے کہ اس صورت مین ترتیب حیدری مثل ترتیب لوح محفوظ ہو سکتی ہی جسکو لوامع

رجوع صحابہ بجناب امیر در مسائل مشکلہ

بالعکس خیال کیا ہی قولہ آنحضرت نے فرمایا علی مع القرآن والقرآن مع علی الی قولہ کتب معتبر
سنت جماعت مین مذکور ہی کہ اکثر مسائل مشکلہ مین ثلاثہ و تمام صحابہ رجوع بجناب امیر کرتے تھے
اور تشفی پاتے تھے الی قولہ باوجود ایسی روایات کے اور بیان رجحان امیر المومنین کے
پھر کچھ نہین سمجھتے انتہی مختصراً جواب بعد تسلیم مجموع ان روایات رطب و یابس و موضوع
مجروح کے التماس کیا جاتا ہی کہ یہی دلیل ہی سنیون کی حقیت طریقۂ اصحاب پر اور اتحاد
ملت مرتضوی پر ساتھ ملت صحابہ کے چنانچہ شواہد اس کے ماقبل مین بمقام نفی قدامت
مذہب تشیع مذکور ہو چکے اور موئد اسکے ہی قول شارح کافی کلینی کا کتاب الحجۃ مین کہ خلافت

ثعلبی ہونا مفسر

ظاہری خلفا ثلثہ کو ہی اور خلافت معنوی حضرت امیر کو قولہ اکابر سنیون نے ثعلبی کو
امام مفسرین کہا ہی اور بعضے تعصب کی راہ سے وقت مناظرہ کے مثل عبد العزیز وغیرہ
نام ثعلبی کا حاطب اللیل رکھتے ہین الخ **جواب** اکثر روایات ثعلبی کے کلبی سے
ہین اور وہ راوی ہی ابی صالح سے اور ابن خلکان نے حق مین کلبی کے کہا ہی
کان من اصحاب عبد اللہ بن سبا الذی کان یقول ان علی بن ابی طالب لم یمت وانہ

یرجع الی الدنیا اور بعضے روایات ثعلبی منتہی ہوتے ہین طرف محمد بن مروان سدی صغیر کے
کہ بے شبہہ شیعی غالی سر سلسلہ کذب و وضع ہی اہل سنت انکی روایات کو مفت قبول نہین کرتے
اسلیئے شیخ دہلوی نے بتاہی قدحا اوسکو حاطب لیل لکہا ہی اب آپ فرماوین وہ کون اکابر
ہین جنہون نے ثعلبی کو امام المفسرین کہا ہی اور سابق گذر چکا کہ صاحب بحار و سبحان علیخان
وغیرہ قائل ہین ساتھہ تشیع ثالبی کے فکن ذکورا **قولہ** عبد العزیز شیخ النواصب جواب
جسنے حال امامیہ کا محبت و مبغضت اہل بیت مین کہا ہی اور جو کچہہ اساطین اس مذہب سے
دربارہ اہل بیت صادر ہوا ہی اوسکو ذہن نشین کیا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ نسبت بغض کی
کسکے ساتھہ چسپان ہی البتہ شتی خلفاء راشدین کو متصف بصفات حمیدہ قدسیہ
حسب دلالت کتاب اللہ و احادیث کثیرہ ائمہ ہدی کہ بعض انہین سے منتہی الکلام
وغیرہ مین منقول ہین جانتے ہین سو یہہ دوست رکہنا اسلیئے نہوا کہ وہ دشمن
فاطمہ و علی و حسنین تھے نہایت یہہ ہی کہ ہم و نکو نیکون مین گنتے ہین اور یہہ اوس
سے بہتر ہی کہ نیکو نکو بدون مین گنین فاضل کاشی نے لکہا ہی جو محبت کہ بعد ہوا و
اجر ہی اگرچہ محبوب اہل دوزخ سے ہو اسیطرح کتاب الایمان کافی مین ہی اپنا یہہ عقیدہ
ہی اشعار نہ در خلافت صدیق و مہ نہم بخلاف بہ زور عدالت فاروق تجاہل النطق
نہ در سخاوت عثمان چو شیعہ بدگو چہ نہ در شجاعت حیدر چو خارجی احمق چو سخن خواہ
خواہم شگافتہ چو انار چو دل نواصب ملعون کفیدہ چون جوزق **قولہ** عبد العزیز نے
تحفہ مین لکہا ہی کہ بالقطع معلوم ہی کہ مرتضی علی کو زیادتی علم قرائت مین ابوبکر و عمر پر
نہی بلکہ یہہ تینون ایک مرتبہ مین تھے اور عثمان کو تو زیادت بین تہی اس امر مین انتہی
سو یہہ بات باطل ہی اسلیئے کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن کو ابی بن کعب و زید بن ثابت
و معاذ بن جبل و ابو زید سے سیکہو اور جامع الاصول و اتقان وغیرہ کتب
احادیث موجود ہین اونمین ذکر عثمان کا نہین اگر اوسکو قرآن مین دخل ہوتا تو اوسکا ذکر بہی ہوتا

فا [illegible]

جواب حدیثِ مذکور مین اگر ذکرِ عثمانؓ کا نہین تو ذکر علی مرتضیٰ کا بہی نہین اگر علیؓ قاری ہوتے تو اونکا بہی ذکر ہوتا معہذا یہہ حدیث کچہ بطور حصر نہین فرمائی کہ مانحن فیہ مین حجت ہوا ور نفی کرنا ذکر قراءت عثمان کا کتبِ احادیث سے دلیل ہی کمال استقرا سامی کی خاصتہً ذکرِ حدیث مذکور مین بلا حوالہ کتاب کے حالانکہ یہہ حدیث بخاری کی ہی اور ہسی حدیث کی ذیل مین قسطلانی شارح بخاری کے ارشاد الساری مین اثبات قراءت بلکہ اقرویت خلفاء راشدین کا بکمال وضوح ادلہ قویہ اخبار سے کیا ہی فلیرجع الیہ علاوہ اسکے قاری بلکہ اقرء ہونا عثمان کا خود جمع قرآن سے ثابت ہی اسلئے کہ جمع کرنا قرآن کا موافق لوحِ رحمان کے بے علمِ قرآن نہین ہوسکتا اور علوم قرآن مین پہلے بسم اللہ علمِ قراءت ہی جسکو قرآن پڑہنا آویگا وہ قرآن جمع کرنا کیا جانے گا خاصتہً تہذیب ترتیب کہ محتاج بعلم روابط و وقوف واعراب وحرکات وسکنات ہی اب قرآن سے بڑہ کر اور کیا دلیل قراءت عثمان ہوگی ولیکن ع گل ست سعدی و در چشمِ دشمنان خارست پس معہذا روایتِ حارثِ محاسبی جسکو آپنے اسجگہہ بعد از طعن کے لکہا ہی دلیل بین ہی قاری ہونے عثمانؓ کی انما حمل عثمان الناس علی القراءۃ بوجہ واحد علی اختیار وقع بینہ وبین من شہد من المہاجرین والانصار انتہی اسلئے کہ آمادہ کرنا لوگونکا محضر مہاجرین و انصارین کہ پچاس ہزار آدمی تہے اور بہتر اونمین جناب امیر علیہ السلام تہے قراءت واحدہ پر بدون علم بوجوہ قراءت نہین ہوسکتا والا سکوت صحابہ کا اختیارِ قراءتِ واحدہ پر خاصتہً صاحب ذوالفقار کا بغایت ناممکن ہی اور اتقان کو کتب حدیث مین شمار کرنا آپ ہی سے ذی اتقان صاحب ہمگان کا کام ہی **قولہ** ذہبی نے طبقات مین عثمانؓ و علیؓ و ابیؓ و زید و ابن مسعود و ابو درداء و ابو موسیٰ ہفت اشخاص کو قاریون مین گنا ہی اوس سے بہی فوقیت عثمان کی حاصل نہین **جواب** آپ کو کثرت داد وستد سے سودا ہو گیا ہی ذہبی کا کلام اسمقام مین محلِ اثباتِ فوقیت مین مسوق نہین کہ اوس سے مزیتِ احدٍ علی احدٍ مفہوم ہو بلکہ بطور تعداد قراء ہی اوس سے نہ مساوات نکلی اور نہ زیادتی یہہ نکلا کہ یہہ سب قاری تہے اور یہان ہمہ یہان بہی حصرِ قراء مقصود نہین اسلئے کہ قاری صحابہ مین

اس کثرت سے تھے کہ بعض غزوات مین ستر ستر قاری شہید ہو گئے ولو تنزلنا عن ذلک
اگر فوقیت عثمانؓ نکلی تو فوقیت علی کہان نکلی بات کر نا بات سمجھنا آپکا کام ہی وبس **شعر** ای ہانت
زلب لب دہان شیرین تر ۔ خندہ شیرین و سخن گفتن ازان شیرین تر ۔ **قولہ** بالجملہ ابن بابویہ نے
رسالہ اعتقادات مین لکھا ہی الخ **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذرا اور بصورت تصدیق اس روایت
کے تکذیب جمہور امامیہ کی لازم آتی ہی کما یلوح مما سبق **قولہ** باقر مجلسی نے عین الحیات مین
ثواب تلاوت الخ **جواب** یہہ مخالف اوسکے ہی جسکو آپنے صفحہ شانزدہم مین لکھا ہی اور محبت ہی
اہل سنت کی شیعہ پر بابت صحت قرآنیت مصحف مجید و عدم نقصان و زیادت فرقان حمید چنانچہ
اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی محرق القرآن نے الزام نقصان قرآن کو تجرید العقائد مین
مطاعن عثمان مین ذکر نہین کیا دیکھا کہ جو قرآن آج تک نوشتہ ائمہ طاہرین جا بجا موجود ہین
وہ یہی قرآن عثمانی ہین لا غیر اگر یہہ قرآن منقوص ہوتا تو ضرور مہجور رہتا حالانکہ سب ائمہ ہدی
اسی قرآن کو پڑہتے رہے بلکہ جواری و خدم و اطفال اپنے کو سکہاتے رہے اور ساتھہ عوام
وخاص مجمل و مبین وغیرہ وجوہ نظم سے قرآن کے ہمیشہ تمسک و استدلال کرتے رہے اور مقام

ف تمسک ائمہ ہدی بقرآن عثمانی

استشہاد مین لایا کئے اور تفاسیر آیات بیان کیا کئے فللہ الحمد علی اتمام الحجۃ و اذعان المحجۃ
شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است ۔ **قولہ** مصحف حضرت امیر کا
موافق نزول وحی تہا اول اوسکے سورۂ اقرء بعدہ سورۂ مدثر بعدہ سورۂ مزمل بعدہ سورۂ تبت
وعلی ہذا القیاس کہ بعضے محققین نے لکھا ہی الی قولہ سرخی عثمانی سور قرآن سے صاف

ف ہونا مصحف مرتضوی کا موافق نزول وحی

عیان ہی کہ سورہ مکیہ متعقب سورہ مدنیہ مرقوم ہیں **جواب** کتب صحیحہ شیعہ مین بہی روایات بیشمار
مشعر نزول آیۃ ثابتۃ التقدم بعد آیۃ ثابت التاخر اور نزول آیۂ مکیہ بعد ایسے واقعہ کے جو
مدینہ مین بکثرت موجود ہین چنانچہ شواہد اس دعوی کے کتاب کافی کلینی سے شوکت عمریہ
مین منقول ہین بسبب طول عبارت کے اسجگہہ اونکو نہین لکھا بس جو جواب ونکا فضلا طائفہ
اپنی طرف سے دیوین اوسیکو یا اوسکے مثل کو عثمانؓ کی طرف سے بہی قبول فرماوین

ف تقدم سور مدینہ بر مکیہ

اور جواب تحقیقی یہہ ہی کہ سارے صحابہ نے کہ پچاس ساٹھہ ہزار آدمی تھے قاطبۃً اسی ترتیب
پر اجماع کیا اور نسخے اس مصحف کے آفاق مین بہیجے اور سب مجتہدین نے اوسکو تلقی
بالقبول کیا اور جن لوگون نے کہ مخالف اس ترتیب کے لکہا تہا جیسے ابن مسعود و ابی ابن کعب
وہ بہی مخالفت سے دست بردار ہوے مذہب اکثر علما، مالکیہ حنفیہ شافعیہ وغیرہم کا یہی
ہی کہ یہہ ترتیب باجتہادِ صحابہ واقع ہی اور آنحضرتؐ نے اس بابت کچہہ نہین فرمایا بلکہ تفویض امت
کر کے تشریف لیگئے اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر یہہ ترتیب توقیفی ہوتی اور آنحضرت نے اوسے
ارشاد کیا ہوتا تو مخالفت اس ترتیب کی حرام محض و بدعت شنیعہ ہوتی حالانکہ ابن مسعود و ابی بن کعب
نے کہ کبرای صحابہ سے تھے اور بقول آپکے علی مرتضیٰ نے خلاف اس ترتیب کے اختیار کیا
اور تا دم مرگ مراعات اوسی ترتیب کی کرتے رہے اور بقیہ صحابہ نے مقام احتجاج مین ان پر
سوائے اجماع جمہور کے اور کوئی دلیل وارد نہین کی اور یہہ نہین کہا کہ آنحضرت خلاف تمہاری ترتیب
کے فرما گیے ہین اس سے ثابت ہوا کہ یہہ ترتیب توقیفی نہ تھی والا مخالفت انکی اور سکوت اونکا محل احتجاج
مین ذکر توفیق سے بے وجہ ہوتا معہذا ایک گروہ علما کا اسطرف بہی گیا ہی کہ ترتیب سُوَر مذکور
کی توقیفی ہی باشارہ وارشادِ نبوی عمل مین آئی ہی اور دلیل انکی یہہ ہی کہ صحابہ محقرات امور مین
ارشادِ آنحضرت سے تجاوز نکرتے تھے اور کوئی چیز ہرگز اپنی طرف سے نہین نکالتے تھے ایسے
مقدمۂ عمدہ مین مدون ارشادِ نبوی کسطرح اپنی عقل سے دخل کرتے اور اجماع انکا بدون امر
مصطفوی کیونکر متحقق ہوتا چنانچہ اسی جگہہ سے صدوق امامیہ و علم الہدیٰ و امین الدین و امثال انکے
انکے نے تصریح کی ہی ساتھہ صحت ترتیب قرآنی کے کما فی مجمع البیان وغیرہ **قولہ** ظاہر ہی کہ ترتیب
عہدِ عثمان مخالف نزولِ وحی ہی صدہا آیات کو تہ و بالا کر کے مقدم موخر لکہا ہی کہ نقصان جو
نفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ نہین **جواب** ترتیب آیتون ہر سورت کی بالاجماع توقیفی
ہی آہین کسیکو سوائے آپ کے اختلاف نہین بے شبہہ آنحضرت نے بموجب فرمانے جبرئیل
علیہ السلام کے عمل کیا اور اس ترتیب مین تقدم مکی کا مدنی پر بہت ہی سو یہہ تقدیم و تاخیر

ف ہونا ترتیب سُوَر قرآن کا باجماع صحابہ

ف توقیفی ہونا ترتیب سور قرآن کا

ف توقیفی ہونا ترتیب آیات سورة کا

احداثِ عثمانی نہین بلکہ اختیارِ نبوی ہی اس سے معلوم ہوا کہ ترتیب نزول نظر شارع مین ساقط
از اعتبار تہی اور جو چیز کہ نظرِ شارع مین کسی جگہہ ساقط ہوگئی ہوا وسکو بار دیگر اوسیطرح حکے مقام
مین اعتبار کرنا منافیِ غرضِ شرع و تدین ہی لا یقدم علیہ الا الجاہل علاوہ اسکے اعتبار کرنے
مین ترتیب نزول کے طرفہ بے انتظامی درمیان سور تو نکی لازم آتی اور سورۂ قصیرہ سورۂ طویل
پر مقدم ہوجاتی اور تخلل سور طوال کا درمیان سور قصار کے و بالعکس ہو جاتا اس صورت مین ترتیب مذکور
بنہایت نازیبا معلوم ہوتی بلا تشبیہ جسطرح کوئی شاعر دریی جمع کرنے دیوان شعر اپنے کے ہو
اور جو اول نظم کیا تھا اوسکو مقدم کرے ترتیب مین اور پر اوسکے جسکو بعد ان متاخرین نظم کیا ہی پس
پہلے ایک فرد لکہی بعدہ غزل بعدہ فرد دیگر پھر رباعی پھر مثنوی لیلی مجنون و امثال ذلک پھر ایک
فرد و قطعہ لکہی و علی ہذا القیاس سو یہہ ترتیب نزدیک اہل عقل و اہل طبع موزون کے بے شبہہ
نہایت مکروہ معلوم ہوتی ہی چنانچہ اسی لیے شاعر وقت تالیف دواوین کے اعتبار تقدم
و تاخر نظم و فکر کا نہین کرتے بلکہ اول قصائد کو لکہتے ہین پھر مثنویات کو پھر غزلیات کو
پھر قطعات کو پھر رباعیات کو پھر افراد کو اور جو کوئی ایسا نہین کرتا بلکہ اعتبار تقدم و تاخر نظم
و فکر کرتا ہی وہ ملام و مطعون ہوتا ہی معہذا مراعات تقدم و تاخر نزول بہی با وصف اس بے
انتظامی کے ممکن نہ تہی اسلئے کہ فک آیات ایک سورہ کا دوسرے سورہ سے غیر ممکن تھا
پس تقدیم متاخر و تاخیر متقدم لازم آتی اور اس سے کسیطرح گریز نہوتا پس مفت مین ارتکاب
اس بے انتظامی کا کیا حاصل کہتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ نقصان ترتیب بصورت مراعات
وضع نزول متوقع تھا نہ اس صورت واقعی توقیفی مین **قولہ** اسیطرح حال تمام ترتیب عثمانی کا
واضح ہی جسکی تفصیل لبنی ہی فتأمّل **جواب** ماسبق سے ثابت ہوچکا کہ ترتیب عثمانی اگر
از روئی آیات ہی تو توقیفی ہی نہ احداث ذی النورین اور اگر از روئی سور ہی تو اجماعی ہی
اور اجماع حجت قاطع ہی اور ایک قول مین وہ بہی توقیفی ہی پس ہر تقدیر پر جناب عثمان
جامع القرآن ایسی طعن و طوفان سے مبرا ہین اور محاکمہ بین الفریقین اسطرح پر ہے

فائدہ ترتیب نزول قرآن

فائدہ محاکمہ بین الفریقین [illegible]

کہ دونو فریق نے سچ کہا جسنے کہا کہ ترتیب اجتہادی ہی اس راہ سے کہا کہ صاحب ترتیب
کے اور واضع ہر سورۃ کے اوسکے موضع مین صحابہ ہین اور حضرت نبوی نے خود بنفس
نفیس یہہ عمل و شغل نہین کیا بلکہ بطور مجتہدین اصحاب چھوڑکر تشریف لیگئے اور جسنے کہا کہ یہہ
ترتیب توقیفی ہی اس راہ سے کہا کہ صحابہ نے بمجرد عقل اپنی کے یہہ کام نہین کیا بلکہ اتباع
اقوال و افعال نبوی کا اس باب مین منظور رکہا یہانتک کہ نزدیک جمہور صحابہ کے متیقن ہوگیا
کہ اگر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کام کو کرتے تو یہی وضع اختیار فرماتے
اور کچھہ جسطرح سے اور اجماعیات صحابہ کا حال ہی کہ بدون مستند قوی کے نصوص متکثرہ
سے ہرچند فرادی فرادی اونکا موجب قطع و یقین نہو لیکن بہیئت اجتماعیہ قطعی یقینی مین اگر
اقدام اجماع پر نہین کرتے تھے اور اس سے حل ہوگئے اختلافات بسیار جو امور توقیفیہ
و امور اجتہادیہ مین واقع ہوا کرتے ہین جسطرح نصب کرنا ابوبکر صدیق کا واسطے خلافت کے
کہ با جماع تھا یا بنص و علی ہذا القیاس اور اکابر صحابہ جنہون نے مشاہدہ اسباب نزول کیا
اور معانی وحی کو خوب سمجھا بوجھا اور بسبب طول صحبت شریف نبوی اور پڑہنے جناب مصطفوی
کے ایک سورت کو بعد دوسری کے علی الترتیب مدت دراز تک سنا اونکو اس فعل پر وقوف
تمام حاصل تھا کہ دوسرونکو یہہ وقوف میسر نہوا اور بے وقوف اوسکو نہ سمجھین قال قوله
بعضے علما امامیہ کہ قائل نقصان سیر مین سے وقوع سنیونکا اونپر زائد ہی اسلئے کہ انکے علمائے
بہی اس باب مین گفتگو لکھی ہی جمال الدین نے روضۃ الاحباب مین بروایت ابن مسعود لکھا ہی
کہ ہم اس آیت کو عہد نبوی مین یون پڑہتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک ان علیا مولی المومنین اور بروایت ثعلبی مصحف ابن مسعود مین اسطرح پر تھا کہ ان اللہ
اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل محمد علی العالمین اور سیوطی نے اتقان مین لکھا ہی اخرج
الطبرانی مرفوعا و فی المستدرک عن ابن عباس الی قوله سورہ خلع و حفد بیہ ہین انتہی مختصراً
جواب الزام خصم کا مسلمات و متواترات خصم سے ہوتا ہی نہ روایات نادرہ غریبہ

اور نقصان قرآن کی ابطال اہل سنت پر موقوف ہے

شاذه سے چنانچه بهدایات صوارم مومن جالسی و مکاتیب سبحان علی کنبوه سے ظاهر هی اور
اولهٔ اسقاط روایات شاذه کے بمقابلهٔ اخبار صحیحه کے کتب امامیه سے کما حقه ثابت هین
اور شوکت عمریه وغیره مین مکتوب بناءً علی هذا کها جاتا هی که حال جلد دوم روضة الاحباب کا
اور حال خراجات طبرانی و حاکم صاحب مستدرک کا اور حال شیخ ثعلبی کا باقرار شیعه ما سبق
مین گذر چکا هی احتجاجت اسکی نهین که کلام نفس روایت اور زناویل حکایت مین کیا جاوے و معهذا
روایت طبرانی باقرار سیوطی متکلم فیه هی چنانچه ذهبی نے کها که قد حمل ذلک علی ما نسخ اور
منسوخ التلاوة والحکم مانحن فیه سے خارج هی اور نه لکهنا ابن مسعود کا معوذتین کو اپنے
مصحف مین اور لکهنا ابی بن کعب کا دعاء قنوت کو اپنے مصحف مین مبنی هی اونکی رائی پر خلاف
اجماع معهذا رجوع انکا اس رائی سے اور داخل هونا اجماع مین ثابت هی کما حققه النووی وغیره
اور لکهنا عثمان کا فاتحة الکتاب و معوذتین کو مصحف مین مطابق اجماع صحابه سے چنانچه علی
بن ابراهیم استاد کلینی نے تفسیر اهل بیت مین بروایت ابی بکر حضرمی نقل کیا هی قال قلت
لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن
مسعود برائه وهما من القرآن انتهی نظر اسی امر کے عثمان نے بمشورهٔ حذیفه بن الیمان وغیره
اصحاب مصحف ابن مسعود وغیره کو لے لیا که امت مین اختلاف واقع نهو سو یهه روایات دلیل
نقصان قرآن نهین هوسکتی اسلیے که سابق ادله عدم نقصان کتب امامیه سے منقول هو چکے
اور منزلا کها جاتا هی که آیات منقوصه جسکو بعض امامیه نے فراهم کیا هی اگر حکم قرآن مین هین
تو پڑهنا اوسکا نماز مین کیون روا نهین رکهتے کذا فی تحریر الاحکام للحلی **قوله** تیسیر الوصول
مین هی که عمر بن خطاب نے هشام سے سنا که تلاوت قرآن خلاف معلوم عمر کرتا هی پوچها
که یهه قرات کس سے سیکهی کها آنحضرت سے عمر نے کها تو جهوٹا هی پهر هشام کو پاس
پیغمبر کے لیگیے اور کها مینے هشام سے قرآن کو حروف کثیره پر سنا هی فرمایا پڑه هشام
نے پڑها فرمایا قرآن سات حرف پر اوترا هی یعنی سات لغت عرب پر فاقرؤا ما تیسر منه اور عمر

ف اختلاف قرآت قرآن

بجائی فاسعوا فامضوا کہتے تھے انتہی حاصلہ **جواب** جو اختلاف قرآن بابت تعداد قرآت
کتب اہل سنت سے ثابت ہوتا ہی وہ ایسا اختلاف نہین کہ جس سے اثبات نقصان آیات
قرآن یا زیادت فرقان ہو سکے اور اگر ہو تو اوسکا نشان دو اسی لفظ فاسعوا وامضوا کو
دیکھو کہ کسطرح مفسد معنی قرآنی نہین قادح وہ اختلاف ہی کہ جس سے مثبت منفی ہوجاے و بالعکس
یا حرام حلال ہوجاے و بالعکس پس اختلاف قرآت کو دلیل اثبات نقصان قرآن بطور اہل سنت ٹھیرانا
دلیل کمال خوش فہمی ہی معہذا مراد سبعۃ احرف سے یا سات لغت عرب ہین قریش وطی و ہوازن
وہذیل و ثقیف و تمیم و بنی تمیم یا ہفت قرآت مشہورہ ہین اور اثبت و اضبط یہی ہی گو اور طرح پر

ف بہولنا اہل سنت کا اپنی روایات کو

بہی کہا ہی سو اس اختلاف مین معنی ایک ہی رہتے ہین گو بعض الفاظ کا تغیر ہو فی الجملہ پس یہ تقریر
آپکی ناتمام رہی اور مدعا پر منطبق نہوئی اب فکر دیگر کیجیے **قولہ** المختصر ایسی بہت روایتین کتب اہل
سنت مین موجود ہین الی قولہ امامیہ کو الزام دینا اور انگشت نما کرنا اور اپنی باتونکو بہولنا بجز جناب
دانشمندی علماء سنت وجماعت کے اور کیا ہی **جواب** اپنی باتونکو تم بہولے یا ہم ابہی
اسی جگہہ پہلے آپنے قمی وکافی وطبرسی و نور اللہ وغیرہ سے اقوال تصحیح کمال قرآن وعدم
نقصان فرقان اور صحت نظم وتالیف کے بے تغیر وتحریف وتصحیف کے نقل کیے تھے پھر

ف غلبہ اہل سنت شیعہ پر ہرطرح خواہ قائل نقصان قرآن ہوں یا نہوں

دوسرے تیسرے صفحہ مین اس ساری بنیاد کو ڈہا کر اقرار کیا کہ ہان امامیہ کے نزدیک قرآن
حاضر ناتمام ومغیر ومبدل ہی اور قرآن کامل غیر منقوص نزدیک امام غائب کے ہی پس یہ
کسکی فراموشی ہی معہذا جو حقیقت روایات منقولہ سامی کی تہی وہ ظاہر ہوگئی اور یہہ امر
علی رؤس الاشہاد ثبوت کو پہنچ گیا کہ باتفاق فریقین قرآن مجید مین شائبہ نقصان وتغیر وتبدل کا
نہین اب اگر آپ اوسکو زبردستی انکی گلے باندہتے ہو تو اس پردے مین اپنا عیب چھپانا
منظور ہی کیا یہہ بات بہی داخل اجتہاد ہی کہ جو چیز ثابت ہو خواہی نخواہی اوسکو ثابت کیجیے لیکن
غیر کے مذہب مین اجتہاد آپکا کب معتبر ہوگا آپ اپنے نقصان پر رہیے اور قائلین عدم
نقصان کو طائفہ امامیہ سے جو چاہیے سو فرمائیے سنی تو بہرحال فارغ البال ہین

اسلیے کہ اگر شیعہ مثل آپ کے اثبات تحریف اور نقصان قرآن کا کرینگے تو اولسے جواب آیات حفاظت و قول و عمل ائمہ ہدی اور بتصریح مجتہدین شیعہ قائلین بعدم نقصان کا مطلب ہوگا وانّی لہم ذلک ویل یومئذ للمکذبین اور اگر قائل بعدم تحریف و صحت نظم و کمال قرآنی ہونگے تو بالکل مذہب تشیع سے دست بردار ہونا پڑیگا اسلیے کہ سارے اصول عقائد مین خلاف صریح رکھتے ہین ساتھہ کتاب اللہ کے یہانتک کہ اگر سارے قرآن کو رد و رفض کیجیے تو درست ہی فماذا بعد الحق الا الضلال **قولہ** جو سنی الزام دیتے ہین کہ امامیہ اثنا عشریہ دعوی ولائی اہل بیت کا کرتے ہین اور اکثر آل نبی کو شمار اہل بیت سے باہر جانتے ہین بلکہ توہین اونکی کرتے ہین جسطرح کہ کتاب تحفہ وغیرہ مین مسطور ہی ایسے اظہار سے سوائے اغوای جہال کے اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **جواب** ملا باقر مجلسی نے فصل ششم مبحث سیوم منہج الفاضلین مین اور قاضی وہب اللہ بنورہ نے احقاق الحق مین لکھا ہی کہ رقیہ و ام کلثوم نہ دختر آنحضرت ہین اور نہ بطن خدیجہ سے غرض اس سے انکار دامادی عثمان رضی اللہ عنہ ہی حالانکہ کلام الٰہی ناطق ہی انکے دختر ہونے پر قال اللہ تعالی یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک الخ بلکہ خود زاد المعاد و اصول کلینی و علل الشرائع سے دختر ہونا اونکا اور خواہر فاطمہؓ ہونا ثابت ہی اسیطرح حضرت عباس عم رسول خدا اور زبیر بن صفیہ عمہ آنحضرت کو داخل نہین گنتے اور توہین اہلبیت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ صاحب استغاثہ نے دربارۂ ام کلثوم دختر فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہما امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ اول فرج غصب منا اور کلینی کے کتاب النکاح مین بروایت زرارہ اس لفظ سے آیا ہی و ذلک فرج غصبناہ اللہ اکبر اس لفظ کو دیکھو اور جناب سیدہ کی صاحبزادی کو دیکھو اور جعفر صادق کی طرف نسبت کرنے کو دیکھو اور بے ناموسی آل اطہار کو دیکھو قریب ہی کہ آسمان گر پڑے اور زمین پھٹ جاوے کس بہتان طوفان کو کس جناب پاک سے نسبت دیتے ہین تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم اسیطرح حضرت صادق سے

فا: رقیہ و ام کلثوم کا دختر پیغمبرؐ ہونا

فا: غضب اہلبیت

راوی ہین کہ فرمایا خدمتہ جوارینا لنا و فروج بن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ ائمہ ہدی اپنی دختر و خواہر کو
زوجیت کفرہ فجرہ مین دیتے تھے جسطرح سکینہ کا نکاح مصعب بن زبیر مین تہین اسیطرح صیرفی
صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ لقب امت مرحومہ کا امت ملعونہ ہی اور بعض اخبار مین
تشبیہ امت نبوی کی ساتھ خنازیر کے آئی ہی رواہ الکلینی عنہ عم حالانکہ نص قرآن موجود ہی کنتم
خیر امۃ وجعلناکم امۃ وسطا علی ہذا القیاس صدہا مفتریات ہین کہ واقف کتب امامیہ پر کالصبح اذا
اسفر واضح ہین پس اسکے اخفا مین بجز مغالطہ دہی جہال اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **قولہ**
امامیہ اصول و فروع مین سوائے ائمہ امجاد کے دوسرے سے سروکار نہین رکہتے **جواب**
یہہ غلط ہی بلکہ سروکار امامیہ کا بدایۃ ابن سبا یہودی وغیرہ اشقیائی یہود تلامیذ خناس الخناس
معلم الملکوت سے اور نہایۃ شیطان الطاق و ہشام احول و زرارہ بن اعین و بکیر ابن اعین
و مالک جہنی و دآرم بن حکم و محمد بن مسلم و ریان بن الصلت وغیرہ سے ہی جنکی تکذیب بلکہ تکفیر
تخریج امام بحق ناطق جعفر صادق وغیرہ علیہم السلام سے خود کتب امامیہ مین منقول ہی علاوہ
اسکے سلسلہ اسناد روایت کا ائمہ تک حسب قواعد مقررہ امامیہ درجہ صحت کو نہین پہنچتا کیونکہ صحیح
بہت کم ہین کما نص علیہ صاحب الہدایۃ من الامامیہ اور جسکو صحیح کہتے ہین جب اوسکو بمقتضائے
قواعد شیعہ موزون کیجئے تو وہ بہی ضعاف ٹہیرتی ہین یا موضوع پہر ان سبکے معارضات
و مرجحات ہین پہر اونمین عجائب خرافات و علل معہذا وہ بہی قابل وثوق نہین اسلئے کہ عقیدہ
امامیہ کا یہہ ہی کہ محب علی جو گناہ کرین اوس سے سوال نہوگا گو باپ کو مار ڈالے یا مان سے
زنا کرے حتی کہ قولہ تعالی ولا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان کو اسی پر حمل کیا ہی اور آثار ائمہ کو
شاہد مدعا کا لائے ہین کذا فی التحفہ پس جو دین ایسے رُوات ثقات سے حاصل ہوا اور
جس مذہب مین جمع کرنا احادیث کا واسطے تائید دین تشیع کے مستحسن بلکہ مستحب ہوا اوس
دین و سلسلہ کا کیا پوچہنا اور اوسکے اصول و فروع کا کیا کہنا اب جو کہین وہ تہوڑا ہی **شعر**
نی فروعت محکم آمد نی اصول ۔ شرم بادت از خدا و از رسول + **قولہ** آپنے عقائد مین لکہا ہی

اعتقادنا ان حجج الله تعالی علی خلقه بعد نبیه محمد صلی الله علیه و آله الائمة الاثنی عشر الخ **جواب**
جسنے صولت حیدریه علی مجوس القدریه کو دیکھا ہی وہ بالیقین جانتا ہی کہ مضمون امامت ائمہ
اثنا عشر کا بطور امامیہ کے مستحدث ہی ہرگز زمان شہود لہا بالخیر مین اوسکا عین و اثر کچھہ تھا

ف — کافر مرتد ہونا سادات اہلبیت کا نزدیک شیعہ کے

اور جب امامت ثابت نہوئی تو لوازم امامت بالاولی غیر ثابت ہین کہ الشئ اذا انتفی انتفی بلوازمہ
یہہ عقائد زوائد کا لاشی مدبریش خاوند ہین ہمپر حجت نہین معہذا جواب ان عقائد کا ذیل مین
آتا ہی بمواضع خود مرقوم ہی **قولہ** سوائے دوازدہ امام کے سائر سادات و برادران
ائمہ و عامی و بنی ہاشم واجب التعظیم ہین نہ مفترض الطاعة **جواب** یہہ بات خلاف تصریحات
اساطین و مجتہدین امامیہ ہی اسلیئے کہ ارباب طائفہ زید شہید کو اور اونکے فرزند یحیی بن زید کو
کہ بڑے عالم متقی تھے مروانیون نے اونکو شہید کیا دشمن کہتے ہین اور ابراہیم بن
موسی کاظم اور جعفر بن موسی کاظم کو برا کہتے ہین اور جعفر کا لقب کذاب کہا ہی حالانکہ وہ
بڑے اولیاء خدا سے تھے بایزید بسطامی اونکے مرید ہین جعفر بن علی کو کہ برادر حسن عسکری ہین
لقب کذاب بخشا ہی حسن بن حسن مثنی اور اونکے فرزند عبد الله محض اور اونکے بیٹے محمد ملقب
بنفس زکیہ اور ابراہیم بن عبد الله و زکریا ابن محمد باقر و محمد بن عبد الله بن الحسین بن الحسن اور
محمد بن القاسم بن الحسن اور یحیی بن عمر حفید زید شہید کو کافر مرتد کہتے ہین علی ہذا القیاس
ایک جماعت سادات حسنی حسینی کو کہ قائل بامامت و فضیلت زید بن علی تھے ضال و مضل جانتے

ف — وجہ اعتقاد کفر اخوان ائمہ ہدی

ہین چنانچہ روایات اس عوی کے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین کتب امامیہ سے منقول ہین اور
وجہ اس اعتقاد کی ظاہر ہی کہ نزدیک شیعہ کے منکر امامت ایک امام کا مثل نبوت
ایک نبی کے کافر ہی اور کافر مخلد فی النار ہی چنانچہ آپنے بھی عقائد مذکورہ مین اسی جگہہ
لکھا ہی کہ من انکر واحدا منہم فقد کفر و من شک فی کفر اعدائہم فلا یشک فی کفرہ اور کتب انساب
و تواریخ سادات دلالت صریح کرتے ہین اسبات پر کہ اکثر اہل بیت حسنی حسینی منکر امامت
بعض ائمہ بلکہ منکر امامت ہر ایک امام وقت اپنے کے تھے بلکہ منکر بعض ائمہ گذشتہ کے

بہی تھے اس سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ یہہ سب کافر تھے بلکہ جو انکے کفر مین شک کرے وہ بہی بقول آپکے کافر ہی اور کافر باتفاق فریقین مخلد فی النار ہی مگر مذہب ایک گروہ امامیہ کا یہ ہی کہ یہہ سب اعراف مین رہینگے جیسے عباس وغیرہ اور بعضے کہتے ہین کہ بعد عذاب شدید کے بشفاعت جد امجد خود نجات پاوینگے سو یہہ دونو قول موافق قواعد واصول شیعہ کے مردود ورکیک ہین اسلئے کہ شفاعت حق مین کفار کے بالاجماع مقبول نہین اور اعراف دار المخلد نہین اور رہنا اعراف مین بہی بے وجہ ہی ہو سطے کہ یہہ سب منکر امامت تہی اور منکر امامت کافر ہی مگر یہہ کہتے ہین کہ محب علی دوزخ مین نجات دیگا اور اسمین شک نہین کہ یہہ سب محب جناب امیر تھے گو معتقد امامت ائمہ نہون لیکن اس صورت مین دیکہیے سبیل دفع تعارض کی کیا ہوگی بالجملہ بعد ملاحظہ ان امور کے کسیکو اسمین شک باقی نہین رہتا کہ سایر سادات واخوان ائمہ وعلوی وبنی ہاشم نزدیک امامیہ کے بغایت درجہ محقر ومہان وذلیل وخوار ہین اور مطلق بے اعتبار اسلئے کہ کافر اذل خلق اللہ ہوتا ہی اور یہہ سب معاذ اللہ کافر تھے تو لائق تعظیم نہ ٹہیرے بلکہ درخور توہین ہوئے فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ **قولہ** جنہون نے سادات مین سے خلاف روئیہ آبائی کرام اپنے کے عمل کیا بہتر نکیا قاعدہ جہان کا ہی کہ اگر ایکبادشاہ کے کئی بیٹے ہون انمین سے جانشین اسکا ایک ہی ہوتا ہی سب کو سلطنت نہین پہنچتی اور جو باپ کے تخت پر بیٹہتا ہی بادشاہ وصاحب حکم وہی ہوتا ہی باقی سب بہائی اوسکے شاہزادے ہین اگر اطاعت مین رہے صاحب توقیر ونیکنام ہوئے ورنہ عاصی ومورد ملامت ہوئے گو صاحب عقل وشمائل حسنہ ہون قصہ پسران یعقوب مشہور ہی حضرت یوسف بمشیت الٰہی پیغمبر وبادشاہ ہوئے اور بہائی اونکے باوجودیکہ پیغمبر زادے عقلمند تھے بسبب بد سلوکی کے ساتہہ حضرت یوسف کے مصدر ندامت وملامت ہوئے **جواب** یہہ تقریر مخالف ہی جملہ سابق کے جسمین آپنے واجب التعظیم ہونا بقیہ اخوان ائمہ وغیرہ کا اقرار کیا تھا اب خود ہی اونکو مصدر خجالت ولائق سرزنش

شان اولاد اخوان ائمہ معصومین علیہم السلام

شعر بدین عقل و دانش بباید گریست ٭ کہ خود گفتہ و خود ندانند کہ چیست ٭ یہ معنے امید شال اسجگہ
قیاس مع الفارق ہی اسلئے کہ پیغمبری یوسف علیہ السلام کی باتفاق فریقین منصوص کلام
الٰہی ہی اور امامت ہر ایک امام وقت کی متفق علیہ شیعہ ہی نہ سُنّی اور امامت کو نزدیک اہل سنت
کے منصوص ثابت کرو پھر ایک کو بادشاہ بقیہ کو شاہزادہ ٹھیراؤ اور نادم و ملام بناؤ ثبت
العرش ثم النقش علاوہ اسکے اخوانِ یوسف کو کوئی معاذ اللہ کافر و مرتد نہین کہتا اور شیعہ
اخوان منکرین امامت کو کو کافر کہتے ہین اور نہین تو خود کافر ہون اور اخوانِ یوسف نے
ساتھہ یوسف کے براہ حسد نبوت بدسلوکی کی تھی اور پھر یوسف نے یہی فرمایا لا تثریب علیکم الیوم
یغفر اللہ لکم اور اونکی خطا سے درگذرے اخوان ائمہ نے ساتھہ ائمہ کے سوائے
انکار امامت کے اور کوئی بدسلوکی نہین کی کہ مورد ملام ہون اور یہہ انکار داخلِ بدسلوکی
نہین اسلئے کہ مقدمہ امامت نزدیک اونکے غیر منصوص تھا والا باوجود نص کے کیا گنجایش
انکار تھی **قولہ** عائشہ رض حفصہ رض کی جو شیعہ تعظیم نہین کرتے سو قصہ اونکا مشہور ہی اور آیندہ
مذکور ہوگا **جواب** یہہ قصہ بھی مثل قصہ حکمین کے جسکا وعدہ ذکر آپنے سابق کیا تھا
آیندہ مذکور ہوگا اور اہل شوق ہیچمدان چشم براہ و گوش بر آواز ہے **شعر** کانت مواعید
عرقوب لہا مثلا ٭ وما مواعیدہا الا الا باطیل ٭ **قولہ** جو یہہ گفتگو واسطے تحقیق حق کے تھی
بے تعصب طرفداری و پاس سخن دل مین نہین ابتداء کلام سے جو کچھہ کہ کہا گیا اور اب جو
کہا جاویگا جملہ کتب معتبرہ سنت و جماعت سے تھا اور ہوگا اور تاویل و طول مقال
و قیاس و تقلید کو دخل نہین **جواب** شرم بگذار و بادشاہی کن ٭ ابتداء کلام سے جو اسمقام
تک آپنے لکھا بحکم للاکثر حکم الکل غالبا کتب نامعتبرہ اہل سنت سے جنکا حال ماسبق مین
گذرا لکھا ہی اور بعض کتب شیعہ کو کتب اہل سنت قرار دیکر نقل کیا ہی اور جہان کہین اتفاقاً
کوئی روایت صحیح لکھی ہی اوسکو تقلید شیطان الطاق وغیرہ تاویل طول مقال الاطائل
سے غیر موضع مین نقل کرکے بگاڑا ہی اور یہی صنعت آیندہ بھی عمل مین آئی ہی بلکہ

فائدہ

فائدہ

شی زاند ہیں یہ وعدہ کہ آئندہ ہی کتب معتبرہ سے نقل کیا جاوے گا شعلہ سیاہی
قرین وفاداری نہین شنیدہ آہ بقول تو استناد نتوان کردن • خود را بگذاشت شاد نتوان کرد
از کثرت وعدہائی پی در پی تو • یک وعدہ راست باز نتوان کردن • **قولہ** مدعا یا نا
صراط مستقیم کا ہی اور واسطے مناظرہ وطبع آزمائی کے مثل طب وہیئت وہندسہ ونجوم
وریاضی ونحو وصرف ومنطق ومسائل حکمت وغیرہ بہت علوم ہین کہ مناظرہ والون نے
ناحق شامل وداخل کرکے قضیہ کو معکوس کر دیا ہی **جواب** علوم عقلیہ فلسفیہ کہ
اصل مین حرفہ وصنعت اہل یونان ہی جب مامون منصور دوانیقی وہارون رشید مین
کہ حسب تصریح صاحب احقاق الحق زمرۂ شیعہ مین سے تھے بسبب صحبت اعاجم کے یونانی سے
عربی مین مترجم ہوئے اور حلقہ درس مین آئے چنانچہ عمدہ مصنفین ان فنون کے
معلم ثانی ابو نصر فارابی وبو علی سینا وقاضی ابوالولید بن الرشیدی ووزیر ابوبکر
مشہور بابن الاصابع وابن الصائغ اندلسی ہین اونہون نے کتب افلاطون وارسطاطالیس
وبقراط وجالینوس واقلیدس وبطلیموس وغیرہم کو ترجمہ کیا تو اوس وقت سب سے پہلے
بمقتضائے الجنس الی الجنس یمیل ان علوم نے اول قدم سرزمین عجم مین جمایا اور طوائف
شیعہ نے میراث سمجھکر اوسی ما بہ الامتیاز بین الاقران ٹھیرایا اور اس پردے مین بربادی
شرع وملت مصطفوی کا قصد کیا اور مدار مناظرہ وتقریر وتحریر شرعیات کا اسپر رکھا
چنانچہ جو فسادات واختلافات وشکوک واوہام دین مین واقع ہوئی بدولت انہین بے
دینون کے ہوئی حتی کہ الی الآن جو مزاولت ان علوم کی زمرۂ اہل التشیع مین ہی وہ اور
فرقون مین نہین سنیون نے جو اوسکو کبھی سیکھا تو صرف اسلئے کہ اب مخالفین نے مدار
امتحان فضیلت وخود نمائی وشہرہ مدرس وتعلیم کا اسی پر منحصر کیا ہی اور ہنگام مناظرہ دلائل
عقلیہ وبراہین فلسفیہ سے بیشتر استدلال کرتے ہین اور منقول کو حجت نہین سمجھتے
مگر یہ کہ مطابق معقول ہو ناچار الزاما للخصم ودفعا للمخالف ضرورت اسکی ہوئی کہ قوانین واصطلاحات

علومِ مذکورہ بھی یاد ہوں نفس الامر مین یہ صنعت شیعہ شنیعہ کی ہی نہ اہل سنت کی پس انجاہ طعن کا نسبت انکے بابت شمولِ علومِ مذکورہ کے بغایت دور ازکار ہی سُنیون کا تو یہہ حال ہی کہ جب سعد بن وقاص نے ملکِ فارس و ایران مفتوح کیا اور زنانِ نازک اندام وہانکی فراش اُدانی اہل اسلام ہوئین اور کتابخانہ بحد و حساب فلاسفۂ خانہ خراب کا ہاتھ آیا تو اوسوقت حضور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کیا کرنا چاہیے خلیفۂ ثانی نے فرمایا اطرحہا فی الماء

فان تکن ہدی فقد ہدانا اللہ باہدی منہا وان تکن ضلالا فقد کفانا اللہ یعنی اون کتابونکو پانی مین ڈال دو کہ اگر وہ ہدایت ہین تو خدا نے ہمکو اوس سے بہتر ہدایت نصیب کی اور جو ضلالت ہین تو خدا ہمین بس ہی حاصل یہہ کہ احتیاج ہمکو طرف کتب فلاسفۂ حکمار کے کسیطرح نہین نیک ہون یا بد چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اونکو پانی مین چھوڑ دیا و لیکن علم صرف و نحو موضوع جناب امیر علیہ السلام ہی اور فہم کتاب اللہ و احادیث ائمہ ہدی کا اوسپر موقوف ہی اور جسکو اسمین دخل نہین اوسکی بابت فہم عربیت مین گوزشتہ ہی سُنیونکا یہہ حال نہین کہ فعل امیر المومنین مرتضی کو ناحق باطل سمجھین گو خود رباطل کا جناب ممدوح سے یا ائمہ ہدی سے کہ ہمیشہ متکلم بعربی ستے نزدیک ارباب طائفہ کے جائز و روا ہو خاصتہ اسوقت اخیر مین جب تک صرف و نحو نہ آوے ایک جملہ بھی عربی کا سمجھنا مشکل ہی نتیجہ نکالنے کا کیا ذکر ہی اور بالفرض اگر فہم بعض لغات عربی کا کسیکو بسبب ہمزبانی بعض دہاقین و سوقیین عرب سکنۂ دارالدین یعنی وحیدرآباد وغیرہ کے حاصل بھی ہوگیا جسطرح حال ہمارے بعض احباب کا ہی تو یہہ ادراک کذائی واسطے افہام و تفہیم مواقع استعمال و موارد بیان و وجوہ بلاغت و فصاحت و فوائد تقدیم و تاخیر مسند و مسند الیہ وغیرہ کے زینہار کافی نہین ہوتا اور بدون اسکے استخراج مسائل و استنباط احکام و درک مواضع استدلال غیر ممکن ہی چنانچہ اسی جگہہ سے اس زمانۂ اخیر مین نوبت نزاع دینی کی یہان تک پہنچی کہ ہر احمق کو دعوئی اجتہاد ہی اور ہر جاہل کو ہمسری اکابر مقصود و مراد بلکہ یہہ

فائدہ [illegible]

فائدہ علم صرف و نحو [illegible]

دار عضال شیعہ سُنّی دونون مین عام ہی جہان ایجد تمام کی اور مشکوۃ شریف ختم ہوئی
عمل بالحدیث ہونے لگا اور فقہاء کرام پر تبرا شروع ہوا تقلید حرام ہی اگرچہ ایک حق
مین ہوا اجتہاد فرض عین ہی اگرچہ عین ضلالت ہو بالجملہ جو ادنی شعور رکھتا ہی وہ جانتا ہی
کہ بے علم صرف ونحو دخل در منقولات دینا بدنامی کا ٹوکرا سر پر اوٹھانا ہی اور
آپ کو نظر اعتبار اہل اعتبار سے گرانا علی الخصوص اوسوقت کہ جناب نبوی سے بہی
اسباب مین اشارہ سمجھا جاوے چنانچہ حکایت مفسرین نے لکہا ہی کہ بعد نزول آیۂ کریمہ
اِنّکُم وَمَا تَعبُدُونَ مِن دُونِ اللہِ حَصَبُ جَہنّم ابن الزِبعری شاعر نے کہا کہ مین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے لڑونگا چنانچہ آپکے پاس آیا اور کہا الیس قد عبدت الملائکۃ الیس قد عبد
المسیح فیکون ہولاء حصب جہنم یعنی آیت شریف سے معلوم ہوتا ہی کہ معبود غیر اللہ
سبکے سب جہنم مین جاوینگے حالانکہ ملائکہ و مسیح بہی معبود غیر اللہ ہین تو چاہیے کہ یہ
بہی حصب جہنم ہون آنحضرت نے فرمایا ما اجہلک بلسان قومک یعنی تو کتنا جاہل ہی زبان
سے اپنی قوم کے حاصل یہہ کہ کلمۂ ما تعبدون مین واسطے غیر ذوی العقول کے ہی اور
عیسیٰ و ملائکہ ذوی العقول ہین تو اس مفہوم سے خارج ہین اگر کلمۂ مَن ہوتا تو یہہ شبہ
ہو سکتا تہا ابن الزبعری نے یہہ جواب سنکر سکوت کیا پس ثابت ہوا کہ واسطے دریافت
کرنے صراط مستقیم کے طالب حق کو حاجت علوم صرف و نحو و مالیہ کی شدید ہی
اور یہہ علم داخل علوم ناحق نہین اور اسکے شامل کرنے مین کسیطرح کا خلل ایمان
مین نہین آتا بلکہ فہم دین و ایمان اسی پر موقوف ہی بلکہ اگر علوم بیگانہ کو بہی بہ نیت
خیر یعنی مناظرۂ خصم بے دین سیکہے تو اوسکا بہی کچہہ گناہ بابت تعلم و استعمال کے
نہین کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہی اور یہہ علوم خادم علوم شرعیہ ہین ولیکن علت
غائی آپکی اس تحاشی کی یہہ ہی کہ اگر جواب رسالہ ہدیۃ المومنین مین کوئی گفتگوی فاضلانہ
کریگا اور مناظرہ عالمانہ کو برتے گا تو جواب الجواب مین عجب مشکل لاحل پیش آویگی

اشارۂ نبوی الیٰ علم نحو

علت تحاشی ابو الفضل عباس از علوم مذکور

اور کہانتک کس کس سے پوچھہ پوچھہ پاسخ دیا جاویگا کہ قضیۂ ولا ابا حسن لہا اس سے
بہتر ہے کہ پہلے سے دفع دخل مقدر کیجیے اور تحریر علمی پھر نہ آنے دیجیے سو یہان
پہلے سے ہمنے بھی بمجبوری بحکم کلموا الناس علی قدر عقولہم تبعیت اختیار کی اور دیدہ
و دانستہ تحریر علمی سے کام نہ کہا با این ہمہ امید نہین کہ آپ سے ابو الفضل و الکمال اس
جواب سہل الاطراف عام فہم کو بھی سمجھہ سکین اور لطف ضبط و ربط و حسن معنی کو دریافت
فرما سکین کہ حلوا خوردن را روی باید اگر شیطان نے دغدغۂ جواب نویسی کیا اور نفس
امارہ بالسوء رہبر خودکامی ہوا تو بھی چند صد یا چند ہزار دشنام کہ وضع لاچاریان رند
منش ناکام ہی بجاے پاسخ صواب فرجام سر انجام ہو سکینگے کہ اذا لم تغلب فاخلب آپکی
مولانائی اسی سے ظاہر ہی کہ طب و ہندسہ و حساب و حکمت و ہیئت وغیرہ کو کہ
فروع علم ریاضی و فلسفت ہین علوم مستقلہ جداگانہ قرار دیکر ایک فہرست علوم ناحق کی
لکھی ہی اور اونکے شمول کو علم دین مین قضیۂ معکوس قرار دیا ہی **شعر** این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ٭ بر فہم و دانش تو ہزار آفرین کنند **قولہ** اکثر مفسرین معتبرین سنت و
جماعت سے ثابت ہوا کہ یہہ آیت شان مین علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم کے اتری
ہی امام احمد و مسلم و ثعلبی و ترمذی و موطا و ابو داؤد وغیرہ اصحاب صحاح نے
ام سلمہ و عائشہ و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن جعفر طیار وغیرہم سے اسکو روایت کیا ہی نہ شان
ازواج مین چنانچہ جب یہہ آیت اتری آنحضرت نے اپنی چادر اونپر ڈالکر فرمایا اللہم ہولاء
اہل بیتی و خاصتی اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا اوسوقت ام سلمہ و زینب نے کہا کہ ہم بھی
تمہارے ساتھہ ہین ای رسول خدا فرمایا تمہاری عاقبت بخیر ہی اور تم بی بیان رسولخدا
مین ہو انتہی ملخصا **جواب** ثعلبی تو شیعی ہی اوسکی روایت ہمپر حجت نہین اور روایات
بقیۂ اہل صحاح صالح ہین لیکن اونہین باوجود تغلب و تصرف ساحی کے کہ الفاظ روایت کو
الٹ پھیر کے بڑا گھٹا کے نقل کیا ہی چنانچہ اسی لیے منقول عنہ سے مطابق نہین

ف نزول آیۂ تطہیر بحق اہل بیت

ہنوز انحصار نزول کا شانِ پنجتن پاک مین ثابت نہین اور ما نحن فیہ و مبحوث عنہ یہی حصر ہی
لاغیر ورنہ کوئی سنّی منکر مدخل ہونے آلِ عبا کا آیۂ تطہیر مین نہین اور جسنے کہا کہ مراد آیۂ
تطہیر سے فقط آلِ عبا ہین موافق ضابطۂ قدما کے کہا اسلئے کہ عادت صحابہ و تابعین کی
یون جاری تہی کہ اکثر اوقات نزلت الآیۃ فی کذا کہتے تھے اور مراد یہہ ہوتی کہ آیۂ مذکور متضمن
اس حکم کے ہی یا محتوی اس فرد پر یہہ کہ اس حکمِ خاص فردِ خاص مین نازل ہوئی ہی چنانچہ سیوطی
نے اتقان مین لکہا ہی قال ابن تیمیۃ قولہم نزلت الآیۃ فی کذا یراد بہ تارۃ سبب النزول و
یراد بہ تارۃ ان ذلک داخل فی الآیۃ وان لم یکن السبب کما تقول عنی بہذہ الآیۃ کذا و قال الزرکشی
فی البرہان قد عرف من عادۃ الصحابۃ والتابعین ان احدہم اذا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی کذا
فانہ یرید بذلک انہا تتضمن ہذا الحکم لا ان ہذا کان السبب فی نزولہا فہو من جنس الاستدلال علی
الحکم بالآیۃ لا من جنس النقل لما وقع انتہی اور صاحبِ صواقع نے بحث کریمۂ انما ولیکم اللّٰہ
و رسولہ مین لکہا ہی قد تقرر فی اصول التفسیر ان قول الراوی نزل فی کذا لیس نصا فی الحصر
انما ہو من جنس الاستدلال اذا ثبت عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال ذلک او اجمع الصحابۃ
علیہ او اتفق علیہ جماہیرہم و دل علیہ العقل اور صاحب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین نے
لکہا ہی کہ رموز و سلف مقتضی آنست کہ در مثل نزلت فی کذا معنی دخول این فرد باشد
در جملہ مدلول آیہ اگر چہ ہزاران دران مدلول داخل باشند الخ اس تقدیر پر جسنے نسبت نزول
آیت کی طرف آلِ عبا کے کی ہی مقصود اوسکا داخل ہونا انکا ہی اس حکم مین نہ خصوصیت
افراد کی اور انحصار حکم کا معہذا اکثر مفسرین و محدثین اسطرف گئے ہین کہ نزول آیہ کا حق مین
ازواجِ طاہرات کے ہی چنانچہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ یہہ
آیت حق مین نساء نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے اوتری ہی اور ابن جریر نے عکرمہ سے روایت
کی کہ وہ بازار مین پکارتے پھرتے تھے کہ قول اللّٰہ تعالی کا اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ
الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا نازل ہوا ہی حق مین ازواجِ نبوی کے اور ظاہر

قولہم نزلت الآیۃ فی کذا

سباق وسیاق آیہ سے بہی یہی ہی اسلیے کہ ابتدائی یا نساء النبی لستن کاحد من النساء سے
تا قولہ اطعن اللہ بلکہ تا قولہ والحکمۃ خطاب ازواج مطہرات کو ہی اور امر ونہی اونہین کو واقع پس
اثناء کلام مین جال دوسرون کا لانا بے تنبیہ کے انقطاع کلام سابق پر وافتتاح کلام
جدید پر مخالف روش بلاغت کے ہی کہ کلام خدا کو اوس سے پاک سمجھنا چاہیے اور
اضافت بیوتکن بہی اسی پر دال ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج مطہرات ہین اسلیے کہ گہر
آنحضرت کا سوائے اون گہرون کے جنمین بے بیان رہتے ہین نہین ہوسکتا اور لانا صیغہ
مذکر کا یعنی عنکم بملاحظہ لفظ اہل ہی اسلیے کہ بقاعدہ عرب جب ایک چیز کو کہ فی الحقیقۃ مونث
ہی بلفظ مذکر ملاحظہ کرتے ہین اور تعبیر اوسکے بتذکیر چاہتے ہین تو صیغہ مذکر کا اوسکے
حق مین استعمال کرتے ہین قال تعالی اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت
انہ حمید مجید یہہ خطاب ہی حضرت سارہ علیہا السلام کو کہ مونث ہین بلفظ مذکر اسیطرح مراد
آیہ مذکورہ مین عنکم سے ازواج مطہرات ہین اور موید اسکے ہی روایت ترمذی کی جسکو
آپنے نقل کیا کہ جب آنحضرت ؐ نے آل عبا کو زیر کساء لیکر یہہ دعا کی اللہم ہؤلاء اہل بیتی الخ
ام سلمہ نے کہا مجہے بہی شریک کرلو فرمایا انت علی خیر وانت علی مکانک اسلیے کہ اگر نزول
آیت حق مین اہل کساء کے ہوتا تو حاجت دعا کی نہ تہی اور آنحضرت تحصیل حاصل نفرماتے
ام سلمہ کو اسی لیئے شریک دعا نکیا کہ اونکے حق مین استحصال ما حصل تہا معہذا التحقیق یہہ
ہی کہ باوجود ہونے اس آیت کے بمخاطبۂ ازواج سب اہل کساء بہی اسمین شریک ہین اور
دعا فرمانا آنحضرت ؐ کا واسطے چار شخصون کے نظر بخصوص سبب ہی کہ قرائن خصوصیت
ازواج کے کلام سابق و لاحق سے معلوم کرکے ڈرے کہ مبادا یہہ باقی رہجاوین
ولہذا روایت صحیح بیہقی مین ایسا معاملہ ساتہہ عباس و اولاد عباس کے بہی ثابت
ہی مدعا آنحضرت کا یہی تہا کہ سارے اقارب واعزہ خطاب اہل البیت مین کہ مندرج کریمہ ہی
داخل ہوجاوین جسطرح کوئی بادشاہ کریم اپنے مصاحب سے کہے کہ تم اپنے

گہروالون کو لے آؤ ہم اونکو خلعت دینگے اور مہربانی کرینگے وہ خالی ہمت سب اپنے متوسلون کو لیجاوے اور کہے کہ یہہ سب میرے گہروالے ہین تا خلعت و نوازش بادشاہی سے سب بہرہ ور ہون آور عجیب ماجرا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی بلکہ جمیع اہل اسلام لفظ مطہرات کا حق مین ازواج نبوی کے بولتے ہین تعظیمًا لہن چنانچہ کلام قاضی شوستری و ملا عبد اللہ مشہدی وغیرہما مین ہزار جگہہ یہہ لفظ دیکہا گیا ہی اور ظاہر ہی کہ یہہ لقب ماخوذ ہی آیۂ تطہیر سے حتی کہ آپکے زبان پر بہی چڑہا ہوا ہی اسی رسالہ مین بے دغدغہ کئی جگہہ اس لفظ کو لکہا ہی اور بعض جگہہ کہ بجائی مطہرات لفظ طاہرات اختیار کیا ہی او سمین اور زیادہ مبالغۂ طہارت ہی اسلئے کہ مطہر مین ایک رائحہ عدم طہارت سابق کا ہی اور طاہر مین سبق طہارت ہی یہہ خدا کی شان ہی کہ دشمن کے مونہہ سے کلمہ حق نکلتا ہی اور وہ نہین جانتا طرفہ تریہہ ہی کہ تہذیب الکلام مین ابی عبد اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ گربہ اہل بیت مین معدود ہی سبحان اللہ بلی تو البیت مین ہو اور بیبیان اہل بیت مین نہون **شعر** فانکنت لاتدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ٭

قولہ اور جو اسکے خلاف کہے وہ صحیح نہین اور قول اوسکا قول خوارج ہی مثل روایت عکرمہ غلام ابن عباس کہ تہذیب الکمال و لسان المیزان وغیرہ کتب رجال مین خارجی ہونا اوسکا ثابت ہی **جواب** ابن عباس نزدیک شیعہ کے اجلۂ اصحاب و شیعیان حضرت امیر سے ہین چنانچہ حلی نے خلاصۃ الاقوال مین لکہا ہی ہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان محبا لعلی و تلمیذہ وحالہ فی الجلالۃ والاخلاص لامیر المؤمنین اشہر من ان یخفی انتہی اسیطرح قاضی نور اللہ شوستری نے انکو شیعہ مین شمار کیا ہی آور عکرمہ چیلۂ خاص الخاص ابن عباس تہے اور شاگرد رشید جناب ممدوح کے پس اسکا کیا ذکر ہی کہ باوجود ان خصوصیات کے وہ طریقۂ ابن عباس سے اور اونکے عقیدے سے واقف نہون یا ابن عباس باوجود تلمذ و اخلاص و حب و تشیع مرتضوی کے اونکے خروج و نصب

اطلاق لفظ مطہرات بر ازواج نبوی

ہونا گربہ کا اہل بیت مین

خارجی ہونا عکرمہ کا

شیعی ہونا غلام ابن عباس کا

مطلع نہوں یا باوجود اطلاع کے اونکو خاص موالی وتلامیذ سے سمجھیں اور روادار صحبت و رفاقت ہوں حالانکہ باوجود اس طول صحبت کے پوشیدہ رہنا احوال کا محالات عادیہ سے ہے اور نسبت خروج کی طرف کتب مذکور کے محتاج نقل عبارت ہی **قولہ** اسی قبیل سے ہی سخن ابن جبیر وابن ابی حاتم کا کہ خلاف واقع شان ازواج طاہرات امہات المومنین مین جا بجا ہین **جواب** روایت ابن جبیر وغیرہ کو صاحب تحفہ نے اسجگہہ لکھا ہی پس نقصان اوسکا محتاج بیان سند ہی صرف چرب زبانی سے الزام اہل سنت میسر نہین آتا اور بالفرض اگر سابق ولاحق آیہ سے ترک نظر کرین تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین اسلیئے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا محاورہ قرآن پاک شاہد ہی کہ مراد ازواج مطہرات ہین وبس اسلیئے کہ تعبیر مونث بلفظ مذکر بہت رایج و مستعمل ہی قصہ حضرت موسی مین فرمایا ہی اِذْ قَالَ مُوسٰی لِاَہْلِہٖ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْہَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِہَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ یہان خطاب آتیکم اہل بیت موسوی کو ہی اور ابوعلی طبرسی نے مجمع البیان مین لکھا ہی کہ امت نے اتفاق کیا باجمعہا کہ مراد اہل بیت سے گہر والے پیغمبر کے ہین پھر اختلاف کیا تو عکرمہ نے کہا کہ مراد ازواج نبوی ہین اسلیئے کہ اول آیت متوجہ ہی طرف اونکے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نزول آیت تطہیر کا حق مین آل عبا کے متعین ہوتا تو امت مین اختلاف نہ پڑتا اور عکرمہ قول فیصل کہتے اور جب عکرمہ نے کہا تو امت نے سکوت کیا پس اگر کوئی دلیل مخصص موجود ہوتی تو سکوت نکرتے مع ہذا مقصود شیعہ کا اس تخصیص سے اثبات عصمت آل عبا ہی سو ثبوت اوسکا بغایت دشوار ہی اسلیئے کہ جو چیز پاک ہی اوسکے حق مین نہین کہتے کہ ہم اوسکا پاک کرنا چاہتے ہین غایت الامر یہہ ہی کہ جب ارادہ الٰہی متعلق باذہاب رجس ہوا تو اب یہہ مطہر ہوئے گو پہلے نہوں اور یہہ بہی بطور اہل سنت ہی نہ اصول شیعہ اسواسطے کہ نزدیک شیعہ کے وقوع مراد الٰہی لازم ارادہ الٰہی نہین بہت امور ہین جنکا ارادہ خدا کرتا ہی اور شیطان وبنی آدم اوسکو واقع ہونے نہین دیتے کما فی بحث الالٰہیات من التحفہ اور اگر خدا کو

فائدہ [illegible]

نزول اس آیۃ سے افادہ معنی عصمت مقصود ہوتا دیون فرماتا اِنَّ اللّٰہَ اَذۡہَبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ
وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا تیرہ بات بہی ظاہر ہی کہ جبہی ہی اوسکو سمجہتا ہی تو آو کیا شیعہ تجہین اور
بصورت مفید ہونے اس کلمہ کے معنی عصمت کو لازم آتا ہی کہ سب صحابہ علی الخصوص جو حاضر بدر
بدر قاطبۃً معصوم ہون اسلئے کہ انکے حق مین فرمایا ہی وَلٰکِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَہِّرَکُمۡ وَلِیُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ
لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ وقال تعالی وَیُذۡہِبَ عَنۡکُمۡ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ اور ظاہر ہی کہ اتمام نعمت عنا
دیگر ہی علاوہ ارادۂ تطہیر کے اور ادل ہی عصمت پر اسلئے کہ اتمام نعمت کا بدون حفظ از
معاصی وشرِ شیطان بعد تطہیر متصور نہین آور جو وجوہ کہ لفظِ تطہیر ورجس مین بطریق احتمال
متطرق ہین وہ سب اب ہبآءً منثورًا ہو گئی اور مؤید اسکی ہی روایت طبرسی کی مجمع البیان
مین ابو حمزۂ یمانی ومحمد بن ابی عمر سے تا زید بن علی وعلی بن حسین کہ اونہون نے فرمایا
ہم امیدوار ہین دو اجر کے واسطے محسن اپنے کے اور دو چند عذاب کے واسطے
مسی اپنے کے جیسا وعدہ ہی ساتہہ ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے
امام زین العابدین سے پوچہا کہ تم اہل بیت مغفور ہو خفا ہو کر فرمایا کہ ہم اولی تر ہین
ساتہہ اسبات کے کہ جاری ہو ہم مین وہ چیز جو جاری کی اللہ نے ازواج نبی مین
ہمارے محسن کو دو اجر اور مسی کو دونا عذاب ہو پہر دونو آیت کو تلاوت فرمایا انتہی اس
تصریح نکلی عدم عصمت اہل بیت کی آور یہ بہی معلوم ہوا کہ امام ممدوح ازواج کو داخل
اہل البیت وشریک غالب حکم تطہیر جانتے تہے چنانچہ روایت ترمذی وموطا وابوداؤد
وغیرہ جسکو آپنے نقل کیا ہی مؤید اسکی ہی اسلئے کہ اگر آیۂ تطہیر مفید عصمت ہوتی تو
اسکی کیا ضرورت تہی کہ ہر وقت چہ مہینے تک دروازۂ سیدہ پر کہڑے ہو کر ندا فرماتے
الصلوۃ یا اہل البیت پس متحقق ہوا کہ یہ ارادہ ہی تشریعی تہا نہ تکوینی کہ مراد دقوع
اوس سے متخلف نہو قولہ جو مصحف عثمانی مین یہ آیہ آیات مخاطبہ بعضے ازواج مین درج
ہی اسلئے بعضے آدمیونکو مغالطہ پڑا اور ظاہر ہی کہ ترتیب عثمانی خلاف نزول وحی ہوا

[illegible]

و مقدم و موخر واقع ہی **جواب** یہہ شبہہ مدفوع ہی بجواب مسبوق جسمین قطع نظر کلام سابق لاحق سے کرکے پاسخ دیا گیا ہی فلیرجع الیہ **قولہ** بعضے سُنی الزاما کہتے ہین کہ شیعہ

فصل اطلاق مصحف عثمانی بر قرآن

قرآن کا نام مصحف عثمانی رکھا ہی یہہ بات قابل سماعت علما کے نہین اسلیئے کہ یہہ حرف سُنی بہی کہتے ہین اتقان مین چند جگہہ یہہ لفظ لکھا ہی **جواب** آپنے محض لا دری اور خد تعصب سے لفظ بیاض و مجموعۂ عثمانی کو چہوڑ کر صرف بغرض استحکام طعن اہل سنت پر لفظ مصحف کو اختیار کیا ورنہ ظاہر ہی کہ کوئی سُنی اس بابت طاعن شیعہ پر نہین اسلیئے کہ اضافت مصاحف کی طرف عثمان کے بسبب اشاعت و اذاعت فرقان کے ہی نہ بنا بر تصنیف کرنے عثمان کے اور جس نے ہدایۃ النحو بہی پڑہی ہوگی وہ بہی جانتا ہی کہ اضافت ادنی ملابست سے صحیح ہوتی ہی ہان اگر کوئی دلیل صحت تفوہ بیاض عثمانی وغیرہ آپکی دوکان مین موجود ہو تو اوسکو ہمارے ہاتھہ بیچو کہ امتحان سرہ و ناسرہ ہو **قولہ** ترمذی و موطا و ابوداود

فصل تخصیص نزول آیۀ تطہیر با اہل بیت

و مسلم و جامع الاصول و مشکوۃ و مسند احمد حنبل و معجم طبرانی و وسیط واحدی و جمع بین الصحاح ستہ رزین عبدری و جمع بین الصحیحین حمیدی و نسائی و مفتاح النجا و نزل الابرار معتمد خان بدخشی و مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ سے متواتر انس و ابن عباس و سعد وقاص و ابو سعید خدری و واثلہ و ام المومنین عائشہ و ام سلمہ وغیرہ بہت روات معتمد سے مروی ہی کہ بیشک سوائی آل عبا کے اور کوئی مرد و زن اس آیت مین مقصود نہین پس ثابت ہوا کہ ازواج مکرمات اہل البیت آنحضرت سے جنکے پیرو اثنا عشریہ ہین علیحدہ ہین الخ **جواب** قال اللہ تعالی و قد خاب من افتری ان کتب مین یہہ مضمون کہ سوائے آل عبا کے اور کوئی مرد و زن مقصود نہین بتخصیص حرف تاکید و حصر مفقود ہی اور

فصل تواتر

غیر موجود اور اوسپر طرہ یہہ ہی کہ اس ہذیان کو متواتر کہا جاتا ہی یہہ تعریف متواتر کی کہ فلان و بہمان روایت مثلا مفتاح النجا و نزل الابرار وغیرہ مین مرقوم ہی عجائب غرائب اجتہاد ہی ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی لیکن اس تعریف

نزول اس آیہ مباحث وارد ہوتی ہی کہ جمیع روایات احاد بھی اس صورت مین متواتر ہو جائنگی
وطلبہ کرتا ہے ذخیرہ غیر متواتر کا عالم امکان سے مفقود ہوگا اسلئے کہ اب کثرت تالیفات سے
ہزارہا بلکہ لاکہا کتاب مہیا ہی اور غالبا ایک دوسرے سے ماخوذ ہی پس بصورت ایراد
احاد کے چند کتب مین تواتر اوسکا ثابت ہو جاویگا حالانکہ نزدیک اہل سنت کے سوائے
کتاب اللہ اور چند احادیث کے کچھ متواتر نہین متعدد روایات ترمذی وابو داؤد و مسلم
وموطا وغیرہ کو اگر دلالت ہی تو اسی پر کہ مخاطب بالذات ازواج مطہرات ہین اور آل عبا
بطریق تبع بنا بر دعاے نبوی اونمین شامل داخل ہین کما مضی توضیحہ تخصیص نزول برپنجتن آل
عبا کے حالانکہ لفظ اہل بیت کا ترجمہ یہی ہی کہ گھر کے لوگ نہ اور کچھ اہل کے معنی لوگ
اور بیت کے معنی گھر اور گھر کے لوگ عبارت ہی بی بی سے نہ داماد و بیٹی و نواسون سے
آخر یہہ ایسی لغت نہین جسکے ہزار بانسی معنی ہون آج تک عرف مین مراد اہلخانہ سے زوجہ ہوتی
ہی نہ اور کوئی آور جس سے پوچھو کہ تمہارے گھر کے لوگ کیسے ہین وہ اس لفظ سے بی بی
کو سمجھے گا اور مثل مشہور ہی کہ گھر بی بی سے ہی اور جب ایک بی بی سے گھر ہوتا ہی تو
یا گیارہ یا نو بی بی سے کیونکر گھر نہوگا حالانکہ خود حق تعالی نے پیغمبر کے گھر کو انکا گھر فرمایا
وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ پس جس صورت مین کہ خدا انکو اہلبیت پیغمبر مین داخل کرے وہ کون ہی
جو انکو گھر سے نکالے یہہ کچھ خالاجی کا گھر نہین کہ دھینگا مشتی سے جو چاہو ثابت کرو
علاوہ اسکے کسی لغت و استعمال مین معنی اہل بیت کے داماد و دختر و احفاد نہین لکھے
اور اگر یہہ معنی ہین تو چاہیے کہ جہان کہین لفظ اہل بیت ہو وہان یہہ معنی مراد لیجائین
کہ لا الیصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ اور یہہ معنی اس لفظ کے حقیقی ہین اور معنی ازواج
مجازی ہین حالانکہ یہہ معنی محاورات قرآنی مین ہرگز نہ بن سکین گے اس صورت مین
تفسیر اہلبیت بداماد و دختر وغیرہ کرنا معنی قرآن کے بگاڑنا ہی علی الخصوص جبکہ
کہ کوئی روایت مخصص مرجح بہی موجود نہو اوسوقت یہہ تفسیر تفسیر بالرائے ہی شعر

معنی لفظ اہل بیت

ومن عدم الالتفات انک لاتدری ؛ وانک لاتدری بانک لاتدری ؛ اور بفرض تسلیم روایت
کا سدہ مودات وغیرہ حسب فہم سامی حاجت تطبیق کی اوسوقت ہو کہ دونو روایت ایک مرتبہ
مین ہون شہرت وصحت وافادہ وغیرہ مین حالانکہ یہان خلاف اوسکے اخبار صحیحہ مجمع علیہا
وغیرہ موجود ہین جس سے مخاطب بالذات ہونا ازواج کا اور شامل داخل ہونا آل عبا کا
بمقتضائے العبرۃ لعموم اللفظ لالخصوص السبب یا بنا بر دعاء نبوی ثابت ہی اور اگر دونو روایت کو ہم مرتبہ
بہی رکھین تو بہی حسب ضابطہ مقبولہ مومن جالشی در حسام وغیرہ کہ الحدیث یفسر بعضہ بعضا
ترجیح اسی کو ہوگی اسلئے کہ قرآن پاک مؤید اسیکا ہی اور وہ اکبر ثقلین ہی اور ائمہ ہدی کہ
ثقل اصغر ہین مع القرآن ہین اور بقول آپکے مفسر فرقان و ترجمان کتاب رحمن ہین تو لہ
سنی باوجودیکہ اپنی کتابون مین بسبیل تواتر حدیث ثقلین کو لکھتے ہین لیکن اوسپر اعتقاد
وعمل نہین کرتے جیسا عمر بن خطاب نے کہا حسبنا کتاب اللہ یہہ ایسی بات ہی جیسے ایک
بیمار کے پاس کتابین طب کی موجود ہون اور وہ علاج مین رجوع طرف طبیب کے نکرے
اور کہے کہ سارے علاج بیماریون کے کتاب مین مفصل لکھے ہین مین اپنے علاج
آپ کر لونگا حاجت حکیم کی کیا ہی وہ ضرور نسخہ مین خطا کرے گا اور غالبا اوسکا
نسخہ مفید نہو جواب حدیث ثقلین اگرچہ کتب اہل سنت مین مروی ہی لیکن کسیکے
نزدیک متواتر نہین آپکے دماغ مین بسبب حق حق بق بق دوکانداری کے اختلال ہوگیا
ہی ہر چیز متواتر نظر پڑتی ہی خدا خیر کرے عمرؓ نے جو حسبنا کتاب اللہ کہا تو اوسوقت
نہین کہا جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ثقلین فرمائی کہ اوس سے انکار
تمسک باہل بیت مفہوم ہو معہذا آپکی تقریر سے ثابت ہی کہ سنی قرآن پر تو عمل
کرتے ہین لیکن عترت سے متمسک نہین سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ معنی تمسک بعترت کے
بموجب قرآن کہ باقرار شیعہ اکبر ثقلین ہی مودت و موالات اہل بیت ہی لا غیر چنانچہ ابقاء
قرآن کا تا قیام ساعت اسی غرض کے لئے ہی کہ ہمیشہ عقائد و اعمال کو اوسپر عرض کرین

ف ضابطہ تطبیق دو روایت

ف حسبنا کتاب اللہ کہنا عمر فاروق کا

جو موافق ہو اوسی قبول اور جو مخالف ہو اوسے ترک کرین اسمین سستی اور عترت دونو برابر ہین
پس جس صورت مین کہ عمر فاروق نے اتباع کتاب اللہ کو حسبنا کہا تو از مین عترت آگئی
اسلیے کہ قرآن و عترت کا ساتھہ ہی جو قرآن کو مانیگا وہ عترت کو پہلے مانے گا آخر یہہ بہی تو
قرآن ہی مین ہی لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی اور جسنے قرآنکو نہ مانا اور محرف و
بیاض عثمانی جانا وہ عترت کو بہی نہ مانے گا چنانچہ کافر مرتد جاتا روافض کا سوا ے
ائمہ اثنا عشریہ کے اکثر عترت کو سابق گذر چکا ہی آور مثال کتاب طلب کی اس جگہ صحیح
نہین بلکہ قیاس مع الفارق ہی خاصۃً بمقدمۂ فاروق اسلیے کہ عمر کا مرتبہ امت مین تو
حکیم کا ہی نہ درجہ علیل کا اور جسنے حکم تمسک بعترت کا فرمایا ہی اوسی نے یہہ بہی فرمایا اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پس اگر یہہ لوگ بیمار ہوتے تو آنحضرتؐ انکے اقتدا کا کیون
حکم کرتے کہ رای العلیل علیل اسیطرح فرمایا ہی علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین
پس طعن انکی واقع مین معاذ اللہ منجر ہوتی ہی طرف ختم المرسلین کے وکفی بہ ضلالا مع ذلک
حدیث ثقلین مین یہہ تصریح بہی نہین کہ عقائد و اعمال کو عترت سے سیکھو کہ مساغ
تشنیع ہو بلکہ مقابلہ کتاب و اہلبیت صریح دال ہی اسبات پر کہ قرآن معجزہ مستدام نبوی ہی
اوس سے اخذ احکام و اوامر و نواہی و ادراک حق و باطل کرو اور عترت آل نبی ہی
ان سے دوستی و یاری رکھو آور اگر عترت کافی ہوتی تو پھر لقاء قرآن لغو تھا اور نہ
قرآن ایسا مشکل ہی کہ جز عترت کوئی اوسکو نہ سمجھہ سکے لفظ اَنْزَلْنَا آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ و ہل من
مدکر وغیرہ بہت جگہہ وارد ہی آپ کوئی دلیل حصر فہم قرآن در اہل بیت رضوان اگر انکے
کیسہ معلومات مین تقیۃً چھپی دھری ہو تو اوسکو نکالو پھر کسدن کام آویگی اور فساد
اس فہم کا ظاہر ہی کہ تمسک ساتھہ قرآن کے ہر زمانے ہر آن مین میسر ہی بخلاف
عترت کے کہ ہر زمانے مین موجود نہین تمسک کس سے کیجیے ایک امام مہدی
ہین کہ صدہا سال سے بخوف اعدا غار مین چھپے بیٹھے ہین اور ہمیشہ فریاد ادرج

امولانا اخرج یامولانا از زبان شیعہ مومنین سے سنتے ہین اور زینہار ملتفت نہین ہوتے
اور جو ائمہ گذشتہ ہین اونکے عہد مین بہی تمسک بسبب تقیہ و توریہ کے میسر نآیا اور
نیز تمسک اوس سے کرتے ہین جو معصوم ہو اور عصمت عترت کی ہنوز محل توقف
مین ہی اور حق تعالی نے قرآنکو شفا فرمایا ہی جب اوس سے بیماری نگئی اور اسکو
طبیب سمجہا تو اب عترت سے کہ خود محتاج قرآن ہین اور اصغر ثقلین کیا بہبودی ہوگی
وحبذا ما قیل شعر اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ❊ یعنی اندر رہِ دین رہبر تو قرآن بس ❊
قولہ اسیطرح جو کوئی دعوی عمل کتاب اللہ کا کرے اور رجوع طرف ائمہ اہلبیت کے
نکرے کتاب اوسکی ہادی نہین جیسا امیر المومنین نے غزوۂ صفین مین فرمایا ہذا قرآن
صامت وانا قرآن ناطق اور اگر کتاب خدا ہادی ہوتی تو آنحضرت عترت اطہار کو قرین
کتاب نفرماتے کہ دونو سے تمسک کرو اور یہہ نکہتے لا تقدموہما فتہلکوا الخ اس سے
معلوم ہوا کہ فائدہ بدونِ تمسک اہل بیت کے کتاب اللہ سے ممکن نہین اور نجات
انہین کی اطاعت و فرمان برداری مین منحصر ہی جواب حضرت امیر علیہ السلام نے
جو انا قرآن ناطق فرمایا سو اسلئے کہ خوارج اوسکی تاویل باطل بمقابلۂ امیر برحق کرتے تھے
اسلئے نہین فرمایا کہ قرآن صامت غیر مفید ہی معہذا ابن ابی الحدید شیعی نے شرح
نہج البلاغۃ مین ناطق فرمانا جناب امیر کا قرآن کو نقل کیا ہی اور عبارت لا تقدموہما الخ
باوجود غلط ساقط ہونے کے روایت شیعہ ہی نہ اہل سنت اور حال تمسک اہل سنت کا
سنا تہہ عترت کے غیر محتاج بیان ہی اسلئے کہ سارے سلسلے مجتہدین امت اور اولیاء
ملت کے ظاہر و باطن مین منتہی ہین طرف ائمہ ہدی کے اور اگر کہنا ہذا قرآن صامت کا
دلیل ہی عدم ہادی ہونے کتاب اللہ پر بدون عترت کے تو کہنا انا قرآن ناطق کا
دلیل ہی استخفاف کتاب اللہ پر اور اس کلمہ سے اور کلمۂ فاروق سے کہ حسبنا کتاب اللہ
ہی فرق زمین و آسمان کا ہی عمر نے اس کہنے مین بہی قرآنکو جسمین ذکر تمسک اہلبیت کا ہی

کافی سمجھا اور عترت کو اوسمین داخل جانا اور حضرت امیر تھے باوجودیکہ قرآن ثقل اکبر ہی اوسکو
عظیم فرمایا اور ثقل اصغر کو کافی ٹھہرایا حالانکہ اس شق کے مین بڑا ترک ادب ہی اب بہی کلمۂ فاروق
اعظم غالب ہا اور کلمۂ اسد اللہ غالب مغلوب انصاف سے لذر نا سمجھا چاہیئے کہ تمسک ثقلین کا
کون ہی طرفہ یہہ ہی کہ خود عترت نے تصریح کی ہی ساتھہ کافی ہونے کتاب اللہ کے بدون
عترت کے جیسا سمجھا آپ نے صفحۂ پانزدہم مین بعض روایات مؤید اس دعوی کے نقل کیے
ہین ازانجملہ یہہ ہی کہ ابو جعفر قمی نے اعتقادات مین لکہا ہی کل حدیث لایوافق کتاب اللہ
فہو باطل وان وجد فی کتب علمائنا فہو مدلس اور کتاب کافی مین ہے بسند موثق عن
ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی کل حق حقیقۃ
وعلی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ والضا عن ایوب
بن الحرث قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کل شی مردود الی الکتاب والسنۃ
کل حدیث لایوافق کتاب اللہ فہو زخرف پس یہہ دلائل ناطقہ ہین اس بات پر کہ اصل اصول
تمسک قرآن مجید ہی اور جو حدیث اوسکے خلاف ہی وہ باطل و مدلس و مردود
و زخرف ہی اور اسمین ذکر تمسک عترت کا نہین آیا اور قرآن پاک مین خود قرآن کو بدون
مقارنت عترت کے کافی فرمایا ہی قال تعالی اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ
یُتْلٰی عَلَیْهِمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَرَحْمَةً وَّذِکْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اسکے بہہ بنظر اسکے کہ قرآن تنہا
نزدیک شیعہ کے کافی نہین مرجع ضمیر اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اگر امامیہ کو ٹھہرائین تو گویا حق بحقدار
رسید بالجملہ اس سے نکلا کہ تمسک بعترت عقائد و اعمال مین نہین بلکہ مودت و خدمت
و احترام مین ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف شیعہ کے کہ اونہون نے
قرآن کو تو بیاض عثمان ٹھیرا کر مہجور کیا اور عترت کو غائب قرار دیکر مطمئن ہو بیٹھے
اب جب صاحب الامر والزمان نکلین اور قرآن جدید نکالین تب کہین تمسک ثقلین
روزی ہو اور جن مجتہدین و اخیار مین سے اب تمسک ہی وہ سب مطرود عترت

مردود ہونا [illegible] قرآن [illegible]

مردودِ حضرت ہین کما مرّ پس متمسک مطلوب کہان شعر عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را ۞ قولہ ظاہر ہی کہ تمام کتب حدیث و تفسیر و فقہ سُنیون مین
ائمۂ حق سے اثر و خبر نہین اور اگر احیاناً کسی جگہہ شاذ و نادر لکھا ہی تو او سجگہہ کہ مفید مطلب خود
ہو یا مقام ضعیف کہ کر نے نکر نے ہین او سکے حسب بیان ضرورت نہوا اور محل ضروری مین
کیا ممکن کہ اقوال ائمہ کو زبان پر لاوین جواب ظاہر ہی کہ خدا نے آپکو چشم بینا و گوش شنوا
عطا نہین کیا ورنہ کوئی کتاب سُنیون کی دیکھتے تو حال خبر و اثر ائمۂ ہدی سے کچھہ اثر و خبر
ہے اب کسی عالم سے مسلم ابن ماجہ ابوداؤد ترمذی و نسائی وغیرہ کتب حدیث کو پڑہو اکر
سنو کہ انمین کوئی روایت ائمہ سے ہی یا نہین اور اگر بسبب قلت فرصت کے بنابر
خرید و فروخت بازاری اور انصرام خدمت مختاری یہ نہین ہوسکتا تو شوکت عمریہ کو ملاحظہ
فرماؤ کہ اوسمین کیا ثابت کیا ہی مختصر یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کے ہزارون
روایتین حضرت امیر و دیگر ائمۂ اطہار سے انکی کتب مین کہ جمعاً و فرادیٰ اسیواسطے تالیف
ہوئی ہین موجود ہین چنانچہ لال کائی نے محدثین اہل سنت مین سے ایک کتاب فقہ مرتضوی
کی کتاب الطہارت سے لیکر تا آخر ابواب فقہ جمع کی ہی اور تفسیر شاہی محض واسطے جمع روایات
ائمۂ اہل بیت کے بابت تفسیر تالیف ہوئی ہی اسیطرح اور تفاسیر اہل سنت مثل تفسیر کبیر و در
منثور و معالم التنزیل و کتب حدیث و فضائل اہل بیت و صحابہ روایات ائمہ اطہار سے
مملو ہین انتہی پس دعوی تخلف اہل سنت کا روایات ائمہ سے و تفاوت ضروری و عدم ضروری کا
محض واسطے عیب پوشی مقلدان شیطان الطاق و ہشام احول و کلینی اعور وغیرہم
کے ہی ولیکن ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۞ قولہ مجنون سے پوچھا
الی قولہ کہا حق لیلی تھا جواب وجہ ربط اس حکایت مجنونانہ کی کہ مشعر خبط حواس مستدل ہی
ماقبل و مابعد سے کچھہ واضح نہوئی ورنہ کچھہ گفتگو کیجاتی آرے احادیث السکاری تُطوی ولا تروی
قولہ بنی امیہ و بنی عباس سے بارہ نام باختلاف اپنی کتابون مین لکھے ہین ازانجملہ ملا علی

ف ہونا روایات اہل بیت کا کتب اہلسنت مین

ف بارہ امام بنی امیہ و بنی عباس

قاری نے شرح اکبر مین لکہا ہی کہ بعد چار یار کے معاویہ خلیفہ پنجم و یزید خلیفہ ششم و عبد الملک
بن مروان ہفتم اور فرزندان اوسکے یزید و سلیمان و ہشام و ولید و منہم عمر بن عبد العزیز یہہ بارہ
امیر قریش بموجب حدیث کے ہین جواب یہہ سب بنی امیہ ہین انمین کوئی بنی عباس نہین اسلئے
ان بارہ کو دونو سے قرار دیا غالبا منشا اسکا کمال تبحر علم تاریخ ہی کہ ماورائے کمالات دیگر اسکا
فن مین بہی اُنکو دستگاہ کامل حاصل ہی حالانکہ ذکر یزید زمرۂ خلفاء مین مستلزم اسبات کو نہین
کہ اوسکو مستجمع شرائط امامت جانا ہو خصوصاً اوسوقت کہ جب خود انہین علماء نے تصریح
کی ہو کہ مراد خلافت عام ہی حق ہو یا باطل آور منجملہ اونکے ایک یزید بہی ہی اسی جگہہ سے
بدلالت مطابقی معلوم ہوا کہ یزید صلاحیت خلافت کی نہین رکہتا تہا چنانچہ اسی لئے سیوطی
وملا علی قاری وغیرہما نے باوجودیکہ یزید کو خلفاء مین ذکر کیا ہی لعن و تکفیر اوسکی سے دریغ
نہین کیا غایۃ مافی الباب یہہ کہ اس تعداد مین مسامحت ہوئی سو یہہ محل نزاع نہین بلکہ نزاع اعتقاد
حسن سیرت و حقیقت خلافت مین ہی اور وہ باطل ہی معہذا ابن طاوس ثانی کیکاؤس
وشیعہ دیگر اُفراخ اوسکے اور بہت سے غرابیب سود قائل ہین ساتہہ حسن سیرت مامون الرشید
کے حالانکہ نصوص قطعیہ پیغمبر اور ائمہ ہدی مرۃً بعد اخری وارد ہین اوسکے لعن مین بخصوص
اور شعر اسبات پر کہ وہ قاتل علی بن موسی الرضا علیہ السلام ہی بزہر ہلاہل فافتر قا قولہ ابن حجر
آخر صواعق مین لکہتا ہی کہ لایجوز الطعن فی معاویۃ لانہ من کبار الصحابۃ الخ جواب صحابی ہونا
معاویہ کا عبارت قاضی شوستری سے ظاہر ہی کہ اوائل مجلس سیوم مجالس المؤمنین مین لکہا
ہی کہ تعریف صحابی بنا بر اظہر اقوال آنست کہ ملاقات نمودہ باشد با پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در حالتی
کہ ایمان باو آوردہ باشد انتہی اور مومن ہونا معاویہ کا صلح امام حسن سے واضح ہی
اسلئے کہ اگر مومن نہوتی تو امام معصوم ایسے ظلوم و جہول کی دیدہ و دانستہ کیون اطاعت
کرتے اور وجہ عدم طعن معاویہ کی آیندہ ذکر معاویہ مین آویگی قولہ ولایجوز لعن یزید
ولا تکفیرہ فانہ من جملۃ المؤمنین الخ جواب مومن ہونا یزید کا اس اعتبار سے ہی کہ وہ کلمہ

فی طعن معاویہ

فی تعریف صحابی

فی نفی لعن یزید و عدم تکفیرہ

مسلمان کہتا تہا اور اطلاع خاتمہ پر شخص معین کی متعذر ہی جب تک کہ خاتمہ اوسکا کفر پر قرآن یا متواترات سنت سے ظاہر نہو مستوجب لعن نہین حالانکہ لعن کافر معین پر بہی ناروا ہی چہ جائیکہ اسکے جواب کو مسلمان کہے نہایت یہہ کہ مسلمان فاسق تہا سو فسق سے ایمان زائل نہین ہوتا بلکہ ایمان و فسق جمع ہو سکتا ہی کما قال تعالی خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اور جب تک ایمان باقی ہی اگرچہ ضعیف ہو اطلاق کفر کا اوسپر نکرینگے اسلئے کہ قرآن مین وعدہ جنت کا محض ایمان پر فرمایا ہی وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا یہہ آیت سورۂ توبہ مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن کرنا ذات پر اور عذاب چاہنا اوسکے لئے گویا حکم کرنا ہی خدا کو واسطے خلاف وعدگی کی کہ مخالف نص ہی إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ وہہذا کسی شریعت مین بد کہنا بدون کا موجب اجر و ثواب نہین حتی کہ رئیس سارے بدون کا ابلیس ہی اوسکو بہی بد کہنا حسنہ نہین اسی جگہہ سے جناب امیر نے سب و شتام اہل شام سے منع فرمایا کہ اکرہ لکم ان تکونوا سبابین کذا فی نہج البلاغۃ لیکن امامیہ باوجود دعوی تمسک ثقلین کے قول عترت کے برخلاف گالی گفتے کو عین عبادت سراپا حسنات جانتے ہین حبذا ما قیل شعر دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد ٭ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ٭ بالجملہ قول ابن حجر کا استواری مین کمتر صخرۂ صما سے نہین آپنے اوسکو نقل فرمایا ولیکن ادلہ تردید کو ضبط نکیا فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ **قولہ** دقاتل الحسین لا یکفر بذلک اس عبارت سے شمر وغیرہ پر منع لعن کیا ہی **جواب** بعد وضوح علت منع لعن کے کہ سبق اس عبارت کا مدعا منحل ہوگیا اور تعین شمر وغیرہ محض آپکی خوش فہمی ہی اسلئے کہ بعد ثبوت رضا و استبشار ابن زیاد و شمر کے اس فعل شنیع پر سب بے تعارض ادلہ کے کسیکو اوسکے لعن مین توقف نہین **قولہ** مذہب غزالی کا درباب منع لعن یزید حیوۃ الحیوان مین مرقوم ہی کہانتک کلمات کفریہ کو نقل کیا جائے فقرہ اخیر سے معلوم کرلو انا الترحم علیہ فجائز الخ **جواب** حیوۃ الحیوان مین مذہب غزالی کو اسطرح لکہا ہی کہ یزید صحیح اسلام

وما صح قتله الحسین ولا امره ولا رضاه بذلک ومهما لم یصح ذلک لم یجز ان یظن ذلک به فان
اساءة الظن ایضا بالمسلم حرام انتہی سو اس عبارت کو آپنے خیانۃً باتمام نقل کیا بغرض انجاح
طعن کے حالانکہ علت عدم طعن ولعن کی اوس سے ظاہر ہی مع ذلک احقاق وغیرہ
کتب معتمدہ شیعہ سے تشیع امام غزالی کا ثابت ہی پس اگر غزالی اونکو سنی کہیے تو
حرف انصاف یہہ ہی کہ جسطرح غزالی قاتل حسین کو فاسق کہتے ہین اسیطرح قاتل
ذی النورین کو بہی پس اگر اونکو بنا بر تشیع عداوت امام حسین سے تہی تو چاہیے کہ
بنا بر تسنن ذی النورین سے بہی ہوتی حالانکہ کوئی عاقل اسکا قائل نہین **قولہ** بخاری نے
بعض خوارج سے اور ایک جماعت مطعون فیہم سے احتجاج کیا اور امام محمد باقر و جعفر صادق
علیہما السلام سے نکیا یہہ ظہور ہی اوسکے تعصب کا سنت مین ہکذا شان اکابرہم **جواب**
یہہ ظہور ہی آپ کی سرقت کا تشیع مین کیونکہ یہہ ساری عبارت بحر النفائس مین لکہی ہی بعینہا
اس خیال پر کہ بیٹے کو باپ کے مال مین تصرف جائز ہی علی الخصوص بمقابلہ اہلسنت وقت
حاجت ضروری کے اوسکو بے حوالہ کتاب نقل کیا سو بخاری نے مروان سے روایت
کی ہی نکسی اور خارجی سے اور وہ بہی بالانفراد نہین بلکہ ہمراہ اوسکے منور بن مخرمہ بہی ہی
اور وہ ثقہ ہی آور یہہ مقرر ہی کہ جب کوئی منافق مبتدع نقل کرنے بعض اخبار مین شریک
الحق ہو تو اوس سے اخذ کرنے مین مضائقہ نہین خصوصًا بخاری مین روایت مروان کی
باین صفت دو جگہہ سے زیادہ نہین ایک تو قصہ حدیبیہ مین دوسرے قصہ سبی طائف
و بنی ثقیف مین سو ان دونو مقام کو کسیطرح کا علاقہ عمل و عقیدہ سے نہین اسیطرح
روایت اوسکی بصفت مذکور اور جگہہ بہی ہی اور مدار روایت بخاری کا امام زین العابدین پر
ہی اور سند بہی اوسکی منتہی ہوتی ہی طرف انکے پس جس صورت مین کہ خود امام مروان سے
روایت کرین تو بیچارے بخاری کو اوسکی روایت سے بمعیت ثقہ کیا احتراز لائق ہی
معہذا بخاری نے ادب مفرد مین امام جعفر صادق سے روایت کی ہی اور نہج البلاغۃ مین بہی

روایت بخاری از خوارج

روایت بخاری از مروان با وجود ثقہ

روایت بخاری از امام جعفر صادق در ادب مفرد

کہ اخذ مروان اسیرا یوم الجمل فاستشفع الحسن و الحسین علیہما السلام الی امیر المومنین فکلماہ فیہ فخلی سبیلہ

قولہ احمد حنبل نے اپنی مسند میں لکھا ہی کہ لوگون نے بسبب عداوت کے اور بعضون نے بسبب خوف اعدا علی رضہ کے بہت فضائل علی کو چھپایا اور ظاہر نکیا اور بعضون نے احادیث خلاف اوسکے وضع کیئے اوسپر بہی فضائل علی اسقدر ہین کہ صحابہ مین سے کسی کے فضائل برابر پاسئے نہین جاتے **جواب** مسند احمد مین یہہ روایت کذائی پائی نگئی اور بر تقدیر ثبوت مراد نواصب ہین نہ اہل سنت والا احادیث مخالف فضائل علی ہمین منقول ہوتے اور تکذیب ابن عوی کے بشہادت اماسیہ ثابت ہی عبد الرزاق لاہجی شیعی نے گوہر مراد مین لکھا ہی درمیان علماے اہل سنت دور تر از عناد محدثین ایشان را یافتم کہ از فضائل حضرت امیر المومنین علیہ السلام باآنکہ مخالف معتقد ایشان ہست ہیچ پنہان نکردہ اند ہرچہ بایشان رسیدہ روایت کردہ اند و این از برکت ممارست فن شریف علم حدیث ہست انتہی **قولہ** حمیدی کہتا ہی کہ ابن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ بہت جھوٹ باندہتا ہی **جواب** یہہ روایت مفتری ہی اصل کتاب مین اوسکا ہرگز پتا نہین ان یقولون الا کذبا صحیح ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہی کہ قال لابی ہریرہ انت کنت الزمنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و احفظنا لحدیثہ اور دوسری حدیث سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلعم نے انکو دعا دی تہی قوت حافظہ کی اسلیئے جو حدیث آنحضرت صلعم سے سنتے اوسکو نہ بہولتے اور یہہ صحابہ صفہ سے تہے رفیق لیل و نہار نبوی اگر انکو احادیث نبوی یاد نہون تو پہر کسکو یاد رہینگی یہہ جہوٹ تہے ابوہریرہ پر باندہا ہی نہ ابن عمر نے صاحب کشف نے ابو اسحق سے نقل کیا ہی کہ ثبت عندنا فی الاحکام ثلثۃ آلاف من الاحادیث روی ابوہریرہ منہا الفا و خمسمائۃ و قال البخاری روی عنہ سبعمائۃ نفر من اولاد المہاجرین و الانصار و قد روی جماعۃ من الصحابۃ عنہ فلا وجہ الی رد حدیثہ بالقیاس اور کلام قاضی خان علی ما نقل فی الصوارم بہی اسکی تائید کرتا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** بخاری مسلم مین ہی کہ ابن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا ہی کہ رسول خدا نے حکم قتل سگ شکاری و سگ شبان کا نہین دیا اسیطرح حکم قتل

سگ زرعی کا بہی نہین یا عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ سگ زرعی کہتا ہی جواب اسکو نقل
تحفۃ الشیعہ سے سرقہ ہی اور اوسنے نزہۃ یتاال کشمیری سے اخذ کی ہی لیکن اسمین کوئی جہت
طعن کی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ مقصود ابن عمر کا یہہ ہی کہ سگ زرعی نزدیک ابوہریرہ کے تہا
اونہون نے اسکا حکم آنحضرت سے پوچہا ہوگا کیونکہ جو چیز جس شخص کے پاس ہوتی ہی اوسکو فکر
اوسکے مسئلہ کی ہوتی ہی اور جسکے پاس نہین اوسکو چندان طلب اوس مسئلہ کی نہین ہوتی چنانچہ
اسی جہت سے صحیح ترمذی مین بروایت عبداللہ بن مغفل آیا ہی کہ آنحضرت صلعم حکم دیا نگاہ رکہنے کلب صید
وکلب حرث وکلب غنم کا اور یہہ حدیث حسن ہی پس جس صورت مین کہ حکم سگ زرعی کا احادیث دیگر
سے بہی ثابت ہی اوسوقت تہا طعن ابوہریرہ پر بیجا ہی تمکو کہتے نے کا تاہی اسلئے اناپ شناپ
بکتے ہو وتفصیل فی المنتہی **قولہ** ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ اکذب الناس سول خدا پر ابوہریرہ تہا
سفیان ثوری اعتبار نہین کرتا اخبار ابوہریرہ پر مگر جو بقدر بہشت و دوزخ ہون ابوجعفر نے کہا
کہ قول ابوہریرہ کا ہمارے مشائخ مقبول نہین کرتے اسلئے کہ عمر بن خطاب نے اوسکو درہ
سے مارا اور کہا اتنے بہت حدیثین بنائی ہین یہہ حال ہی انکے راے کا ان کا واسطے دوسرون
جواب یہہ سب اقوال سرقہ ہین صوارم مجتہد جالبی سے بخیانت نقل اور اوسنے ان سب کو
ابن ابی الحدید سے نقل کیا ہی اور ابن ابی الحدید نے معارف ابن قتیبہ سے اور ابن قتیبہ شیعی ہی
چنانچہ اصل عبارت صوارم یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابوجعفر نقل میکند کہ او گفت ابوہریرہ
نزد شیوخ ما مدخول وغیر مرضی ست درباب روایت وعمر او را بدرہ زدہ وجزم بکذب او نمودہ
وفرمودہ قد اکثرت الروایۃ واحزبک ان تکون کاذبا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واز سفیان
ثوری مروی است کہ او از منصور بن ابراہیم التیمی روایت نمودہ کہ گفت ما کانوا یاخذون
عن ابی ہریرۃ الا ما کان من ذکر جنۃ او نار واز ابو اسامہ از اعمش روایت نمودہ کہ گفت بود ابراہیم
صحیح الحدیث وہرگاہ من از کسی حدیث مے شنیدم برو عرض میکردم پس یک روز آوردم
پیش او احادیث ابی صالح را کہ او از ابی ہریرہ روایت نمودہ ابراہیم گفت احادیث ابوہریرہ را

جواب طعن ... ابن عمر بر ابوہریرہ

۹ جواب طعن ... ابوہریرہ

بگذار انہم کانوا یترکون کثیرا من احادیثہ دیگری ست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمود الا ان
اکذب الناس او قال اکذب الاحیاء علی رسول اللہ صلعم ابوہریرة الدوسی الی قولہ ابن ابی الحدید بعد
نقل این روایات گفتہ کہ ابن قتیبہ تمام انچہ من ذکر کردم در کتاب معارف در ترجمۂ ابوہریرہ مذکور
ساختہ انتہی بلفظہ مختصراً پس جس صورت مین کہ یہہ سب روایات کتب شیعہ سے منقول ہوئی
تو کیا مساغ طعن بابت اسکے اہل سنت پر ہی خصوصاً جبکہ تشیع انکا باقرار اہل التشیع ثابت ہو
سبحان علی خان نے مکتوبات مطبوع مین لکہا ہی کہ ابن ابی الحدید معتزلی تفضیلی ست انتہی اور
تشیع اسکا مجلدات بحار الانوار مجلسی خاصتہ مجلد السماء والعالم سے بقرائن بلکہ بدلائل ثابت ہی
اور تصانیف علمائے ایران بہی اسی کی مقتضی ہی اور صوارم و حسام و ذوالفقار حائک جالسنی بہی
گواہ اس مدعا کی ہی کہ عبد الحمید بن ابی الحدید معروف بفاضل مدائنی شیعی ہی اسیطرح تشیع اوسکا باقرار
استرابادی و مازندرانی ثابت ہی اور ابو جعفر نقیب شیخ ابن ابی الحدید ہی اور رکیدت مین شیخ نجد
سے بہی سابق القدم ہی چنانچہ تالیفات و روایات اوسکے دلالت تامہ رکہتے ہین اوسکے
غلو رفض پر اور حال تشیع ابن قتیبہ صاحب معارف کا آیندہ آویگا پس جواب اس ہذیان کا اسیقدر کفایت ہی
کہ بموجب تصریح پسر صاحب صوارم نقل شیعی سنی پر حجت نہین کما قال طرفہ اینکہ روایات مذہب
خود سے آرد و اتباع از ما میخواہد کاش از کتب شیعیان این روایت را نقل میکرد باز اگر اتباع آن
میخواست چندان مستبعد نبود کذا فی رسالۃ الضیغمیہ بنا علی ہذا ہم کہتے ہین کہ طرفہ یہہ ہی کہ روایات
اپنے مذہب کے لاتے ہو اور اتباع ہمسے چاہتے ہو کاش ان روایات کو کتب اہل سنت سے
نقل کیا ہوتا اور پہر اتباع چاہا ہوتا کہ چندان دور نہ تہا یہہ حال ہی مولائے نا شیعہ کا واسطے
دوسرون پر حالانکہ ابوہریرہ وہ شخص ہین کہ صاحب کشف الغمہ نے لکہا ہی کہ امام محمد باقر نے
اونسے سند حدیث کی ہی اور صاحب تحفہ نے نقل فرمایا کہ جب معاویہ نے ابوہریرہ کو
شام سے طرف مدینہ کے واسطے خواستگاری ام خالد کے ساتھ یزید کے بہیجا تو اوسوقت
عبد اللہ بن زبیر و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن مطیع بن الاسود نے بہی اونکی زبانی پیغام

امنے امنے خطبہ کا دیا جب ابوہریرہ پہنچے ام خالد نے انسے مشورہ کیا ابوہریرہ نے آواز
بلند کہا کہ مین کسی کو برابر سبط رسول و قرۃ عین بتول کے نہین جانتا چنانچہ ام خالد نے انہین
کہنے پر اموال و متاع یزید سے دست بردار ہوکر نکاح اپنا ساتھ امام حسین علیہ السلام کے کیا
اور مشرف باین شرف ہوئی یہہ حال ہی الفت ابوہریرہ کا ساتھ اہل بیت نبوی کے علاوہ
اسکے تہذیب مین امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے ہونا ہریرہ کا اہل بیت مین نقل کیا ہی عجب ہی
کہ ہریرہ تو اہل بیت مین ہو اور ابوہریرہ محب اہل بیت بھی نہون لیکن تم کیا کرو تاثیر بغض صحابہ سے
دل سیاہ ہوگیا ہی ہر نور برنگ ظلمت نظر آتا ہی شعر اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ ؛ فلا غرو ان
یرتاب والصبح مسفر ؛ قولہ اس سے ثابت ہی کہ حق مین صحابہ کے واسطے مصلحت کے احادیث
وضع ہوئی ہین خصوصًا شان مین تینون نامور کے **جواب** وجہ تخصیص وضع حدیث
کی شان مین تینون نامور کے معلوم نہوئی اسلئے کہ وضاعین کذابین نے سب کے حق مین
احادیث وضع کئی ہین کیا شیخین اور کیا ختنین اور جو ایسی احادیث ہین وہ بقید وضع کتب
موضوعات مین مرقوم ہین اور اس سے موضوع ہونا کل احادیث فضائل خلفاء اربعہ کا لازم نہین آتا
اور یہہ عین انصاف اہل سنت کا ہی کہ باوجود اعتقاد حسن سیرت و سریرت خلفاء ثلثہ کے ہر حدیث
بے سند کو انکے حق مین قبول نہین کرلیتے جب تک صحت اوسکی ثابت نہو قال تعالی فبشر
عِبَادِی الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ہَدٰىہُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ہُمْ اُولُوا الْاَلْبَاب
قولہ قال الفیروزآبادی ما ورد فی شان ابوبکر فہی من المفتریات التی یشہد بدایۃ العقل بکذبہا
کذا فی سفر السعادۃ **جواب** عبارت سفر السعادۃ فارسی ہی نہ عربی ولفظہ ہکذا در باب
فضائل ابی بکر انچہ مشہور ترست از موضوعات احادیث ان اللہ یتجلی یوم القیامۃ للناس عامۃ
ولابی بکر خاصۃ الی قولہ امثال این از مفتریاتے ست کہ بطلان آن ببدایت عقل معلوم است
انتہی اس سے ثابت ہی کہ علی الاطلاق احادیث فضیلت ابوبکر موضوع نہین بلکہ جو مثل حدیث
مذکور کے ہین وہ موضوع ہین جنکے واسطے اظہار مہارت علم و مکیدت کے فارسی کو عربی

مشورہ ام خالد و الفت ابوہریرہ باہلبیت

وضع احادیث در حق خلفاء ثلثہ

سفر السعادۃ در فضائل ابوبکر

بنایا وہ بہی غلط ہی کہ صغانی اسکو موضوع بیحرف لکہا گو فی شان ابوبکر جالانکہ یہہ غلطی مبتدیان علم نحو پر
بہی مخفی نہین جیسا صاحب قاموس کے معتمد اگر نقل سفر السعادۃ نزدیک تمہارے سند ہی
توپہر اس قول ثالی نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکو سند نہین سمجہتے یعنی درباب فضل علی بن ابیطالب
احادیث بیشمار وضع کردہ اند الخ **قولہ** جامع ترمذی مین لکہا ہی من اراد ان ینظر الی آدم فی
علمہ الی آخر الحدیث فلینظر الی علی بن ابیطالب **جواب** ہمکو یہہ حدیث ترمذی مین نہین ملی ایسے
طوفانون سے سب شبہ اہل سنت لاجواب ہوجاوینگے اشعار سخن چینن را نتوانم چارہ کرد
کہ تا خود من نگویم او چہ چینند چو وصلے از مفتری نتوان برآمد کہ او از خود سخن سے آفرینند
قولہ علی خیر البشر بعدی من ابا فقد کفر فخر رازی نے اسکو ابن مسعود سے روایت کیا ہی
اور ہدایت السعداء مین بروایت حذیفہ مسطور ہی **جواب** یہہ رازی والد طوسی شیعی ہی
اور ہدایت السعداء کتاب مجہول الحال ہی فلا ینتہض الحجۃ علی اہل السنۃ اور کتب صحاح اہل سنت
مین اس حدیث کا اتا پتا نہین **قولہ** وایضا من الموضوعات اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم الی قولہ نقلہ المولوی عبد العلی فی شرح المسلم عنہ **جواب** جو جرح اس حدیث کی تم نے
نقل کی ہی وہ خاص ہی ساتہہ رواۃ مذکورہ کے اور روایت اوسکی اور راویون سے
کہ ثقہ ہین بطرق اخری بوجہ صحیح بہی آئی ہی اسلئے موضوع ہونا اوسکا مسلم نہین کذا فی البصرہ
والازالۃ والسیف اور عمدۃ المحدثین امامیہ حسام الدین محمد صالح بن احمد مازندرانی نے شرح
کافی مین فرمایا ہی کہ الحدیث معتبر وان کان الراوی کذوبا لان الکذوب قد یصدق اور
منتہی الکلام مین واسطے الزام شیعہ کے تصحیح مفصل اس حدیث کی ائمہ معصومین سے بدلالات
روایات معتمدہ کتب امامیہ نقل کی ہی فلیرجع الیہ **قولہ** عینی شرح بخاری وکتاب الترغیب
والترہیب اور امثال اوسکی سے کیفیت وضع حدیث کی معلوم ہوتی ہی صاحب شوق
مطالعہ سے لطف اوٹہا سکتا ہی اس مختصر مین گنجایش نہین کہ زیادہ اس سے
لکہون **جواب** وجہ عدم گنجایش کی یہہ ہی کہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام

فائدۂ ترمذی

فائدہ [illegible]

وَمَن يُرِدْ اَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ورنہ ظاہر ہی کہ جو احادیث
موضوعہ فضائل اصحاب یا مسائل کتاب مین وضاعین کذابین نے بنائی ہین وہ کتب موضوعہ
مین بقید وضع مرقوم ہین اونکو کوئی سنّی صحیح و ثابت نہین جانتا کہ طعن و تشنیع مخالف اونپر
وارد ہو اور کتب اس فن کی بہت ہین جیسے موضوعات ابن جوزی اور دُرّ ملتقط صغانی
اور موضوعات جوزقانی و قزوینی و مختصر صاحب قاموس و مقاصد سخاوی و تمیز الطیب من الخبیث
و ذیل موضوعات ابن جوزی للسیوطی و کتاب وجیز للسیوطی و للآلی مصنوعہ للسیوطی و تخریج
الاحیاء للعراقی و تذکرہ ابن طاہر فتنی اور یہہ قسم خاص ہی ساتہہ احادیث موضوعہ کے
اور جیسے مصنفات ابن حبان و عقیلی و ازدی فی الضعفاء و افراد دارقطنی و تاریخ خطیب و
حاکم و کامل ابن عدی و میزان ذہبی اور یہہ قسم خاص ہی ساتہہ رجال کذابین و ضعفاء
کے اور انکے مصنفین نے ترجمۂ احوال مین حال ضعف و وضاعت حدیث و رجال کا بیان
کر دیا ہی پس جو احادیث سوا انکے ہین اور کتب صحاح مین بقید صحت موجود ہین وہ سب کے
حجت ہین اونکو کسی نے موضوع کہہ کے استدلال نہین کیا کہ محل طعن ہو بخلاف شیعہ کے
کہ ائمہ برحق نے انکے محدثین کے حق مین فرمایا ہی یفتری علینا اہل البیت ویروی عنا
الاکاذیب اور انتحال و تحریف کرنا قدما و خلف امامیہ کا کتب معتمدہ شیعہ مثل کتاب حسن و
افادات شیخ الطائفہ و تفسیر حسن عسکری و احقاق الحق و افادات و ہفوات کنتوری سے
ظاہر ہی کہ اصل قصہ کیا ہوتا ہی اور محدثین مخدثین انکے اوسکو کہان تک پہنچاتے ہین
اور کیا چیز بناتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی ازالۃ العین مین لکہی ہی اسی جہت سے کوئی
حدیث احادیث امامیہ سے مطابق قرآن نہین ہوتی جسکو ملاؤ وہ مخالف کتاب اللہ ہی
بلکہ انکے راوی جاہل گنوار تہے کلام ائمہ کو مطلق نہ سمجہتے تہے اور احادیث ائمہ کو بسبب بے علمی کے بتغییر
الفاظ و عبارت نقل کرتے تہے چنانچہ صاحب شافی شارح کافی کلینی نے شرح باب فی الغیبۃ مین لکہا ہی
اقول لا ئمۃ علیہ السلام کانوا اکمل ہذہ الامۃ وہم فصحاء وکلامہم دون کلام اللہ و رسولہ و فوق کلام

ف: بیضیت وضع احادیث

ف: اسامی کتب موضوعات

ف: مفتری و کذاب بودن روات شیعہ

ف: [illegible] روات شیعہ

الائمۃ والرواۃ یردون کلامہم ویتسامحون فی الفاظہم ولہٰذا یشیع فی الفاظہم عدم السلاستہ انتہی اور شرح باب ابطال الرویۃ مین لکہا ہی ولما کانت ہذہ الاحادیث من تقریرات الرواۃ فان رایت القصور فی عباراتہا فہو من الرواۃ لانہم کانوا فی الاکثر عامیین رضوان اللہ علیہم والائمۃ علیہم السلام اعلی واجل من ان یکون عباراتہم قاصرۃ فانہم علیہم السلام فی اعلی مراتب الکمال وفی عرشہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ انتہی پس جب یہ اشخاص بسبب بے علمی کے مطلب عبارت ائمہ کو نسمجھے اور اسکو بے طور تغیر دیا تو انکی روایت واحادیث کا کیا اعتبار یہی دلیل موضوع ہونے اخبار امامیہ کی کافی وشافی ہی اسیطرح مجلسی نے بحار مین اور شیخ الطائفہ نے علل الشرائع مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہی لاتکذبوا الحدیث اتاکم بہ مرجی ولاقدری ولاخارجی نسبۃ الینا فانکم لاتدرون لعلہ شئی من الحق فتکذبوا اللہ فوق عرشہ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امامیہ کو احادیث مخالف بہی جائیے قیل وقال نہین بے عذر اوسکو قبول کرنا چاہیے پس معہذا طعن کرنا تمہارا انکی بروایات ہی شعر چشم کشائی بعیب دگران ❊ چون نہی در عیب خود کوری ازان ❊ قولہ کتب سیر مین ہی کہ معاویہ نے ایک جماعت صحابہ وتابعین سے کہا کہ قبح جناب امیر کو پیغمبر خدا سے روایت کرو چنانچہ اونکے ابوہریرہ وعمرو بن العاص ومغیرہ صحابہ سے اور عروہ بن زبیر وکعب احبار وغیرہم تابعین سے معروف ہین جواب یہہ روایت جسکو تمنے مصدر بلفظ کتب سیر کیا ہی ابن ابی الحدید شیعی معتزلی نے لکہی ہی نہ کسی سنی نے اور اوس سے مومن جانسی نے رسالہ ضیغمیہ مین نقل کیا ہی اور تمنے ضیغمیہ سے سرقہ کی اصل عبارت یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابوجعفر اسکافی روایت نمودہ کہ معاویہ قومی از صحابہ وتابعین را معین کردہ بود کہ اخبار قبیحہ کہ متضمن طعن بر امیر المومنین علی بن ابی طالب باشد وضع نمایند وایضا روایت نمودہ کہ کسی کسی از صحابہ از جانب معاویہ سالانہ می یافتند تا احادیث خاطر خواہ او وضع نمایند انتہی اور یہی عبارت صوارم مین ہی سو یہہ بات اگر صحیح ہوئی تو آخر کل یا بعض روایات مذکور کتب اہلسنت مین مسطور ہوتی حالانکہ ایک حدیث بہی اس قسم کی کسی کتاب ضعیف

اور صحیح میں پائی نہیں جاتی بلکہ جو احادیث موضوعہ حق مرتضوی میں کتب موضوعہ اہل سنت میں
لکھی ہیں وہ بھی بابت فضائل ہیں نہ بابت فضائح و قبائح معہذا اصحاب و تابعین مذکورین مناقب
مرتضوی میں پیش قدم جماعت اصحاب و توابع ہیں کما دلت علیہ کتب صحاح اہل السنۃ **قولہ** ابن
ابی الحدید کہتا ہی کہ ایک جماعت اہل سیر سے متفق ہی اسبات پر کہ علی نے فرمایا کہ کعب کذاب ہی
اور وہ منحرف تھا جناب امیر سے **جواب** روایات بیشمار ملا مجلسی کی دلالت کرتے ہیں تشیع و اخلاص
کعب حبار پر چنانچہ بحار الانوار میں بروایت حسن مجتبی جناب امیر سے مروی ہی کہ میں اور کعب احبار
پاس عمر بن خطاب کے بزمانہ خلافت فاروقی بیٹھا تھا عمر نے کعب سے پوچھا کہ اعلم امت بعد حضرت
موسی کے کون تھا کعب نے کہا کہ یوشع بن نون اسیطرح ہر وصی بعد نبی کے اعلم و افضل امت کا
ہوتا ہی عمر نے کہا کہ وصی ہمارے پیغمبر کا ابوبکر ہی کعب نے کہا حاشا کہ ابوبکر وصی ہو بلکہ وصی پیغمبر آخر
الزمان کا علی بن ابیطالب ہی اور اس دعوی پر بہت دلائل و براہین اور قصے تا بیشتر بیان
کئے ہیں کہ بجہت محافظت تطویل کے بقدر ضرورت پر اکتفا کیا پس با وجود ایسے روایات کے
منحرف ہونا کعب کا جناب مرتضوی سے بغایت بعید ہی فافہم **قولہ** علی بن محمد بن یوسف نے کتاب
الاحداث میں لکھا ہی الی قولہ یہہ ہی حال مجمل حریفونکا **جواب** یہہ کتاب مجہول الحال ہی کوئی سنی اوسکو
نہیں پہچانتا اور نقل ایسی کتاب سے جائز نہیں خصوصًا بمقابلہ خصم کہ جز مسلمات اوسکو ماننے گا
یہہ احداث تمہارا ہی نہ علی بن محمد کا **قولہ** عہد معاویہ سے اوائل عہد عمر بن العزیز تک نوبتہ سال
بر سر منبر سب و لعن جناب امیر و یاران جناب امیر مثل مالک اشتر وغیرہ جاری ہی یہانتک کہ بقول
ابو الفداء و صاحب استیعاب ۹۹ ہجری و بقول صاحب حبیب السیر سال یکصد ہجری میں عمر بن
عبد العزیز نے ممانعت کی میں کہتا ہوں انکے حق میں کوئی سنی دم نہیں مارتا **جواب** سابق
گذر چکا کہ باتفاق فریقین روایت کتب تاریخ معتبر نہیں علی الخصوص روایت تاریخ شیعی ہو
مثل حبیب السیر علاوہ اسکے جس صورت میں جناب امیر سب و لعن سے منع فرمادیں تو سنیوں کو
کیا لائق ہی کہ خلاف اوسکے اقدام کریں مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں لکھا ہی کہ اہل کوفہ مابین

لعنت کردند و معاویہ را دشنام میدادند منع فرمود آن لعنت کردن و دشنام دادن را
انتہی بلفظہ اور فخر الدین نجفی نے مجمع البحرین مین لکہا ہی کہ السب الشتم والشتم السب بان
تصف الشئی بما ہو ازراء و نقص انتہی بحروفہا اور یہہ عبارت دال ہی عدم تفاوت سب و شتم و لعن پر
وہو المطلوب اور نہج البلاغۃ مین ہی انہ لما سمع اصحابہ یسبون اہل الشام قال انی اکرہ لکم ان تکونوا
سبابین متعہدا سنیونکے دم مارنے کا یہہ حال ہی کہ انکار سعد بن وقاص کا والی شام پر
اور انکار تمامی اہل مدینہ منورہ کا عامۃ اوضاع یزید پر اور انکار شدید زید بن ارقم کا ابن زیاد ملعون پر
بابت بے ادبی کرنے اوسکی کے ساتہہ سر مبارک امام حسین علیہ السلام کے اور انکار معاویہ بن
یزید رحمہ اللہ تعالی کا اپنے جد و پدر پر علی روس الاشہاد بر سر منبر وقت خلع خلافت کے اور انکار
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا بلکہ برہم کرنا ان رسوم بد کا اور جاری کرنا تعزیر کا بعض مرتکبین
سب وغیرہ پر شہرت و ظہور مین کالنور علی شاہق الطور ہی اور کتب صحاح و کتب تواریخ سنیونکے
اوس سے مملو اور احتجاج طبرسی مین رد حضرت امام حسن کا والی شام و عمرو بن العاص و امثالہما پر
بنہایت کثرت و شناعت مذکور پس انکار آنکا بطور سلب کلی کہ در حق ابن کسان احدی از سنیان حرف
تمیز نداند انتہی بلفظہ قابل تماشائے اہل بازار دو کاکین ہی فاعتبروا منہ یا اولی الابصار **قولہ** جو دیکہا کہ قتل عثمان
مین کئی ہزار صحابہ و تابعین و اہل اسلام و ضماوید شام متفق ہین اور معاویہ نے جناب امیر سے
لڑائی کر کے حکم دشنام عام دیا اسلئے اپنے عقائد مین لکہا ہی کہ سب شیخین کفر ہی اور سب
ختنین فسق جواب شرکت کئی ہزار صحابہ و تابعین کی قتل عثمان مین محتاج بیان سند ہی اور
تفرقہ درمیان سب شیخین و ختنین کے قول قدماء اہل سنت ہی اور متاخرین اب تفرقہ نہین کرتے
وجہ قبول قول کی یہہ ہی کہ بنیاد احکام شرع کی ظاہر پر ہی نہ باطن پر مثلا جو کوئی سجدہ بت کا کرے
یا قرآن کو معاذ اللہ قاذورات مین ڈالے اوسکو حکم کفر کا دیا جاویگا اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات
ممتنع ہی کہ تحلیل بت کا از روئے اعتقاد کے یا ڈالنا مصحف کا قاذورات مین از روئے عناد کے نہوا ایسا ہی
جو کوئی سب شیخین کرتا ہی اوسپر حکم کفر کیا جاتا ہی اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات محال ہی کہ ساب

شیخین کا منکر اونکی خلافت کا نہو اسواسطے کہ وجہ لعن کی شیخین مین بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے سواے امر خلافت کے اور کچھ معلوم و مشہور نہین اور یہہ انکار مفضی ہوتا ہی طرف انکار طبقہ اول
تواتر کے جسپر ثبوت نبوت کا مدار ہی تو سب شیخین بے شبہہ کفر ہی اور وقوع سب کا اہل عصر سے نسبت
حضرت عثمان ذی النورین کے مبتنی ہی اوپر حمایت مروان کی اور وقوع سب کا اہل شام سے نسبت
حضرت امیر علیہ السلام کے جسکی حکایت اہل تاریخ کرتے ہین تبنی ہی اوپر عدم قصاص قتلہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے کہ فی الواقع یہ وجوہ صحیح موجب ہی تو یہہ سب کرنے والا انکا کافر بھی نہین بلکہ
فاسق ہی اور فاسق لائق لعن کے نہین اسلیے کہ کفر منحصر ہی انکار الوہیت و رسالت مین اور جو
راجع ہو طرف اوسکے دوسری وجہ یہہ ہی کہ حضرت ختنین نے اپنے سابین کو حکم کفر کا نہین فرمایا
چنانچہ مشکوۃ مین ہی کہ جب خوارج نے محاصرہ حضرت عثمان کا کر لیا اور مسجد نبوی مین امام اپنی طرف
سے مقرر کیا اور جناب ممدوح پر سب کی تو اوسوقت لوگون نے اونسے پوچھا کہ تم امام عام ہو
اور جو بلا تمیز اوترے ہی وہ تم دیکھتے ہو اور امام فتنہ ہمکو نماز پڑھاتا ہی اب کیا کہتے ہو حضرت
عثمان نے کہا کہ بہت اچھی چیز نماز ہی جسکو لوگ عمل مین لاتے ہین سو جب لوگ اچھا کام کرین تو
اونکے ساتھہ اچھا کام کرو اور جب برا کام کرین تو اونکی بدی سے بچو الغرض اجازت دی کہ نماز
سات ان بتدعین کے پڑہو اور حکم کفر کا نہین کیا اور اگر حکم کفر کا کرتے تو کیونکر نماز ادا ہوتی
اسیطرح جناب امیر سے دارقطنی وغیرہ مین مروی ہی کہ جب اون سے حال باغیون کا پوچھا کہ اونکے
حق مین کیا اعتقاد کرین فرمایا اخواننا بغوا علینا یعنی ہنوز مسلمان ہین لیکن بسبب بغاوت کے
مرتکب کبیرہ و بدعت کے ہوئے ہین اسلیے اہل سنت سب ختنین کو فسق و بدعت کہتے ہین لیکن بحت
و فسق عظیم بخلاف سب شیخین کہ اوسمین اس قسم کے آثار وارد نہین اگر کوئی کہے کہ ختنین نے کسواسطے
حکم کفر کا اپنے سابین پر نکیا حالانکہ قیاس مع ادلہ صحیحہ اوسپر قائم ہین تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ حضرات
ختنین نے شہاب مبتدعین کو نظر باحتیاط تکفیر مسلمان معتبر رکھا اور جانا کہ تغییر سب شیخین کا
حضرت عثمان سے اور تہمت قتل عثمان کی حضرت علی پر اسقدر انکے اذہان مین راسخ ہی کہ

کہ ہرگز احادیث مناقب علو درجات ہماری کو خاطر مین نہین لاتے یا اوسمین تعمق نہین کرتے
اور بعض آیات قرآنی کے ساتہہ متمسک ہین گویا براہ تعصب بنداری انکار مین افراط کرتے ہین نہ یہہ کہ واشتہ
منکر احکام قرآن و ضروریات دین ہین گو یہہ بات لازم سب طعن ہوا اسلیئے کہ لزوم کفر کفر نہین ہوتا
بلکہ التزام کفر کفر ہی اسلیئے شبہہ کی جگہہ انکی تکفیر سے احتراز فرمایا سبحان اللہ یہہ کیا مرتبہ احتیاط کا
ہی جو جناب عثمان اور حضرت امیر سے وقوع مین آیا لیکن متاخرین اہل سنت نے جب دیکہا کہ اب وہ سب
شبہے زائل ہو گئے اور حق باطل سے ممتاز ہو گیا اور تہمتین اون مبتدعین کی بے اصل محض نکلین
اور تتبع احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ منکرین ختنین کے
معاملہ کفار کا سا کیا جسطرح ترمذی مین ہی کہ جنازہ ایک شخص کا آنحضرت کے سامنے لائے
تاکہ اوسپر نماز پڑہین آپنے نماز نہ پڑہی اور نہ اورونکو حکم دیا نماز پڑہنے کا اوسپر جب پوچہا تو فرمایا
کہ یہہ عثمان کو دشمن رکہتا تہا مین بہی اوسکا دشمن ہون اسیطرح حق مین منکرین جناب امیر کے فرمایا
چنانچہ صحاح احادیث مین آیا ہی کہ دوستی علی کی نشانی ایمان ہی اور دشمنی علی کی نشانی نفاق
کی اور آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا تجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکہتا تجکو مگر منافق اور آیا ہی اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ اسلیئے اب حکم ساتہہ کفر سابّ ختنین کے کرتے ہین اور
یہی مذہب منصور و مفتی بہ ہی اور قیاس بہی یہی چاہتا ہی کہ سبّ ان سبکی کفر ہو اسلیئے کہ بزرگی
و علو مرتبہ سبکا متواتر و ضروریات دین سے ہی قولہ کہتے ہین کہ محاربہ علی و معاویہ کا بابت
ریاست کے تہا نہ امر دین مین دونو برسر حق تہے معاویہ مجتہد خاطی مستحق ایک ثواب کا ہی اور
قاتل و قتیل دونو بہشتی اسجگہہ محدثین اپنی کتب صحاح کی اور آیات محکمات بہول گئے آنحضرت نے
من سبّ علیا فقد سبّنی ومن سبّنی فقد سبّ اللہ عزوجل ومن سبّ اللہ عزوجل اکبہ اللہ علی منخریہ
فی النار اخرجہ الکنجی وغیرہ الی قولہ اخرجہ الحافظ النمری واخرجہ الطبرانی وابن عساکر والخطیب وقال
تعالی الذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم تحقیق بموجب حکم خدا و رسول دشمنان نفس رسول
مستحق لعنت خدا و الناس وملائکہ اجمعین ہین اور بموجب خبر لایحب علیا منافق ولا یبغضہ

مومن اخرجہ الترمذی مفتشین اسکے داخل حکم اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ مین الخ انتہی
حاصل جواب اگرچہ علمای ماوراء النہر و متقشفین فقہا ساری حرکات و جدال و قتال کو جو معاویہ سے
نسبت جناب امیر کے وقوع مین آئے محمول خطاے اجتہادی پر کرتے ہین لیکن محققین اہل حدیث نے
بعد تتبع روایات صحیحہ کے یون معلوم کیا ہی کہ یہہ حرکات خالی نہین ہی شائبہ نفسانیت و حمیت
امویت اور تعصب قرابت سے جو معاویہ کو ساتھہ حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے حاصل تہی
معہذا غایۃ ما فی الباب اسقدر ہی کہ ارتکاب کبیرہ و بغی و فسق ہی سو فاسق مستحق لعن نہین پس اگر
مراد سبّ سے اتنی ہی کہ اس فعل کو بد جانین اور بد کہین تو بے شبہہ نزدیک محققین کے یہہ
امر واقع ہی اور اگر مراد لعن و شتم ہی تو معاذ اللہ کوئی مسلمان اوسکا قائل نہین اسلیے کہ نزدیک
اہل سنت کے صاحب فسق و مرتکب کبیرہ لائق استغفار کے ہی بلکہ استغفار اوسکے حق مین مامور
ہی پس لعن حرام ہوئی خاصۃ جس صورت مین کہ مرد صحابی ہو اور سوقت شفاعت رسول و عفو صاحب
حق مثل جناب مرتضی اوسکے حق مین نسبت اور فساق و اہل کبائر کے زیادہ تر متوقع و مأمول
ہی اور یہہ بات ہی بالقطع معلوم و متحقق ہی کہ عہد نبوی مین بعضے صحابہ مرتکب کبیرہ ہوئے جیسے ماعز
سلمی وغیرہ اور ان سے زنا و شرب خمر وغیرہ ہوگیا اور جیسے حسان بن ثابت کہ شریک قذف
عائشہ صدیقہ ہوگئے تھے ولیکن آنحضرت نے انپر حکم کفر کا جاری نہین فرمایا باوجودیکہ ہنوز قذف عائشہ
قرآن مین منصوص التحریم بھی نہوا تھا بخلاف اسوقت کے کہ اب قاذف عائشہ بلا شبہہ کافر ہی بسبب
انکار نص قرآن کے اور مدار محبت دینی کا صرف ایمان پر ہی اور قرآن سے معلوم ہوتا ہی
کہ ولایت اور محبت مومنین کی کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ سے زائل نہین ہوتی قال تعالے
اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا مراد دو طائفہ سے بنو سلمہ و بنو حارثہ ہین کہ
جنگ احد مین قبل قتال کے باغوائی عبد اللہ بن ابی منافق قاصد فرار ہوے تھے کہ بالاجماع
کبیرہ ہی خصوصا ایسے جہاد سے جسمین پیغمبر بنفس نفیس حاضر ہون اور وہان ہلاک پیغمبر مخطور بلکہ مظنون
ہو سو باوصف اسکے حق تعالے نے ولایت ان دونو طائفہ کے ہات نہ اوٹھایا بلکہ اونکو مومنین

منشاء حرکات و مشاجرات معاویہ رضی اللہ عنہ

مدار محبت دینی

فرمایا کہ علی اللہ فلیتوکل المومنون پس معلوم ہوا کہ اسقدر محبت باوجود کبائر کے بسبب ایمان کے
لابد ہونا گزیر ہی اور مدار عداوت مطلقہ دینی کا کفر ہی ہی تو ہر کافر کو دشمن رکھنا چاہیئے کما قال تعالیٰ
لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء اور یہہ بات بالاجماع ثابت ہی کہ صحابہ سے کوئی امر موجب
کفر و حبط اعمال کا صادر نہین ہوا مگر یہی مخالفت یا محاربت حضرت امیر کی بابت خلافت کے
جیسا شیعہ کو وہم ہی سو یہہ دونو امر موافق تحقیق معتبرین شیعہ کے کفر نہین ہین اور جب کفر نہوی
تو مرتکب انکا دشمن بھی نہوگا کتاب نہج البلاغۃ مین کہ نزدیک شیعہ کے حرف حرف اوسکا متواتر
جناب امیر رح سے مروی ہی اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج
والشبہۃ والتاویل یہہ صریح ہی اسبات مین کہ محارب حضرت امیر کا مسلمان ہی نہ کافر اور
محاربہ اوسکا مبنی ہی اشتباہ و تاویل پر جسکو بلفظ خطے اجتہادی تعبیر کیا جاتا ہی اسیطرح
صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی دلیل اسلام معاویہ کی ہی اسلیئے کہ اطاعت کافر کی درست نہین خصوصاً
ایسے امام معصوم سے کہ نمبر ثانی ائمہ ہدی ہین ہو خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقاید مین
لکہا ہی کہ کفر نام ہی عدم ایمان کا خواہ بضد ہو یا بے ضد اور فسق خروج ہی طاعت خدا سے
مع ایمان کے اور نفاق اظہار ایمان ہی باخفاء کفر اور فاسق مومن ہی مطلقاً اور عذاب صاحب
کبیرہ کا منقطع ہی اسلیئے کہ مستحق ثواب ہی بنا بر ایمان انتہی حاصلہ پس ثابت ہوا کہ صاحب کبیرہ
و صاحب فسق ہنوز مومن ہی علی الاطلاق اور لعن و تبرا اوسپر جائز نہین بلکہ مستحق عفو و مغفرت
ہی و لائق شفاعت و دخول جنت گو بعد العذاب ہو کما جاء شفاعتی لاہل الکبائر من امتی
اور ظاہر بھی یہی ہی اسلیئے کہ تبرا و لعن اوسوقت روا ہی جب کوئی جہت محبت کی موجود نہو
اور یہہ خاص ہی موت علی الکفر سے کیونکہ بعد کفر کوئی عمل خیر باقی نہین رہتا اور جب تک فسق
وارتکاب کبیرہ ہی تب تک ایمان و اسلام باقی و برقرار ہی گو فسق و عصیان مکروہ ہی شعر اذ تجرید
طوسی مین لکہا ہی کہ احباط عمل باطل ہی اسلیئے کہ مستلزم ہی ظلم کو لقولہ تعالیٰ من یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ پس جبتک کہ کفر متحقق نہو کوئی عمل حبط نہین ہوتا اور مرنا معاویہ کا کفر پر بطرح

ثابت نہین ہوایت امر فسق لیصدور کبیرہ ہی اور یہ موجب نص نہج البلاغۃ وعبارت تجرید موجب
نفی اسلام و لعن و تبرا نہین آور ملا عبداللہ مشہدی نے کہ معتبرین شیعہ ہی کما نقل عنہ صاحب
التحفۃ قدس اللہ سرہ لکھا ہی کہ محارب حضرت امیر کا کافر نہین بلکہ فاسق و صاحب کبیرہ ہی اسلئے
کہ اوسنے تکذیب نص پیغمبر کی نہین کی بلکہ بسبب تاویل باطل یا انکار نص کے محاربہ حضرت امیر کو
روا کہا تو فسق اعتقادی ہوا نہ کفر انتہی آور خواجہ نصیر نے جو کہدیا کہ مخالفوہ فسقہ ومحاربوہ
کفرہ سو یہہ قول بسبب مخالفت نص نہج البلاغۃ اور تصریح ملا مشہدی و صلح امام حسن بلکہ
خود قول خواجہ کے کہ سابق تعریف کفر مین گذرا ساقط از اعتبار و غیر مستند بدلیل بلکہ
تحکم بحت ہی پس امر محقق باتفاق فریقین اسیقدر ہی کہ محاربہ جناب امیر کا بغی ہی اور بغی فسق
ہی نہ کفر اور وہ بھی اگر مبنی شبہ و تاویل پر ہو تو مبنی خطاء اجتہادی ہی آور ہو جانا آزردگی
و ناخوشی کا درمیان بزرگون کے باعتبار امور دنیا کے کثیر الوقوع ہی لیکن جانبین سے
کوئی مستحق اہانت و تحقیر کا نہین ہوتا جسطرح درمیان یوسف علیہ السلام اور اونکے اخوان
کے اتفاق ہوا اب ہمکو سوا اسکے کیا چارہ ہی کہ سب کو تعظیم یاد کرین اسیطرح نزدیک
شیعہ کے درمیان ائمہ زادون کے بابت امامت کے بڑا اختلاف و مناقشہ ہوا ہی لیکن ایک نے
دوسرے کی تحقیر یا اہانت نہین کی بلکہ تعظیم کو ملحوظ رکھا پس جو وجہ اس تعظیم کی نزدیک شیعہ کے
ہو وہی وجہ اہل سنت کی طرف سے حق مین امیر معصوم و معاویہ خاطی کے قبول فرماوین
اور صاحب فسق و کبیرہ کو لعن و تبرے سے معذور رکھین اسلئے کہ وہان بھی سوائے ایک شخص کے
دوسرا معصوم نہوا اور جانب مقابل غیر معصوم ہونگے آور اس تقریر سے جو استدلال آپنے
احادیث و آیات مذکورہ سے کیا تہا بالکل ہباء منثورا ہو گیا سمہذا روایت کنجی شیعی و ہمیری
وغیرہ کو حدیث صحیح و کتب صحاح اہل سنت سے قرار دینا دلیل جہل و عناد ہی آور حال تخریج ابن عساکر
و خطیب و طبرانی وغیرہ کا بتفسیر معلوم ہو چکا ہی کہ تخریجات انکے مخصوص ہین ساتہہ ضعاف
و موضوعات کے باوجود اسکے انہون نے حکم ساتہہ صحت حدیث کے نہین کیا اور نہ ان مآخذ

حاشیہ؟ ــــــ

مین حکم لعن و تبرا کرنے ساب و محارب حضرت امیر کا ہی کہ مدعا پر منطبق ہون نہایت یہہ ہی کہ
سب مرتضی حکم سب خدا و رسول مین ہی سو یہہ مضمون نسبت جمیع اصحاب کے عموما وارد ہی عن
عبد اللہ بن معقل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی
من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اخرجہ الترمذی اور معاویہ بے شبہ صحابی ہین اور انکے
حق مین بعض احادیث بہی وارد ہین اسلیئے اہلسنت انکو برا نہین کہتے اور سابق لعن کرہ لکم
ان تکونوا سبابین کذا فی نہج البلاغۃ و عبارت تذکرۃ الائمہ وغیرہ گذر چکی ہی پس معلوم
نہین کہ کون اپنے نصوص صحیحہ کو بہول گیا تم یا ہم **قولہ** قطع نظر فضائل صحابہ کے جو
شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ حتی کہ مرزا مظہر جان جانان و مولوی فخر الدین دہلوی وغیرہ
بین زمین و آسمان ایک کیا ہی اور انکی کتب احوال کو بذوق و شوق تمام پڑہتے ہین اور بعض
اوراد و ادعیہ مرویہ فقرا کو بامید ثواب عظیم و نجات از جحیم تلاوت کرتے ہین اور جب
کوئی منقبت جناب مشکل کشا وغیرہ ائمہ ہدی کی بیان کرتا ہی تو دل سے نہین سنتے
اور اگر بجائۂ فصاحت و بلاغت سنتے ہین تو ہرگز اعتقاد اوسکے صدق پر نہین
کرتے بلکہ از رہی استعجاب کے ایک دوسرے کو چشمک مارتے ہین اور قائل کو رافضی
کہتے ہین **جواب** وجہ فرط اعتقاد اہل سنت کی نسبت حضرات صوفیہ قدس اللہ
اسرارہم کے بطور تحقیق یہی ہی کہ یہہ سب ظاہر و باطن مین مستفیض و مستفید ہین جناب
مشکل کشا و ائمہ ہدی سے اور اونکے وظائف و ملفوظات گویا عین اونکے کلمات
و اوراد ہین بسبب اتحاد فن و وحدت ملت کے بحد سے کہ امتیاز و جدائی فیما بین عسیر
بلکہ متعذر ہی **شعر** این جاز فیض پیر مغان بزم وحدت است ❊ در پردہ دارد مین
کثرت نمائی را ❊ جو کمالات و فضائل کہ حق تعالی نے ائمہ کو بخشے تہے وہ سب
اولیاء امت کو اون سے بالاستحقاق حاصل ہوئے اب اونکی غیبت مین اہل کرتہ

ہین اور اکثر انہین جو سر سلسلہ ہین وہ اولاد ائمہ ہدی ہین اور جامع ہین درمیان نسبت دینی اور اتحاد طینی کے فحبذا الوفاق ونعم الاتفاق جیسے حضرت اعظم کہ حسنی حسینی ہین آور جیسے سید معین الدین چشتی آور شیخ ابو الحسن شاذلی وغیرہم اور منتہی کل سلاسل ولایت کا نزدیک اہل سنت کے ائمہ ہدی ہین لا غیر چنانچہ کتب تصوف شاہد اس مدعا کی ہین اور غالبا عبارات اور اکثر مشائخ کے الفاظ وکلمات ائمہ ہدی ہین کہ طبقۃً بعد طبقۃٍ منقول ہوتے رہے اسلئے گئی اوسکے پڑہنے مین توقع برکت وقبول رکہتے ہین اور جن خطائف وادعیہ کو شیعہ نے طرف ائمہ ہدی کے نسبت کیا ہی وہ فی الواقع عبارت اکابر طائفہ ہین نہ حضرات ائمہ ہدی راوی اوسکے وہ لوگ ہین جنکو ائمہ نے اپنے مجالس سے نکالدیا اور کذاب ومفتری ٹہیرایا معہذا جب اونکو قرآن سے ملاؤ تو بڑا اختلاف پاؤ اس سے ثابت ہوا کہ وہ ائمہ ہدی سے ماثور نہین ہین ورنہ جسکا قرآن کا ساتہہ ہو گیا ممکن ہی کہ اوسکی ایسی بات ہو جس صورت مین کہ نزدیک شیعہ کے حضرات صوفیہ صافیہ کہ مقتبس انوار اہل بیت نبوی ہین صرف نظر بانتساب مذکور ایسے باقدر ہون تو کلام ائمہ ہدی کہ شیخ المشائخ صوفیہ اہل سنت ہین اگر بوجہ صحیح ماثور ہون کیا کہہ بہکت ہوگی یہہ امر معقول ہر احمق وغبی ہی چہ جائے ذکی ولیکن شعر گر نہ بیند بروز شپر چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛ اور جواب الزامی یہہ ہی کہ جب صاحب نواقض الروافض نے انکار صوفیہ کو طرف امامیہ کے نسبت کیا تو قاضی نور اللہ شوستری نے رد تشنیع اوسپر کیا اور صاحب جامع الاسرار سے حصر تصوف حقیقی کا تشیع مین اور حصر تشیع حقیقی کا تصوف مین نقل کیا چنانچہ عبارت مصائب قاضی کی شوکت عمریہ مین لکہی ہی اور مفاد اوسکا یہہ ہی کہ صوفی حقیقی نہین ہوتا مگر شیعی امامی اور شیعی حقیقی نہین ہوتا مگر صوفی اور تفصیل اسکی مجالس المومنین سے معلوم ہوگی کہ کسقدر صوفیہ اہل سنت کو عداد شیعہ مین گنا ہی بنا علیہ جو درمیان تشیع وتصوف کے فرق کرے وہ مکابر ہی یا جاہل آور اہل سنت نے احوال وفضائل اہل بیت مین کتب مجلدہ مستقلہ لکہے ہین جیسے فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ وذخائر العقبی فی مودۃ اہل القربی و

ف حصر تصوف وتشیع بالعکس

ف اسامی کتب فضائل اہل البیت

وکتاب الخصائص فی منقبت علی بن ابیطالب وشواہد النبوۃ واحیاء المیت وسند السعادات حتی کہ
ابن یونس مجتہد شیعہ نے صراط مستقیم مین لکہا ہی کہ ابن جریر نے کتاب یوم الغدیر وابن شاہین نے کتاب
المناقب وابن ابی شیبہ نے کتاب الاخبار والفضائل المرتضویہ وابو نصیر اصفہانی نے کتاب منقبۃ
المطہرین وابو محاسن رویانی شافعی نے کتاب جعفریات ومرفق مکی نے کتاب الاربعین فی
فضائل امیر المومنین وابن مردویہ نے کتاب رد الشمس فی فضائل علی وشیرازی نے کتاب
نزول الفرقان وامام احمد حنبل نے کتاب مناقب اہل البیت ونظیری نے کتاب خصائص علویہ
وابن معازلی شافعی نے کتاب المراتب وبصیری نے کتاب درجات المومنین وخطیب نے کتاب حدائق
تصنیف کی ہی اور مرتضی علم الہدی نے کہا کہ مینے عمرو بن شاہین سے سنا ہی کہ وہ کہتا تھا
کہ مینے ہزار جزو فضائل امیر المومنین مین فراہم کئے ہین کذا فی الترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان لمعین
القزوینی الاثنا عشری اب جاے انصاف ہی کہ اسقدر تصانیف شیعہ کی فضائل اہل بیت مین کبہی
دیکہی یا سنی ہی یا کہین عالم مین مشہور ہی بلکہ استقراء سے معلوم ہوا کہ شیعہ قدیما وحدیثا نقل
فضائل مرتضوی وائمہ ہدی مین خوشہ چین اہل سنت و دریوزہ گر کتب جماعت ہین جہان دیکہو
انہین کی کتابون سے نقل لاتے ہین اگرچہ بدون امتیاز صحیح وسقیم ہو حتی کہ بالفعل بلکہ آج
کل مین ایک سنی نے ایک رسالہ متوسط بنام احیاء المیت بذکر مناقب اہل البیت تالیف کیا ہی
اوس سے ہی یارون نے بے حوالہ نام چند مطالب کو بتغلب وتصرف وتصحیف وتحریف اوڑا کر ورج
فوائد حافظیہ جسپر آنکا رسالہ ختم ہی کر دیا والی اللہ المشتکی ثم الی اللہ المشتکی شعر کس نیاموخت علم تیر
از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد چنانچہ عبارت مناقب بیہقی وغیرہ اوسی سے مسروق ہی
اور وہ یہہ ہی کہ بیہقی نے مناقب شافعی مین لکہا ہی کہ کہا گیا شافعی سے کہ لوگ صبر نہین کرتے
سماعت منقبت وفضیلت اہل بیت پر اور جب کسی کو دیکہتے ہین کہ اس طرح کی بات کرتا ہی تو کہتے
ہین کہ الگ رہو اس شخص سے کہ یہہ رافضی ہی امام شافعی نے فرمایا کہ بری ہون مین جاہل
خدا کے اون لوگون سے جو حب بنی فاطمہ کو رفض جانتے ہین انتہی ملخصا اسیطرح اور بہت اقوال

نسائی وغیرہ کے کتب اہل سنت مین مرقوم ہین ابن حجر نے دیباچۂ فصول مہمہ مین لکہا ہی
کہ سبکی نے طبقات کبریٰ مین نسائی سے نقل کیا ہی کہ جب امام نسائی صاحب صحیح دمشق
مین داخل ہوئے تو لوگون کو دیکہا کہ بغض علی مین غلو تمام رکہتے ہین انہون نے کتاب خصائص
فضائل علی مرتضی مین بنائی لوگون نے کہا کہ تمنے فضائل شیخین مین کسلئے تصنیف نکی نسائی
نے کہا کہ مین دمشق ہین آیا لوگون کو علی مرتضی سے منحرف پایا اسلیے یہہ فضائل لکہے ہین لوگون نے
امام نسائی کو خوب مار کوٹا اور مسجد سے نکالدیا اور قلعہ مین قید کیا یہانتک کہ بعد مدت دراز کے
طرف رملہ کے نکالدیا پہر وہ رملہ مین مر گئے رحمہ اللہ تعالیٰ انتہی پس ظاہر ہی کہ شافعی ائمۂ اہل سنت
سے ہین اور نسائی محدثین جماعت سے اگر انکو ائمۂ ہدیٰ سے بغض ہوتا اور مستحل سماعت مناقب
عترت نہو سکتے تو یہہ حال انکا کا ہے کو ہوتا آخر دنیا مین کوئی انگوشیی نکہے گا آور جن لوگون
نے نسائی کو مارا وہ رافضی خارجی تہے یا سنی اور اگر سنی تہے تو شافعی و نسائی کون ہین
وہ بتاؤ غریب ماجرا ہی کہ ان حکایت کو آپنے محل طعن اہل سنت مین لکہا ہی حالانکہ ہر ہر لفظ اسکا
دلیل قدر و منزلت اہل سنت ہی نسبت اہل بیت کے شعر چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندی خدا + **قولہ** محی الدین عربی نے متوکل عباسی کو قطب وقت لکہا ہی جو
اسکے ساتہہ اور کہنا تہا کہ قاضی شوستری و بہائی عاملی و تقی مجلسی وغیرہ نے شیخ اکبر کو
زمرۂ شیعہ مین معدود کیا ہی اور اونکے کشف و کرامات کے قائل ہوئے ہین اسیطرح تشیع
متوکل عباسی کا کلام باقر مجلسی سے تذکرۃ الائمہ مین اور کلام محمد تقی مجلسی سے کہ والد
باقر ہی لوامع مین سمجہا ہی حق کہ کتب رفضہ سے بطور نصوص صحیح ہی ثابت ہی کہ خلفاء عباسیہ
باطن مین شیعہ تہے اور عداوت اونکی ساتہہ ائمۂ اہل بیت کے بطور تقیہ کے تہی اس صورت مین ناصبیت
متوکل کی جسکو آپ ما بعد مین ثابت کیا چاہتے ہین ثابت نہو گی **قولہ** حیوۃ الحیوان مین لکہا

ہی کہ ان المتوکل کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ وانہ احیا السنۃ ومات
بنشر الآثار النبویۃ وامات البدعۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعز اہلہا **جواب** آپنے عبارت حیوۃ الحیوان

قطب الوقت ہونا متوکل عباسی کا

دشمن اہل بیت ہونا متوکل کا

مطابق اپنی مراد کے محذوف ومقدم وموخر کرکے واسطے اثبات خروج متوکل کے نقل کیا
ورنہ اصل عبارت اوسکی سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے ابتدائی جلوس مین توجہ طرف احیاء سنت
وغیرہ کے کی تھی پھر باغض علی مرتضی ہوا اس صورت مین اجتماع سنت ونصب کا لازم نہین آتا
کہ موجب طعن ہو چنانچہ عبارت حیوۃ الحیوان کی بے خیانت نقل سامی یہہ ہی ولما ولی المتوکل
احیی السنۃ وامات البدعۃ وکتب الی الافاق برفع المحنۃ واظہار السنۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعز اہلہا
وانخمدت المعتزلۃ وکانوا فی قوۃ ونماء الی ایام المتوکل فخمدوا ولم یکن فی ہذہ الملۃ الاسلامیۃ اہل
بدعۃ شر منہم نعوذ باللہ من شر مقالتہم ونسالہ السلامۃ من الزیغ والزلل وکان المتوکل یبغض
علیا علیہ السلام ویستنقصہ فذکر علی یوما عندہ فغض منہ فتمعر وجہ ابنہ المنتصر لذلک فشتمہ المتوکل
وانشد مواجہا لہ غضب الفتی لابن عمہ رأس الفتی فی حر امہ فحقد علیہ واغراہ ذلک علی قتلہ لما
کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ انتہی بلفظہ قولہ مین حیران ہون کہ
متوکل نے کیونکر احیائے سنت کیا حالانکہ فاسق فاجر شرابی مبتدع منحرف سنت نبوی
دشمن علی وآل نبی کا تہا جواب آپ حیران نہون متوکل نے جسطرح احیاء سنت کیا نمونہ
اوسکا عبارت حیوۃ الحیوان مین گذرا اور مجمل تقریر یہہ ہی کہ مامون عم متوکل ومعتصم پدر
متوکل وواثق بیٹا برادر متوکل اپنے ایام خلافت مین دعوی خلق اللہ کی طرف مذہب اعتزال
کے کرتے تھے اور علماء اہل سنت کو بابت انکار اعتزال کے انواع ایذا واہانت وتکلیف
دیتے تھے چنانچہ احمد بن نصر خزاعی کو سولی دے دیا اور احمد بن حنبل وغیرہ اکابر کو
کوڑے مارے اور حبس کیا اور بانواع ایلام تعذیب دی یہان تک کہ بعض نے حبس
مین وفات پائی اور یہہ ہنگامہ آخر ایام مامون سے تا وفات واثق قائم رہا اور جب واثق
مر گیا اور اوسکی جگہہ متوکل بیٹھا تو اوسنے علماء اہل سنت کو چھوڑ دیا اور علمائے حدیث کو
کہ روایت سے ممنوع تھے اجازت نشر روایت کی دی اور علمائے معتزلہ کو بے حقیقت
محض کر دیا اور نظر سے گرایا اور خفگی درجات اہل اعتزال مین کوشش بلیغ کی اس جہت سے

احیای سنت متوکل کا

متوکل نیکنام ہوگیا شیخ اکبر نے بمجرد اس عمل کے اوسکو نیک سمجھ لیا لیکن شیعہ کو کہ قائل کمال
شیخ اکبر او معتقد تشیع متوکل ہین اس بابت طعن کرنا اہل سنت پر کسیطرح نہین پہنچتا یہہ تو
بات اہل سنت کے کہنے کی تہی کہ خلفا عباسیہ کہ بعضے انکے ناصبی تھے جیسے متوکل اور بعض [illegible]
معتزلہ جیسے مامون معتصم واثق شیعہ اونکو ظل اللہ اور شیعہ آل نبی جانتے ہین تو فی الواقع
شیعہ ناصبی ہین گو تقیہ سے دعوی تشیع کرتے ہین اور شیعہ اولی نفس الامر مین سنی ہین
کہ دشمن معتزلہ و نواصب تھے حتی کہ اکابر اہل سنت نے کیا کچھ ایذا بات سے عباسیہ کے اوٹھائی
ہی پس اپنے عیب چھپانے کو دوسرون پر تہمت لگانا انصاف کے گلے پر چھری چلانا ہی اور
جس صورت مین کہ منحرف ہونا متوکل کا سنت سے نزدیک آپکے ثابت ہی تو اہل سنت پر کیا جائے
ملامت ہی کہ یہہ بہی ہر منحرف سنت کو مبتدع جانتے ہین چنانچہ اسی جہت سے متوکل کو نہایت بد
کہتے ہین وسیجئی بیانہ **قولہ** سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ سنہ تین سو چہ مین
متوکل نے حکم کیا واسطے ہدم قبر امام حسین علیہ السلام کے اور جو اوسکے گرد ہو گہر ہون تہے
اور ہونے زراعت کے اور روکا لوگونکو اونکی زیارت سے شاید عقیدہ سنیون مین دشمنی
امام حسین ع کی ثواب ہوگی اسلیے اس قطب سنیون نے ایسا عمل کیا **جواب** جہان سیوطی نے
یہہ کچھ لکہا وہان یہہ بہی لکہا ہی کہ کان المتوکل ناصبا اس جملہ کو آپنے کیون حذف کردیا اور طعن
ناحق سنیون پر جڑ دیا اول سنی ہونا متوکل کا ثابت کرو پہر یہہ کہنا ثبت العرش ثم انقش کسی سنی نے
متوکل کو قطب نہین کہا الا شیخ اکبر نے نظر بظاہر حال کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ لیؤید ہذا الدین
بالرجل الفاجر اور شیخ اکبر بتصریح اکابر شیعہ بڑے شیعہ تھے اور متوکل بہی شیعہ تہا او
جو کچھ ساتھہ مرقد مبارک سید الشہدا کے کیا اعمال شیعہ سے نہایت ملائم ہی معہذا انکہ کلام
شیخ کا بطور شیعہ بغایت عسیر ہی ملا تقی مجلسی نے بعد اثبات تشیع شیخ کے لکہا ہی کہ اگر دانشمندی
را حالت فہمیدن کلام شیخ محی الدین بودہ باشد میداند کہ فضیلت وجاہ او درجہ مرتبہ است
الی قولہ بلکہ جمیع محققین و مدققین خوشہ چین خرمن افضال اوئیند انتہی اس صورت مین تطبیق متوکل

ناصبی ہونا متوکل کا

کی باو جود ناصبیت کے نزدیک شیعہ کے ثابت ہی یا بسبب قت کلام شیخ اکبر کے ماول تی علی ظاہر
اور اہل سنت کو تو ناصبی ہونے اوسکی سے ایک بڑا فائدہ حاصل ہوا کہ علماء اہل سنت ناصبی کو
ایسا مردود جانتے ہین کہ متوکل کو باوجود سلطنت و فرمانروائی کے ہمیشہ ہجو کرتے رہے بلکہ در و دیوار
بغداد پر کہ محل دولت عالیہ تھا کما فی بستان الفقہ الی اللیث قبائح و فضائح اوسکے لکھے اور
داد تشہیر دی اور نصرت ذریت طاہرہ آنحضرت مین جان سے دریغ نکیا بخلاف شیعہ کے کہ انسے بجز
اہل نفاق کے کوئی اور فرقہ مخلص جنکا ظاہر و باطن ایک سا ہو ظاہر نہوا چنانچہ روایات کلینی و شیخ
طوسی و طبرسی سے ظاہر ہی بلکہ اعاظم و اکابر انکے متکلم بکلمات نواصب ہے اور داد ناصبیت باطنی و
ظاہری دیتے رہے اور نام تقیہ کا کر کے ہمیشہ عداوت آل نبی کو کام فرماتے رہے شاید عقیدہ شیعہ
مین دشمنی امام حسین کی اور دوستی اونکے دشمنون کی ثواب ہوگی جب تو خلفاء عباسیہ کو کہ جنسے
اہل سنت ہمیشہ ایذا پاتے رہے اور لڑتے رہے شیعہ اور متوکل ناصبی کو قطب و ظل اللہ کہتے ہین
اور تفصیل اس اجمال کی ازالۃ الغین مین لکھی ہی اس مطلب کو بھی کہ اپنے مومن عباسی کے رسالہ
تشدید سے سرقہ کیا ہی یاد رہے **قولہ** اسیطرح علی بن جہم شاعر ناصبی دشمن حضرت امیر تھا یہانتک
کہ اپنے باپ پر لعنت کرتا تھا کہ کس لیے اوسکا نام علی رکھا ثقات اہل سنت اوسکی بہت تعریف
کرتے ہین اور متدین متورع لکھتے ہین ابن خلکان نے کہا کہ وہ معذور تھا البغض علی مین اور
منحرف ہونے مین علی سے اسلیے کہ محبت اونکی جمع نہین ہوتی ساتھ تسنن کے جواب
علی بن جہم بن بدر بن جہم قرشی اشرار نواصب سے تھا چنانچہ آپنے بھی اوسکو بلفظ ناصبی لکھا ہی
اور دشمنی اہل سنت کی ساتھ نواصب کے نہایت وضوح سے محتاج بیان کی نہین جس سنی نے اوسکو
متدین متورع لکھا ہو اوسکا نام لو صاحب تحفہ نے یون لکھا ہی کہ وہ بنا بر مصلحت اظہار تسنن
کیا کرتا تھا اور اپنے نصب کو چھپاتا تھا اور مقصود اوسکا منحرف کرنا لوگونکا تھا جناب امیر سے
اور قول ابن خلکان کا بطور طعن ہی او سپر بطریق تحسین و الامہ کیون لکھتا کہ یعنی مع انحرافہ
عن علی و اظہار التسنن کان مطبوعا علی قولہ الشعر یہہ کوتاہ فہمی آپکی ہی نہ ابن خلکان کی ع

فائدہ متوکل ناصبی تھا

فائدہ علی بن جہم شاعر ناصبی تھا

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست قولہ جوزجانی بہی دشمن نہین تہا دارقطنی نے اوسکو منجملہ ثقات وحفاظ معتبر کے لکہا ہی جواب جوزجانی کی نسبت ہی تکلم نہین اور اس نسبت کے کئی آدمی ہین معلوم نہین آپ کس جوزجانی کو دشمن ٹہیراتے ہین اگر مراد جوزجانی سے ابراہیم بن یعقوب بن اسحق جوزجانی ہی کہ نزیل دمشق تہے اور ترمذی وابوداؤد ونسائی نے اون سے روایت کی ہی تو یہہ ہرگز دشمن نہین نہ تہے اگر دارقطنی نے اونکی توثیق کی تو بیان واقعی ہی آپ دشمنی اونکی ثابت کیجئے پہر جواب لیجئے قولہ ابن عربی مالکی کو سنی اپنا پیشوا و ولی کامل جانتے ہین حالانکہ اوسنے لکہا ہی کہ نہین قتل کیا یزید نے حسین بن علی بن ابیطالب کو مگر اونکی جد کی تلوار سے جواب آپ بسبب کمال تبحر و مہارت فن تاریخ وغیرہ کے بہت امور واضح نہین ہوا کرتے یا دیدہ و دانستہ بحکم انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون باللہ ارتکاب دروغ کیا جاتا ہی ابن عربی جو ولی کامل و پیشوائے طریقت تہے اونکا نام محی الدین ہی اور یہہ ابن عربی مالکی فقیہہ جنکا نام ابوبکر ہی اور شخص ہین ابن حجر ہیتمی مکی نے کتاب المنح المکیہ فی شرح العقیدۃ الہمزیہ مین انکے قول کا رد لکہا ہی چنانچہ اصل عبارت طویل عربی اوسکی با جوبہ تفصیلیہ تحقیقا والزاما ازالۃ الغین مین لکہی ہی اور صاحب تنبیہ السفیہ نے بجواب جالسی غبی غوی لکہا ہی کہ حاصل کلام ابوبکر بن العربی کا یہہ نہین ہی کہ امام حسین فی الحقیقۃ باغی تہے اور یزید فی الواقع خلیفہ برحق تہا بلکہ غرض اونکی یہہ ہی کہ یزید نے بنا بر تمسک اس حدیث کے امام حسین کو شہید کیا پس وہ مخطی فی الفہم تہا اور معذور گو یہہ شبہہ اوسکا باطل ہو اور فہم اوسکا خطا لیکن حبس لسان مین اوس سے یہہ شبہہ کافی ہی کما ان الحدود تندرء بالشبہات اور باقی اہل سنت نے اسقدر کو بہی مسلم نہ رکہا اور یزید کو مخطی فی الفہم نسمجہا بلکہ ظالم معاند قرار دیا اور حق یہی ہی اسلئے کہ یزید بسبب کمال غرور و نخوت و بیباکی و سفاکی کے پروا اسکی نہ کرتا تہا کہ ہر واقعہ مین تمسک ساتہ کسی حجت کے حجج شرعیہ سے کرے اگرچہ اوسکے فہم مین غلطی ہو دلیل اس مدعا پر یہہ ہی کہ ابوبکر بن العربی نے یہہ نہین کہا کہ قتل الحسین بسیف جدہ بلکہ یون کہا کہ لم یقتل یزید الحسین الا بسیف جدہ یعنی یزید نے اس شبہہ سے قتل کیا اور

جوزجانی دشمن نتہا

ذکر ابن عربی مالکی

اور یہہ بات نزدیک اوسکے جو سلیقۂ عبارت فہمی رکہتا ہی روشن ہی انتہی اور جنہون نے تاریخ
ابوبکر بن العربی کو دیکہا ہی اور دیار مغرب مین تہے اونکی تقریرات سے یہہ امر لبشرح و بسط تمام
ازالۃ الغین مین منقول ہی فعلیک بالمراجعۃ الیہ حتی ینکشف الامر کما ہو فی نفسہ لدیک **قولہ** ترحم
ابوحنیفہ کو دیکہو کہتے ہین ولم یلعن یزیدا بعد موتہ سنی ایسے کلمونکو نام ورع و تقوی سے کہتے ہین
جواب لعن یزید مین توقف اسلئے ہی کہ دربارۂ شہادت امام حسین علیہ السلام روایات متعارضہ
متخالفہ وارد ہین بعض روایات سے رضا و استبشار و اہانت اہل بیت و خاندان رسول کی مفہوم
ہوتی ہی سو جن علمار کی نظر مین یہہ روایت مرجح ہوئی اونہون نے حکم لعن کا کیا جیسے احمد بن حنبل
و کیا ہراسی علما شافعیہ سے اور جیسے شارح عقائد النسفی وغیرہ کہ یہہ حاکم بلعن یزید ہین اور بعضے
روایات سے کراہت یزید کی اس امر سے اور عتاب کرنا ابن زیاد و اعوان اوسکے پر اور ندامت
سخت قتل حضرت امام حسین علیہ السلام پر کہ نائبون کے ہاتہ سے واقع ہوا معلوم ہوتی ہی
پس جن علما کے نزدیک یہہ روایات مرجح ہوئے اونہون نے لعن سے منع کیا جیسے
غزالی وغیرہ علما شافعیہ اور بعض نے توقف کیا جیسے امام ابوحنیفہ وغیرہ و اکثر حنفیہ اور وجہ
توقف کی یہہ ہی کہ انکے نزدیک دونون روایات متعارض ہوگئے اور ترجیح احد الجانبین کی علی الاخر
حاصل نہوئی انہون نے نظرا واحتیاطا توقف کیا اور علما کو وقت تعارض ادلہ کے یہی لائق ہی تلک
امۃ قد خلت لہا ما کسبت و لکم ما کسبتم و لا تسئلون عما کانوا یعملون اور کچہہ تقریر متعلق اس
مسئلہ کے سابق مذکور ہوچکی ہی **قولہ** احادیث صحیحہ اہل سنت سے وصی و خلیفہ و جانشین ہونا
حضرت امیر کا ثابت ہی **جواب** لیکن بدون وصایت و اتصال بعد شیخین و ذی النورین
قولہ جب سرور عالم مدینہ سے جاتے جانشین اپنا مقرر کرتے سفر آخرت مین اس امر خطیر کو کیونکر
مہمل چہوڑ جاتے **جواب** مہمل نہین چہوڑا بلکہ ابوبکر کو مقرر کر گئے بخاری و مسلم نے روایت
کی ہی کہ آنحضرت نے مرض الموت مین عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ بلا لے اپنے باپ بہائی کو
لکہدون مین ایک کتاب اسلئے کہ مجکو ڈر ہی کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا یا کہے کوئی کہنے والا

کہ مین امی ہون اور ہمانے خدا و مومنین مگر ابوبکر کو اور فرمایا لائق نہین کسی قوم کو کہ اونمین ابوبکر
ہو کہ امامت کرے اونکی کوئی سوا ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور جب بیمار ہوئے آپ تو فرمایا کہو ابوبکر
کو نماز پڑہاوین لوگونکو متفق علیہ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچ دن تک حیات نبوی مین امامت
کی یہہ حدیث درجہ تواتر کو پہنچی ہی راوی اسکے علی بن ابی طالب و ابن عباس و عمر بن خطاب
و ابن مسعود ہین اور استدلال کیا جناب امیر و خلیفہ ثانی نے خلافت ابوبکر پر ساتہہ اسی استخلاف
نماز کے کما ہو مصرح فی مواضعہ اور مقرر کر جانا آنحضرت صلعم کا کسیکو مدینہ مین وقت سفر کے دلیل
استخلاف کبری نہین ہو سکتا ورنہ محمد بن سلمہ جنکو آنحضرت نے صوبہدار مدینہ کیا تہا اور سباع بن
عرفطہ جنکو کوتوال مدینہ اور ابن مکتوم جنکو پیش نماز آپنے مسجد کا مقرر فرما گئے تہے مستحق خلافت
کبری ہونگے پہر وصایت و ولایت جناب مرتضی کہان رہی اور ایک فیبی پیدا ہو گئے قولہ
حال غصب خلافت کا قطع نظر کتب امامیہ سے کتب معتبر اکابر سنیون مین مرقوم ہی جواب اگر آپ
ان کنتم صادقین قولہ معنی حدیث لن تجتمع امتی کے یہہ نہین ہین کہ امت میری خلاف و ضلالت
پر جمع نہوگی بلکہ مراد یہہ ہی کہ ساری امت میری ضلالت پر جمع نہوگی جواب ساری امت بحکم
للاکثر حکم الکل حسب قرارداد علمای اہل سنت و جماعت ہین بے شبہہ اجماع انکا بموجب حدیث
مسطور کبہی ضلالت پر نہوا اور نہوگا صفحہ چہارم رسالہ مین جہان آپنے گنتی بلاد اسلام کی بتقلید
مذاہب ائمہ اربعہ جماعت مین لکہی ہی اور صفحہ ششم مین جہان تعداد اہل مذہب تشیع کی لکہی ہی
اوس سے واضح ہی کہ سنی اکثر امت ہین اور شیعہ بعض امت اور جناب امیر نے نہج البلاغہ مین
الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعة وایاکم والفرقة فان الشاذ من الناس للشیطان
کما ان الشاذة من الغنم للذئب اور نیز فرمایا الا ان للناس جماعة رحم اللہ علیہا و غضب علی من
خالفہا کذا فی نہج البلاغة اور قرآن پاک مین فرمایا ہی ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا لست منہم
فی شیء اور فرمایا ثم لننزعن من کل شیعة ایہم اشد علی الرحمن عتیا پس ثقلین سے ثابت ہوا
کہ شیعہ فاروق جماعت مین اور پیغمبر خدا اور خدائی پیغمبر کو النسے کام نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا

معنی حدیث لن تجتمع امتی علی الضلالة

کہ جماعت جو لقب اہل سنت ہی خاص ملفوظ ابو الائمہ جناب مرتضی علیہ السلام ہی اور جسنے جماعتکو
چھوڑا وہی حصہ شیطان ہی سو اجتماع شیعہ کا ضلالت پر ہمیشہ رہا اور رہیگا حتی کہ طعمۂ تیغ آبدار حضرت
صاحب الامر والزمان ہون **قولہ** بیان اول لی عہد کرنیمین سرور عالم کے جناب امیر کو غدیر خم مین
پہلے اپنی وفات سے دو مہینے کئی دن **جواب** اگر یہہ وصیت دلیل خلافت مرتضوی ہوتی
تو دو مہینے کئی دن مین سارے مہاجر و انصار جنکے حق مین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ آیا ہی
اور صحیفۂ کاملہ مین یون لکہا ہی کہ انہم احسنوا الصحبۃ وانہم فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ
وانہم کانوا منصرین علی محبتہ انتہی اور سارے عشائر و اقارب رسول ہرگز زوج بتول سے برگشتہ
نہوتے اسلیئے کہ مرتد ہوجانا سب اصحاب کا بے وجہ موجہ اور ظاہر ہونا خط کے مہاجر و انصار کا
بعد صدہا سال کے ملک فارس مین خالی استعجاب و استبعاد سے نہین **قولہ** قصۂ غدیر بسبیل تفصیل
و اجمال انہی کتابون مین لکہا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ دلیل کی قوت سند دیکہی جاتی ہی
نہ کثرت روایت جو نام کتابونکے آپنے اسجگہہ لکہے ہین حال اکثر کتب کا اونمین سے سابق گذر چکا
ہی اور جو نام جدید لکہے ہین اونہین بہی اکثر نا معتبر غیر مستند مجاہیل ہین جیسے نزل السائرین
وسیلۃ المتعبدین دستور الحقائق ہدایۃ السعداء سفینۂ کاملہ اعلام الوری حلیۃ الاولیا فردوس الاخبار
کفایۃ الطالب کتاب النزول واحدی وغیرہ اور یہہ نام چونکہ فہرست سابق مین جنکو آپنے
میسر و مشہور قرار دیا تہا غیر مندرج ہین اسلیئے نظر بعدم شہرت غیر متلقی بالقبول ہین اور یہی قاعدہ
فقہا کا ہی کہ نقل کو کتاب غیر مشہور سے جائز نہین رکہتے رد المحتار شرح الدر المختار مین لکہا ہی
لابد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ ولا یکفیہ معرفتہ باسمہ ونسبہ بل لابد من معرفتہ فی الدرایۃ
والروایۃ ودرجتہ فی الدرایۃ وطبقتہ من طبقات الفقہا لیکون علی بصیرۃ فی التمییز بین القائلین
المخالفین وفی الترجیح بین القولین المتعارضین انتہی اور تاریخ طبری کے حق مین جسکا نام
آپنے بشمول دیگر کتب لکہدیا ہی مولانا عفیف الدین حسینی نے رسالۂ رد متعہ مین لکہا ہی
قد اجمع المحدثون علی ان محمد بن جریر دوا الغث والسمین الضعیف والسقیم وکثیر الا یقبلون روایتہ

واتحکانت خالیہ عن المعارض فکیف اذا تادمہا اشد المنادی والمناقض انتہی اور باقی حال طرقِ کتب امامیہ سے آیندہ لکہا جاویگا **قولہ** ان روایات عدیدہ سے گذر کے لب لباب بایجاز تمام بیان کرتا ہون **جواب** وجہ بیان اس لب لباب کی جس سے لقب لبیب بنان مشتق ہوا ہی یہی ہی کہ بنا بر خلط بحث وحذف وزیادت روایات امر واقعی ثابت نہو اور ناظر رسالہ دہوکا کہاکے طالب حق سمجہ لے والا شعر دو چیز طیرہ عقل است دم فروبستن ٭ بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی

قولہ فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق حیث کان **جواب** یہہ روایت بالفاظ کذائی کتب اہل سنت مین موجود نہین بلکہ کتب امامیہ مین ہی متعمدا تقابل لفظ والاہ کا ساتہہ عاداہ کے دلیل صریح ہی اسپر کہ مراد والا ہی خلافت اسلئے کہ ضد دشمنی کی دوستی ہی نہ تصرف فی الامور اور جو عدو کو مقابل متصرف سمجہے وہ جاہل ہی لغت عرب سے آور موید ہی اسکا قول حضرت امیر کا اپنے عہد خلافت مین مقابلہ طلحہ وزبیر کہ واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا پس اگر یہہ حدیث وصیت ہوتی دربابہ خلافت تو اس عذر کی کیا گنجایش تہی چنانچہ اسی جہت سے مفاد احادیث غدیر کا ولایت باطنی ہی نہ خلافت ظاہری صاحب شافی شارح کافی کلینی نے کتاب الحجۃ فی باب الفصل للہ عز وجل علی الائمۃ واحد افواحد لکہا ہی کہ خلافت ظاہری خلفا ثلثہ کو اور خلافت معنوی علی علیہ السلام کو ہی انتہی اور یہی قول اہل سنت وجماعت کا ہی چنانچہ سارے سلاسل ولایت اولیا ومشائخ امت واصفیا وصوفیہ باصفا کیا چشتی وکیا قادری وکیا سہروردی وغیرہ منتہی ہوتے ہین طرف جناب مولی علی کے بلکہ یہی واسطہ ہین افاضات وافادات ولایت کے تاقیام قیامت اور اگر مراد خلافت ہوتی تو بے شبہہ ظہور راس دعاے نبوی کا ہوتا لا اقل جز خاذل جناب امیر تہے جیسے خلفا ثلثہ باعتقاد امامیہ معاذ اللہ وہ مخذول ہوتے حالانکہ قوت وشوکت اونکی اور مدد ومعاون ہونا جناب امیر کا ہمراہ اونکے بحکم ادر الحق معہ حیث کان کتب امامیہ سے بہی ثابت ہی اور یہی دلیل حقیقت خلافت شیخین وغیرہ ہی

روایات عدیدہ

حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ

اور یہی معنی مطابق فہم اہل بیت ہین چنانچہ ابونعیم نے حسن مثنی بن حسن السبط سے روایت کیا ہی کہ کسینے اون سے پوچھا کہ کیا حدیث من کنت مولاہ نص ہی خلافت علی پر فرمایا اگر آنحضرت ارادہ خلافت کا اس سے کرتے تو واسطے تفہیم اہل اسلام کے واضح تر فرماتے اسلیئے کہ آپ انصح الناس تھے البتہ یون کہتے کہ ہذا والی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا واطیعوا اور ظاہر ہی کہ آنحضرت ادنی واجبات بلکہ سنن کو مثل آداب قعود وقیام واکل وشرب واستنجا وغیرہ اسطرح بیان فرما گئے کہ بے تکلف معانی مذکورہ الفاظ پر نور نبوی سے ہر کسی کے سمجھ مین حاضر وغائب سے بعد معرفت لغت عرب کے آجاتے ہین پس ایسے مقدمہ عمدہ مین کیونکر اکتفا ایسے کلام مجمل پر فرماتے کہ موافق قاعدہ عرب کے حصول معنی کا اوس سے نہو یہہ بات منافی بلاغت رسالت ہی جو ایسا گمان کرے وہ گویا قائل ہی بقصور و مساہلت نبوی امر تبلیغ مین والعیاذ باللہ **قولہ** بموجب ارشاد آنحضرت کے طوائف خلائق نے حضرت امیر کو مبارکباد دی چنانچہ اول عمر بن خطاب آئے اور بیعت کی اور کہا بخ بخ یا امیر المومنین لقد اصبحت مولای ومولا کل مومن **جواب** مبارکباد دی طوائف خلائق کی اور بیعت عمر بن خطاب کی غیر ثابت ہی ومن ادعی فعلیہ البیان وعلینا ردہ بالبرہان البتہ بعض نے تہنیت دی سو یہہ مبارکباد دی بابت حصول نص خلافت نہ تھی بلکہ بنا بہ موالات مرتضوی تھی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر حدیث مذکور نص خلافت ہوتی تو چاہیئے تھا کہ سارے حاضرین بیعت کرلتے جسطرح بقول آپکے عمر رض نے کی اور جناب امیر اس تہنیت وبیعت کو وقت انعقاد خلافت کے موقع احتجاج مین لاتے لااقل وقت خلافت عمر ضرور کہتے کہ تم وہی ہو کہ ہم سے بیعت کی تھی اب ہم سے کیا بیعت لیتے ہو حالانکہ باتفاق فریقین یہہ استدلال واقع نہوا معہذا با وجود جناب نبوی بیعت کرنا عمر بن خطاب کا عبث محض ہی اسلیئے کہ نتیجہ بیعت کا امتثال اوامر ونواہی وفرمان بری خلیفہ ہی وہ خود حیات مصطفویہ مین ممکن نہ تھا اور بعد آنحضرت گو یہہ بیعت سابق ہوتی

بصورت خلافت مرتضوی بیعت لاحق کرنا پڑتا علاوہ اسکے عبارت مولای ومولا کل مومن سے
اولی بالتصرف سمجھنا خلاف نقل وعقل ہی اسلیئے کہ مولی بمعنی اولی غیر مستعمل ہی اور اگر ہو تو ہی
بضمیمہ اللھم وال من والاہ دلالت کرتا ہی معنی موالات پر کہ مقصود نبوی وفاروقی ہی نہ تصرف
والا یہ تصرف حیات نبوی مین حاصل ہونا چاہیے تھا اسلیئے کہ حدیث من کنت مولاہ مین قید
بعدیت واتصال وانفصال کی نہین بلکہ مولائیت بالفعل بملاحظہ صیغہ من کنت سمجھی جاتی ہے
جسطرح لوگ تمکو مولانا کہتے ہین لیکن اولی بالتصرف نہین سمجھتے والا آج ریاست تمکو لائق ہی
نہ اور کسیکو **قولہ** حسان بن ثابت نے اس تہنیت مین ایک قصیدہ کہکے حضور نبوی مین گذرانا
اور مورد تحسین ہوئے ایک شعر اوسمین کا یہہ ہی **شعر** فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من
بعدی اماما وہادیا **جواب** قطع نظر اسکے کہ حسان موید بروح القدس تھے اور سرخیل شعراء
اسلام وافصح عرب اور یہہ شعر بغایت مرتبہ فصاحت وبلاغت سے نازل ہی اور سبب یہہ
اس شعر کے مجموعہ اشعار ماثورہ حسان مین جسکو بعض اہل علم نے جمع کیا ہی گذرانا قصیدہ
تہنیت کا اور کہنا اس شعر لچر پوچ کا حضور نبوی مین خلاف عقل سلیم ومنافی قیاس مستقیم ہی اسلیئے
کہ قصائد ہزار کبار دین اوسکے حضور مین گذرانتے ہین جسکو کوئی مرتبہ منصب حاصل ہوتا ہی اور
ترقی منزلت کی ہوتی ہی نہ اوسکے حضور مین جو دوسرے کو انعام اکرام خلعت منصب بخشے
مولائیت تو مولی علی کو ملے اور قصیدہ تہنیت خدمت نبوی مین گذرے سبحان اللہ شاید یہہ قصیدہ
اس راہ سے گذرانا ہوگا کہ موت آنحضرت بطفیل جناب امیر تہی تو در خور تہنیت نبی ٹھیرے نہ وصی **قولہ**
بیان دوسرا ذکر چند حدیث مین کہ خلافت بلافصل پر دال ہین **جواب** یہہ گیارہ حدیثین واحد المتن
باختلاف بعض کلمات جو اسجگہہ آپنے لکھی ہین کلہم موضوع باطل ہین سوائے ایک حدیث کے من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ چنانچہ وضعی ہونا انکا کتب اس فن سے
واضح ہی معہذا البعضے روایات انہین کے کتب شیعہ سے ہین جیسے محمد بن یوسف گنجی وغیرہ
بااین ہمہ معلوم نہین کہ کونسی لفظ وعبارت سے خلیفہ بلافصل ہونا مولی علی کا آپنے مستنبط کیا ہی کہ

تمسک بقصیدہ حسان در تہنیت نبوی مین

کہ اوس سے تعرض کیا جاوے حالانکہ حدیث مرتضوی موجود ہی کہ بتاکید تمام فرمایا کہ مجکو خلیفہ چہارم کہو
اور جو کوئی مجکو خلیفہ اول کہے گا وہ ایسا اور ایسا ہی تصدیق اس مدعا کی کتب امامیہ سے جیسے
مجمع البحرین وغیرہ بروایت امام رضا از امام کاظم از حضرت صادق از حضرت باقر از شہید کربلا از
جناب علی مرتضیٰ حاصل ہی اسلیے کہ فرمایا مین ہمراہ آنحضرتؐ کے راہ مدینہ مین تہا کہ ایک بزرگ کث اللحیہ
بعید ما بین المنکبین نے آنحضرت پر سلام کیا اور مرحبا کہا پہر میری طرف التفات فرمایا اور کہا سلام ہی
تمپر ای خلیفہ چہارم اور رحمت و برکت خدا کی پہر آنحضرت کی طرف التفات کیا اور کہا کیا یہہ خلیفہ
چہارم نہین ہی حضرتؐ نے فرمایا ہان سچ کہتے ہو پہر چلدیے اور پتا نہ لگا چنانچہ صاحب نوافع نے
بہی ساتہہ اصل اس حدیث کے اعتراف کیا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** آنحضرت نے فرمایا لکل نبی وصی و وارث
وان علیا وصیی و وارثی اخرجہ البغوی الی قولہ ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی
اخرجہ الحاکم الخ **جواب** حدیث بغوی باتفاق اہل حدیث موضوع ہی اور حدیث طبرانی جسکو
ابن حبان نے بہی روایت کیا ہی ذہبی و ابن جوزی نے اوسکو موضوع کہا واضع اوسکا مطر
بن میمون اسکاف ہی اور حدیث کنجی شیعی ہی اور جو حدیث کہ بزاز نے ابی ذر سے اور عقیلی نے
ابن عباس سے روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع متہم ہی اور عباد ضعیف
و رافضی ہی اور داہر بن یحیی رازی غالی رافضی ہی اور بیٹا اوسکا عبد اللہ بن داہر راوی حدیث
مذکور کذاب ہی اور اس حدیث کو حاکم نے بہی بطریق دیگر روایت کیا ہی لیکن کہا غیر صحیح ہی اور
اور میزان مین اوسکو ترجمہ اسحق بن بشر الاسدی مین کذاب ضاع کہا ہی اور حدیث ابن ابی شیح
مین جملہ علی ولی کل مومن بعدی زائد ہی اصل روایت پر اور حدیث احمد بن حنبل عین کذب
و افترا ہی اسیطرح حدیث ابن السمان اور حدیث النظر الی وجہ علی عبادۃ جسکو طبرانی نے ابن
مسعود سے مرفوعًا روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین یحیی بن عیسی رملی لیس بشیء ہی بلکہ اکثر
طرق اسکے مجروح و ضعیف ہین کسی طریق مین کوئی کذاب ہی کسی مین کوئی وضاع کسی
مین متروک کسے مین متہم لیکن بعد جمع طرق و جرح و تعدیل اتنا معلوم ہوتا ہی

[illegible]

کہ حدیث مذکور از قسم حسن لغیرہ ہی نہ صحیح ہی نہ موضوع اور حدیث دیلمی مجروح ہی اصطلاح محدثین
یا بنی عبد المطلب الخ اور حدیث ما رث منک الخ جسکو آپنے مابعد مین لکھا ہی موضوع ہی پس
با وجود اسکے انکو دلیل خلافت بلا فصل ٹہرانا بنا ر فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** حاصل اسکا یہہ ہی کہ
آنحضرت صلعم نے جناب امیر کو امیر کسی سریہ کا کرکے کسی جگہہ بہیجا تھا اونہون نے ایک لونڈی غنیمت
مین سے لیکر اپنے تصرف مین لائی جب فوج پہری لوگ آنحضرت صلعم کے سلام کو آئے چار آدمی نے
شکایت جناب امیر کی کی آنحضرت نے اوسوقت غضب مین آکر یہہ حدیث فرمائی اس سے صاف
اولی بالتصرف ہونا جناب امیر خلیفہ برحق وبلا فصل کا بعد پیغمبر کے ثابت ہی **جواب** یہہ افادہ خلاف
تصریح مورخین واہل سیر ہی اسلئے کہ خطبۂ مذکور از اول تا آخر دال ہی اسبات پر کہ منظور افادہ محبت
و دوستی حضرت امیر کا ہی لا غیر اور یہہ الفاظ واسطے ازالہ شکایتہائی بیجا مرتضوی کے فرمائے
نہ واسطے اثبات تصرف کے کیونکہ بصورت اولی بالتصرف ہونیکے اجتماع ولایتین کا زمان واحد مین
لازم آتا ہی زیراکہ تقیید ملفظ بعد نہین بلکہ سوق کلام واسطے تسویہ ولایتین کے ہی جمیع اوقات
مین بجمیع وجوہ اور ظاہر ہی کہ شرکت جناب امیر کی ساتہہ آنحضرت کے تصرف مین بحین حیات
آنحضرت صلعم ممتنع ہی پس معلوم ہوا کہ مفاد اسکا اگرچہ شان ورود حدیث مطابق آگے بیان کی گئی
اولی بالتصرف ہونا نہین بلکہ ایجاب محبت مرتضوی ہی اور اجتماع محبتین مین کوئی محذور نہین
بلکہ ایک مستلزم دیگر ہی اور اجتماع تصرفین مین بہت محذورات ہین وان قیدناہ بما یدل علی ان
فی المآل ودون الحال فمرحبا بالوفاق لان اہل السنۃ قائلون بذلک فی حین امامتہ علیہ السلام اور
قرینہ مابعد کہ اللہم وال من والاہ الخ بہی صریح دال ہی افادہ معنی موالات ومودت پر والا یون
فرماتے اللہم وال من کان فی تصرفہ وعاد من لم یکن کذلک **قولہ** عبد العزیز نے کتاب تحفہ مین
بحث حدیث من کنت مولاہ مین خوا بان لفظ بعدی ہو کر کہا ہی کہ اگر در حدیث لفظ بعدی
سے بود البتہ مفید دعوی خلافت بلا فصل میشد اسلئے صحاح کتب سنیون سے احادیث صحیحہ جنمین لفظ
بعدی کی صاف مذکور ہی لکہی گئی **جواب** کتاب تحفہ کچہہ مصحف فاطمہ وصحیفۂ علی نہین کہ خواہ

فائدہ ۔ اثبات اعتراض علی المرتضیٰ

فائدہ ۔ اعتراض حدیث تحفہ بر ادعاء لفظ بعدی

ہی کسیکو دیکھنے کو نہ ملے آج ہزار نسخے تحفہ کے میسر آسکتے ہین او سمین کہین خواہش لفظ بعد کے
واسطے افادہ دعوی خلافت بلافصل کے بحث مذکور مین مسطور نہین اللہ اکبر جب ایسی کتاب
مشہور پر ایسے افترا ہوتے ہین تو غیر مشہور و میسر کا خدا حافظ ہی ولیکن آپنے یہہ دلاوری
تقلید پیر ولدار بے مروتی کی ہوگی کہ اوسنے بہی جواب بصارۃ العین مین اسطرح کے جھوٹ لکھے
ہین مثلاً لکھا ہی کہ صاحب تحفہ نے مسلم بن قتیبہ کو رافضی لکھا ہی حالانکہ تحفہ مین کہین اوسکا
عین و اثر نہین پس ہی وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا معد لکلام
شافی علم الہدی سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ بعد مجمل ہی اور عام ہی وفات وحیات و اتصال و
انفصال مین اور کلام رازی بہی دال ہی اسپر کہ اتصال و انفصال دونو فرد بعدیت ہین اور
ایک کو دوسرے پر رجحان نہین اور استعمال فصحاء و بلغاء بلکہ محاورات قرآنی سے اتصال و
انفصال قریب یکدیگر معلوم ہوتا ہی قال تعالی حکایۃ عن الجن إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ
وَقَالَ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ پس اگر لفظ بعد اتصال مین حقیقت اور انفصال مین مجاز ہوگی
تو معنی آیات مذکورہ کے کیا ہونگے پوری بحث اسکی ازالۃ الغین مین ہی اور جن حدیث موضوعہ
سے آپنے لفظ بعد کو نقل کیا حال اونکا ما سبق مین گذر چکا اور بتقدیر صحت بہی جواب انکا ظاہر ہی
کما مر ولیکن حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ **قولہ** در منثور مین
حدیث مواخات لکھی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نزدیک میرے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سے
اور وارث میرا ہی جواب حدیث مذکور مین یہ لفظ کہ تو وارث میرا ہی اجتہاد و ایجاد سامی ہی
اصل روایت مین موجود نہین سوا اسکے مواخات کو دلیل خلافت بلافصل ٹھیرانا مخالف عقل و نقل ہی
جس صورت مین کہ اخوت عینی موجب استخلاف نہین ہوتی تو مواخات کس شمار مین ہی سوا اسکے
یہہ حدیث آنحضرت نے اوسوقت فرمائی تہی جسوقت کہ مولی علی کو واسطے خبرداری اہل و عیال
و امور خانگی کے مدینہ مین چہوڑ گئے تھے پس یہہ خلافت برہان استخلاف کبری نہین ہو سکتی
اور جواب تفصیلی اسکا تحفہ مین دو تین طرح پر لکھا ہی فلینظر ثمہ **قولہ** ان گیارہ حدیث سے خطاب

امیرالمومنین کا خلیفہ و وصی و وارث و موضع سرّ و قاضی دین و فاروق امت و یعسوب المومنین و
صدیق اکبر و صاحب ایمان گران و ولی و مولی ثابت ہوا سلیم الذہن جانتا ہی کہ معنی ہر لفظ کو
دلالت ہی خلافت بلافصل پر حاجت تاویل و تفسیر کی نہین **جواب** ثبت العرش ثم النقش سابق مین
یہہ گیارہ حدیث جن سے خطاب مرتضوی بزور خشک آپ نکالتے ہین تین تیرہ ہو چکی ہین جیسے
خطاب کہان اور دلالت کسکی حالانکہ یعسوب کہنا حضرت امیر کا اور صدیق کہنا امام محمد باقر کا کلینی
اول کو کتب امامیہ سے گذر چکا ہی پس وہ دلالت یہان بہی موجود ہی بلا ترجیح علاوہ اسکے کچہ
سمجہہ مین نہین آتا کہ آنحضرت باوجود اسکے کہ افصح الخلائق تھے اور کلام آپکا نہایت مفصل و مبین
ہوتا تہا مضمون خلافت مرتضوی کو بطور پہیلی و چیستان فرماتے اور گیارہ لفظ بولتے اور ایک
لفظ صریح غیر مشترک صاف صاف ایسی نہ کہتے جسکو دلالت خلافت بلافصل پر ہوتی خصوصا جس
حال مین معلوم ہوا کہ اعدا منازعت بلکہ مغاصبت کرینگے اوسوقت اوجب تہا کہ تبلیغ رسالت
باتم وجہ واضح کلام کرتے معہذا اگر ان الفاظ کو دلالت مدعا پر ہوتی تو ضرور حضرت امیر وقت
انعقاد خلافت اولی کے ساتہہ اونکے احتجاج کرتے حالانکہ باتفاق فریقین نہین کیا معاذ اللہ
انکا فہم و اجتہاد ابلغ ہوا فہم و اجتہاد مرتضوی سے **قولہ** لفظ ولی کے عربی مین چند معنی ہین
ازانجملہ ناصر و محب و صاحب اختیار و اولی بالتصرف ہے سو دونو معنی اول یہان مراد نہین اسلئے
کہ سارے مومنین ایک دوسرے کے ناصر و محب ہین کما قال تعالی وَالْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بلکہ
فرشتے بہی ناصر و محب مومنین ہین نَحْنُ اَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بلکہ کفار بہی ناصر و محب
مسلمین ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ مراد دونو معنی آخر ہین **جواب** دونو معنی آخر جب سند ہون
کہ محاورہ قرآن مساعد ہو حالانکہ قرآن سے جس جگہہ دیکہو معنی ناصر و محب کے نکلتے ہین نہ صاحب اختیار
و اولی بالتصرف کے قرآن کو چہوڑ کر ہر طرف جانا بے وجہ موجہ کے ثقلین مین جدائی ڈالنا ہی
حالانکہ ان معنی اخیر کو اہل لغت نے بہی ضبط نہین کیا اگر کیا ہو تو حوالہ دو باوجودیکہ اگر یہہ
معنی بشہادت لغت ثابت بہی ہون تو اوس سے خلافت بلافصل کہ مقصود بالذات اس سارے

بارہ لقب مرتضوی

تحقیق معنی لفظ ولی

بکہیڑے سے اثبات اوسکا ہی ثابت نہین ہو سکتی نہایت یہہ کہ فی وقت من الاوقات متصرف ہون
اور یہہ عین مذہب اہلسنت کا ہی اور باوجود ناصر و محب ہونے مومنین کا فرین و ملائکہ کے یکدیگر کو
وجہ تخصیص حضرت مرتضی کی یہہ ہی کہ آنحضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہو گا کہ انکے زمان امامت مین
بغی و فساد ہو گا اور بعضے آدمی انکار امامت کا کرین گے علاوہ اسکے افادہ دوستی ایک شخص کا ضمن
عموم مین جسطرح آیہ کریمہ بعض ہین ہی اور چیز ہی اور ایجاب دوستی اوس شخص کی بالخصوص امر آخر ہی
اگر کوئی سب انبیا و رسل پر ایمان لائے اور بالخصوص نام نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ لے
اوسکا اسلام معتبر نہین یہان دوستی ذات حضرت امیر کی بالتخصیص منظور ہوئی اور آیات مین دوستی کو صفت
ایمان کہ عام ہی حاصل ہوئی اور بر تقدیر اتحاد مضمون آیت و حدیث کیا قباحت ہوئی پیغمبر کا کام ہی
کہ تاکید و تذکیر مضامین قرآنی کیا کرے خصوصاً اوس امر کو کسی طرح کا وہن و سستی مکلفین بالفعل سے جسکے
قرآن کے باب کوئی مضمون قرآن مین نہین آیا لیکن تاکید اوسکی چند احادیث مین آئی ہی تا الزام حجت
و اتمام نعمت ہو جاوے جسنے قرآنکو پڑہا ہی بلکہ دیکہا ہی وہ ایسی لچر پوچ بات کبہی نکہے گا و الا تاکیدات
و تقریرات پیغمبر بابت نماز و روزہ و زکوۃ و تلاوت قرآن وغیرہ سب لغو ہون اور نزدیک شیعہ کے
نص امامت جناب امیر کو بار بار کہنا اور تاکید فرمانا سب بیہودہ و عبث ہو گا نعوذ باللہ منہ معہذا جس
صورت مین کہ معنی ولی کے اولی بالتصرف ٹہیرے تو چاہیئے کہ جہان خود لفظ اولی موجود ہو وہان
یہہ معنی بالا ولی مراد ہون حالانکہ آیہ کریمہ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ اور آیۃ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
مین معنی تصرف کے صحیح نہین اسلیئے کہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اولی بالتصرف حضرت ممدوح
مین نہ تہے اسیطرح آیہ ثانی مین نسبت تبنی کے نفی کی ہی تبنی سے نہ اثبات معنی تصرف تو جسب
صورت مین خود اولی سے معنی اولی بالتصرف نہ نکلے تو ولی سے اولی سمجہنا محض تصرف مولی
تعالی کا ہی **قولہ** لغت عربیہ مین اکثر ایک لفظ کے بہت معنی ہوتے ہین اور محل مناسب مین اپنے
جدا جدا معنی بخشتے ہین از انجملہ لفظ مولی قاموس مین زیادہ بیس معنی پر آئی ہی منہا المالک
والعبد والصاحب والمعتِق والمعتَق والقریب وابن العم والجار والحلیف والابن والعم

فائدہ وجہ تخصیص حضرت امیر

فائدہ معانی لفظ مولی

والنزیل والشریک وابن الاخت والولی والرب والناصر والتابع والمنعم والمنعم علیہ والصہر پس
حدیث مین معنی مولا کے مالک درست آتے ہین اور اسپر ہمارا مناظرہ فریقین کا ہی جواب
متعدد معانی لفظ واحد کا مسلم ہی لیکن محل مناسب ہین جو معنی جدا گانہ بخشنا موقوف ہی قراین پر
حالیہ ومقالیہ ماقبل ومابعد پر نہ علی الاطلاق پس مانحن فیہ مین جو معنی مولا کے آپنے قرار دیے اسکا
قرینہ کیا ہی حالانکہ صدر وعجز حدیث صریح قرینہ ہی اسبات پر کہ مراد مولی سے محبوب ہی نہ مالک
عادت شریف نبوی یون واقع ہوئی تھی کہ کلام آپکا غالبا مشابہ وتابع کلام الٰہی ہوتا تھا چنانچہ
جسطرح قرآن مین فرمایا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ اسیطرح آنحضرت نے غدیر خم مین فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور جسطرح حق تعالی نے ارشاد کیا کہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَاءُ
بَعْضٍ اسیطرح آنحضرت نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ پس تتبع
استعمال قرآن کے حاجت تاویل کی نہین اور بدون قرینہ جلیہ کے تعین مولا کا بمعنی مالک صحیح نہین
الغرض یہہ بات ٹھیری کہ لفظ ولی واولی ومولی وغیرہ کلام نبوی مین اوس معنی مین مستعمل ہی
جس معنی مین قرآن وارد ہی اور قرآن مین یہہ الفاظ زینہار کسی جگہہ بمعنی مالک یا اولی بالتصرف نہین
تو حدیث مین بھی یہہ معنی مراد نہونگے بے وجہ صرف ظاہر سے انعقاد نخبہ ہی قولہ ابن حجر نے
صواعق مین کہا ہی کہ اگر فرض کیا جاوے کہ مولی بمعنی اولی ہی تو یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ جو اولی
ہو وہ لائق ومستحق خلافت جواب دسکا یہہ ہی کہ اگر ادنی لائق خلافت کے نہین تو یہہ کہان سے
ثابت ہوا کہ ادنی لائق خلافت کے ہی جواب قرآن سے ثابت ہوا اسطرح جبکہ طالوت باوجود
مفضول ہونے کے نص الٰہی عہد حضرت شموئیل مین باوجودیکہ طالوت سے اولی وافضل تھے صاحب
ریاست عامہ ہوے اس سے ثابت ہوا کہ خلافت ادنی کی باوجود اولی کے جائز ہوتی ہی اگرچہ تقابل
لفظ اولی کا ساتھہ اعلی کے ہی نہ ساتھ اولی کے لیکن جو اکثر نامبرلقب مولانا کہ تمام مرد از
مرد مطلق التفات طرف علوم کے خاصۃً لغت وصرف ونحو کے نہین اسلئے مورد استعمال ادنی
واعلی معلوم نہوا حالانکہ یہہ ادنی جہل نہین بلکہ اعلی ہی جو بالا اولی ثابت ہوا قولہ کبار سنیون نے

خلافت ادنی باوجود اعلی

واسطے حفاظت اصول مذہب اپنی کے احادیث صحیحہ کو کہ شان حضرت امیر مین وارد ہین مشکوک
کہکے سلک ضعیف وشاذ وموضوع مین درج کیا ہی اور راویونکو رافضی یا کذاب ظاہر کیا
جواب اہل سنت کے نزدیک جسطرح تمسک حدیث موضوع سے حرام اور ضعیف سے ضعیف
اور شاذ سے شاذ وممنوع ہی اسیطرح موضوع کہدینا یا متروک ومنکر ٹہیرا دینا حدیث ثابت کا
حرام بلکہ قریب بکفر ہی اسلیے کہ انکار نص کا لازم آتا ہی اگر سنیونکو ایسی ہی دشمنی جناب امیر سے ہوتی
تو احادیث صحیحہ اونکے فضائل مین اب کتب حدیث اہل سنت مین موجود ہین اور کثیر فضائل شیخین سے
نہین انکو کیون نہ سلک وضع وضعیف وشذوذ مین درج کیا اور امام نسائی نے کتاب خصائص
مناقب مرتضوی مین بناکر دمشقیون کے ہاتہ سے کیون مار کہا کے انتقال فرمایا اور صاحب گوہر
مراد نے کہ شیعی ہی کسلیے اقرار کیا کہ از روی انصاف ہمنے محدثین اہلسنت کو پایا کہ مناقب
مرتضوی کو اونہون نے نہ چہپایا کما سبق سیف مسلول مین دیکہو کہ ماثر جمیلہ جناب امیر کسقدر کتب
اہل سنت سے نقل کئے ہین آخر تقیہ سنیون کے نزدیک حرام ہی پہر کسکی دوستی یا دشمنی سے اوسکو
لکہا ہی شعر وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ ؛ ولکن عین السخط تبدی المساویا قولہ کسی جگہہ مفید
اپنے مطلب کا سمجہکر احادیث رواۃ متشیعین سے تمسک کیا ہی اور اوسکے عدم صحت مین کچہہ نہین کہا
جواب یہہ وہی مثل ہی دروغ گویم بروی تو وان الکذوب لاحافظۃ لہ ابہی ابتدا رسالہ مین
بصفحہ چہارم حدیث انا من علی وانا علیا منی مین گذر چکا کہ اوسکو صاحب تحفہ نے بعلت تشیعی
ہونے اجلح کندی راوی کے باطل غیر صحیح بہ کہا ہی جسپر آپ نے بڑی دوڑ دہوپ کی تہی اب
یہان پہر وہی صدا آئی سب بے معنی کی معہذا جولیسے موضع ہون اونکا نشان دو اتکلمتم قلیلا
قولہ حدیث دوم وسوم کو کہ بطریق متعدد کتب سنت وجماعت مین وارد ہین محمد شوکانی قاضی صنعا
یمن نے کہ دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ کے کرتا تہا فوائد مجموعہ مین اور روایات سے لکہا ہی اور
بعد تحریر عبارت طویل کے کہتا ہی کہ راوی ضعیف اور ممن یغلو فی الرفض ہین جواب
قاضی ممدوح رحمہ اللہ تعالی نے اجتہادًا کسی راوی یا حدیث کو رافضی یا ضعیف نہین کہا

بلکہ کلام متقدمین کو بابت جرح وتعدیل کے نقل کیا چنانچہ حدیث دوم وسوم بلکہ بقیہ احادیث بہی
اسی قسم کی ہین اور جسکی جرح کو راجح پایا اوسکو ترجیح دی حالانکہ تقدیم جرح تعدیل پر نزدیک شیعہ
بہی ثابت ہی اور یہہ امر عداوۃ نہین ورالا جن احادیث کی تصحیح کی ہی اونکے وضع کہنے سے ہمین
کون مانع تہا اور اجتہاد نام استخراج واستنباط جزئیات مسائل کا ہی کلیات وادلہ تفصیلیہ
شرعیہ سے نہ اسکا کہ جسکو چاہا کذاب ووضاع شیعی رافضی کہدیا یہہ افادہ آپکے اجتہادات
ہی نہ قاضی صاحب کے سہو ا قاضی صنعانے دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ نہین کیا تالیفات متعددہ
اونکے موجود ہین جہان یہہ دعوی لکہا ہو یا جہان سے نکل سکتا ہو اوسکا نشان دو قولہ یہہ
مقدمہ بعینہ اسکا ہی کہ تحفہ مین احادیث مدح حضرت امیر کو موضوع ومتروک کہا ہی اور علماے
امامیہ نے صحت اوسکی نہایت شرح وبسط سے کتب مشاہیر اہل سنت سے ثابت کردی ہی چنانچہ پہلے
تہوڑا سا لکہا گیا جواب شیخ نے اپنی خودی سے اون احادیث کو ایسا نہین کہا بلکہ
جرح وتعدیل اوسکی وہین اقوال سلف محققین سے نقل کردی کما مر اور جن کتب سے امامیہ
مدعی اثبات ہین وہ سب مجاہیل الاحوال غیر معتبر نا مشتہر ہین چنانچہ جواب بجواب سے واضح ہی
کما سبق لیکن بحکم خوئی بد را بہانہ بسیار آپکو ہر طرح التجاء طعن صاحب تحفہ پر مقصود ہی گر پا نہ
لگے قولہ بیان سوم در احادیث ثقلین جواب جو تطویل لا طائل آپنی اس جگہہ کتابت
طرق ثابتہ وواہیہ حدیث مذکور مین کی ہی اہل سنت پر حجت نہین اسلیئے کہ مبحوث عنہا مدلولات
حدیث علی المدعا ہی نہ نفی واثبات حدیث اگر حدیث ثابت ہو گئی اور اوسکو مدعا سے مساس
ہنوا تو کیا حاصل کوئی سنی منکر حدیث کا نہین لیکن یہہ کہتے ہین کہ غیر متواتر ہی اور مدعا پر
نص نہین حاصل اوسکا حرف مودت اہل بیت واحترام وعظمت عترت ہی وبس چنانکہ مقابلہ قرآن
کہ اکبر ثقلین ہی نیز اسی بات کو چاہتا ہی وقد مر بیانہ فیاضی قولہ عقل وانصاف والے ذرا
تامل کرکے اس حدیث کو پڑہین کہ حضرت نے بابت تمسک قرآن واہل بیت کے کیا تاکید
شدید فرمائی اور عدم ضلالت کو متعلق ساتہہ اقتدا وتمسک انکی کے کیا لیجئے جواب مذہب

ف۔ مصنف مجتہد
ف۔ موضوع کہنا صاحب تحفہ کا احادیث مدح مرتضوی کو
ف۔ ذکر حدیث ثقلین

اہل سنت کا یہی ہی اور اسی پر عمل کرتے ہین دلیل اسکی یہہ ہی کہ سارے عقائد و اعمال و احکام
فقہی اہل سنت کے ماخوذ ہین کتاب اللہ سے جسکو شبہہ ہو وہ کتب عقائد و اصول فقہ کو
قرآن سے ملا دیکھے اور جتنے طریقے سلوک و سیر و احوال و مقامات ارباب باطن مین وہ سب
مستفاض و مستفاد ہین ائمہ ہدی سے چنانچہ نمونہ اسکا آنے والا ہی فانتظروا انی معکم من المنتظرین بخلاف
شیعہ کے کہ انہون نے قرآنکو محرف عثمانی ٹھیراکر ایکطرف چھوڑ دیا اور عترت کو غائب عن الابصار بناکر
ایکطرف نکالدیا اور جو ائمہ ماضی تھے اونکے اقوال حقہ کو تقیہ و توریہ پر محمول کرکے الگ پھیکدیا اور ثقلین
مین کتاب اور حوض کوثر جدا ہونگے جدائی ڈالدی معلوم نہین کل پیغمبر خدا کو کیا مونہہ دکھلائین گے اور
اس گناہ کا کیا عذر بدتر از گناہ لائینگے قولہ وائے اون لوگون پر جنہون نے حکم آنحضرت کو طاق نسیان
مین رکہکر طوق تقلید ائمہ مصنوعی امویہ وعباسیہ وغیرہ کا گلے مین ڈالا و یکدست متابعت ائمہ معصومین
سے دست بردار ہوکر کتب فقہ اپنی مین اقوال نعمان و حنبل و مالک و شافعی و ابو یوسف وغیرہ کو لکھہ کر
ائمہ ہدی سے مونہہ پھیرا اور اعتماد فرمان اہل بیت پر کہ وارث دین نبی و عالم کتاب اللہ ہین نکیا جواب
ہنوز مصداق اوسکے شیعہ شنیعہ ہین نہ اہل سنت سنیہ ومن ادعی فعلیہ البیان اور وجہ عدم اخذ جزئیات
مسائل کی ائمہ ہدی سے اور وجہ اخذ کی ائمہ اربعہ سے یہہ ہی کہ امام نائب نبی کا ہی اور نبی صاحب بعثت
ہی نہ صاحب مذہب اسلئے کہ مذہب نام اوس راہ کا ہی جو بعض امتیون کو فہم شریعت مین کشادہ ہو
اور اپنی عقل سے چند قاعدہ مقرر کرین کہ موافق اوسکے مسائل شرعیہ کو اوسکے ماخذ سے استنباط
کرین اسلئے اوسمین احتمال خطا و صواب کا ہوتا ہی اور جب امام خطا سے معصوم ہوا اور حکم نبی کا رکہتا ہو
تو انتساب مذہب کا طرف اوسکے معقول نہین اسی سبب سے نسبت مذہب کی طرف حقتعالے و جبرئیل وغیرہ
ملائکہ وانبیا کے کرنا نادانی سخت ہی بلکہ فقہائی صحابہ کو کہ بالیقین ابو حنیفہ و شافعی سے افضل ہین صاحب
مذہب نہین جانتے بلکہ اونکے اقوال و افعال کو ماخذ فقہ کا اور دلائل احکام کا سمجھتے ہین اور وسائط
وصول علم شرعی کا غیب سے جانتے ہین اور نیز اتباع فقہائی مذکور کا عین اتباع ائمہ ہدی ہی
اسلئے کہ اونہون نے فقہ و مذہب و قواعد استنباط کو حضرات ائمہ سے حاصل کیا ہی اور سلسلہ تلمذ کا

ان صاحبون تک پہنچا پاہی پس تبع ائمہ کا نزدیک اہل سنت کے رتبہ پیغمبر و اصحاب کبار کا ہی کہ اتباع انکا
مقصود ہی لیکن انتساب مذہب کا اونکیطرف نہین کرتے شیعہ بہی اگر ذرا انصاف پر آئین تو معلوم کرلین
کہ یہہ بہی اتباع اون لوگون کا کرتے ہین جو اپکو منسوب طرف ائمہ کے کرتے ہین اور دعوی اخذ علم کا
اونسے رکہتے ہین نہ اتباع ائمہ کا بلا واسطہ چنانچہ صفحہ ششم رسالہ سے جہان آپنے فرق اصولی
و اخباری لکہا ہی ثابت ہی صرف اتنا فرق ہی کہ متبوع اہل سنت کے اصول عقائد مین مخالف ائمہ ہی
نہ تھے اور ائمہ نے اونکے حقمین بشارات دئے ہین کذا فی کتب الامامیہ کالاحقاق و نہج الحق و
نہج الکرامۃ بخلاف متبوعان شیعہ کے جیسے ہشامین و احول طاق و ابن اعین وغیرہم کہ اصول
عقائد مین صریح مخالف ائمہ ہدی ہین اور ائمہ نے اونسے بیزاری کی ہی اور اونکے بطلان عقائد کی
گواہی دی اور کذاب اور مفتری لقب بخشا بلکہ محافل سے نکالدیا کما مر موضحہ فیما سبق قولہ
اس حدیث قطعی سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم مقدمات دینی و احکام شرعی مین ہمکو حوالہ ان دونو
کیا ہی پس جو کوئی تمسک کرے وہ مہدی و ہادی ہی اور جو کوئی مخالفت ثقلین کرے گمراہ
بے دین ہہ جواب حقیقت الامر یہہ ہی کہ منصب امام کا اصلاح کرنا عالم کا اور دور کرنا فساد کا ہی
پس جس فن مین تصور پاوے اوسکی تکمیل کرے اور جو روش صلاح پر ہوا اوسکو بحالہ چہوڑے
تا تحصیل حاصل و اہمال ضروریات لازم نآوے سو حضرات ائمہ نے اپنے زمانے مین اہم مہمات
مقدمہ سلوک و طریقت کو قرار دیا اور مقدمہ شریعت کو ذمہ اصحاب راشدین پر حوالہ کیا اور خود
متوجہ طرف عبادات و ریاضات و تہذیب باطن کے ہوئے اور ہمت کو تعین اذکار و اوراد و تعلیم دعیہ و صلوات
و تہذیب اخلاق اور القا کے فوائد سلوک بر طلبہ و ارشاد طریق اخذ حقائق و معارف از کلام خدا و رسول
وغیرہ مین مصروف کیا اور بسبب عزلت و حب خلوت کے التفات طرف استنباط مسائل اجتہادیہ کے
نفرمایا اسی جہت سے دقائق علم طریقت و غوامض حقیقت و معرفت اون سے بکثرت منقول ہین
اور سارے سلسلے ولایت اہل سنت کے انہین کی ذوات عالیات مین منحصر ہین حدیث ثقلین بہی باصطلاح
مشیر ہی اسلئے کہ کتاب اللہ واسطے ظاہر شریعت کے کافی ہی اور علم لغت و اصول جسکا تعلق صحیح

منصب امام و دور الاسلام

وعقل سے ہی اعانت فہم شریعت مین کافی ہی اوسمین حاجت ارشاد کسی امام کی نہین جو چیز کہ محتاج تعلیم امام ہی وہ دقائق سلوک طریقت ہین کہ کتاب اللہ سے صراحۃً مفہوم نہین ہوتے اسلیئے ائمہ ہدی نے اوس سے قطع نظر فرماکر ساری ہمت مصروف سلوک کی اور امر اول کو بطریق اجمال لقاکر کے عقل وعلم مجتہدین پر چھوڑا لہذا باجماع شیعہ وسنی کوئی کتاب کسی امام نے تصنیف نہین کی اور نہ کسی علم کے اصول وفروع کو مدون کیا کہ بسبب اون کے دین وکتاب کے استغنا حاصل ہو بلکہ روایات واحکام صحاح ائمہ منتشر تھے اور قواعد استنباط مخفی ومستور لہذا ناگزیر ہی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اون سب روایات کو جمع کرے اور قواعد کو تتبع کرکے علیحدہ علیحدہ لکھے اور بنیاد رسم آئین اجتہاد ڈالے بنا برعلی ہذا ثابت ہی کہ جسطرح نسبت مذہب کی طرف کسی امام کے بے معنی ہی اسیطرح اتباع امام کا بے واسطہ غیر مجتہد کو ناممکن لہذا مقلد کو اتباع شریعت مین بے توسط اہل اجتہاد کے چارہ نہین اور شیعہ اگرچہ اول وہلہ مین دعوی اتباع ائمہ ہدی کا کرتے ہین لیکن مسائل غیر منصوص مین متبوع حقیقی اپنا مجتہدین طائفہ کو مثل ابن عقیل وغضائری ومرتضی وشیخ شہید وغیرہ کو ٹھیراتے ہین اور انکے اقوال پر فتوی دیتے ہین اگرچہ مخالف روایات صحیحہ اخباریہ ہون اور جب تقلید مجتہد کی باوجود مخالفت بعض روایات ائمہ کے انکے نزدیک بھی جائز ہی اور مانع اتباع ائمہ سے نہین پس اہل سنت کو اتباع ابوحنیفہ وشافعی مین کیا گناہ لازم آتا ہی غایۃ مافی الباب یہہ کہ بعض اقوال انکے بھی مثل اقوال مجتہدین شیعہ کے مخالف بعض روایات ائمہ ہدی ہون حالانکہ فی الواقع یہہ روایات ومخالفت باوجود اتفاق واتحاد اصول وعقائد کے ضار نہین اور حیز اتباع سے باہر نہین لاتے جسطرح محمد بن حسن شیبانی وقاضی ابویوسف شاگرد ابوحنیفہ ہین اور بعض جگہہ اونکی مخالفت کرتے ہین اسیطرح جمیع مذاہب مین مخالفت جزئی موجب ضرر نہین ہوتی اور نہ سبب لعن وطعن جب یہہ مقدمہ تحفہ ممہد ہوگیا تو اب یہہ بات ٹھیری کہ اتباع شافعی وابوحنیفہ وغیرہ عین اتباع ائمہ ہدی ہی اور تمسک ثقلین بھی یہی جو اہل سنت سے بن پڑا جسنے اسکے خلاف سمجھا قصور فہم سے سمجھا **قولہ** بیان چہارم در حدیث سفینہ **جواب** اسن بیانین آپنے حدیث مذکور کو روایت حاکم واحمد وسیوطی وابن مغازلی

ومسند فردوس ومودات سید علی ہمدانی سے لکھا ہی سو روایت حاکم مین لفظ مثل باب
حطہ بنی اسرائیل نہ آئی ہی اصل روایت پر آور ابن مغازلی شیعی ہی یا سنی کذا فی رسالۃ المکاتیب اور
روایت فردوس ومودات موضوع مفتری غیر ثابت ہی اہل شافعیہ کے کتب مین کہین آتا تو کیا سبب
مودات کا نہین اور روایت ابوذر اگر ثابت ہو تو بہی اوسکو مدعاء شیعہ سے مساس نہین اسلئے کہ
حاصل اس حدیث کا اسیقدر ہی کہ فلاح ونجات دوستی اہل بیت مین ہی اور ہلاک انسے تخلف مین
سو یہہ بات بحمد اللہ تعالی خاص نصیب اہل سنت ہی کہ یہہ سب اہل بیت کو محبوب ومقتدا جانتے ہین اور
لا نفرق بین احد منہم کہتے ہین بخلاف شیعہ کے کہ بحکم نؤمن ببعض ونکفر ببعض سوا ائمہ اثنا عشر
کے سبکو کافر ومرتد خارج ایمان سے جانتے ہین کما اثبتناہ فیما مضی اور اہل سنت بتقدیر تسلیم کہتے ہین
جسطرح آنحضرت نے یہہ فرمایا ہی اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق اسیطرح
یہہ بہی فرمایا ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور یہہ حدیث نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی
کما مر بیانہ فیما سبق اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح سفر ظاہر دریا کا بدون ناو کے محال ہی اسیطرح پہنچنا
مقصد تک بدون مراعات نجوم کے محال ہی اور جسطرح فقط رعایت تارونکی بدون ناو کے
بے سود ہی اسیطرح ناو بے تارونکے معرض تلف مین ہی قال تعالی وعلامات وبالنجم ہم یہتدون
پس تشبیہ دینے آنحضرت مین اہلبیت کو سفینہ سے اور اصحاب کو نجوم سے یہہ اشارت ہی کہ طریقت کو
اہل بیت سے حاصل کرو اور شریعت کو صحابہ سے تیہہ نکتہ نہایت عمیق اور افادات مولانا محمد یعقوب بنانی
رحمہ اللہ تعالی سے ہی اسمین ادنی تامل سے معنی حدیث کے بخوبی منحل ہو جاتے ہین **قولہ** بیان پنجم
حدیث دوازدہ خلیفہ **جواب** یہہ حدیث نزدیک اہل سنت کے ثابت ہی بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ
از انجملہ روایت صحیحین معول علیہ ہی اور روایات سیوطی وابن عدی ضعیف اور روایات مودات موضوع
ومفتری معہذا لکن نزدیک اہل سنت کے مراد خلفاء اثنا عشر سے موافق مختار تورپشتی وقاضی عیاض و
شیخ عبد الحق دہلوی وامام نووی شارح مسلم وغیرہم قدس اللہ سرہم خلفاء مقسطین مستقیم دین ہین
کہ صاحب تسلط عام ومنفذ احکام شرع ہوں روی زمین پر اور والی خلافت نبوت ہوں باستحقاق

حدیث دوازدہ خلیفہ

واتفاق نہ متغلب متصرف بالشقاق اور ہونا انکا علی سبیل الاتصال لازم نہین بلکہ اتمام اس عدد کا
وقت ظہور خلافت راشدہ سے قرب قیام ساعت تک چاہیے چنانچہ منجملہ انکے بعضے ظاہر ہوئے جیسے خلفاء
اربعہ وحضرت امام حسن مجتبی وعمر بن عبدالعزیز اور باقی ہونگے اکثر طرق حدیث موید اس ارادہ
کے ہین جسطرح صحیح مسلم وفتح الباری وغیرہ سے معلوم وثابت ہوتا ہی صاحب ازالۃ الخفا نے لکھا ہی
کہ باتفاق روایات فریقین زمانہ ان بارہ خلیفہ کا قیامت تک کھینچیگا پس ترتیب وجوہ وبیان اسامی
اونکے ذمہ اہل سنت پر غیر لازم ہی کہ ہنوز قیامت کو مہلت دراز ہی انتہی اور صدر حدیث
قرینہ جلی ہی اس امر پر کہ مراد خلفاء سے صاحب الامر والاحکام ہین لاغیر چنانچہ لفظ لایزال
ہذا الدین عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش سے ظاہر ہی اور یہی حق ہی اسلیئے
کہ دین محمدی عہد خلفاء راشدین مین ہمیشہ عزیز ومنیع رہا بخلاف ائمہ ہدی کے کہ انکے عہد
مین ایسا ضعیف وذلیل ہوا کہ خود ائمہ کو ضرورت تقیہ کی درپیش ہوئی حتی کہ جو الفین ملقب بحجت
وقائم وصاحب الامر ہین وہ ہنوز غار سامرا مین مستور ہین اس اثنا مین اگرچہ بسال ہزارم ہجری
عہد دولت صفویہ مین غبار تشیع حضیض خاک سے اوج فلک الافلاک تک پہنچا اور سرزمین ایران
کلاب علی وخنازیر ائمہ سے پر ہوگئی لیکن جناب مہدی ہادی نے حال زار اہل رفض پر رحم نفرمایا
اور اہل اسلام سے انتقام نہ لیا اور راضی بخروج نہوئے پس نہ انکا مصداق ان احادیث کا
ہنوا علاوہ اسکے طرق حدیث مذکور مین ہرجگہہ لفظ خلیفہ وامیر ورجل وکلہم من قریش ہی
نہ لفظ امام ومن بنی ہاشم اور ائمہ باتفاق فریقین بلفظ امراء ورجال وخلفاء یاد نہین کیئے جاتے
اور کلہم من قریش بہی عام ہی بنی ہاشم وغیرہ سے تو چاہیئے کہ مصداق ان حدیثون کے
وہ لوگ ہون جو خلیفہ کہلاتے تھے اور قریش تھے گو بنی ہاشم نہون نہ وہ جو امام کہلاتے
ہین اور اونکے ہاتہہ سے کوئی کام تنفیذ احکام شرع کا وجود مین نہ آیا اور یہہ نہین مگر خلفاء
راشدین یا بعض امراء بنی امیہ وبنی عباس حتی کہ امامیہ بہی اونکو بلفظ خلفاء تعبیر کرتے ہین
چنانچہ آپنے بہی اسی رسالہ مین کئی جگہہ بلفظ خلفاء بنی امیہ وخلفاء عباسیہ تعبیر کیا ہی معہذا

اہل سنت وجماعت تعین خلفاء اثنا عشر مین مختلف ومتوقف ہین سو یہہ اختلاف مضر مقصود
نہین اسلیئے کہ اختلاف فرق شیعہ کا تعین امام مین بعد جناب مرتضیٰ کے بدتر ہی تو قف اہل سنت
سے کہ بعضے پانچ اور بعضے سات اور بعضے آٹھہ اور بعضے بارہ اور بعضے تیرہ کہتے ہین اور جو
بارہ پر قانع ہین وہ بھی اخوان ائمہ سے انکار امامت نقل کرتے ہین جسطرح انکار زید شہید کا
امامت محمد باقر سے اور تنازع کرنا محمد بن حنیفہ کا امام زین العابدین سے بابت امامت کے
یہان تک کہ حجر اسود نے فیصلہ کیا بنا بر علی ہذا اہل سنت موقع طعن نہین اور امامت ائمہ
کی خلافت مذکور نہین بلکہ یہہ امامت بمعنی پیشوائی ہی **قولہ** بیان ششم در غصب خلافت جواب
ثبوت غصب کا موقوف ہی دو امر پر ایک یہہ کہ وصیت ونص نبوی خلیفہ بلا فصل ہونے
مرتضیٰ علی پر کتب صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہو وو نہ خرط القتاد دوسرے رغبت کرنا ابو بکر و عمر
وغیرہ کا خلافت مین اور یہہ بھی غیر ثابت ہی اسلیئے کہ کتب امامیہ سے بے رغبتی بلکہ کنارہ
جوئی ابو بکر کی تقلد خلافت سے ثابت ہی خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقائد مین لکھا ہی کہ ابو بکر
نے کہا لست بخیرکم وعلی فیکم اسیطرح ملا عبد اللہ مشہدی قائل ہی ساتھہ کمال زہد شیخین
کے زخارف دنیا مین اور جواب امر اول کا سابق گذر چکا ہی **قولہ** یہہ قصہ بر غصب کتب سیر
بشرح وبسط مسطور ہی یہان لب لباب اوسکا مختصر ذکر کیا ہی **جواب** یہہ لب لباب کتب
شیعہ سے منقول ہی اہل سنت پر حجت نہین معہذا اس سے ثابت ہی کہ خلافت ابو بکر کی
باجماع مہاجرین وانصار ہوئی اگرچہ بعد رد وبدل بسیار ہوا اور یہی دلیل عدم غصب کے
ہی ع سخن شناس دلبرا خطا اینجا ست **قولہ** شیخین لشکر اسامہ سے جدا ہوکر سقیفہ بنی
ساعدہ مین مجلس آرا ہوئے **جواب** جس صورت مین کہ روایت حق الیقین ملا باقر مجلسی سے
رجوع کرنا خود اسامہ کا شدت مرض نبوی کو سنکر ثابت ہوا تو مراجعت شیخین کی کیون کر
تخلف ٹھیری اسلیئے کسی فرقہ اسلام نے عتاب نبوی کو ابو بکر وغیرہ پر بابت اس
رجوع کے نقل نہین کیا اور نکلنا شیخین کا ہمراہ لشکر اسامہ کے اور رجوع کرنا اونکے

ساتھ مسلم فریقین ہی خصوصًا اوس وقت کہ اسامہ نے خود بیعت ابوبکر سے کی اور اس بیعت مین امامیہ نے
جبر و اکراہ بیان نہین کیا ہی **قولہ** الا سعد بن عبادہ نے بیعت نہین کی اور تا شہادت ملتفت نہوے
جواب صواعق محرقہ و منتہی الکلام مین دیکھہ لو کہ بیعت کرنا سعد کا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ثابت
ہی وقد سبق الکلام فیہ **قولہ** بخاری و مسلم وغیرہ مین ذکر توقف بیعت جناب امیر کا صاف لکھا ہی
جواب جہان یہہ لکھا ہی وہان عذر توقف بہی لکھا ہی اوسکو کیون آپنے ذکر نکیا اور لا تقربوا
الصلوۃ پر عمل کیا حالانکہ توقف بیعت اگر ثابت ہو تو بہی قادح صحت خلافت مین نہین کہ للاکثر حکم الکل
قولہ روایات ائمہ سے ثابت ہی کہ جناب امیر نے سوائے آنحضرت کے کسی سے بیعت نہین کی اگر
جناب امیر بیعت کرتے تو منازعت نہوتی امر دین مین جناب امیر سے تساہل و توقف بے معنی ہی
اور سنی جو کہتے ہین کہ دوسرے دن اکیلے آکر ابوبکر سے بیعت کی محض دروغ ہی **جواب**
اگر یہہ بات ثابت ہو تو شیعہ کو بڑی مشکل پڑیگی اسلیئے کہ ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغہ مین
بذیل فقرہ خطبۂ شقشقیہ لکھا ہی کہ اکثر امامیہ اسطرف گئے ہین کہ جناب امیر نے ہرگز خلیفۂ اول سے بیعت
نہین کی طوعًا نہ کرہًا پس یہان سے اسبات پر حکم کر سکتے ہین کہ جناب امیر مثل امام حسین کے ہرگز
معتقد تقیہ کے نتھے یا قائل ہون اسبات کے کہ اہل بیت پر اوس وقت کچھ ظلم و ستم واقع نہین ہوا ورنہ مظنون
حضرت امیر تہا اور یہان سے اکثر مطاعن برہم ہو گئے انتہی حالانکہ تارک تقیہ مثل تارک الصلوۃ ہی بلکہ
بدتر حتی کہ بتصریح بعضے امامیہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے رہے اور قدرت ملا و محسن
مرتضوی کی شایان اسصورت مین دیکھئے کہ وجہ دفع اس تعارض کی کیا ہو گی **قولہ** متواتر انکار بیعت سے
اور اظہار تلف حق خود سینون نے لکھا ہی **جواب** پاسخ اسکا بجز تلاوت کریمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اور کچھہ نہین ہو سکتا اور نیز معلوم نہین ہوتا کہ متواتر آپکے اصطلاح جدید مین کسکو کہتے ہین کہ
ہر جگہہ آپ متواتر لکھتے ہین **قولہ** خطبۂ شقشقیہ جناب امیر سے حال ثلثہ و غصب خلافت کا ظاہر ہی
کہ آیندہ مفصل کہا جاویگا **جواب** اگر یہہ خطبہ کلام مرتضوی سے بطور شیعہ ثابت بہی ہو جاوے
تو کیا اہل سنت پر حجت ہی کہ کچھہ انکے مسلمات سے نہین و الزام خصم بدون مسلمات خصم ممکن نہین

فائدہ بیعت اسامہ

فائدہ توقف حضرت علی دربیعت

فائدہ بیعت حضرت علی

فائدہ خطبہ شقشقیہ کلام مرتضوی

حالانکہ امامیہ کے پاس نفس الامر مین کوئی دلیل واسطے صحت اس خطبہ کے موجود نہین خود شارحین
نہج البلاغة نے رُوات خطبہ مذکورہ کو ضعیف کہا ہی اور خطبہ کرادا دین تحسیر ایا ہی چنانچہ موضوع
و مفتری ہونا اسکا جناب امیر پر بادلہ عقلیہ و نقلیہ کلام قدماء شیعہ ناظر ازالة الغین پر مانند مہر نیمروز کے
روشن ہی معذلک بنحو اشعر کا شوہ وعن تو کرنا سکھے ؛ ای وہ سچا نہین جہوٹا ہی ہہی پہ تکرو موفور
شوق خطبہ شقشقیہ روز افزون رہا اور یہہ وعدہ بہی اشل اور مواعید عرقوب کے قرین الفا ہوا اور وجہ
مزید اشتیاق کی یہہ تہی کہ عبارت معجز بلاغت اوسکی سنا ہی کہ بہتر نظم قرآنی سے ہی چنانچہ کتاب ظرائف
عبد الحمید و اثنا عشریہ سے واضح ہوتا ہی وہی ہذا و من عجب خصائصہ ان القرآن اختلف الناس فی
فصاحتہ و بلغت فصاحتہ علی بن ابیطالب الی نہا تتفق علیہا عند جاحدی فصاحة القرآن و غیرہم
من سائر الناس انتہی بمقام الضرورة **قولہ** بقول ان کہ ۲۸ صفر وفات تشریف ہوئی اور اہل سنن مین
مشتبہ ہی غرہ سے لغایت بارہوین ربیع الاول مختلف کہا ہی **جواب** کلینی نے کافی مین باب مولد
النبی و وفات مین لکہا ہی کہ تولد آنحضرت کا بارہوین ربیع الاول کو ہوا ہی اور وفات بہی بارہوین کو روز
دوشنبہ ہوئی ہی اور صاحب جامع عباسی نے وفات انہائیسوین صفر اور بہی اثمارہوین ربیع
الاول کو لکھی ہی تو یہہ اشتباہ شیعہ مین بہی ہوا نہ تنہا سنیون مین حالانکہ روایت اصح نزدیک اہل سنت
کے واسطے ولادت و وفات کے دوازدہم ربیع الاول یوم الاثنین ہی فقط **قولہ** اول وقت کوچ
کے واسطے ثانی کے ثالث کے ہاتہہ سے وصیت نامہ مشعر و لیعہدی کا لکہوایا ثانی نے دم نہ مارا الخ
جواب یہہ تمام روایات موضوع مفتری ہین ہرگز کتب اہلسنت مین اوسکا نشان نہین و من ادعی
فعلیہ البیان لیکن صرف اسقدر ثابت ہی کہ اول نے ثانی کو واسطے خلافت کے متعین کیا اور اسمین
کوئی وجہ طعن کی ظاہر نہین اگر بیان کرو تو جواب دیا جاوے اور لکہوانا وصیت نامہ کا اور وصیت
کرنا عمر کا وقت انتقال کے ابوطلحہ انصاری کو واسطے قتل چہہ شخص کے اور کیفیت بیعت عثمان کے
الی غیر ذلک مجموع لیس لہ شئی و لا اصل لہ بی لاابارک اللہ فی واضعہا اور اسی وجہ سے آپنے اس جگہ نام
کتب کے اگرچہ حسب عادت بطریق فرض ہون نہ لکھے ہر چند بفضلہ تعالی بنا بر صدق معاملہ و راستی

تاریخ ولادت و وفات نبوی

ذکر وصیت نامہ خلافت عمر

گفتار سامی آج تک کبھی کوئی روایت مطابق منقول عنہ باوجود اسم نویسی کتب بھی نہین ہوئی ہیچ ہی
شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید قولہ حال ثلثہ وکیفیت غصب خلافت رسالہ
سر من رأ مین صاف ومفصل ہمنے لکھی ہی جواب یہہ رسالہ ابھی تک دیکھنے مین نہین آیا مثل صاحب
سر من رأ غیبت کبری مین ہی معہذا جو کیفیت وہمین لکھی ہوگی وہ بھی اسی قبیل سے ہوگی کہ البعرۃ
تدل علی البعیر ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا قولہ بیان سات ان بیعت نکرنے مین جناب امیر
علیہ السلام کے اور طلب کرنے مین اپنے حق کے واسطے اتمام حجت کے جواب جو بیان آپنے اسکے بیکار ہی
مجموع تواریخ شیعیہ منقول ہی اور روایات شیعی سنی پر حجت نہین علی الخصوص جو روایت وحدیث
اخبار وقصص مین مخالف نصوص ثابتہ ہو وہ موضوع ہوتی ہی کما ہو المقرر عند المحدثین اور سابق گذر
چکا کہ اخراجات تواریخ پر فریقین اعتماد نہین کرتے پھر ہر جگہہ تمسک بالباطل سے کرکے الزام اہلسنت
چاہنا نہایت بے شرمی ہی قولہ عمار بن یاسر وابوذر غفاری وسلمان فارسی ومقداد وصہیب
عباس وجابر بن عبداللہ وابی بن کعب حذیفہ وابوایوب وسہیل بن احنف وابو الہیثم وخزیمہ بن ثابت
وابو الطفیل وسعد بن عبادہ وابوسعید خدری وبریدہ اسلمی غیرہ کہ ہمراہ حضرت امیر کے تھے علانیہ
کہتے تھے کہ ای فلان فلان کتنے جلدی تم حکم خدا ورسول سے پھر گئے الخ جواب یہہ چند
صحابی قریب پندرہ سولہ نام کے جو آپنے لکھے ہین اظہار کرنا انکا نص غدیر وغیرہ کو اصل مین
طبرسی نے احتجاج مین ذکر کیا ہی سو روایت تشیعی صالح احتجاج سنی پر باقرار مومن جاسی وغیرہ
نہین معہذا اس احتجاج مین بطور شیعہ دو خدشے ہین ایک یہہ کہ مومن ہونا اسقدر صحابہ کا منافی
تصریح اکابر امامیہ غیر صحیح ہی اسلئے کہ مجالس المومنین مین امام محمد باقر سے نقل کیا ہی کہ سب مشاہیر
صحابہ مرتد ہوگئے مگر تین نفر کہ سلمان وابوذر ومقداد ہین اور عمار بن یاسر سے کچھہ انحراف عن
الحق اور تردد ظاہر ہوا تھا لیکن پھر رجوع طرف حق کے کیا انتہی اور کلینی نے روضہ مین ابی جعفر سے
روایت کی ہی کہ مرتد ہوئے لوگ بعد نبی علیہ السلام کے مگر تین آدمی مقداد وابوذر وسلمان
اور ابن مطہر منجس نے خلاصۃ الاقوال مین لکھا ہی کہ ابوجعفر نے کہا الخ اوسیر اوسنے پوچھا کہ عمار کیسے ہین

فرمایا عدول کیا پھر رجوع کیا پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے ایسے شخص کو جسمین شک نے راہ نہین پائی
اور دخل نہین ہوئی اوسمین کوئی چیز تو وہ مقداد ہی طبرسی نے خود احتجاج مین لکھا ہی کہ مرتد ہوئے
لوگ بعد آنحضرت کے بجز لگو سالہ پرستون کے انتہی آور سبب اس ارتداد کا اخفار نص ہی نہ ترک عمل تو اوس سے
یہہ ہی کہ بعد التحقیق بہ دو چار بھی مومن نہین ٹھیرتے چنانکہ ضعیف الایمان ہونا ابوذر غفاری کا
بحار مجلسی و حیات القلوب سے ثابت ہی اور سلمان فارسی ناکث عہد نبوی تھے آور عمار ایک برس
برس تک مرتد رہے پس اگر فرض کیا جاوے کہ مطابق تحقیق سید مرتضی در تبصرة العوام کہ اوسمین لکھا ہی
کہ چودہ صحابی رافضی تھے اونہون نے ہرگز بطیب خاطر ابوبکر سے بیعت نہین کی جب نوبت ضرب شدید
و شلاق کی پہنچی اور عنف و خشونت حد سے گذری اوسوقت متوجہ طرف ابوبکر کے ہوئے الخ یہہ لوگ
مظہر نص تھے تو انہین لوگون سے کتب اہل سنت مین بھی احادیث و اخبار کثیرہ صحیحہ مروی ہین پھر
جسطرح انکے قول پر اسجگہہ اعتماد ہی اوسیطرح ہر جگہہ چاہیے ورنہ ترجیح بلا مرجح ہوگی لیکن یہہ اعتماد
کیونکر کرین اسلیے کہ غرض انکی شیعی ٹھیرانے مین صرف اثبات قدامت تشیع مستحدث ہی نہ اور کچھہ وہ
ہو کما تری دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ آپکے بیان سے بلکہ جمیع شیعہ کی تحریر سے واضح ہی کہ ان دونون نے
وقت انعقاد خلافت کے استدلال و احتجاج کل و جل صرف نص غدیر سے کیا اور کوئی دلیل بیان نہ کی کتاب اللہ
سے اور نہ سنت رسول اللہ سے آور اس سے ثابت ہوا کہ بہت عمدہ حجت خلافت بلا فصل مرتضوی کی ہی
قصہ غدیر ہی اور باقی ادلہ ساختہ و پرداختہ مقلدان شیاطین الانس و الجن مثل شیطان الطاق و ہشام الملکو
ہین چنانچہ اسی جگہہ سے سبحان علی نے اپنے مکتوبات مین لکھا ہی کہ ہرگاہ درجواب حدیث من کنت مولاہ
کرد لا تشش از اجلائی بدیہیات ہست سکوت نکردند بر دیگر روایات کہ ہم سلک اینہا کجا کی سکوت مے ورزند
انتہی ملخصا اور حال اس دلیل کا سابق میرہن از آن زمین ہو چکا ہی کہ یہہ حجت اوہن من بیت العنکبوت
و اخف من ورق التوت ہی ختم الدست و حصل المطلوب علاوہ اسکے کلینی و رضی و طبرسی وغیرہ
قائل ہین ساتھہ اخفاء نص کے بنا بر تقیہ کما یجی حالہ اور نیز تکذیب کرنا صحابہ کا نص کو گویا وجود
نطھار سولہ سترہ آدمی کے مخالف ہدایت عقل ہی اسلیے کہ انصار کو توقع خلافت کی اپنے گروہ

اخفاء النص غدیر

مین قوی تھی اور یہہ لوگ بڑے شجاع تھے چاہتے تھے کہ سعد بن عبادہ انہین امیر ہون چنانچہ بیان
ششم مین آپنے لکھاہی کہ انصار اونکو باوجودیکہ بیمار پڑے تھے سقیفہ مین اوٹھالائے الی قولکم انصار
نے کہا منا امیر و منکم امیر انتہی لیکن جب ابوبکر نے یہہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ و سنی کذا فی عماد الاسلام
للمورن الجالسی وغیرہ من کتب الحدیث الائمۃ من قریش سنائی سبکے سب چُپ ہوگئے اور صدیق سے
بیعت کی پس اگر حضرت امیر بھی مع ہفتدہ صحابہ کے مثلا اظہار نص غدیر کا کرتے اور وصیت
نبوی یاد دلاتے ممکن تہا کہ یہہ لوگ انکار صریح کرتے اور دو مہینے کئی دن مین اوسکو بھول
جاتے اور باوجود تذکیر یاد نکرتے اور دیدہ و دانستہ بیعت مرتضوی سے متقاعد ہوتے خصوصا اصحاب
سعد بن عبادہ کہ رشتہ دار بنی ہاشم تھے اور کسیطرح کی عداوت حضرت امیر سے نرکھتے تھے
بعد ثبوت النص و الزام وہی بنی ہاشم اور حاصل یاس کے ملنے ریاست سے ضرور دعوی ابوبکر کو فاسد کرتے حالانکہ
سوائے عمر و ابوعبیدہ کے کوئی اعوان ابوبکر مین نہ تہا کذا فی کشف الغمۃ وغیرہا عقل سلیم ہرگز اسکو
قبول نکریگی کہ یہہ سب لوگ وقت ایسی مخاصمت عظیمہ اور مقدمہ عمدہ کے ایک مرد ضعیف بے
اعوان کے بات قبول کرلین اور قول بنی ہاشم و اعوان مرتضی کو باوجود یاد دہی النص قاطع
جلی و کثرت عدد و عدد ہاشمیہ و عدم مبالات حیدریہ کے پذیرا نکرین اور جناب امیر جن سے امر
دین مین بقول آپکے مساہلہ و توقف کچھہ معنی نہین رکھتا انتہی متوقف و متساہل ہون خصوصا اوسوقت
کہ عثمان و عبدالرحمن وغیرہ کہ مع بنی امیہ و بنی زہرہ کے خلیفہ ہونے ابوبکر کے حصول ریاست سے
ناامید ہوگئے تھے چاہیے تھا کہ اعانت مرتضوی کرتے حالانکہ اونہون نے بھی دم نہ مارا
اس سے ثابت ہوا کہ وجود نص و اظہار نص دونو غیر واقع ہین والا جناب امیر وقت بغی معاویہ کے پھر
اس نص ناطق سے الزام دیتے حالانکہ اوسوقت موقع احتجاج مین صرف یہی لکھا کہ بایعنی الذین
بایعوا ابابکر و عمر الخ کذا فی نہج البلاغۃ اور فرمایا انما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا
علی رجل و سموہ اماما کان للہ رضیا الخ کذا فی نہج البلاغۃ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ
اہل سقیفہ کا حجت ہی جسکو وہ امام بنادین وہی اللہ کے نزدیک بھی امام ہی جیسے ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ **قولہ** عجیب ہی کہ جنازۂ خیر البشر پر حاضر نہوئے **جواب** اگرچہ مجموع یہہ روایت
باطل و موضوع ہی لیکن خاصۃً یہہ جملہ مخالف تصریح اہل سنت ہی اسلئے کہ حضور صحابہ مہاجرین
و انصار کا جنازہ حضرت خاتم المرسلین پر بلا خلاف بالاتفاق ثابت ہی خاصۃً شیخین کا چنانچہ مناقب
سیف و تبصرہ و منتہی وغیرہ سے بروایت شیعہ ظاہر ہی پس انکار اسکا مکابرہ بحت و عناد محض
ہی **قولہ** واللہ اگر عہد ساتھہ رسول خدا کے نہوتا دیکھتے کہ ساتھہ اس جمع قلیل کے کیا کہلاتا
جواب یہی جملہ مرتضوی باوجود عدم ثبوت عہد دلیل صحت خلافت ابوبکر ہی کیونکہ مشعر ہی اسکا
کہ وصیت و عہد نبوی مخبر تہا انکی خلافت اور اونکے صبر پر علمائے امامیہ نے لکہا ہی کہ عباس عم نبوی
نے مرتضی علی کو ترغیب دی خلافت پر لیکن اونہوں نے رغبت نکی کذا فی علل الشرائع اسیطرح ابو
سفیان فوج کشی اپنے ذمہ پر لیتے تہے حضرت امیر نے نمانا اسیطرح جناب امیر بعد شہادت
عثمان خلافت کو قبول نکرتے تہے چنانچہ نہج البلاغۃ مین ہی انا لکم وزیر خیر لکم منی امیرا
پس اگر دربارۂ خلافت کوئی وصیت نبوی ہوتی تو وجہ انکار کی خلافت سے کیا تہی کہ امیری چہوڑکر
وزیری چاہتے اس سے معلوم ہوا کہ خلافت ابوبکر حق ہی اور عہد نبوی اور دعوی نص و سطے
جناب امیر کے ناحق **قولہ** دلائل النبوۃ و خلاصۃ المقال مین لکہا ہی کہ محمد بن ابی بکر و عبد اللہ بن
عمر آلیسمین دوست تہے الی آخر القصہ **جواب** حاصل اس قصہ کا یہہ ہی کہ ان دونو صاحبون نے
اپنے اپنے والد ماجد کو نص غدیر وغیرہ یاد دلاکر قائل کیا اور حقیت مرتضوی ثابت کی اور
اور ابوبکر و عمر نادم لاجواب ہوئے سو یہہ قصہ اگرچہ بتحریف عبائر آپنے تحفۃ الشیعہ سے مرقوم کیا
ہی لیکن نسبت اوسکی طرف دلائل النبوۃ کے اگر تالیف بیہقی مراد ہی تو صریح افترا ہی ہرگز اومین
اسکا اتا پتا نہین والبیان علی المدعی اور کتاب خلاصۃ المقال مجہول الحال ہی اور روایت کسی
ایسی کتاب سے جائز نہین کما مر فیما سبق اور یہہ قصہ بعینہ ایسا ہی جسطرح شیعہ کہتے ہین کہ ایک
کالی لونڈی نے ہارون رشید کے سامنے دلیل قطعی سے حقیت تشیع کی ثابت کردی
اور کسی کو جواب نآیا یا حلیمہ سعدیہ مرضعہ آنحضرت نے سامنے حجاج بن یوسف کے تفضیل مرتضے

جنازۂ حضرت خیر البشر

قصہ محمد بن ابی بکر و ابن عمر

علی الشیخین واضح کردی اگرچہ زمانہ ان دونوں کا واحد نہین یعنی حلیمہ وحجاج کا چنانچہ یہہ دونو باتین بابِ کائد تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم مین اسیطرح یہہ کہانی بہی ہی اگر جواب وسوال مذکور مین کوئی ادنی تامل کرے معلوم کرلے کہ

قرینہ بالا مریۃ ہی خصوصاً یہہ فقرہ حجت ناقرمانی من بنیت وان جاہداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما انتہی عجائب استدلالات سے ہی اسلیئے کہ شیخین نے محمد وعبد اللہ پر کب بابت اپنے بیعت کے اکراہ وجبر کیا جسپر یہہ حجت نافرمانی ہیش کی اسبات کو کتب اہل سنت سے ضرور ثابت کرنا چاہیئے اور ترک بیعت مرتضوی اور قبول بیعت شیخین مین کونسا شرک لازم آتا تہا جسپر یہہ دعوے دہام مجازی معنی شرک کو بوجہنا اور دلیل کو نظم کرنا کام روافض کا ہی وبس ع اندرین ملک چو طاؤس بکار ست مگس ؂ اسیطرح معنی اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما خوب اپنے بوجہے کہ سعد سے بیعت کرکے توڑی پہر دوسری بیعت ابوبکر سے جوڑی حالانکہ ہنوز اثبات بیعت سعد مین آپکو بہت دردسر لاحق ہوگا اور مطلب بنانے بیٹہ گئے گا چہ جا معانی حدیث کے فتدبر کتب امامیہ شاہد ہین کہ خلافت ابوبکر کی بصلاح وتجویز اصحاب ہوئی تہی قریش وانصار سقیفہ بنی سعد مین فراہم ہوئے اور تنازع کیا ہر قوم چاہتی تہی کہ خلیفہ ہم مین سے ہو بعضے خلافت حضرت امیر کی اور بعضے عباس کی اور بعض صدیق اکبر کی تجویز کرتے تہے آخر کے قریش غالب آئی اور خلافت ابوبکر مقرر ہوئی اوسوقت کسی نے نہ آیہ انما ولیکم اللہ کو تلاوت کیا اور نہ نص غدیر یاد دلائی اور نہ خصوصیت جناب امیر کو واسطے خلافت کے بیان کیا پس بفحوائی لا یجتمع امتی علی الضلالۃ تجویز اصحاب منافی شان مرتضوی نہین ہوسکتی لیکن کہ اونکا اطلاع نکی ہوا اور صدیق اکبر کو متصف بالفضائل پاکر خلیفہ کیا باب چہارم فصل اول منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ بعض اخیار صحابہ نے ابوبکر کو نصیحت کی جسوقت وہ منبر پر تہی ابوبکر پشیمان ہوئے اور منبر سے اوتر کے اور تین دن تک باہر نہ نکلے تیسرے دن گہر گہر پہرے اور سابعین سے اقالہ بیعت چاہا انتہی پس اس سے بے خلاف فریقین ثابت ہی کہ ابوبکر واسطے سمجہانے جماعت کے سقیفہ مین گئے تہے نہ واسطے لینے خلافت کے والا بعد حصول مطلوب ندامت واقالہ کیسا بلکہ حاضرین

کہ ہزارہا مہاجر و انصار و اہل بدر تھے ابوبکر کو کہ بسابقیت ایمان و حقوق خدمت نبوی و حسن
سیرت مستحق تھے اور ہمیشہ حضور آنحضرت مین محترم و معزز رہے چنانچہ اقرار اسکا آپنے بہی
صفحہ شصتم مین اس عبارت سے کیاہی کہ ہر چند در زمان جاہلیت ہم از معارف مکہ بودند و عزت
و حرمت داشتند ہرگاہ اسلام ظاہر کردند و شریک حال حضرت گردیدند در چشم حضرت موقر
گشتند انتہی بلفظکم لائق خلافت پاکر تجویز کیا اور سبکے سب راضی ہوئے اور اہل اسلام سے
منازعت جاتی رہی ابوبکر نہ بنی ہاشم تھے نہ بنی امیہ قریش تھے اور الائمۃ من قریش
مجمع علیہ فریقین ہی خصوصا رضا ازواج مطہرات بہی مدنظر تہی تو یہہ تدبیر بغایت مستحسن واقع
ہوئی اور اسوقت مین قبول کرنا ابوبکر کا خلافت کو عین شفقت تہی مسلمانون پہ کہ ارحم امتی
بامتی ابوبکر اسلئے کہا اگر ابوبکر خلافت قبول نکرتے تو مفسدہ عظیم امت مین ہوتا اور آخر وقت
خلافت عمر فاروق کو سپرد کی والا وہی ہوتا جو بعد اسکے ہوا آور شکایت حضرت امیر کی کتب امامیہ مین
اسیقدر ہی کہ آپکو شریک مشورہ نہین کیا نہ یہہ کہ ابوبکر کو لائق خلافت کے نجانا کشف الغمہ
مین بذکر قتل عثمان لکہا ہی کہ جب لوگ واسطے بیعت کے حجرۂ امیر المؤمنین مین جمع ہوئے آپنے فرمایا
کہ جب اہل بدر راضی ہونگے اوسوقت قبول کرونگا کہ جو انکی رضامندی کے ساتہہ ہی وہی خلیفہ ہی
سبحان اللہ شان انصاف مرتضوی کو دیکہو اور اپنے اعتساف و ظلم ناہمواری کو دیکہو کہ فرق
زمین و آسمان ہی باینہمہ دعوی غصب خلافت و اظہار بغض عین جہل ہی قولہ بخاری و مسلم مین
لکہا ہی کہ عمر نے عباس و علی سے کہا الی قولہ غور کرو کہ عمر نے سچ کہا یا جہوٹ اگر سچ کہا
تو لازم آتا ہی کہ عباس و علی کو حقمین شیخین کے یہہ اعتقاد تہا کہ یہہ کاذب آثم غادر خائن ہین
اور یہہ دونو بزرگ بالاجماع کبار صحابہ سے تھے جس کسی کے حقمین گواہی دین شک نہین
کہ سچ ہوگی اور حدیث مین ہی کہ حق ساتہہ علی کے ہی اور علی ساتہہ حق کے اور اگر جہوٹ کہا
تو دروغگو لائق خلافت کے کہان ہی اور بالفرض اگر عمر نے جہوٹ کہا تو علی و عباس کو لازم
تہا کہ عذر کرتے حالانکہ کچہہ نہ کہا بس سکوت دونو کا بمقابلہ کلام عمر دلیل تسلیم قول عمر ہی مسلم نے

کاذب آثم غادر خائن ہونا شیخین کا [illegible]

اس حدیث مین الفاظ کاذب وآثم وغادر وخائن لکھے ہین اور بخاری نے مضطرب ہوکر بجاے
الفاظ مذکورہ کذا وکذا لکھکر ابہام کیا اپنی دانست مین عیب پوشی کی ہی جو ہی یہہ روایت آپنے
تحفۃ الشیعہ دجال ہذا یعنی سے سرقہ کی ہی لیکن عبارت الٹ پلٹ کرتا شبہ دزدی نہو خود
اس حدیث کو صحیحین مین ملاحظہ نہین فرمایا والا من حدیث غلط سلطانہ لکھتے اب ہم پورا قصہ اسکا
موافق کتب صحیحہ اہل سنت کے لکھتے ہین اوس سے اعتراض بہی دفع ہوجاویگا اور تصرف بہی آپکا ثابت
وہ یہہ ہی کہ متروکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ابوبکر صدیق کے تہا وہ اسمین سے اول حضرت
خاتون وازواج مطہرات کو خرچ خوراک پوشاک وحوائج ضروریہ کا دیتے تھے باقی محتاجان بنی ہاشم
کو جب عمر فاروق خلیفہ ہوے تو حضرت علی وعباس انکے پاس آے اور متفق اللفظ ہوکر کہا کہ متروکہ
آنحضرت کا ہمارے حوالہ کرو کہ ہم خود موافق عمل آنحضرت کے اور عمل ابوبکر وتمہارے عمل کے عمل کرین گے حضرت
عمر نے اس شرط پر انکو دیا اور کہا کہ اسکو تقسیم نکرنا اور اسمین میراث جاری نکرنا بعد چند روز کے
حضرت عباس نے چاہا کہ اوسکو تقسیم کرین حضرت علی نے نمانا اور بڑا جہگڑا ہوا یہان تک کہ حضرت
علی نے عباس کو بے دخل کردیا اوسوقت حضرت عباس جناب امیر کو واسطے قطع منازعت کے اور نالش
بے دخلی اپنے کی پاس حضرت عمر فاروق کے لاے اور کہا اقض بینی وبین ہذا الآثم الکاذب الغادر الخائن
یعنی مجہکو یا تہین نے اسکے جہوڑا اور سویہی لفظ بعینہ صدر حدیث مسلم مین وارد ہی اور پہلے ان لفظونکو
حضرت عباس نے حق مین جناب امیر کے ارشاد فرمایا اور بے شبہہ گواہی عباس کی حق مین
جناب امیر کے مقبول ہی اسلئے کہ عباس بقول آپکے کبار صحابہ سے ہین اور اگر عباس نے
یہہ جہوٹ کہا تہا تو علی کو چاہیے تہا کہ عذر کرتے اور جب عذر نکیا اور سکوت کیا تو معلوم ہوا کہ
کہ قول عباس کا مسلم رکہا اسلئے کہ عباس مقبولین شیعہ سے ہین حلی نے خلاصۃ الاقوال مین ترجمہ عباس
لکہا ہی من سادات الصحابۃ وہو من اصحاب علی علیہ السلام انتہی اس صورت مین یہہ مثل ٹہیک آئی
کہ من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع فیہ بہرحال جب عمر فاروق نے یہہ نقشا دیکہا تو واسطے حمایت حضرت
علی کے حضرت عباس سے کلمہ مذکور کو کہا ہاں چند ظاہر مین یہہ خطاب طرف دونو کے ہی لیکن

مقصود یہان صرف سنوانا حضرت عباس کا ہی کہ اگر حضرت علی بسند منع تقسیم مین کہ موہم اجرائے میراث ہی ظالم غادر خائن کاذب ہین تو حضرت ابوبکر بہی باعتقاد تمہارے ایسے ہی ہونگے حالانکہ خدا جانتا ہی کہ وہ صادق نیکوکار رشد تابع حق تھے اسیطرح مین بہی تمہارے اعتقاد مین آثم غادر کاذب خائن ہونگا اسلئے کہ ہم سب یعنی مین اور علی اور ابوبکر منع تقسیم و اجرائے میراث مین شریک ہین اور جس حدیث سے کہ متمسک ہین اوسکو تم بہی جانتے ہو اور وہ حدیث قابل تاویل و تحریف نہین والا جناب خاتون علیہا السلام کیون اوسکی تاویل نکرتین الغرض یہہ کلام عمر فاروق کا واسطے سنوانے عباس کے تھا تاکہ ناشر ۔ نا بسیر نکرین اور جھگڑا نہ اوٹھاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پھر وہ ترکہ پاس حضرت علی کے رہا اور حضرت عباس کو اوسمین دخل نہوا یہانتک کہ مروانے اوسکو اپنے لئے الگ کر لیا اور لغت عرب مین اکثر اوقات خطاب مین دو آدمی کو شریک کر لیتے ہین اور منظور ایک ہی ہوتا ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ حالانکہ نوع جنات مین سے کوئی رسول نہین آیا اسیطرح فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ حالانکہ مروارید و مرجان دریائے شور سے نکلتا ہی نہ دریائے شیرین سے اور یہہ محاورہ نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی چنانچہ طبرسی نے مجمع البیان مین تفسیر آیۂ مذکورہ مین لکھا ہی عن الزجاج قال الکلبی و ہو مثل قولہ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وانما ہو فی واحدۃ منہن وقولہ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ الخ والرسل عن الانس دون الجن انتہی اور ثعالبی نے فقہ اللغت مین لکھا ہی فصل فی الاثنین ینسب الیہما الفعل ہو لاحدہما وقد نقلت فی بعض الفصول ما یقارب قال تعالی يَخْرُجُ مِنْهُمَا الخ فانما یخرجان من الملح لا من العذب انتہی اور مثل اسکے بیضاوی و تفسیر جامع البیان و معالم التنزیل وغیرہ مین ہی اور صاحب مطول نے کہا الاثنان قد یراد بذکرہما الواحد قال تعالی و یخرج منہما الخ والمراد احدہما و قال علیہ السلام لمالک بن الحویرث و ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا سافرتما فاذنا و اقیما والمراد احدہما انتہی الی غیر ذلک من الشواہد الکثیرۃ الموجودۃ فی الکتب الشہیرۃ الحاصل اگر معاذ اللہ علی و عباس کو جناب ابوبکر و عمر مین ایسا اعتقاد ہوتا تو وہ پاس حضرت فاروق کے واسطے فیصلۂ مقدمہ مذکور کے کیون گئے کہ انصاف عادل سے چاہتے ہین

دو شخص سے خطاب اور ارادہ ایک کا

نہ ظالم کاذب خائن غادر سے اور اگر کہئے اور فیصلہ ہوا تو اوس فیصلہ کو جسمین ایسا ظلم صریح واقع ہوا
کیون منظور رکہا بلکہ اس صورتمین کہنا ان الفاظ کا حق شیخین مین عباس و علی کو چاہئے تہا کہ تم اپنے
دراشد تابع حق پس ثابت ہوا کہ یہ سکوت بمقابلہ تسلیم صادق بار راشد تابع حق ہونے کے تہا نہ امیر
مین آثم کاذب غادر خائن کے اور اس قسم کے تکلم وسکوت کو دنیا مین کوئی گواہی وشہادت نہین کہتا جو شخص
جو کوئی اپنے حق مین ایسی بات تواضعًا کہے وہ امر مشہود ہوجایا کرے آب اگر کوئی لفافہ خط المرام
الآثم فلان لکہے تو اوسکو بہی آپ گواہی ثبوت اثم قرار دیگر نظر اعتبار سے ساقط کرنا حالانکہ ایسے
کلمات وامثال اوسکے ائمہ ہدی سے بہی نسبت اپنے منقول ہین نہج البلاغت مین حضرت امیر سے مروی
ہی کہ فرمایا اللہم اغفر لی ما تقربت الیک بلسانی ثم خالفہ قلبی حالانکہ مخالف ہونا دل وزبان کا علامت
نفاق ہی اور صحیفۂ کاملہ مین کہ انجیل وزبور اہل بیت ہی زبان امام زین العابدین سے منقول ہی
انا الذی افنت الذنوب عمری معلوم ہوا کہ عاصی تہے نہ معصوم اسیطرح دعا مین یہہ کلمات کہتے
تہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین وانی اشکو سوء مجاورتہ لی وطاعۃ نفسی لہ
یہہ صریح ہی آثم وعاصی ومطیع شیطان ہونے مین اسیطرح طریق امامیہ مین بہت احادیث این
کہ دال ہی عدم عصمت ائمہ اطہار پر چنانچہ شیخ بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین ذیل
شرح حدیث ثانی والعشرین لکہا ہی ما تضمن ہذا الحدیث من قولہ وابک علی خطیئتک لا یستقیم ظاہرہ
علی قواعد الامامیہ القائلین بعصمتہ وقد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن ائمتنا علیہم السلام کما
روی عن الامام موسی الکاظم علیہ السلام انہ کان یقول فی سجدۃ الشکر رب عصیتک بلسانی ولو
شئت وعزتک لاخرستنی وعصیتک ببصری ولو شئت وعزتک لاکمہتنی الی آخر الدعاء وفی الصحیفۃ
الکاملۃ المنسوبۃ الی الامام زین العابدین علیہ السلام اشیاء کثیرۃ من ہذا القبیل الی آخر ما قال پس
جس صورتمین کہ یہہ سب احادیث شیعہ کہ ظاہر الدلالۃ ہین عدم عصمت ائمہ پر باعتراف علمائے شیعہ
تاویل پذیر ہین تو حدیث مسلم نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکی تاویل مقبول نہو ورنہ پہر اپنی حدیثو نکو
بہی ظاہر پر رکہو اور کہو کہ اگر یہہ سب ائمہ قول مذکور مین سچے ہین تو معاذ اللہ منافق عاصی آثم ہین

اور اگر جھوٹے ہین تو کاذب ہین اور ہر تقدیر پر لائق امامت کے نہین حالانکہ تاویل حدیث مسلم کی
بلکہ احادیث ائمہ کی ظاہر ہی کہ صدور ایسے کلمات کا اکابرون سے بعنوان تکسر نفس صحیح ہوتا ہی اور اوسکو دلالت
وقوع پر نہین ہوتی بلکہ وہ صدور مصداق التواضع یضع الرجل ہوتا ہی لیکن اوسکو کوئی کذب و شہادت نہین
کہتا اور نفس الامر پر حمل نہین کرتا اسی جگہ سے کہا ہی شعر تواضع زگردن فرازان نکوست ؛
گدا اگر تواضع کند خوی اوست ؛ قرآن شریف مین بھی آدم ابو البشر کی بابت وعصی آدم ربہ فغوی
اور فرمایا فلما آتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما کہ تاویل اس آیت کی خالی صعوبت سے نہین اور حضرت
یوسف صدیق نے فرمایا وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء وعلی ہذا القیاس حق مین اور انبیا کے
اور آیات دالہ صدور ذنوب پر وارد ہین کافی کلینی مین بھی حضرت یونس ابی یعفور سے اوسنے ابی عبد اللہ
سے روایت کیا ہی ان یونس بن متی وکلہ اللہ الی نفسہ اقل من طرفۃ عین فاحدث ذلک قلت فبلغ
کفرا اصلحک اللہ فقال لا ولکن الموت علی تلک الحال کان ہلاکا پس جس صورت مین ایسے احادیث لائق
قابل تاویل ہون اور کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ واسطے اونکی تاویلات کے تالیف کی گئی ہو تو حدیث مسلم
کیونکر تاویل پذیر نہوگی خصوصًا اوس صورت مین کہ طریق شیعہ مین بھی بعضے احادیث قریب المعنی بحدیث
صحیح مسلم مروی ہون چنانکہ ثقۃ الاسلام طبرسی نے کتاب احتجاج مین ابی رافع سے روایت کی ہی
قال کنا عند ابی بکر فطلع علی وعباس یتدافعان ویختصمان فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
ابو بکر یکفیکم القصیر والطویل یعنی بالقصیر علیا وبالطویل العباس فقال العباس انا عم النبی ووارثہ
وقد حال علی بینی وبین ترکتہ الی آخر الحدیث اس صورت مین شیعہ نے ضرور کوئی فکر تاویل کی حضرت عباس
کے طرف سے واسطے حدیث مرویۂ احتجاج وغیرہ کے کی ہوگی تو اہل سنت تاویل حدیث مسلم سے
کیون ممنوع ہونگے لیکن رافضی کی عادت ہی کہ اپنے شہتیر کو نہین دیکھتا اور کی پھلی کو دیکھتا ہی
اور تاویل الفاظ مذکورہ کی اندر وئی لغت وغیرہ کے قول عباس و عمر دونوں مین صاحب شوکت
عمریہ نے کتاب صفدریہ مین تفصیل لائق لکھی ہی اگر جی چاہے اوسکو بھی ملاحظہ فرمائیے والا در خانہ
اگر کس ست یکحرف بس ست ؛ قولہ قصہ طلب میراث مین صاحب جامع الاصول نے صحیحین سے کلام

طویل النقل کیاہی آخر اوسکا یہہ ہی فھجرتہ فاطمۃ فلم تکلم حتی ماتت الخ **جواب** احادیث شیعہ سے کہ
صحاح کتب مین بواسطہ معصومین کے ماثور مین مروی ہی کہ جناب سیدہ زمرۂ اہل بیت مین مندرج
نہین چنانچہ تفصیل اسکی کافی وشرح شافی وتصانیف مرتضی غیر مرضی وقزوینی سے بہرسہ طریق
مطابقت وتضمن والتزام ثابت ومعلوم ہی اسصورتمین ذکر قصۂ فدک بے سود ہی علی الخصوص وجہ
ربط اس قصہ کی اس بیان سے کہ موضوع واسطے اثبات عدم بیعت جناب امیر کے ہی ابوبکر صدیق سے
ہنوز واضح نہین معہذا اسکو آپنے صفحہ پنجاہم بیان نہم مین مفصل لکھاہی چنانچہ جواب اوسکا
وہین ملیگا پھر تکرار کی کیا ضرورت تہی **قولہ** کلام اکابر سنیون سے چہہ مہینے تک بیعت نکرنا بلاشک
وشبہ عیان ہی اور ہین بعد مجبوری واکراہ مصالحہ معلوم ہوتاہی قال البخاری الخ **جواب**
جو عبارت بخاریکی آپنے اسجگہہ لکھی ہی اوسمین فقط چہہ مہینے کا اور مصالحہ باکراہ کانہین معلوم نہین
کہ ایسی جگہہ عقل افضیونکی کہان رہتی ہی جو دلیل ہی مدعا پر غیر منطبق ہی معہذا اگر بیعت مذکور
بعد چہہ مہینے کے ہوئی تو کدا ضرور ہی کہ یہہ توقف اسلیے تہا کہ ابوبکر کو نا لائق سمجھکر بیعت نکی لیکن
کہ جناب امیر نے بسبب رنج وفات نبوی اور ملال عدم شرکت خود مشورہ تعین امام توقف کیا اسمین
ابوبکر پر کیا جائے طعن ہی چنانچہ عبارت بخاری منقولہ سامی سے بہی یہی سمجہا جاتاہی کہ انہ لم یحملہ علی
الذی صنع علی ابی بکر ولا انکار الذی فضلہ اللہ بہ ولکنا کنا نری فی ہذا الامر نصیبا فاستبد علینا
فوجدنا فی انفسنا **قولہ** حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت نکی اور ابوبکر نے مصالحہ کو غنیمت جانکر
زیادہ اصرار نکیا **جواب** اگر یہہ دعوی بطور شیعہ ہی تو اہلسنت پر حجت نہین اور اگر بطریق اہل
سنت ہی تو دیکہا چاہیے کہ کون سی کتاب سے سند اوسکی آپ پیش کرینگے معہذا طبرسی نے احتجاج
مین بعد بیان قصۂ بیعت مہاجرین وانصار کے لکہاہی کہ جب ابو عبیدہ پاس علی مرتضی کے گئے
اور اونکو سمجہایا تو اوسوقت علی نے ہاتہہ ابوبکر کا پکڑا اور بیعت کی انتہی اور نیز احتجاج مین
سلمان سے مروی ہی کہ اونہون نے کہا کہ کسی نے امت مین سے بیعت باکراہ نہین کی مگر مینے
وعلی وابوذر ومقداد نے اور کلینی میں ہی کتم علی امرہ وبایع مکرہا اور شیخ سخن حلی نے

لکھا ہی کہ لیس التقیۃ فی تزویج ام کلثوم اعظم من التقیۃ فی امر الخلافۃ اور تقیہ امر خلافت مین بہی بیعت
کرنا تہا اور صاحب احقاق نے لکھا ہی کہ امیر المومنین سے بیعت بہ جبر لی اور منہج الفاضلین مین
ہی کہ زبیر و سلمان و ابوذر و مقداد سے بجبر بیعت لی بالجملہ حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت کی اگرچہ
باکراہ ہو کما نطقت بہ کتب الامامیہ اور اگر بیعت کا انکار کروگے تو تقیہ باطل ٹہیریگا اور بطلان تقیہ
مین ثبوت خلافت شیخین کا ہی اور نیز ترک بیعت بے وجہ موجہ مستبعد عقل ہی اور وجہ ترک اگر استحقاق
مرتضوی ہی تو پہر اوسکو نص سے ثابت کیون نکیا اور اظہار النص کا بالاتفاق جناب امیر سے ثابت
نہین فاین ہذا من ذاک قولہ بیان ہشتم ذکر صبر اسد اللہ غالب بن باقتدائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم و دیگر پیغمبران اولی العزم جواب جو صبر آنحضرت صلعم نے اور دیگر انبیاء اولوالعزم نے کیا
وہ بابت تبلیغ احکام الہی تہا نہ بنا بر تقیہ و اخفاء حق اور حضرت امیر نے جو صبر کیا وہ تقیہ بحت تہا
معہذا یہہ صبر بہی وہان ہوگا جہان کسینے قصد ایذا دہی مرتضوی کیا ہوگا نہ وہان جنہون نے
صرف مخالفت بے محاربت کی وفیہ المطلوب اور جواب تفصیلی امثلہ صبر انبیاء کا ازالۃ الغین مین
مرقوم ہی حاجت نقل طویل کی اسجگہہ نہین من شاء فلیرجع الیہ قولہ حدیث مین ہی علی منی
بمنزلۃ ہارون من موسی اس حدیث مین آنحضرت نے تشبیہہ علی کی ساتھہ ہارون کے دی یعنی
جسطرح کہ ہارون سے تابعین موسی کے پہر گئے اور رجوع طرف سامری کے کرکے گوسالہ پرستی شروع کی
اسیطرح علی مرتضی سے منحرف ہو گئے جواب اس استدلال مین چند غلط ہین اول یہہ کہ واقعہ پہر جانے
بنی اسرائیل کا زندگی حضرت موسی مین ہوا تہا نہ بعد وفات موسی کے اور یہہ پہر جانا گویا فی الواقع حضرت
موسی سے پہر جانا تہا نہ ہارون سے اسلیئے کہ ہارون بطور وزیر تہے اگرچہ نبوت بہی حاصل تہی اسی جہت
مروج شرع موسوی تہے نہ خود صاحب شرع بعث دوسرے حضرت ہارون خلیفہ مفترض اطاعت تہے
اور پہرنا مفترض الطاعت سے کفر ہی بخلاف جناب امیر کے کہ یہہ عہد آنحضرت مین خلیفہ مفترض الطاعت
نہ تہے کہ پہرنا انسے موجب ردت ہو تیسرے بنی اسرائیل ہارون علیہ السلام سے پہر کر گوسالہ
پرست ہوگئے تہے یعنی کافر اور باغیان حضرت علی کو کسینے کافر نہین کہا اسلیئے کہ اسلام معاذ

صبر مرتضوی باقتضاء تقیہ

حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون

بن ابی سفیان کا نہج البلاغة وغیرہ کتب امامیہ سے واضح ہی کما مر جو تھے یہہ حدیث آنحضرت نے واسطے تسلی مرتضوی کے اوسوقت فرمائی تہی جبکہ جناب امیر کو اپنے اہل و عیال مین واسطے خبر گیری کے چہوڑ گئے تھے اور اونہون نے اس خلافت کو ناپسند کیا تہا تو چاہیے کہ تہمت انحراف کی اونپر لگے جنپر خلیفہ تھے نہ اونپر جو بعد سیاہا سال کے منحرف ہوگئے کہ مناسب شان ورود حدیث یہی ہی گو عبرت عام ہو تمہید اینہہ خلافت خانگی بہی موقت تہی تا معاودت جناب نبوی نہ دائمی جسطرح حضرت ہارون مدت غیبت موسی تک خلیفہ تھے نہ واسطے ہمیشہ کے اسلیئے کہ وفات حضرت ہارون کی قبل از وفات موسی ہوئی ہی اسصورتمین جو معنی آپنے حدیث مذکور کے لکہے ہین مخالف شان ورود حدیث ہین محل استدلال مین مقبول نہین ہوسکتی پانچوین اگر تنزل کرین اور تشبیہ عام لین تو بہی صحیح نہین اسلیئے کہ حضرت ہارون بڑے تھے عمر مین موسی سے اور افصح تھے زبان مین نسبت اونکے اور شریک نبوت تھے اور برادر عینی تھے اور یہہ اسباب حضرت امیر مین مفقود ہین پس حدیث مذکور کو مدعا شیعہ سے ادنی مساس نہین **قولہ** مدارج النبوة مین لکہا ہی الخ **جواب** موضع استدلال اسجگہہ صرف دو امر ہین ایک یہہ کہ علی آنحضرت نے فرمایا کہ فلانے یہودیکا مجہپر قرض ہی تم ادا کرنا دوسرے یہہ کہ بعد میرے گروہ باغی تم سے لڑینگے صبر کرنا اور آخرت کو اختیار کرنا سو امر اول مبنی اسبات پر ہی کہ قرض و دوام اعزہ کا اقارب ادا کیا کرتے ہین خصوصا جو زیادہ عزیز ہو یہہ دلیل خلافت متوفی نہین ہوتی اور امر ثانی سے محاربہ معاویہ ہوسکتا ہی لیکن اوسمین صبر مرتضوی اور اختیار کرنا آخرت کا بموجب وصیت نبوی کے بطور شیعہ ثابت نہین اسلیئے کہ جنگ صفین وغیرہ مشہور ہی اور جو حدیث بزار وابویعلی و حاکم وغیرہ کی آپنے بعد اسکے لکہی ہی سو قطع نظر ضعیف بلکہ غیر ثابت ہونے کے مؤید اسی قول کے ہی نہ اثبات خلافت کے وکذا البواقی فلا عبرة لہا ولا التعویل علیہا **قولہ** جو پیغمبر پر پہلے ہجرت سے گذرا با وجودیکہ مامور بہ پیغمبری تہی وہی وصی پر بہی گذرا الی **قولہ** تین سال تک دعوت نہایت کتمان سے کی اور نہوسنے انصار سے اعلان نکیا بعدہ

دس برس بطور وعظ و نصیحت دعوت اسلام کی لیکن جدال و قتال نکیا جب ہجرت کی اور
نامرین طے کر جہاد پر باندہی اسیطرح حضرت امیر بیس برس تک خلیفہ برحق تھے لیکن بنابر اقتضا
وجوہ چوبیس برس کی ما و تصرف احکام سے ممنوع تھے انتہی حاصلہ جواب اصل مین یہ گو
ستر قاضی رطل بوق ذہب اللہ بنورہ کا ہی جسکو آپنے بحسب عادت مستمرہ الٹ پلٹ کر اور
طرح پر لکھا ہی معہذا خدام قاضی جونپور اور بہ تبعیت اونکے حضور کو غفلت عظیم لفظ ہجرت کے کرنے
زد سامی بلکہ جمیع رفضہ نامی ہی واقع ہوئی اسلئے کہ اگر حال جناب امیر کا مماثل حال نبی قبل
از ہجرت ہو تو چاہیے کہ حال انکا مثل حال نبوی بعد از ہجرت بہی ہو بلکہ علین ہجرت مین حال الائمہ
حضرت امیر سے داعیہ ہجرت کا واقع نہین ہوا اور یہ بات باجماع فریقین ثابت ہی اور حال
آنحضرت کا قبل از ہجرت کیا تہا ابوجہل و امیہ بن خلف سب ہم کاسہ و ہم نوالہ تہے اور تابع احکام
کفار یا ہمیشہ باہم مقابلہ و گفت و شنود تہے و بہ وجود قدح اصنام و عبدہ اوثان و دعوت
خلق الی اللہ علی رؤس الاشہاد جاری تہی جسطرح جناب امیر ہم نوالہ و ہم کاسہ شیخین تہے تواریخ
طرفین شاہد ہین کہ عہد خلفاء ثلثہ مین جو مال غنائم سے آتا اوسمین حضرت امیر کو حصہ ملتا چنانچہ
عہد خلافت ابوبکر مین خولہ بنت جعفر بمامیہ غنیمت مین آئی وہ خدمت مرتضوی مین رہی اوس سے محمد
بن حنیفہ پیدا ہوئے پس اگر خلافت صدیق بغصب ہوتی تو جہاد و غنائم اونکے عہد کے کسطرح صحیح و
لائق تصرف کے ہوتے اسیطرح ایران عہد عمر مین مفتوح ہوا اور تین دختر یزدجرد بات گئین از انجملہ
شہربانو خدمت امام حسین مین رہین و قس علی ہذا اور موید اسکے ہی وہ جو خواجہ نصیر نے تجرید
العقائد مین بزعم خود مطاعن عمر مین لکہا ہی کہ عمر نے حکم رجم زن حاملہ و مجنونہ کا دیا علی نے
منع کیا اور نہج البلاغۃ مین ہی کہ جب عمر نے قصد غزوہ روم کا بذات خود کیا جناب امیر نے
مشورہ دیا کہ تم نجاؤ لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث علیہم رجلا محربا اور جب عمر نے مشورہ
جنگ فارس کا کیا علی نے کمال خیر خواہی و دلجوئی سے مطمئن فرمایا پس معلوم ہوا کہ امیر المومنین
ہمیشہ ممد معاون و مشیر و وزیر خلفا تہے نہ مخالف و مناقض و مشاق اسے صحیح رتبین قیاس

حال مرتضوی کا حال آنحضرت پر قبل و بعد ہجرت قیاس مع الفارق ہی ع ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا کیونکہ وہان ترقی مراتب اظہار مین تہی نہ تقیہ و استتار مین اور کون کہتا ہی
کہ پیغمبر نے تین سال تک دعوت بکتمان کی پیغمبر تو اسی دعوت کی بابت شعب ابی طالب مین تین
برس تک رہے اور کبہی اظہار حق سے باز نہ آئے اور سکوت نہین کیا رہا ترک جہاد سو وجہ اسکی یہہ
ہی کہ اوس وقت تک آیت جہاد نازل نہین ہوئی تہی اوسکا انتظار کرتے تہے حضرت امیر کو
کس بات کا انتظار تہا حالانکہ قرآن مین وجوب جہاد کا احاد امت پر ہی چہ جا اولی الامر و اولی
بالتصرف کے کہ قائم مقام پیغمبر ہو اور پیغمبر جب سے مامور بجہاد ہوئے کبہی ترک قتال نہین کیا
جو کوئی سنت انبیا کو بابت ترک جہاد سابق کے لازم پکڑے اوسکے ایمان مین گفتگو ہی
اور ظاہر ہی کہ جناب امیر زمانہ خلفاء مین متقی نہ تہے اور قدرت اظہار دین مرضی اپنے کے
رکہتے تہے چنانچہ اسبات کا اقرار آپکو بہی ہی کہ چنانکہ حضرت قدرت انتقام از جانب ملک علام
داشت حضرت علی نیز حاصل بود لیکن مامور بصبر بودند انتہی پس تقاعد نبوی اگر ثابت ہو تو بسبب
عدم نزول امر جہاد کے تہا حضرت امیر مامور بتقاعد نہ تہے اور مامور بصبر ہونیسے بہی حکم
تقاعد نہین نکلتا اسلیئے کہ باوجود محاربات معاویہ اب بہی آپ اونکو صابر کہتے ہین اور ظاہر بہی
یہی ہی کہ صبر بعد مصیبت ہوتا ہی نہ قبل بلا اور اگر مراد صبر سے ترک جہاد ہی تو ظاہر ہی
کہ قرآن حکم جہاد ہر واسطے عامہ امت کے شامل ہی اور آنحضرت خلاف حکم قرآن کبہی امر نفرماتے
تہے یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ حقتعالیٰ تو کہے کہ تم جہاد کرو اور رسول خدا فرماوین تم ہرگز جہاد نکرنا
صبر کرنا ایسا فہم سلیم سوائے رفضہ کے دوسرےکو میسر نہین اور حاجت صبر کی کیا تہی اسلیئے
کہ حضرت امیر کو خوف کسی کا دین دنیا مین نہ تہا دین مین اسلیئے کہ ہجرت نہین کی اگر خائف
ہوتے ہجرت واجب ہوتی بدلیل نص اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ الآیۃ اور
دنیا مین اسلیئے کہ اونکو کسی سے کسیطرح کا جہگڑا بابت جان و مال کے نہ تہا سب صحابہ
آپکے قدر شناس تہے اور آپ اونکے حفظ مراتب کو ملحوظ رکہتے تہے کما یلوح من کتب

الفریقین قوله بعد پانچ برس کئی مہینے کے مستحق بہ جہاد ناکثین و قاسطین و مارقین ہوئے
جسطرح آنحضرت بعد بعثت کے چند سال تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور تھے پھر مشغول
باتمام رسالت و نبوت ہوئے **جواب** یہہ دعوی خلاصہ ہی قول اول کا اور مخالف ہی تصریح امامیہ کے
اسلئے کہ شیخ چلپی نے تذکرہ مین لکھا ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل نہاهم
الله تعالی وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار والاحتمال منہم علی ما قال تعالی لتبلون فی اموالکم وانفسکم
الی قوله وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ثم لما قویت شوکة الاسلام اذن الله تعالی
فی قتل من یقاتل فقال وقاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ثم اباح ابتداء القتال فی غیر
اشہر الحرم ثم امر به من غیر شرط فی حق من لا یری حرمة الحرم والاشہر الحرم لقوله تعالی
واقتلوهم حیث وجدتموهم وکان فرض الجہاد بالمدینة انتہی اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت جو بعد بعثت کے
تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور تھے وجہ اوسکی ممنوع ہونا تھا جہاد سے من جانب الله تعالی
نبوی بجودی خود مثل جناب امیر کے چنانچہ اسی جہت سے سوائے جہاد سیفی و سنانی کے کبھی ترک دعوت
اسلام منقول نہین حضرت امیر نے تو دعوت لسانی بہی طرف دین مرضی اپنے کے نکی آور اگر فرض کیا جائے
کہ صبر مرتضوی مثل صبر نبوی بمقابلہ کفار تہا تو بہی مفید مدعا نہین اسلئے کہ وہان پھر عدم نزول
آیہ جہاد حجت ہی اور یہان عدم ہجرت محمد بن مرتضے کاشانی نے اپنے تفسیر مسمی بالصافی مین لکہا ہی
وفی الآیة دلالة علی وجوب الہجرة من موضع لا یتمکن الرجل فیه من اقامة دینه وعن النبی صلی الله علیه و
سلم من فر بدینه من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب الجنة وکان رفیق ابراہیم
علیه السلام و محمد صلی الله علیه وسلم وہکذا فی تفاسیر آخر اور ظاہر ہی کہ اگر حال خلفاء کا معاذ الله مثل
حال کفار کے ہوتا تو جناب امیر ضرور ہجرت کرتے واذ لیس فلیس **قوله** اب کچھ مصابرت خاتم المرسلین
سنو اور مطابق اوسکے حال وصی کا سمجھو الخ **جواب** جو حال گستاخی و بے ادبی عقبہ بن
ابی معیط کا کہ اوسنے اپنی چادر گلوئے مبارک آنحضرت مین ڈالکر کہینچی اور اوجہڑی اونٹ کی ثنائے
مبارک پر حالت سجدہ مین رکھدی اور اہل طائف نے یہان تک پتھر مارے کہ پائے مبارک مجروح

جواب تقوی باشکوک

عدم ہجرت از دار الکفر

مثل مصابرت نبوی

ہوگئے وغیرہ قصص صحیح وغیر صحیح آپنے اسجگہہ لکھی ہین وہ سب کی سب بتقریر یا سبق سے
مدفوع ہوگئی تھوڑا حال وصی کا مطابق اوسکے نہین ہوا جس کسی نے ایسی کش مکش جناب امیر کے
ساتھہ خلفاء راشدین میں سے بلکہ عامہ اصحاب میں سے کی ہوا وسکا نشان دو الا لعنت اللہ علی الکاذبین ظلمات

کرو **قولہ** بخاری و ابوداؤد مین ہی کہ جعل یکلم النبی فلما کلمہ اخذ لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
عروہ بن مسعود نے ریش آنحضرت کو پکڑا **جواب** یہہ واقعہ قصہ حدیبیہ کا ہی اسوقت عروہ مشرف باسلام
نہوئے تھے بلکہ اپنی قوم کیطرف سے واسطے بات چیت مناظرہ کے آئے تھے اور آداب نبوت سے
واقف نہ تھے یہہ پیش دستی اون سے حالت اسلام مین نہین ہوئی کہ طعن متوجہ ہو سکے کیونکہ مسلمان
ہونا انکا سنہ نہم مین بعد معاودت آنحضرت کے طائف سے اتفاق ہوا اور باتفاق محدثین مراد
اخذ لحیہ سے چھونا داڑھی کا ہی بطریق ملاطفت وعادت اہل عرب کے کذا فی شرح البخاری نہ بطریق
اسا ئت ادب کے چنانچہ یہہ خصلت آج تک عرب مین باقی ہی کہ بعضے وقت ملاقات کے داڑھی ہاتھ مین
چھوتے ہین سو یہہ حرکت اگر براہ بے ادبی ہوتی تو اوسوقت آنحضرت ایسے دبے ڈرے نہ تھے کہ اس
جفا پر خواہی نخواہی صبر کرتے صبر بمقام جبر مین ہوتا ہی نہ محل اختیار مین چنانچہ مغیرہ بن شعبہ نے اسی
خیال سے کہ مبادا اوسکو کوئی حمل کرے بے ادبی عروہ اور بیچارگی رسول خدا پر عروہ کو تہمال
تلوار سے مارا اور دہمکایا علاوہ اسکے جامی نے ذوالفقار مین لکھا ہی کہ علاوہ برین قول حق تعالی

حکایۃ عن ہارون علیہ السلام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی اصلا دلالت نمیکند بر آنکہ اخذ محاسن ہارون

بتقریب عتاب بودہ باشد چہ اخذ محاسن چنانچہ در حالت غضب متعارف است در حالت رافت و استفسار
ہم متداول انتہی بحروفہ اور ظاہر ہی کہ اخذ لحیہ عروہ سے حالت استفسار مین واقع ہوا ہی نہ حالت
غضب مین **قولہ** ظاہر ہی کہ مومنین مخلصین شیعہ خاص تھوڑے تھے اور مسلمان بہت اگر
دشمنون سے لڑتے تو تزلزل عظیم اسلام مین ظاہر ہوتا اور جان و مال مومنونکا تلف ہوتا اور اکثر آدمی
دین آبائی کیطرف پھر جاتے اور کفار کہتے کہ بنیاد دین محمدی کی واسطے حصول امارت کی تھی کہ
حکومت کے لئے باہم لڑے **جواب** یہہ دعوی خلاف نص امیر المومنین ہی کہ لولا عہد الی

فائدہ ادب نبوی

فائدہ [illegible]

حسبی لا اخونہ لعلمت ایّنا اضعف ناصراً و اقل عدداً اور مخالف قول سابق سامی ہی کہ قدرت انتقام
کی حاصل تہی لیکن مامور بصبر تہے انتہی پس معلوم نہین کہ وجہ اس تخالف کی کیا ہی کہ ایک جگہہ تمنے عدم
محاربہ مرتضوی کو معلل بصبر کیا اور دوسری جگہہ صبر چہوڑ کر قلت انصار و شیعہ پر حمل فرمایا اب یون کہئے
اذا تعارضا تساقطا یعنے نہ صبر موجب اتقا عدم ہوا اور نہ قلت انصار بلکہ ظہور حقیقت خلافت خلفاء ثلثہ سے
مصالحت ہوئی کیونکہ متابعین جناب امیر اتباع و اولاد ہی بہت تہے کچہہ کم نہ تہے بلکہ خود جناب امیر لاکہہ
آدمی پر بہاری تہے بقول سامی قاتل دس ہزار صنادید کفار تہے اسی لئے فرمایا ہی انی واللہ لو
لقیتہم واحدا وہم طلاع الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت یعنی اگر مین اکیلا ہون اور وہ زمین
بہر کے ہون توبہی کچہہ پروا نکرون اور نہ گہبراؤن سہذا اتقا عدم مذکور مخالف غرض لطف و فوائد
نصب امام ہی انبیا علیہ السلام کو دیکہو کیا کہ نہونے باوجود عدم عُدد و عِدد کے کیا کچہہ جد و جہد اعلاء
کلمۃ اللہ مین نکیا حتی کہ آنحضرت نے تکالیف شدید دست کفار سے اوٹہائی چنانچہ بعض قصص
متعلق اس امر کے ہمنے بہی اسی جگہہ لکہے ہین کہ موید ہمارے مدعا کے ہین اگر اونکو بہی ایسے معاملے
مثل تمہارے نصب العین ہوتے تو دین حق کبہی ظاہر نہوتا اور وجود شرک کا پایا جاتا اور خوف طعنہ کفار
کو ساتہہ محاربہ شیخین و ذی النورین کے کیا خصوصیت ہی وقت محاربہ معاویہ کے بہی یہ طعن موجود
کیونکہ مقابلہ بابت خلافت ہی نہ دعوت اسلام اور اسوقت بہی بنا بر قول سامی قلت مومنین مخلصین
شیعہ خاص تہے نہ کثرت پس یہ تفرقہ ترجیح بلا مرجح ہی سہذا دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ حضرت امیر
مخالفت کرنیمین ساتہہ صحابہ کے تزلزل عظیم سمجہا اور جانا کہ ایسے کرنیمین بربادی ایمان کی ہی
اور یہ مشعر ہی باسلام صحابہ جسکو تم نفی کیا چاہتے ہو چنانچہ عدم محاربہ سے دین قائم رکہا اور تزلزل
عظیم اسلام مین واقع نہوا اور اکثر لوگ طرف دین آبائی کے نہ پہرے اور یہی حق ہی کیونکہ اگر
دین خلفا ناحق ہوتا تو امیر برحق کبہی ترک قتال نکرتے خصوصاً با اینہمہ تہور و مردانگی و کثرت
اولاد و اتباع بلکہ شرکت بنی ہاشم و انصار اور ہرگز روادار ابطال دین محمدی و زوال دولت
سرمدی نہوتے نہایت عجیب ہی کہ ابوبکر صدیق شیخ ضعیف الاتحاد تہے جب خلیفہ ہوئے تو سوائے

جزیرۂ عرب کے اور کچھ انکے تصرف مین نہ تہا اور مثل مسیلمہ کذاب و بنو حنیفہ و سجاح متنبیہ بنی تمیم
مقابلہ مین تہے اور یہہ سب معاند مفسد سپاہی وضع کارزار دیدہ تہے خصوصا بنی تمیم کہ کوئی
قبیلہ عرب مین انسے زیادہ نہ تہا اور مانعین زکوۃ الگ شورش و فساد پر تہے اور بنو غسان شام
مین بابت اسامہ بن زید کے الگ پرخاش و عناد پر اور سارے قبائل عرب حوالی مدینہ مرتد ہو گئے تہے
اور سوا کے سکنہ حرمین کوئی ناصر نہ تہا او سوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ادنی مداہنت امر شرعی مین روا
نہ رکہی اور ایک کی مصلحت نہ سنی اور پکار کر کہا واللہ لو منعونی عقالا کانوا یودونہا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ بخلاف جناب اسد اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب کے کہ باینہمہ عدد و عدد و تہور
و دلیری و دلاوری سب کچھ سامنے اپنی آنکھوں کے دیکھا کئے اور دم نہ مارا اور سانس تک نہ لی اور تیوری
پر بل تک نہ ڈالا بلکہ اونکے شریک حال اشرار ہو گئے اور ہم نوالہ و ہم پیالہ اصحاب مرتدین علی الاعقاب
بنگئے شعر در دین محمدی روا داشت خلل ٭ شیر یزدان باخرش گوئی کہ او وصی حق است ٭
چشمت بہ مال ٭ اسسبا تمین نہ بہار پیروی نبوی معلوم نہین ہوتی کیونکہ یہہ کیفیت پیغمبر کی کبہی نہین ہوئی
ورنہ دین مصطفوی روئے زمین پر کبہی پہیلتا ملنا نہ ملنا خلافت کا خدا کے ہاتہ تہا اور ذلت و قلت شیعہ کی
موقوف بمشیت الہی پر تہی لیکن اپنی طرف سے تو در گذر نکرنا تہا جسطرح وقت سلطنت معاویہ کے کوتاہی
جنگ و جدال مین نکی اور طعنہ کفار سے نڈر رہے کہ کافر کہین گے کہ بنیاد دین محمدی واسطے حصول امارت
کے تہی کہ حکومت کے لیئے باہم لڑے حالانکہ یہان بہی ہدایت جانب امیر بر حق سے تہی نہ طرف معاویہ
شعر شکست و فتح نصیبون سے ہی و لے اے میر ٭ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا قولہ ظاہر ہی کہ حضرت
علی خاص لوجہ اللہ کفار سے لڑتے تہے مولوی روم نے مثنوی مین لکہا ہی کہ جب کافر نے
روئے مبارک مرتضوی پر تہوک دیا تو آپنے اوسکو نظر بشائبہ نفسانیت چہوڑ دیا انتہی محصلہ جواب
مولوی روم نے مثنوی مین یہہ نہین لکہا ہی کہ جس سے جناب امیر لڑتے وہ کافر ہی ہوتا یا کبہی مسلمانونسے
نہین لڑے جب لڑے تب کافر ہی سے لڑے کہ یہہ حکایۃ دلیل کفر محارب جناب امیر ہو سکے
شعر طربنا بتعریض العذول بذکرکم ٭ فنحن بواد والعذول بواد ٭ حالانکہ جسطرح جنگ جناب امیر کے

ساتھ کفار کے خاص لوجہ اللہ تھی اسیطرح خلفاء ثلثہ و معاویہ رضی اللہ عنہم نے بھی لڑائی خاص لوجہ اللہ
جہاد ساتھ کفار کے کیا سوا اس جنگ و جہاد میں کسیکو گفتگو نہیں کہ مقابلہ اسلام و کفر کا تھی بابت دعوت
دین محمدی کے یہہ سب شہید لوجہ اللہ ہی بخلاف اوس جنگ کے جو فیما بین مسلمین ہو جیسے جنگ معاویہ
وجناب امیر کی کہ بابت خلافت و ریاست کے تھی نہ واسطے دعوت اسلام کے یہان حکم کفر کا جاری
نہین ہو سکتا اسی لیئے حدیث مین آیا ہی لعل اللہ یصلح به بین الفئتین العظمتین من المسلمین **قولہ** امر
مسلم ہی کہ ثلثہ بظاہر تابع احکام ظاہر شرع تہے امیر نے واسطے طلب حق اپنی کے حرب انکی اور
دعوتکو فرداپر چھوڑا شرع کو حکم ظاہر کا ہی گو باطن مین کوئی اور طرح ہو ظاہر مین تابع شرع
داخل حکم اسلام ہی ایسے امور مین انبیاء اوصیاء علم باطن پہ کام نہین کرتے **جواب** جس صورت مین
انبیاء اوصیاء باطن پر کام نہین کرتے اور شرع انکو حکم ظاہر کا ہی اور خلفاء ثلثہ ظاہر مین مسلمان
تہے تو تم مقلد اوصیاء تم بھی بعد بارہ سو برس کے باطن پر کام نکرو اور رجما بالغیب انکو منافق کافر
اور لعنت و تبرے کو فرداپر چھوڑو اور موافق ظاہر حال اوصیاء کے انکو مسلمان سمجھے بنا رہنے دو حالانکہ
آخرت عالم جزا ہی نہ عالم دعوت وہان دیکھیئے کس بات کی دعوت کرینگے اور کونسا حق طلب فرمائینگے
کیونکہ اگر حق مذکور حصول خلافت تہا تو اوپر تم لکھہ چکے ہو کہ مامور بصبر تہے اور محکوم باختیار آخرت
بر دنیا اب اسکو طلب کرنا خلاف صبر و طلب منہی عنہ ہی اور اگر دعوت اسلام تہی تو سر انجام اسکا
ہاتھہ سے خلفاء ثلثہ کے بابلغ وجوہ ہو گیا اب طلب اوسکی تحصیل حاصل تہی اور اگر طلب تصدیق امامت
ائمہ اثنا عشر تہی تو محتاج بیان سند ہی واین ذلک اور قید احکام ظاہر شرع سے ثابت ہی کہ آدمی
مامور و مکلف ساتھہ اسی ظاہر شرع کے ہی نہ باطن کے سو جب اس ظاہر مین جناب امیر و خلفاء ثلثہ یکسان
ہوئے اور یہہ ظاہر رافع جدال و قاطع نزاع ٹھہرا تو بنا علی الباطل جسکے ساتھہ آدمی مکلف نہین یعنی
لعن و تبرا کرنا یا کافر منافق سمجھنا خلاف حکم شرع ہی اور ما نحن فیہ سے خارج کیونکہ **شعر** ہر کرا جامہ ہا
بینی ۞ پارسا دان و نیکمرد انگار **قولہ** یہان اگر کوئی ناصبی کہے کہ حب علی نے تمہارے عقیدہ مین
عوض اپنے حق تلفی کا قیامت پہ چھوڑا تو تم پھر کسلیے خلاف ثلثہ مین کوشش کرتے ہو **جواب** اسکا یہہ ہی

کہ ہم لوگ اثنا عشری المذہب ہین پیروی ثقلین مین اپنی نجات جانتے ہین ہمارے ائمہ برحق نے اگرچہ
بمقتضائے وقت حکام وقت سے تعرض نکیا لیکن تابع و مقلد بہی کسیکے نتہے **جواب** یہہ جواب اوسوقت
قابل قبول ہوکہ ائمہ اثنا عشر نے اسکا حکم کیا ہو ورنہ یہہ اقتداء عین ارتداد ہی کیونکہ پیروی استحاد و صحع
واتفاق عمل مین ہوتی ہی نہ مخالفت و شقاق مین ائمہ ہدیٰ نے ساری عمر تقیہ کیا اور حکم تقیہ کا دیا اور فرمایا
لاایمان لمن لاتقیۃ لہ و تارک التقیۃ کتارک الصلوۃ اور تمنے پیروی ثقلین نام ترک تقیہ و شقاق صریح کا
رکہا اور قول و فعل دونو مین خلاف ثقلین کیا اسلیئے کہ اول ثقلین کتاب اللہ او سمین کہین یہہ حکم نہین بلکہ
مخالف اسکے مناقب مہاجرین و انصار وارد ہین اگرچہ بطریق تقیہ ہون اور ثانی ثقلین ائمہ ہدیٰ ہین
انہون نے بہی کبہی کسی مہاجر و ناصر کو کافر مرتد نہین کہا بلکہ ہمیشہ حفظ مراتب کہا خصوصًا جناب امیر نے
وہ تقیہ شدید کیا کہ بقول مرتضی بعد الولایت بہی متقی رہے اور قرآنکو علی ما انزل نہ پڑہ سکے اور خاتم
الائمہ تو ہنوز غار سامرا مین مخفی ہین اس سے زیادہ اور کیا تقیہ ہوگا پس پیروی اسکا نام ہی کہ جو
اونہون نے کیا وہ تم بہی کرو ورنہ نام پیروی کا ناحق نلو شعر تعصی الالٰہ وانت تظہر حبہ ۞ ہذا لعمری فی
القیاس بدیع ۞ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ۞ ان المحب لمن یحب مطیع ۞ اور حال شرکت ائمہ ہدیٰ کا
احکام ظاہر شرع مین ساتہہ خلفاء ثلثہ و بنی امیہ و عباسیہ کے ظاہر ہی کہ ہمیشہ اداے صلوات و جمعہ
جماعات وغیرہ مین متفق العمل رہے اور اسیکا نام اتباع و تقلید ہی ورنہ تم بتاؤ پہر وہ کیا چیز ہی اور
اگر کوئی دوسرا دین باطن مین برتتے تہے تو وہ بسبب مخالفت ظاہر شرع کے باطل ٹہریگا کیونکہ شرع کو
حکم ظاہر کا ہی باطن کا معہذا امر باطنی مین کسیکا اتباع بہی نہین ہو سکتا فافہم **قولہ** جو تم ہمسے مقابلہ
مجادلہ کرتے ہو ہم تمکو جواب دیتے ہین **جواب** ابتداء مقابلہ مجادلہ کی تمہین سے ہی نہ ہم سے سبحان
علیخان نے مکتوب مطبوع مین لکہا ہی بزمان سلف اہل سنت کتب امامیہ اکثر میدیدند و جرید بر آن از جانب
فرقہ شیعہ بود و آنہا محجیب انتہی اور کافی کلینی مین حدیث امام جعفر صادق موجود ہی کہ لاتخاصموا الناس
لدینکم فان المخاصمۃ ممرضۃ للقلب معہذا جو تم جواب دیتے ہو وہ مصداق اسکا ہوتا ہی کہ سوال از آسمان
جواب از ریسمان **قولہ** تولا تبرا ہمارا عقیدہ ہی **جواب** پانچ اس عقیدہ کا تحفہ اثنا عشریہ مین

مفصل لکھا ہی اوسکو کسی سے پڑہکر سمجہ لو پہر نام اوسکا لینا **جواب** تمہاری بخاری مین مروی
ہی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان **جواب** حب دلیل تبرا تو لا ہوسکی کہ کفر اہل بغض کا ثابت
ہو بلکہ بعد الکفر بہی مراد بغض سے تبرا نہین ہوسکتا کہ خلاف عرف لغت و شرع ہی پس یہہ
تولا تبرا ایسی کذائی بفحوائی لاحب علی بل لبغض معاویہ الحب للنفس الامارۃ بالسوء والبغض لما ہی فی اللہ
قولہ بیانِ نہم ذکر تعدی ثلاثہ مین اہل بیت و محبان آل امجاد پر **جواب** بیان ششم مین کر صبر مرتضوی کا
تہا سو یہ بیت بعد از صبر اور دو صبر قبل از بلا عجائب لیل و نہار سے ہی کہ ع ہم طرز جنون اور
ہی ایجاد کرینگی **قولہ** سب سے زیادہ مشہور غضب کرنا فدک کا ہی جسے آنحضرت نے اپنی حیات مین جناب سیدہ
کو بخشا تہا اور سند اوسکے لکھکر اپنی مہر اور بنی ہاشم کی گواہی سے مسجل فرماکر حوالہ کیا تہا ابوبکر نے
گواہی علی و عباس و حسنین و ام ایمن وغیرہ کی قبول نکی اور عمر نے اوس سند کو پہاڑ ڈالا اور حدیث
بنائی کہ نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ کہ محض خلاف قرآن ہی اور اگر بفرض
محال قول شیخین کی تصدیق کیجاوی تو بہی مفید مطلب نہین اس لیے کہ جب رسول خدا کوئی چیز اپنی حیات
مین بخشی تو ملک سے خارج ہوگئی **جواب** یہ ساری کہانی ساختہ و پرداختہ شیعہ ہی کتب
اہل سنت مین اوسکا اتا پتا نہین و من ادعی فعلیہ البیان معہذا اتنی اوس مین غلط بحث کیا ہی
کہ ہبہ و وراثت دونوکو بے تمیزانہ ایک عبارت مین لکہا ہی کہ جس سے تصریح دعوی کی نہین
ہوتی سو قطع نظر ثابت نہونی اس مدعا کی کتب اہل سنت مین اگرچہ بطریق ضعیف بلکہ وضع
ہو بطلان اس ہذیان کا ببداہت عقل ثابت ہی اس لیے کہ عہد نبوی مین یہ دستور نہ تہا کہ ہبنامہ و
تمسک و بیعنامہ و فارخطی و رسید و قبالہ وغیرہ لکہا جاوے یا محکمہ ثبوت بطور دیوانی و فوجداری مقرر ہو دوسرے
کتب تواریخ کذب اس دعوی کی مین معہذا فدک ایسا کیا بڑا ملک محاصل رکہتا تہا کہ اوسکے لیے اتنا اہتمام ہوتا
اور شیخین وغیرہ کو ایسی کیا حرص و طمع لاحق تہی کہ ایسی بے حقیقت چیز کو لیکر رسوائی دارین حاصل کرتے
حالانکہ زہد شیخین کا باقرار امامیہ ثابت ہی باین ہمہ ملک عرب و عجم اگر فدک غصب کر لیتے تو مجمع اہل
اسلام ضرور اوسکو بتواتر نقل کرتے اور مواقع مطاعن مین لاتی حالانکہ سوای روافض کے کوئی

طعن فدک

اسکا تو حق نہین اور اگر غصب نکرتی اور تقسیم ترکۂ نبوی کرتے تو بہی حصہ جناب سیدہ کا کتنا ہوتا اور
ابوبکر نے اگر فاطمہ سے فدک لیلیا تو عائشہ وغیرہ ازواج کو کیون حصہ ندیا معہذا دعوی فاطمہ کا
فدک مین بطور ہبہ ہرگز ثابت نہین بلکہ بطریق میراث جاناتہا چنانچہ جواب خلیفہ اول اوسپر دال ہے
معلوم نہین کہ ایسی جگہہ عقل آپکی کہان رہتی ہی یا دعوی کو بطور ہبہ کہو یا بطور میراث لیکن
جسصورت مین کہ ہبہ قرار دیا جاویگا تو جواب وسکا یہ ہی کہ باتفاق شیعہ وسنی ہبہ بدون قبض
کی ملک موہوب لہ نہین ہوتا اور فدک بالاجماع حیات نبوی مین قبضہ و تصرف مین جناب سیدہ کے
نہ تہا بلکہ آنحضرت اوسمین تصرف مالکانہ کرتے تہے تو ابوبکر سے تکذیب دعوی فاطمہ کے واقع نہین
ہوئی بلکہ اونہون نے مسئلہ شرعی بیان کیا کہ مجرد ہبہ بدون تملیک نزدیک شیعہ کے ملک نہین ہوتا
اسمین ضرورت رد و قبول شہادت کی نہین اور نہ اس جواب سے تکذیب فاطمہ و شہود وغیرہ
لازم آتی ہی اس لیے کہ عدم ثبوت دعوی کا اور چیز ہی اور کذب دعوی اور چیز اگر مدعی اپنا دعوی
ثابت نکرسکے اوسکو کاذب نہین کہتے سبحان اللہ خلیفہ باوجود پاسداری حکم خدا ورسول کی کہ ہبہ
بصورت ثبوت بہی بدون قبضہ کے نافذ نہین مطعون ہوئی اگر خلاف حکم شرع کرتے تو یقین ہی کہ زبان
خاص و عام سے نجات نپاتے کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ حضرت امیر نے اپنی زرہ عہد خلافت مین ایک
یہودی کے پاس دیکہی شریح قاضی مدینہ کی طرف رجوع کیا اونہون نے گواہ طلب کیے جناب
امیر امام حسن و قنبر کو لیگئے قاضی نے اونکی گواہی قبول نکی اس لیے کہ ایک پسر دوسرا عبد تہا

اور اسیطرح من لایحضرہ الفقیہ کی کتاب القضا باب مایقبل من الدعاوی بغیر بینۃ مین
لکہا ہی لیکن بعد اسکے سنی کہتے ہین کہ حضرت امیر نے شریح کو دعا دی اور شیعہ کہتے ہین کہ بددعا
دی بہرکیف اگر رد شہادت معصوم تکذیب مستلزم کفر ہوتا تو ضرور حضرت امیر قاضی
شریح کو معزول کرتے جس طرح معاویہ کو معزول کیا اسلیئے کہ ظالم کو مامور کرنا اوسکے ظلم کو اپنے
اپنے اعمال مین محسوب کروانا ہے اسی بات کو قصہ فدک مین جاری کرو اور
اگر واقع مین ہبہ ہوتا تو جناب امیر ضرور اوسکو اپنے عہد خلافت مین مسترد کرلیتے

اسلیے کہ اومین حق حسنین تہا عجب بات ہی کہ اپنا حق تولین اور حسنین کا حق غلاوین
لااقل امام حسن ؓ وسکو اپنی خلافت چند روزہ مین سے لیتے جب یہہ بہی نہوا تو معلوم ہوا کہ یہہ
ہبہ صحیح نہین اور اگر کہین کہ شئی مغصوب کو نہ پہیرا تو خلافت بہی مغصوب تہی اوسکو کیون
لے لیا آمدہ بہار ٹوٹا الناصر کا سند ہبہ کو موضوع و باطل ہی آپنے یہہ طعن حق الیقین مجلسی سے
اوڑای ہی کتب اہل سنت مین اسکا کہین نام و نشان نہین آور اگر دعوی فدک کا بطور میراث
قرار دیا جاوے تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ کسیکو شک تہا کہ جناب سیدہ بنت رسول خدا مین اور
اسوقت حاجت شہادت کی کیا تہی صاحب شافی شارح کلینی نے لکہا ہی کہ انبیا سے جو کچھ باقی
رہ جاوے اگرچہ ترکہ ہی لیکن اوسمین حکم ترکہ کا نہین اور من لا یحضرہ الفقیہ مین اسی مضمون کو
حضرت امیر سے وصیت محمد بن حنیفہ مین نقل کیا ہی آور قرآن مجید مین جسجگہہ ذکر وراثت آیا
ہی مراد اوس سے وراثت علم و عمل ہی نہ ملک و دولت چنانچہ اساس الاصول مجتہد کوفہ ہند و
شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی سے ظاہر ہی کہ آیات کریمہ مین مراد ارث سے علم
نبوت ہی اور استدلال سیدۃ النساء کا بمقابلہ ابوبکر بآیہ یرثنی وغیرہ ناتمام ہی دیکہو تفصیل
فی ازالۃ الغین آور کلینی صاحب کافی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی
کہ ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثہم فمن اخذ بشئی
منہا فقد اخذ حظا وافرا انتہی اور اسیطرح ہی روایت دعوات الراوندی مین آور بحار الانوار
مجلسی مین آور محمد بن حسن عاملی نے فصول مہمہ مین دعوی تواتر اس قسم روایات کا
کیا ہی آور اس حدیثکو صاحب کتاب منیتہ المرید نے بہی روایت کیا ہی پس جب حدیث
مین کہ ائمہ ہدی سے اس طور پر ثابت ہو تو نسبت وضع حدیث کی طرف ابوبکر کے بقول اہل
شیعہ اور بقول آپکے طرف عمر فاروق کے کما ہو الظاہر باطل محض ہی علی الخصوص
جسوقت ابوبکر متفرد بہی نہون اسلیے کہ اس حدیث کو جناب امیر و عباس و عثمان وغیرہ
عشرہ مبشرہ نے بہی سنا تہا معہذا اگر یہہ اصحاب نہ سنتے تو بہی حق ابوبکر مین نص قطعی تہی

اسلیے کہ اونہون نے بلاواسطہ بگوش خود رسول خدا سے اوسکو سنا تہا معہذا لک ایک جماعت
کثیرہ اسکی راوی ہی کہ ازانجملہ حذیفہ بن الیمان مقبول روافض وصادق القول مین اسکیا احتمال
وضع ہوگا باآنہمہ نزدیک امامیہ کے عورتونکو عموماً زمین مین حصہ نہین چنانچہ من لایحضرہ الفقیہ
مین لکہا ہی فالارض والعقار فلا میراث لہن فیہما اسیطرح انکے نزدیک عصبہ کا بہی حصہ نہین
بلکہ باقی کو بہی ذوی القربی پر تقسیم کرنا چاہیئے اس تقدیر پر متروکہ رسول کریم سے عباس
وغیرہ بنی ہاشم کا کچہہ حق نہیگا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست قولہ اسمقدمہ مین
نواصب نے بہت گاؤزوری کی ہی امامیہ اثنا عشریہ نے جوابات مسکت دیے ہین جواب مراد
نواصب سے اگر وہ لوگ ہین جو باتفاق فریقین دشمن نبی وآل نبی ہین تو انسے خیمہ سے خارج
ہی اور اگر سنی ہین تو تنے خرفشار روافض سے کیون قطع نظر فرماکے گاؤزوری خصم پر
تو جڑکیا ہمکو ہنوز شوق مطالعہ جوابات مسکتہ امامیہ اثنا عشریہ موجزن خاطر ہی لیکن میسر آنا اوسکا
کہان کہ ہمراہ صاحب سامرا غیبت کبری مین ہین خیر الیاس احد الراحتین قولہ اخرج البزار
وابویعلی وابن ابی حاتم لما نزلت ہذہ الآیۃ وآت ذی القربی حقہ دعا رسول اللہ فاطمہ
فاعطاہا فدک کذا فی الدر المنثور اسیطرح کتاب صلۃ الاقارب ابن حجر مین ہی جواب یہہ
روایت موضوع ہی الحاقات روافض سے اور ہونا اوسکا در منثور وغیرہ مین دلیل ثبوت نہین
ہوسکتا اسلیے کہ تالیف درمنثور واسطے جمع موضوعات وغیرہ کے ہی اگر صاحب درمنثور
نے اوسکو صحیح ثابت کہا ہو یا ابن حجر نے تو بیان کرو حالانکہ یہہ آیہ مکی ہی اور مکہ مین
فدک نہ تہا تمہارے واضع کو یاد نرہا کہ بااین ہمہ اسکو دلالت تملیک ہبہ پر نہین چاہیئے تہا
کہ بجاے اعطاہا فدک لفظ وہبہا اما وضع کی ہوتی معہذا استدلال سا تہہ اوسکے ناتمام ہی
کہ لفظ ذی القربی عام ہی فاطمہ وغیرہ سے اور مقرر کرنا آنحضرت کا معاش واسطے ذی القربی
کے ثابت نہین عجب نہین کہ تقرر فدک کا واسطے مصارف جمیع عیال کے ہوا ور بصورت
عطا کرنے فدک کے خاص فاطمہ کو عمل آیہ پر ناقص ہوتا ہی چاہیے کہ کچہہ اونمین سے

مساکین و ابن السبیل پر بہی وقف فرماتے کہ تمام آیت پر عمل میسر آوے **قولہ** ملا عصام نے شرح
شمائل مین لکہا ہی فی ہذہ القضیۃ اشکالات للعلماء من قبل فاطمۃ وعلی وعباس و ابی بکر و عمر قد
سعوا فی وضعہا وصارت تلک القضیۃ منشاء ضلال المنافقین و خروج الرفضۃ عن طریق الیقین
اور فتح الباری مین شارح بخاری لکہتا ہی ولم یتعرض احد من الشراح لبیان ذلک وفی ذلک اشکال
شدید وہو عن اصل القضیۃ صریح فی ان العباس و علیا علما بان النبی قال لا نورث فان کانا سمعاہ
من النبی فکیف یطلبانہ من ابی بکر وان کانا انما سمعاہ من ابی بکر فی زمانہ بحیث افاد العلم عندہما لکن
فکیف یطلبانہ بعد ذلک من عمر **جواب** آپنے ان دونو عبارت کو بحذف سباق و سیاق نقل کیا ہی
والا شبہ اشکال کا لائق استدلال کے نہ تہا اسلیئے کہ ملا عصام نے بعد اعلام اشکال کے یہہ بہی کہہ
دیا ہی کہ قد سعوا فی دفعہا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اشکال مذکور مدفوع ہو چکا ہی باقی نہین مع ہذا
وہ اشکال اگر موجب ضلال ہی تو رفضہ منافقین کے لیئے ہی نہ اہلسنت کے واسطے کہ انکے نزدیک
ذمہ ابوبکر صدیق کا ہر طرح بری ہی کیونکہ از روئے دلائل ثابت ہی کہ ترکہ نبوی میراث نہین اور رنجش
جناب سیدہ بے محل ہی کما مر اور جو تقریر اشکال کی صاحب فتح الباری نے کی ہی دفع اسکا
خود بتفصیل تمام فتح الباری مین لکہا ہی اوسکو تمنے محض واسطے اتجاہ طعن کے حذف کر دیا مختصر
یہہ ہی کہ طلب کرنا علی و عباس کا بطور ہبہ و میراث نہ تہا کہ خلاف نص ہو بلکہ برابر بطریق تبرع تہا تاکہ تولیت
عمل حاصل ہو حاجت طلب نفقہ کی بار بار نہوا کرے معاذ اللہ اس طلب مین نہ انکار و جہل تہا نص سے اور
نہ طلب تہی بطریق استدلال کے کہ اشکال ظاہر موجب طعن ہو سکے **قولہ** قال البخاری جاءت فاطمۃ عند
ابی بکر تطلب منہ میراثہا من ابیہا فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ شیئا فغضبت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ
ولم تکلمہ حتی ماتت الخ **جواب** نہ دینا ابوبکر کا فدک کو از روئے نص صحیح ہی تہا نہ بہوائے نفسانی کما مر اور
آزردگی جناب سیدہ کی براہ بشریت تہی نہ بطریق حجت فافترقا اور مراد عدم تکلم سے تکلم بمقدمہ فدک
ہی نہ مطلق تکلم اسلیئے کہ رضامندی جناب سیدہ کی ابوبکر سے بروایت کتب امامیہ ثابت ہی اور اصول کا
قاعدہ ہی کہ الاثبات مقدم علی النفی کما سیجی **قولہ** ابوبکر جوہری اسی باب مین کہتا ہی **جواب** یہہ روایت

بتغییر عبارت مسروق ہی حق الیقین مجلسی سے اہل سنت پر اخراج شیعہ حجت نہین کما مر مرارًا **قولہ**
ابن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ مین لکہتے ہین الخ جواب یہ ابن قتیبہ شیعی غالی ہی سُنّی نہین چنانچہ
رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الثعالب والغرابیب سے کما حقہ واضح ہی بلکہ رسالہ مذکور گویا واسطے ثبوت اسی بات
کے بنا ہی کیونکہ مناظرہ طرفین کا اس باب مین اقصی غایت کو پہنچیگا اور ثبوت سُنّیت ابن قتیبہ صاحب کتاب
الامامۃ کا اولین و آخرین رفضہ سے نہو سکا و للہ الحمد معہذا اقربیۃ ابوبکر و فاطمہ سے ظاہر ہی کہ ابوبکر
عارف علو شان جناب سیدہ تہے ناصب نہ تہے لیکن نہ دینا فدک کا مبنی و دلیل پر تہا اور جس حدیث سے
فاطمہ نے استدلال کیا اوسکو مدعا سے کچہ مساس نہین اسلیے کہ غصب کرنا اور یہی اغصاب اور آور
محارم الٰہی غصب کرنیسے کسی کے حلال نہین ہو سکتی از اسبابین بشریت جناب سیدہ عذر خواہ
کافی ہی **قولہ** خطبہ طولانی جناب فاطمہ سے منقول ہی ابن اثیر نے نہایہ مین مسعودی نے مروج الذہب
مین ابوبکر جوہری نے کتاب سقیفہ و فدک مین ابن ابی الحدید وغیرہ بہت علمای اہلسنت نے متواتر خطبہ مذکور
کو اپنی کتب مین باسانید صحیحہ نقل کیا ہی اور اعتراف بصحت پس کیونکر رضا و عفو اونکا متوہم ہو **جواب** آپ
ایسی بالاخوانی ولن ترانی سے الزام اہل سنت کا ممکن نہین سوائے ابن اثیر کے بقیہ اسامی شیعہ ہین وہ
خواہ اعتراف صحت کرین یا اقرار غلط اونکی بات ہمپر حجت نہین چنانچہ بیان اونکے حالات کا سابق گذر
چکا اور لکہنا اہل لغت کا معنی کسی لفظ کے جو کتب مخالف مین وارد ہو دلیل صحت روایت نہین ہو
سکتی اسلیے کہ موضوع ہر علم کا جدا ہی لغوی کو اس سے غرض نہین کہ یہہ لغت جس شعر یا عبارت مین آئی ہی
وہ فی نفسہ بہی صحیح ہی یا نہین اوسکو غرض صرف بیان معنی یا محاورہ سے ہی و بس نقد صحت و سقم
وظیفہ ارباب علم دین ہی چنانچہ اسی جہت سے بعض شروح و حواشی شیعہ کے متون اہل سنت پر ہی ہین
و بالعکس اسلیے کہ وہان بحث دین کی نہین بنا بر علی ہذا اگر ابن اثیر نے نہایت مین یا صاحب قاموس نے
قاموس مین مثلاً کسی ایسے لغت کو لکہا کہ وہ حدیث یا اخبار امامیہ مین وارد ہوئی اور حل اوسکے معنی و محاورہ
کا کیا تو اس سے صحت حدیث مذکور کی لازم نہین آتی معہذا جواب طولانی اس خطبہ طوفانی کا صاحب
ازالۃ الغین نے مفصل مدلل لکہا ہی اور حال رضا و عفو جناب سیدہ کا اسطرح ہی کہ ریاض نضرہ

ومدارج النبوہ وکتاب الوفا ذہبی وشروح مشکوۃ سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر بعد اس قصہ کے جناب
سیدہ کے گہر گئے اور عذر خواہی کی وہ خوش ہوگئین اور فصل الخطاب مین ہی کہ ابوبکر دروازہ فاطمہ پر
دہوپ مین کہڑے رہے اور کہا کہ مین نہین جاؤنگا یہان تک کہ راضی ہون مجہہ سے بنت رسول خدا
پس آئی علی اور قسم دی فاطمہ کو کہ راضی ہو وہ راضی ہوگئین اور طبری نے منہاج السالکین مین لکہا
ہی کہ جب ابوبکر عذر کرنیکو آئے خاتون قیامت نے فرمایا اقول افعل فیہا کما کان ابی رسول اللہ
یفعل فیہا معہذا او کیا ایسی کیا مالیت رکہتا تہا کہ جناب سیدہ بسبب اوسکے کدورت وکینہ سے گذر
نکرتین اسجگہہ استدلال حسن سیرت جناب سیدہ بنت رحمۃ للعلمین سے کافی ہی اوردوسری روایت جو کہ
تحفہ مین ہی اسیطرح مصالحہ ابوبکر وجناب سیدہ کا علل الشرائع وحق الیقین سے ثابت ہی تو لو
غضب حضرت فاطمہ کا مثل غضب وغصہ اور ونکے براہ نفسانیت نہین متواتر احادیث نبوی اسپر
گواہ ہین آنحضرت نے فرمایا من اغضبہا فقد اغضبنی ویؤذینی ما اذاہا وان اللہ یغضب لغضب فاطمۃ
انتہی حاصلہ جواب اغضاب وایذا مصادر متعدی ہین لازمی نہین معنی یہہ ہین کہ غضب مین لاوے
ایذا دینا چاہے نہ یہہ کہ غضب مین آوے متاذی ہو جاوے اور غضب الٰہی لغضب فاطمہ اوسجاہی جہان
اغضاب ہو سو ابوبکر فاطمہ کو غصہ مین نہین لائے اور نہ ایذا دینا چاہا وہ خود براہ بشریت آزردہ
ہوگئین پہر درگذرین اور خوش ہوگئین جو اندہا مفہوم مین فرق نکرے وہ احمق ہی اور اگر غضب
فرض کرین تو مثل اسکے بلکہ مع شی زائد جناب امیر سے بہی نسبت جناب سیدہ کے وقوع مین آیا ہی
علل الشرائع شیخ الطائفہ محمد بن بابویہ قمی مین لکہا ہی کہ جب حضرت امیر نے نسبت اپنی سناکہ
دختر ابوجہل کے چاہی جناب سیدہ آزردہ ہوکر روتی ہوئی باپ پاس گئین اور شکایت کی آنحضرت
نے ابوبکر وعمر وطلحہ کو بلاکر حضرت امیر سے فرمایا یا علی اما علمت ان فاطمۃ بضعۃ منی وانا منہا فمن
اذاہا فقد اذانی اور اسمقدمہ مین امامیہ نے حق طرف حضرت امیر کے بیان کیا ہی اسیطرح کہ با
خفا ہو کر خاک مسجد پر جا پڑی جب آنحضرت نے سبب اوسکا پوچہا فاطمہ نے کہا غاضبنی فتح آسکر
آزردگی جناب سیدہ کی اور کنارہ کشی بابت عدم دخل ہی مقدمہ فدک نسبت جناب امیر کے

رضامندی فاطمہ از ابوبکر صدیق

غضب فاطمہ کا براہ نفسانیت نہین

کتب امامیہ سے ثابت ہی اسیطرح بابت التفات کنیز حبشیہ کے لیس جو طعن اس بابت ابوبکر کو وارد ہی
مضاعف ضعاف اوسکے جناب امیر پر وارد ہوتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا علاوہ اسکے قرآن شریف
سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون پر غضب کیا یہانتک کہ اونکی داڑہی پکڑی باوجودیکہ
نبی وہ بہی اور عمر مین کلان تہے اور یقین ہی کہ حضرت ہارون نے قصداً اونکے غصہ کرانیکا نکیا ہوگا اسلیے کہ
نبی کا غضب مین لانا کفر ہی لیکن موسیٰ کے غصہ کرنیمین شبہہ نہین پس اگر غضب مین جب کفر ہو تو چاہیے
کہ حضرت ہارون اوسوقت متصف بوصف کفر ہوئے ہون نعوذ باللہ ولیکن آپ اسکا یہہ جواب
دینگے کہ قرآن کتب اہل سنت سے ہی اور روایت سنی شیعی پر حجت نہین کمافی عکسہ ہہذا وہان غضب
بین المعصومین تہا اور یہان دو نو معصوم نہین اور نہ قصد اغضاب و ایذا تہا اور جسصورت مین کہ فاطمہ زہرا
نزدیک شیعہ داخل اہلبیت نہون کما حققناہ فیما مضی تو ہیہ اغضاب ہی انشاء اللہ تعالی مضر نہوگا
کہ الشئ اذا انتفی انتفی بلوازمہ **قولہ** شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکوۃ مین لکہتا ہی الخ **جواب**
یہہ ہی اشکال ہی جسکو آپنے ملاعدنام وغیرہ سے نقل کیا تہا اور جواب اوسکا گزر چکا اور شیخ نے بعد اسکے
کلام طویل بابت اسکے حل سارے اشکالات کا کیا ہی اوسکو آپنے کیون قلم کرنکیا اشکال کو لینا اور انحلال
چہوڑنا کام جہال و نا بار کا ہی مہذا یہہ اشکال اس قسم کا ہی جسطرح تعارض روایات و اخبارات
و احادیث ہوتا ہی اور اوسکی تطبیق و تاویل کرتے ہین نہ ایسا تناقض کہ موجب کفر و اسلام ہو کیونکہ
اسکو کوئی اسباب مطاعن و مثالب مین نہین جانتا اور بنیاد عقیدہ و عمل کی نہین کرتا جو ایسا سمجہے وہ
جاہل ہی طریقہ علم و فہم سے **قولہ** رد تقریر تحفۂ اثنا عشریہ کا بابت فدک مین بتفصیل تمام علمائے اثنا عشریہ نے
اجوبۂ تحفہ مین لکہا ہی من شاء فلیرجع الیہ **جواب** وہ یہی ادلہ ہین جنکو آپنے زیب رقم فرمایا اور کچہہ
اگر یہی ہین تو جواب و لکہا ہو چکا اور اگر اور ہین تو اونکو بیان فرمائے حالانکہ اجوبۂ جواب الجوابات
تحفہ جس مین کوئی دقیقہ رد و قدح امامیہ کا باقی نرہا اور بطلان تشیع عین الیقین سے مرتبہ حق الیقین
کو پہنچا حاضر ہین ذرا اونکو بہی مطالعہ فرمائیے اور حظ وافی اوٹہائیے نرمی تقیہ توریہ کی نکلجائے
ہردم تحفہ کا نام لینا چہوڑ دیجیے یہہ بڑی بات ہی **قولہ** بڑی دلیل عبدالعزیز کی یہہ ہی کہ اگر ابوبکر

فدک کو ضبط کیا تھا تو علی مرتضی نے کسلئے اپنے عہد خلافت مین اوسکو بحال نکر دیا جواب اسکا یہ ہے
کہ فدک جاگیر جناب فاطمہ مین تھا اور وہ بعد چھ مہینے کے انتقال فرما گئین پس واپس کسکو کرتے اور نہ
جناب موصوف نے مطالبہ نکیا جواب عبد العزیز نے اس دلیل کو معظم ادلہ نہین کہا ہی محض لکھا
افترا ہی معہذا جواب صواب آپکا جسکے لئے ارتکاب اس فقرہ کا کیا ہی کہ معظم ادلہ اوین سست اور پوچ
ہی اسلئے کہ جب فدک جاگیر فاطمہ مین ہوا اور بطور ہبہ یا میراث یا ہر دو انکو پہنچا تو بعد فاطمہ کے حق
اونکے ورثہ کا ہوا وہ مطالبہ کرین یا نکرین عدم مطالبہ سے استحقاق باطل نہین ہوتا حضرت
امیر نے بھی ایک عمر دراز تک کہ بقول آپکے چوبیس برس کئی مہینے تھے مطالبہ اپنے حق کا نکیا
بلکہ بقول سامی قیامت پر چھوڑ بیٹھے تھے لیکن جسوقت موقع پایا جھٹ اپنا حق لے بیٹھے تو عجب
کہ اپنا حق تو لین اور حسنین کا حق بعد ازلنگ یعنی عدم مطالبہ ندلاوین اونکو حاجت مطالبہ کی کیا
تھی کہ خلافت گھر مین آئی لیکن حضرت امیر کو لائق تھا کہ واسطے اثبات استحقاق وصحت دعوی جناب
سیدہ کے علی رؤس الاشہاد اوسکو حوالہ ورثہ فاطمہ کر دیتے کہ دشمن جلتے اور مومنین خرسند ہوتے
ولیکن جب نہ دیا اور نلیا تو معلوم ہوا کہ اونکو حقدار نہ سمجھا اور ہبہ کو صحیح نجانا پھر خلفاء امویہ وعباسیہ نے
جب فدک کو حوالہ ائمہ متاخرین کیا تو اونہون نے بے تکلف لے لیا شوستری نے مجالس مین لکھا ہی کہ عمر
بن عبد العزیز نے فدک کو حوالہ امام محمد باقر کیا اونہون نے لے لیا اور اونکے پاس رہا یہانتک کہ خلفاء
عباسیہ نے پھر چھین لیا پھر سال دو صد و بست مین بحکم مامون عباسی قثم بن جعفر نے حوالہ امام علی رضا
کر دیا اسیطرح پھر متوکل نے لے لیا اور معتضد نے پھیر دیا پھر مکتفی نے لے لیا پھر مقتدر نے پھیر دیا
علی ہذا القیاس جناب امیر کو بھی دینا تھا لینے نہ لینے کے وہ مختار تھے حالانکہ کسی چیز کے ملنے کی بڑی
خوشی ہوتی ہی قولہ غزالی نے مقالہ رابع کتاب سر العلمین مین لکھا ہی الخ جواب یہ کتاب
غزالی کی نہین ثبت العرش ثم النقش اور امامیہ کو بھی اسکا اعتراف ہی چنانچہ مومن جالسی نے
شہاب ثاقب مین لکھا ہی وقد انکر بعض المحققین کون الرسالۃ منہ ولو ثبت فلعلہ کتبہا فی اول عمرہ درج
تفصیل اس تحقیق کی ازالۃ الغین مین لکھی ہی معہذا شوستری مفتری نے مجالس مین غزالی کو شیعہ کہا ہی

حالانکہ عبارت منقول کو دلالت غصب خلافت پر نہین نہایۃ مافی الباب یہہ کہ بعض نے حب ریاست و
جاہ سے خلاف کیا سو مصداق اسکے معاویہ ہین نہ خلفاء ثلثہ اور بغاوت معاویہ کی مع شائبہ نفسانیت
وحب ریاست و امارت نزدیک اہل سنت کے بہی ثابت ہی فلم ینطبق الدلیل علی الدعوی **قولہ** عبد العزیز نے
تحفہ مین واسطے سبقت مناظرہ کے جودت طبع سے کہا ہی کہ رسالہ سر العلمین تصنیف غزالی نہین حالانکہ
اس انکار سے کچہہ منفعت نہین ہوتی اور سنیون نے بہی مانند غزالی کے گفتگو کی ہی اوسکا کیا جواب
ہی جو اوسکا جواب ہی وہی اوسکا بہی جواب ہی کہ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ٭ عبارت شرح مقاصد جسکو
تمنے بجودت طبع سے مانند کلام غزالی سمجہا ہی اوسکو کچہہ مناسبت اوس سے نہین چہ جائیکہ مماثلت کی
معہذا نہایت خیانت وتحریف کے ساتہہ نقل کی ہی چنانچہ نقل صحیح ازالۃ الغین مین لکہی ہی اوسکے
مقابلہ سے معلوم ہوگا اور جس صورت مین کہ ہونا سر العلمین کا تالیف غزالی اوسکی عبارت سے بہی حاصل ہی
تو پہر تعریض جودت طبع بابت اوسکے انکار کیطرف صاحب تحفہ کے معلوم نہین کس واسطے دی ہی
قولہ تفتازانی شرح مقاصد مین لکہتا ہی الی قولہ نکتہ فہمان دقیقہ رس پر جو کچہہ کہ اس فاضل کے کلام سے
پایا جاتا ہی پوشیدہ نہین کہ راہ تقلید سے اپنی عبارتمین عمداً خبط کیا ہی خود معترف ہی کہ
بعض اصحاب نے حق سے تجاوز کیا اور حد ظلم وفسق کو پہنچے اور باعث اوسکا حقد وعناد وحسد اور
طلب ملک وریاست تہی اسلئے کہ ہر صحابی معصوم وبہ خیر موسوم نہین مگر علما نے از راہ حسن ظن کے
تاویلات کیئے ہین اور اسطرف گئے ہین کہ صحابہ ضلالت سے محفوظ ہین اور یہہ تاویل محض واسطے صیانت
عقائد مسلمین کے حق کبار صحابہ مین ہی یہہ کہکر دامن چنا اور آیۃ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرٰی پر یزید کو
ہدف سہام کلام بنایا الخ جواب عبارت تفتازانی اگرچہ اسجگہہ بحذف ماقبل ومابعد جس سے ماله
وماعلیہ دریافت ہو سکے منقول ہی اور وہ بہی غلط سلط بہ تبدیل وتغییر الفاظ سو باینہمہ درست بود
بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی ہنوز مخالف مذہب اہلسنت نہین اسلئے کہ حاصل اوسکا جو آپنے
اسجگہہ لکہا ہی صرف معاویہ بن ابی سفیان پر صادق آتا ہی فقط اور صحابہ پر سو معاویہ کی خطا و
بغاوت کا کوئی منکر نہین ولیکن شارح نے صاحب کبیرہ پر اطلاق کفر کا نہین کیا اور نہ جناب امیر نے

کما یعنی فیما یعنی اور نہ تفتازانی نے اس عبارتمین آور دلیل اسبات پر کہ مراد اسجگہہ معاویہ ہین نہ اور کوئی عبارت مذکور ہی اسلئے کہ مصدر این الفاظ ہی ما وقع بین الصحابۃ من المجادلات والتشاجر الخ اور مجادلہ و مشاجرہ سوا معاویہ کے اور کسی نے ساتھہ جناب امیر کے نہین کیا پہر جو آپنے مابعد مین ابن ساری عبارتکو خلفاء ثلثہ پر ڈہالکر مطاعن شیخین وغیرہ پر مقرر کیا یہہ خبط کتاویل القول بما لا یرضی القائل ہی کسکا ہی آپکو یہہ منظور تہا کہ تفتازانی باوجود دشمنی یہہ نیکے نام خلفاء راشدین کا بالخصوص لیکر مثل معاویہ کے نسبت ظلم و فسق کی کہ خلاف نقل و عقل و واقع و خارج ہی طرف اونکے کر دیتے اور اگے نزدیک اونکی عبارتمین عمدا خبط نہوتا سبحان اللہ جو عبارت غایت سہولیت سے محتاج ترجمہ نہین ہی اوسکا اپنے ترجمہ ناقص کرکے نکتہ فہمون دقیقہ رس کو شاہد خبط عمد ٹہیرایا اس خبط کا کچہہ ٹہکانا ہی صریح جہوٹ باندہ کر عوام کو بہکانا ہی علی الخصوص جس وقت کہ آخر عبارت مذکور مین صریح نام یزید کا لیا ہو تو قرینہ جلی بر وجود ہی مقصود ہونے معاویہ پر عبارت اول سے قولہ شیطان نے جبتک طاعت حضرت سبحانکی کی مکرم و مقرب با اور جب عدول حکمی کی ملعون ہوا سامری بلعم باعور جبتک مطیع حضرت موسی تہے سر خیل اصحاب کلیم تہے جب پہر گئے عمل اونکا حبط ہو گیا اسیطرح جو لوگ ارشاد خیر العباد سے منحرف ہوگئے اور حکم نبوی مین تغیر و تبدیل کیا خائب و خاسر ہوے جواب تحقق ان مثالونکا منحصر ہی اثبات انحراف و تبدیل حکم نبوی پر نسبت خلفاء راشدین فلیس ہرگز کوئی حکم نبوی بابت وصی ہونے مرتضوی کے ثابت نہین جسپر تفریع کفر اہل اسلام کیجاوے باینہمہ مراد اہل انحراف سے کون لوگ ہین صحابہ کبار یا خاص معاویہ اگر سب مراد ہین عموما تو ہم نوالہ و ہم پیالہ ہونا جناب امیر کا ساتہہ خلفاء ثلثہ کے و لو تقیۃ اجلی البدیہیات سے ہی اسیطرح اقتدا کرنا ساتہہ اونکے احکام و صلوات و زکوۃ وغیرہ مین حالانکہ اطاعت کفار کی امام معصوم پر حرام ہی فاین ہذا من ذالک اور اگر معاویہ مراد ہین تو جناب امیر نے اونکو برادر مسلمان فرمایا ہی اور لعن و طعن سے منع کیا ہی کہ یہی دلیل اسلام کافی ہی حالانکہ مخالفت امام نزدیک اہل اسلام کے جب تک منکر ضروریات دین کا نہو کفر نہین معاذ اللہ جو حال صحابہ کو حال شیطان و سامری و بلعم باعور پر قیاس کرے وہ نا محق ہی الحق نہین الیسی قیاسات سے شیطان ملعون ہوا اور ایسی فن فریب سے سامری وغیرہ منصوص الضلالت ہوئے

مثال شیطان با صحابہ بزعم اہل الرفض و بطلان

شعر چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان برد ٭ **قولہ** طلب کرنا آنحضرت کا قلم و قرطاس کو اور مانع آنا عمر کا اور بیٹھنا تینون کا خلافت پر براہ غلبہ و قہر اور غصب کرنا حق سیدہ کا اور طلب کرنا بیعت کا بجبر علی مرتضی سے اور لانا عمر کا لکڑیان واسطے جلانے دروازہ اہلبیت کے کتب معتمدہ مثل ملل و نحل و تاریخ واقدی و طبری و ابن قتیبہ وغیرہ سے صاف واضح ہی انتہی **جواب** پاسخ ان سب کا ما سبق مین مسبوق ہو چکا ہی حاجت تکرار کی نہین صرف جواب ہذیر مکشی کا باقی ہی سو معلوم نہین کہ کتب مذکورہ مین سے اسکو کونسی کتاب سے آپ ثابت کرینگے کہ اوسکا جواب دیا جاوے اسلئے کہ طبری و ابن قتیبہ شیعی ہین اور ملل نحل وغیرہ مین یہ طعن موجود نہین سو ہذا جواب اوسکا تحفہ مین مفصل لکہا ہی اگر آپ نقل عبارت کرتے تو ہم بہ تحریر روایت کرتے اسجگہہ جواب حوالہ بحوالہ بس ہی **قولہ** طبری و ابن قتیبہ **جواب** یہہ دو دو شخص ہین ایک ایک سنی ایک ایک رافضی چنانچہ صاحب تحفہ نے لکہا ہی کہ ابن قتیبہ دو ہین ایک ابراہیم بن قتیبہ کہ رافضی غالی ہی دوسرے عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ کہ سنی ہی کتاب المعارف اصل مین تالیف اسی کی ہی لیکن اوس رافضی نے بہی اپنی کتاب کا نام معارف رکہا ہی تا اشتباہ حاصل ہو اسیطرح محمد بن جریر طبری دو ہین ایک محمد بن جریر بن رستم آملی شیعی صاحب کتاب الایضاح للمسترشد در امامت دوسرے محمد بن جریر بن غالب طبری ابو جعفر صاحب تفسیر و تاریخ کبیر اہل سنت مین ہی انتہی اور نیز کید پنجاہ و پنجم مین لکہا ہی کہ بعد کتاب یعنی تاریخ طبری بہت عزیز الوجود ہی کہ کسی کو اوسکا نسخہ میسر ہوا ہی اور جو نزدیک لوگون کے مشہور ہی مختصر اوسکا ہی محرفات سماطی شیعی سے اور کید شصت و سوم مین لکہا ہی کہ بعضے روایات کو موافق مذہب اپنے کے تاریخ علی بن محمد عدوی ابو الحسن سماطی شیعی سے جسنے تاریخ طبری کو مختصر کیا اور اوسمین بعضی چیزین بڑہائین اور بسبب کثرت عبارت کے مشہور و رائج ہوئی نقل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ روایتین تاریخ طبری مین ہین حالانکہ اصل تاریخ مین اون روایات کا نام و نشان بہی پیدا نہین اور اس مختصر سے سب کا حال مذکور ہوا اور بسبب مورخین اہل سنت کی ماری ہی اسلئے کہ جو کچہہ انہون دیکہتے ہین اوسکو نسبت طرف اصل کے کرتے ہین انتہی علاوہ اسکے قاضی نور اللہ نے قسمین غلیظ کہائی

مین اسبات پر کہ تاریخ طبری شافعی کہ نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی بلاد عجم مین نہین آئی اور ترجمہ اسکا
جو بہی مختصر ہی اوسکو مواضع عدیدہ احقاق مین بے اعتبار قرار دیا ہی ازانجملہ مطاعن عمر مین لکہا ہی
انا احلف بالایمان المغلظۃ انہ لم یر التاریخ الطبری الشافعی المعتبر بین علماء اہل السنۃ الذی وصفوا بانہ
عشرین مجلد اولعل المراد التاریخ الفارسی المتداول المشہور بین الناس بانہ تاریخ الطبری مع الاعتداد او
مطاعن عثمان مین لکہا ہی ثم احلف بالایمان المغلظۃ انہ لم یر ہذا الکذاب تاریخ الطبری ولم یجی الی
العجم من نسخۃ شیٔ وما اشتہر بین الناس من المجلدۃ الفارسیۃ الموسومۃ بتاریخ الطبری غیر ذلک
التاریخ فان ذلک علی ما صرح بہ یبلغ عشرین مجلدا انتہی اسیطرح اور جگہہ لکہا ہی وہو لم یر اصل التاریخ
ای الطبری لندرتہ فی بلاد العجم خصوصا فی زمانہ انتہی پس جسوقت کہ بیان تحفہ واعتراف قاضی سے
ثابت ہوا کہ تاریخ طبری شافعی جو نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی نسخے اوسکے بلاد عجم مین نہین آئے
اور نہایت نادر الوجود ہی اور جو مختصر کہ تاریخ طبری مشہور ہی غیر معتدبہ ہی پس معلوم نہین کہ آپنے
اس طبری شافعیکو کہان دیکہا جس سے مطاعن عمر کو نقل کیے حالانکہ ہم قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ
آپنے مختصر فارسی طبری کو بہی آج تک خواب مین نہین دیکہا اگرچہ جامع اوسکا آپکا ہم مذہب ہی چہ جائے
اصل طبری کے اور قاضی شوستری نے مدعی رویت کو کذاب کہا ہی کما مر اور آپنے اسطرح اوسکا حوالہ
کیا ہی گویا خود اوسکو بچشم سر دیکہا ہی اسصورت مین دیکہیے بقول قاضی صاحب احقاق کون تحق لقب کذاب
ہی قولہ حرام کرنا متعتین حج ومتعۃ النسا کا اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے بقول عمر ثلث کن علی
عہد رسول اللہ انا احرمہن وانہی عنہن متعۃ الحج ومتعۃ النساء وحی علی خیر العمل تحریر تفتازانی سے حاشیہ
شرح عضدیہ وغیرہم مین اور مقرر کرنا نماز تراویح کا ساتہہ جماعت کے رمضان مین الخ جواب تحفے
اس قول عمر کو کتب اہل سنت مین نہین دیکہا اور نہ حاشیہ شرح عضدیہ مین بلکہ رسالہ متعہ مجتہد کو نہ دیکہہ
بخیانت سرقہ کیا ہی اصل عبارت مومی الیہ یہ ہی وجہ سوم روایتیست کہ شارح اصبہانی وعلامہ قوشجی
در شرح تجرید وعلامہ تفتازانی در شرح مقاصد درباب مطاعن نوشتہ ان عمر صعد المنبر وقال ایہا الناس
ثلث کن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انہی عنہن واحرمہن واعاقب علیہن متعۃ النساء

ذکر تاریخ طبری و ...

مطاعن عمر فاروق

وتستعر الحج وحی علی خیر العمل این کلام چنانکہ سے مبنی ظاہرست در ینکہ ناسخ این احکام ہمان خلیفہ ثانی بود
انتہی بلفظہ مجتہد جائسی نے بہی اسکو اصل کتاب سے نقل نہین کیا بلکہ باعتماد بیاض ابراہیمی انتساب طرف
کتب مذکورہ کے کر دیا چنانچہ اسی جہت سے عین اتراو سکا شرح طوالع اصفہانی مین نہین اور قوشجی نے جو لکہا ہی
سو بطریق شرح کلام طوسی لکہا ہی نہ اسطرحپر کہ حجت ہونا اوسکا اہلسنت پر لازم آوے اور تفتازانی نے
شرح مقاصد مین جانب قادحین خلافت عمر سے کہ شیعہ مین نقل کیا ہی پہر اوسکا جواب شافی دیا پس نسبت
اس روایت کی طرف علامہ مذکور کے بدون اشعار اس امر کے کہ یہہ نقل اپنے علما کی ہی یا مخالفین سے
واسطے جواب ہی کے دلیل وقاحت عناد صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے روایت مذکور بالفاظہا کسی کتاب
حدیث مین موجود نہین اور جواب تفتازانی بما لہا وعلیہا شوکت عمریہ مین منقول ہی اور دلیل ناطق اوسکی سر قریہ
رسالہ متعہ مجتہد جائسی سے یہہ ہی کہ آپنے نام حاشیہ شرح عضدیہ کا لیکر بلفظہ وغیرہم اشارہ طرف
شرح اصفہانی وکلام قوشجی کی کہ مندرج کلام جائسی ہی کر دیا کاش یہہ سر قہ بعد ملاحظہ شوکت عمریہ
کیا ہوتا غلط گفتم بعد دیکہنے اجوبہ جواب الجوابات اہل سنت کے ہٹ دہرمی بے شرمی سے ہر جگہہ یہی کیا
ہی کہ کتب امامیہ سے روایت اہلسنت کو لیکر مقابلہ مین لکہا ہی اور جو اسکے جواب لا جواب سنیون نے دیے ہین
اوسے کچہہ کام نرکہا اوسپر یہہ قیامت ہی کہ وہ عبارت ماخوذہ بہی پوری نہین لکہی اوسمین بہی تصرف
دوکانداری تغلب مختاری کیا چنانچہ اوپر گذرا اور آویگا اذا لم تغلب فاخلب **قولہ** عداوت رکہنا شیعہ اہلبیت
سے جیسے اخراج کرنا عثمان کا ابوذر کو مدینہ سے طرف ربذہ کے بسبب محبت جناب امیر کے اور مارنا عمار یاسر کو
یہانتک کہ اونکو فتق ہو گیا اسیطرح اور محبون اہلبیت کو ذلت دنیا او علوفہ اور روزینہ کا بند کرنا اور مارنا ابن
مسعود کا یہانتک کہ پہلو اونکا ٹوٹ گیا اور حکم بن العاص طرید رسول خدا کو مدینہ مین بلانا اور مروان کو خلافت
مین دخیل کرنا اور ولید عنید کو صاحب اختیار بنانا اظہر من الشمس ہی اسیطرح قصہ قتل مالک بن نویرہ کا
ہاتہہ سے خالد بن الولید کے اور تصرف مین لانا خالد کا زن مالک مذکور کو اور مواخذہ نکرنا ابوبکر کا انکو
شنیعہ دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ہین خلافت ثلثہ پر **جواب** پانچ ان سب مفتریات وکذبات
وہفوات واباطیل کا تحفہ اثنا عشریہ مین تفصیل تمام موجود ہی مجتہد امو جب استعجاب یہہ امر ہی کہ آپنے

بیان نہم کروا سطے ذکر تعدی خلفا ثلثہ کے اہل بیت وغیرہ پر منعقد کیا تھا منجملہ اسباب تعدی مذکورکے
آخر بیان مین اسجگہہ حرام کرنا عمر کا متعہ حج و متعہ نسا کو اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے اور جاری
کرنا تراویح جماعت کا بھی ذکر کیا ہی معلوم نہین کہ مع ان امور مین اگر بپایہ ثبوت کو پہنچین اہلبیت پر کیا تعدی
ہوئی اور کون سا حق اونکا منغصب ہوا اللہ وللرحمی تفصیل اسکی جلد عنایت ہو کہ محبان اہلبیت بچشم
و گوش آمادہ ہین اسیطرح وجہ اس ترتیب کی کہ پہلے آپنے مطاعن عمر لکھے پھر عثمان پھر ابوبکر اب تک
ظاہر نہوئی کہ اس ترتیب مین کیا نکتہ دقیق ہی تمادہ اسکے جو آپنے ان مطاعن کو بطور تعداد مطاعن
کلام مین ادا کیا اور توجہ طرف ذکر دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے جنسے آپ انکا ثبوت کرتے نہین مطلق
نفرمائے اسلئے ہمنے بھی ماشاء کچھ کلام اجوبہ تفصیلی ہر یک طعن سے نرکھا بلکہ حوالہ کتاب پر دیا
کی جسکا جی چاہے وہ تالیفات صاحب منتہی الکلام و شوکت عمریہ وغیرہ مین مطالعہ فرمائے اور عجائب
قدرت الٰہی مشاہدہ کرے شعر گل شدے بلبل و سرو شدے فاختہ ام ÷ من بہر رنگی کہ اندازی بتو ساختہ ام
قولہ اور مثل عبد العزیز وغیرہ نے کہ اپنے زعم مین جواب ان امور کے لکھے ہین رد ہر ایک تحریر
اونکی کتابونکی جوابین علماء اثنا عشریہ نے بوجہ وجیہ لکھے ہین جسکا جی چاہے مطالعہ کرے جواب بلفظ مثل
عبد العزیز وغیرہ سے باقرار سائلی ثابت ہوا کہ اور علماء اہلسنت نے بھی مثل صاحب تحفہ کے جوابات ان
امور کے دیے ہین لیکن اگر اون جوابون سے کام نہین اپنے اعتراضون سے غرض ہی گو ہزار جواب
اوسکے موجود ہون اور علماء اثنا عشریہ نے جو رد اونکی تقریرون کا لکھا ہی آپنے کچھ تو اوسمین سے بطور
مشتے نمونہ از خروارے اسمقام مین بطور ہبہ یا عاریت یا اجارہ لطف فرمایا ہوتا کہ اوس سے عجز اہلسنت
ثابت ہوتا خیر اب عنایت کیجیے کہ اہل نظر منتظر ہین قولہ جور و تعدی و خلاف و ستم بنی امیہ و بنی عباس
پایان نہین بعونہ تعالیٰ کچھہ بسبیل حکایت کے مذکور ہوگا جواب یہہ وعدہ چہارم بھی ہرگز وفا نہوا اور
موعود لہ منتظر ہے شعر تیغ ہندی و خنجر رومی ÷ نکند آنچہ انتظار کند ÷ اب انتظار نا کیا کہ یک خطا
دو خطا سہ خطا آخر مادر بخطا قولہ بیان دہم در ذکر مجمل سبب قبول ملعون جم غفیر حکومت دیگران
و مائل نشدن بعلی ابن ابیطالب علیہ السلام جواب جو اسباب عدم قبول حکومت مرتضوی کے آپنے

مالعبد مین لکہے ہین ولالت اونکے دعوی پر عجائب غرائب عالم کون وفساد سے ہی وہ اسباب پیدا ہین
کہ ارزنکے علم تاریخ سے پایا جاتا ہی کہ امیر المومنین سے بہت لوگ دلگیر اور بالطمین ناراض تہے اور عداوت
رکہتے تہے صواعق مین ہی کہ دشمنان علی بہت تہے ہرچند تفتیش کیا کوئی قبح نپایا غنیہ مین لکہا ہی
کہ آنحضرت نے بمخاطبہ بریدہ صحابی کہ امیر المومنین سے دشمنی رکہتا تہا فرمایا یا بریدہ لاتقع فی رجل الاولی
الناس بکم بعدی اور مسند احمد بن حنبل مین ہی کہ قال النبی لاتقع فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم
بعدی محب طبری نے کہا کہ عائشہ علی سے عداوت رکہتے تہے اور نچاہتی تہی کہ ذکر خیر علی کرے عینی مین
ہی کہ ذہبی نے کہا ہی لاتقدر علی ان تذکرہ بخیر انتہی بالفاظکم وبکذا البواقی معلوم نہین کہ وجہ ربط ان متین
کی ساتہہ بیان کیا ہی اسکا پہر بیان کیجیے معہذا روایات مذکورہ موضوع مفتری باطل ہین اور مجرد موجود
ہونا کسی روایت کا کسی کتاب مین دلیل صحت روایت کی نہین ہوسکتی والا قرآن شریف مین آیا ہی
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ وَلَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ وَادْخُلُوا اَبْوَابَ جَہَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْہَا وغیر ذلک من الآیات
الکثیرہ یہہ بہی بحذف سابق ولاحق دلیل ترک صلوۃ وعدم مغفرت وعدم نیل بر وعموم دخول جہنم ہی
اب اسکا کیا جواب ہوگا شعر ازکرامات مجتہد چہ عجب ؛ گر بہ شاشید گفت باران ست ؛ انکو واسطے
الزام اہل سنت کے بلکہ جمیع اولین وآخرین شیعہ کو یہہ نسخہ خوب ہاتہہ لگ گیا ہی کہ جس روایت موضوع مردود
کو چاہا پیش کر دیا اور کہدیا کہ فلانی کتاب مین لکہی ہی اگرچہ بقید وضع اوسی کتاب مین یا اوسکے غیر مین
مرقوم ہو نعوذ باللہ من غضب اللہ قولہ اخبار موثقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہاتہہ سے سیف اللہ المسلول
کے غزوات وسعارکین قریب دس ہزار صنادید کفار کے دار البوار مین گئے اور ظاہر ہی کہ وہ اکثر
عشائر واقارب صحابہ کے تہے ہرچند لوگون نے کفر وشرک چہوڑ کر دین اسلام قبول کیا تہا مگر
جس وقت کہ نظر ضرغام دین پر کرتے تہے خون اونکا جوش مین آتا تہا اس سبب سے برادر رسول سے
دلمین کینہ رکہتے تہے **جواب** اصل طعن مخترع قاضی صاحب حقاق وابن قتیبہ کی ہی سو وہ
دس ہزار صنادید کفار جنکو جناب امیر نے دار البوار کو بہیجا تہا اگر اقارب وعشائر صحابہ تہے تو وہ
کون لوگ تہے جنکو ہزارون صحابہ نے غزوات وسرایای نبوی مین واصل جہنم کیا معلوم ہوا کہ بعد نزول پہر

فائدہ [illegible]

آیجہاد کے سوا سیف اللہ مسلول کے کسینے قیام ساتہہ اس عبادت عالیمقام کے نہین کیا
وہیہ خلاف النص و الاجماع بالاجماع آور یہہ قتل کرنا کفار کا اگر واسطے خدا کے اور اظہار دین تہا
تو بعد قبول اسلام کے اب کیا اوسکا سبب تہا آخر تہنا اقارب صحابہ کے مقتول نہین ہوئے
بلکہ قریش بہی کہ اقارب عشائر مرتضوی تھے اونہین ہلاک ہوئے پھر وجہ بغض علی کی کیا ہوگی
کہ سب کا ایک سا حال تہا علاوہ اسکے جوش خون کا وہ وقت تہا کہ جہان اپنے ہاتہہ سے اقارب کو
قتل کرنا پڑتا نہ وہ وقت کہ دوسرے کے ہاتہہ سے مارے جاتے حالانکہ جمیع صحابہ نے قصد قتل اقارب کا
اپنے ہاتہہ سے کیا اور یہہ عمل بجا لائے ہون تو اوسوقت قتل علی سے بنیاد عداوت قائم کرنا مستبعد
عقل و نقل ہی حلبی نے فصل سادس تذکرۃ الفقہاء مین لکھا ہی لان ابابکر اراد قتل ابیہ یوم بدر
فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وقال دعہ لیلی قتلہ غیرک انتہی بحروفہ اور تفسیر مجمع البیان طبرسی
و منہج الصادقین و تفسیر ابوالمحاسن جرجانی و تفسیر نعمت خان عالی وغیرہ کتب معتبرہ طائفہ سے
ثابت ہی کہ عمر فاروق نے آنحضرت سے کہا کہ عقیل کو حوالہ علی اور نوفل کو حوالہ امیر حمزہ اور مجھکو
کو حوالہ فلان کیجیے کہ سر اونکے کاٹین اسیطرح قتل کرنا عمر فاروق کا سنا فق کو جسنے حکم نبوی سے
عدول کیا تہا اور دوسرا حکم انسے چاہتا تہا تفاسیر مذکورہ سے ثابت ہی بنا بر علی ہذا حب قتل کرنا
صحابہ کا عشائر اقارب کو بدست خود بفحواے الا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ ثابت ہوا اور معلوم ہوا
کہ اونکو امضاے امر الٰہی مین کسیطرح جوش خون کا نہ تھا بلکہ بحکم والذین آمنوا اشد حبا للہ جوش
محبت الٰہی تھا تو اب قتل کرنے حضرت امیر سے کہ براہ خلوص الٰہی تہا نہ براہ نفسانیت و دنیا
داری کیونکر بغض و عداوت بے وجہ حاصل کرتے اور اگر فرض کیا جاوے کہ خواہی نخواہی انکی
بابت دشمنی تہی تو حق ساتہہ اس دشمنی کے رسول خدا تھے نہ جناب امیر اسلئے کہ منشا مجادلات
و مقاتلات و تفضیح کفار کی فی الواقع آنحضرت تھے نہ جناب امیر کہ شعر گرچہ تیر از کمان ہمین گذرد
از کماندار بیند اہل نظر ❊ بلکہ عداوت مذکور ساتہہ بارہتعالی کے لائق تہی نہ ساتہہ آنحضرت و جناب
امیر کے اسلئے کہ حسب روایات صاحب صراط المستقیم و مجلسی صاحب بحار وغیرہ باریتعالی نے

[illegible]

ایک سو بیس بار پیغمبر خدا کو آسمان پر بولا کر ہر بار امر خلافت و ولایت امیرالمومنین و ائمہ طاہرین میں تاکید
زائد الوصف فرمائی اور آنحضرت نے موافق اصول امامیہ کیا کچھہ لیت و لعل اسمین نکیا یہانتک کہ حجۃ الوداع
مین جب جبرئیل علیہ السلام کئی بار آئے گئے اور قدغن شدید و تاکید سخت لائے او سوقت بہی آنحضرت نے
خوف اصحاب بیان کرنے کے ڈرتے ڈرتے آخر کو بمجبوری تمام خطبۂ خم غدیر فرمایا پس اگر مہاجرین وغیرہ
کو جناب امیر سے عداوت ہوتی تو بعد شہادت ذی النورین کے کسلئے ساتہہ اونکے موافقت کرتے
اور خود متصدی امر خلافت نہوتے اور جناب امیر کیون اپنی خلافت کو صوابدید پر منحصر کرتے اور فاروق
اعظم بعد نکاح امام حسین کے کیون غاشیہ اسپ سید الشہدا کو بازار مدینہ مین اپنے دوش پر لادے پہرتے
اور عثمان بعد خریدنے زرہ مرتضوی کے اور دینے قیمت کے کسلئے اوسکو پہیر دیتے اور سعد وقاص بعد
سننے خبر قتل ذوالثدیہ کے حسرت عدم معیت حضرت امیر پر کسلئے نادم ہوتے چنانچہ یہہ قصص نہج البلاغہ
و جلاء العیون و بحار الانوار و کامل بہائی وغیرہ مین مفصل مرقوم ہین اور یہہ سب اگر کسیوہی اگر حدیث
قتل دس ہزار ضاد ید ثابت ہی تو پہر بیٹہہ رہنا ایسے زرغام و سیف اللہ مسلول کا قتال مہاجرین و
انصار سے معلوم نہین کس حالت تہور و شجاعت پر محمول ہوگا علی الخصوص جسوقت جناب سیدہ فرمائین کہ
مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ نعوذ باللہ ایسے حسن عقیدت سوائے
امامیہ کے اور کسی کو نسبت جناب ضرغام کے نہین ع دوستی بخرد خود دشمنی است قولہ یہہ امر مقتضائے
بشریت ہی جناب رسالت پناہ کہ افضل المرسلین ہین بخاری وغیرہ مین لکہا ہی کہ جب وحشی قاتل سید
الشہدا حمزہ کا اسلام لایا اور حضرتکو معلوم ہوا کہ یہہ قاتل ہمارے چچا کا ہی حضرت نے فرمایا میرے
سامنے سے چلا جاؤ اور روبرو میرے مت آؤ پس جب حال خیرالبشر کا یہہ ہو تو دوسرے کی نفی اس
خصلت کی ممکن نہین جواب یہہ تعلیل آپکی بمقتضائے بشریت ہی وا لا معلول سے اوسکو کچھہ علاقہ
نہین اسلئے کہ قطع نظر اسکے کہ ترجمہ سامی موافق الفاظ بخاری نہین ناخوشی نبوی وحشی سے
بنابر قتل حمزہ نہتی بلکہ بنابر عدم مناسبت طبعی تہی اسلئے کہ اگر مجرد یہہ کراہت طبعی قتل حمزہ سے
ناشی ہوتی تو ضرور جانب باریتعالی سے منع وارد ہوتا جسطرح عبس و تولی ان جاءہ الاعمی وارد

ہفتم جواب اعتراض دوم

ولیس لک من الامر شیٔ مین واقع ہوا ہی کیونکہ حدیث صحیح مین موجود ہی الاسلام یجب ما قبلہ اور فرمایا ہی
التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور عار و شنار کرنا اور اظہار نفرت و وحشت کرنا تائب سے بسبب
گناہ سابق شان احاد امت نہین چہ جا حضرت افضل المرسلین رحمۃ للعالمین کہ جنکی ذات مقدس شائبۂ نفسانیت
و کینہ پروری بلکہ او صناف ردیہ بشریہ سے پاک و منزہ ہی نسبت کرہ طبعی کے طرف اونکے کرنا بغایت ناقدر
شناسی و بعید و ناز یبا ہی بلکہ وجہ اس کراہت کی یہی ہی کہ وحشی قاتل حمزہ کو کوئی مناسبت فطری ساتھہ
ذات مقدس آنحضرت کے حاصل تہی چنانچہ اسی جہت سے زمانۂ حضرت عمر فاروق مین اوس سے ارتکاب شرب
خمر مکرر ہوا اور کئی بار حد ماری گئی اور جب کسیطرح باز نآیا تو اوسکو مدینہ سے نکالدیا معاذ اللہ تعالی کسی
امر کو حائل ہو ٹہرانا اور جاننا اس خصلت کا اور روح سے نا ممکن بتلانا خلق کو آپنے او پر ہنسوانا بلکہ رلانا ہی و نعم
ما قیل شعر بے لطفی بحال تو دیدم کہ سوختم ؛ وحشی بگو کہ از توجہ تقصیر آمدہ ست قولہ ہاتہہ سے سیف اللہ
المسلول کی قریب بیس ہزار صنادید کفار کے دار البوار کو گئے جواب اگرچہ جواب اسکا ہو چکا لیکن جو
فقرہ موہم فضیلت مرتضوی امر جہاد مین بر شیخین ہی اسلئے بوجہ دیگر تقریر اس مدعا کی کیجاتی ہی وہ
یہہ ہی کہ جہاد کی تین قسمین ہین ایک جہاد زبانی کہ دعوت اسلام کی ہی اور تفہیم شرائع اور وعظ
نصیحت و ترغیب و ترہیب کرنا دوسرے جہاد وقت لڑائی کے ساتھہ تدابیر درست اور القائے رعب کے قلوب مخالفین
اور جمع کرنا لوگونکا واسطے قتال کے اور متفرق کرنا جماعت اعدا کا تیسری قسم جہاد کی طعن و ضرب ہی
ساتھہ جوارح کے اور آنحضرت بے شبہہ اکثر مشغول تہے ساتھہ دونو قسم اول جہاد کے نہ ساتھہ قسم ثالث کے
اور قسم ثالث کمترین مراتب جہاد ہی اور دونو قسم اول مین شیخین بیش قدم جمیع صحابہ ہین اسلئے کہ اوائل
اسلام مین دعوت ابو بکر سے عمدہ عمدہ صحابہ مسلمان ہوئے اور ابو بکر ہمیشہ اس صحبت مین مشغول رہے
اور جبسے لئے عمر اسلام لائے عزت اسلام کی بڑہ گئی اور دین محمدی غالب ہوگیا اور عبادات اسلام علانیہ
و بجہر مکہ معظمہ مین مروج ہو گئی اور ہمیشہ یہہ دونو شریک و مشیر و وزیر نبوی ہر رائے و مشورہ مین رہے
حتی کہ کوئی غزوہ بے انکے مشورہ کے واقع نہین ہوا اور پیوستہ حضور نبوی مین مساعی جمیلہ زیادہ
سب سے جمع مردم و تفریق اعدا مین بجالایا کئے و بالقطع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشجع الناس تہے

افضلیت شیخین بر مرتضیٰ در جہاد

فائدہ کمالات شیخین و افضلیت شان بر جناب امیر در علم و تقوی و شجاعت وغیرہ

اور ہمیشہ انہیں دو قسم کے جہاد کو آپنے اختیار کیا تو یہہ دونو قسم افضل ہین قسم ثالث سے اور شیخین نے اس جہاد مین کبہی مفارقت آنحضرت کی نہین کی پس جہاد اونکا افضل ہی جہاد مرتضوی و جہاد زبیر و حمزہ و مصعب و ابو طلحہ و سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ و سماک بن خرشہ سے معہذا اکثر سرایا آپکے بسرداری ابوبکر صدیق سر انجام ہوئے اور عمر بہی اسمین شریک تہے کما دلت علیہ التواریخ پس بشرط ثبوت روایت قتل من زار کفار بہی اس باب افضلیت ثابت نہوگی والا مفضول ہونا آنحضرت کا لازم آتا ہی نہایت یہہ کہ ایک فضیلت ہی کمال ہی و ہو لا یوجب المراد آرے شعر در آزند دلیرار و مین بریا جوانان بشمشیر ویران برائے قولہ دوسرے برابر کمالات ظاہری و باطنی امام کے کمال کسیکا صحابہ مین نہ تہا اور قاعدہ کلی ہی کہ ہر کوئی اپنا فروغ چاہتا ہی اس سبب سے بہی اکثر لوگ آپکو یکسو کہیچتے تہے جواب ثبوت کمالات صوری و معنویکے دو طریق ہین ایک نص شارع دوسرے تتبع احوال و اعمال سو نص شارع کو امامیہ نے مخدوش کہا ہی اسلیئے کہ نصوص متعارض ہین حالانکہ تعارض اوسوقت ہوتا ہی کہ جب ایک ہی لفظ حق مین دو شخص کے وارد ہوا اور دونو کی افضلیت پر دلالت کرے اور جبکہ ایسا نہو بلکہ الفاظ و عبارات جداگانہ وارد ہون تو اوسوقت کچہہ تعارض نہین سو لفظ افضل و خیر کی کہ نص ہی مدعا پر حق شیخین مین وارد ہی اور لفظ سیادت و احبیت و شرف کی حق مرتضی و فاطمہ و عائشہ صدیقہ مین آئی ہی اور معلوم ہی کہ یہہ الفاظ دلالت نہین کرتے فضل جزائے و کمالات ظاہر و باطن تو حقیقت مین کچہہ تعارض نہین دوسرا طریق کہ تتبع احوال و اعمال ہی منجملہ اوسکے ایک جہاد ہی جسکا حال گذر چکا دوسرے علم ہی اوسکا حال آویگا تیسرے تقوی ہی اور اتباع شریعت سو معلوم ہی کہ ابوبکر نے کبہی خلاف مرضی نبوی کوئی کلمہ نکہا اور حرکت نہین کی چنانچہ صلح حدیبیہ و اخذ فداء اہل بدر شاہد عدل ہی اسیطرح کبہی ارادہ اونکا مخالف ارشاد نبوی نہین ہوا اور نکبہی امتثال امر نبوی مین تہاون و تقاعد روا رکہا بخلاف مرتضی علی کے کہ بمقدمہ عزم نکاح بنت ابوجہل و تقیید نماز تہجد مورد عتاب نبوی کے ہو چکے تہے تصدق و انفاق ہی اور اسمین عدم مشارکت مرتضوی با شیخین اظہر ہی اگر کوئی اسجگہہ کچہہ کہے بہی تو عثمان بن عفان کو کہے کہ وہ البتہ اس امر مین سابق تہے

لیکن ہنوز شیخین کو اونپر براہ علم و زہد فضیلت ثابت ہی پانچوین عدم بت پرستی ہی کہتے ہین کہ مرتضیٰ نے
کبھی بت نہین پوجے بخلاف دیگران سو یہ جنابت کا بنا بر صغر سن کچہ فضیلت نہین ہر کہنا کیونکہ
بالاجماع ثابت ہی کہ سن مرتضوی تریسٹھ سال کی تھی سال چہلم ہجری مین وفات پائی اور بعثت نبوی
تیرہ برس قبل از ہجرت تھی اس حساب سے عمر مرتضوی اوسوقت دس برس کی تھی اور اس عمر مین ہمیشہ
خانہ نبوی مین پرورش پاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول بت پرستی نہ تھے اور اطفال کا
قاعدہ ہی کہ جو کام اپنے بزرگونکو کرتے دیکھتے ہین وہی کام آپ بھی کرتے ہین پس اگر عدم بت پرستی
موجب افضلیت مطلقہ ہو تو لازم ہی کہ جو مولود اسلام مین ہو وہ حضرت حمزہ و جعفر و مقداد و عمار
سے افضل ہو ششم خلافت و حسن سیاست و کفایت حوائج ہی کہ فی الحقیقہ جامع جمیع اعمال خیر
اسلام ہی سو اس امر مین فضیلت شیخین کی نہایت وضوح سے محتاج بیان و برہان نہین اسلیے
کہ اول فتنہ جو بعد وفات نبوی کے ہوا مرتدین مانعین زکوۃ کا تھا اس واقعہ صعب مین کوئی شخص ثابت
قدم زیادہ ابوبکر سے نہ تھا انہین کے حسن سیاست سے یہ فتنہ بالکل منتفی ہوا پھر بعد اوسکے جب قیصر و کسریٰ
مناقشہ منازعہ ہوا تو وہ بھی بحسن سیاست فاروقی ایسا ٹوٹا کہ ہر طرف سے اسلام غالب آیا اور حدود
فارس و عراق دار الاسلام ہو گئی اور فقراء اسلام اغنیا بنگئے اور اذلہ اونکے اعزہ ہو گئے اور
سب آپس کا نزاع و اختلاف جاتا رہا اور سب لوگ مشغول بقرارت قرآن و تفقہ فی الدین ہوئے نکلا
جناب امیر کہ انکے وقت مین ایک قریہ تک مفتوح نہوا اور سوا خانہ جنگی و قتال و جدال کے مسلمانون
کو کوئی کام نہ تھا قرأت قرآنی اور سارے عبادات نسیا منسیا ہو گئے جتنے طاعات و قربات تھے سب
بجواب عنقا و کیمیا بنگئے کسیکو سوا طعن کبرا اسلام کے اور تجسس عیوب و بدگوئی یکدیگر کے کچھ کام نہ تھا
ساتوین ہجرت بیان اوسکا آنیوالا ہی اس سے معلوم ہوا کہ شیخین کو فضیلت حاصل ہی جناب امیر پر
اکثر کمالات مین مثل جہاد و تفقہ و صدقہ و زہد و تقوی و علم و اطاعت خدا و رسول و حسن سیاست
و خلافت وغیرہ مین اور انہین امور کو شارع نے موقع فضل و خیریت ٹھیرایا ہی بنا بر علی ہذا
یہ دعوی انکا کہ کسی کا کمال برابر کمالات مرتضوی صاحبین نہ تھا باطل بے اصل ٹھیرا قولہ تیسرے

مثل قدر و منزلت امام کے چشم رسول انام مین کسی کی قدر نہ تھی اس وجہ سے بھی محسود عامہ صحابہ تھے **جواب** اگر وجوہ مزیت قدر و زیادت منزلت معلوم ہون تو او مین گفتگو کیجائے ورنہ رجماً بالغیب ناگفتہ کیا کہا جائے اگر وجوہ اسباب مسبوق الذکر مین تو جواب دنگا گذر چکا اور قدر شیخین اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ انکے حق مین فرمایا

اما وزیرای من اہل الارض فابوبکر و عمر اخرجہ الترمذی اور فرمایا ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین و الآخرین الا النبیین و المرسلین و فی روایۃ سیدا کہول الجنۃ و شبابہا اخرجہ الترمذی اس حدیث کو جناب امیر اور انس و جابر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہی اور بحد تواتر پہنچی ہی اور حدیث سعید بن مسیب مین ہی کہ تھے ابوبکر بجاے وزیر آنحضرت مشورہ دیتے تھے رسول خدا انکو سب امور مین اور تھے ثانی پیغمبر اسلام مین اور غار مین اور دن بدر کے عریش مین اور قبر مین اور مقدم نکرتے تھے آنحضرت کسیکو ابوبکر پر یہانتک کہ جب وفات شریف قریب ہوئی تو اونکو امام نماز کہ عماد اسلام و افضل اعمال ہی مقرر فرمایا باوجودیکہ علی مرتضی موجود تھے اور فرمایا لائق نہین کسیکو کہ ہون ونہین ابوبکر کہ امامت کرے اونکی کوئی سوا ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور حال رفاقت و قدویت شیخین کا یہہ ہی کہ حیات و ممات مین جدا نہوے اور سوا جہاد و حج کے کبھی باہر مدینہ منورہ سے نگئے اور جب انتقال کیا تو پہلوی نبو مین سوئے اور یہہ ایسی فضیلت و سعادت ہی کہ کوئی آپمین انکا شریک نہین اور یہہ عامی حق مین کافۂ اہل اسلام چنانچہ نزدیک اسکے دعای ماثور مین آیا ہی اجعل لی عند قبر نبیک مستقراً و قراراً علی ہذا القیاس صدہا اخبار صحیحہ شاہد مزید قدر و منزلت شیخین موجود ہین حتی کہ ذہبی نے کہا کہ ہشتاد و چند شخص نے بالترتیب افضلیت شیخین کو جناب امیر سے روایت کیا ہی انتہی اور فی الواقع تقریر اس مسئلہ کی بہتر جناب امیر خاتم الخلفا سے کسی نے نہین کی اور نہ کوئی کرسکیگا کہ ع انما یعرف ذا الفضل من الناس ذووہ بنا اعتماد کلی اہل سنت کا اسمقدمہ مین تصریحات مرتضوی پر ہی و بس ہرچند یہہ روایات اہلسنت ہین لیکن دلیل قدر و منزلت شیخین ہین معہذا دلائل اس مدعا کے کتب امامیہ سے بھی نکل سکتے ہین شراح نہج البلاغۃ نی لکہا ہی کہ جناب امیر نے معاویہ کو لکھا لعمری ان مکانہما فی الاسلام عظیم و ان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن ما عملا اور

[illegible]

آور صاحب احقاق الحق نے لکھاہی کہ ایک شخص مخالف نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ آپ حق
شیخین مین کیا فرماتے ہین فرمایا کہ اماما ن عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما
رحمۃ اللہ یوم القیامۃ اور یوسف علی استرآبادی نے رسالۂ مناظرہ مین اور قاضی شوستری نے رقعہ ششم مین
کہ منقول ہی عیون اخبار الرضا سے لکھاہی کہ حضرت نے سامنے امام حسین و اصحاب کے فرمایا کہ ابوبکر از
من ست و عمر چشم من و عثمان دل من ست انتہی لیکن شیعہ نے اسکو تقیہ پر حمل کرکے تاویلات باردہ
کئے ہین اور نزدیک اہل سنت کے تقیہ ائمہ ہدی کا ثابت و مقبول نہین حکیم سلامت علی خان مرحوم نے
تبصرۃ الایمان مین دلائل فضیلت شیخین و صحت خلافت و اسلام ابوبکر و عمر کو کتب امامیہ سے بخوبی ثابت
کیا ہی **قولہ** جو تھے جناب امیر امر و نہی دین مین بلا رورعایت سرگرم رہتے تھے یہ امر بہی بلحاظ
بزرگان تھا الی قولہ مغیرہ بن شعبہ نے عرض کیا الخ **جواب** یہ دعوی خلاف تصریح امامیہ کے ہی اسلئے
کہ انکے نزدیک حضرت امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے تھے اور عمل بسیرت شیخین ایسطرح
سارے ائمہ طاہرین نے ہمیشہ تقیہ کیا یہانتک کہ ایک عالم نے مغالطہ مین گرفتار ہوکر سیرت شیخین کو
پسندیدہ سمجھا اگر جناب امیر سرگرم امر و نہی ہوتے تو نوبت اشاعت کفر و ضلال کی نہ پہنچتی
اس دعوی مین مسئلہ تقیہ باطل ہوا جاتا ہی منہج الفاضلین مین لکھاہی کہ حضرت امیر اپنے ایام حکومت
مین بہی قادر تھے کہ افعال غیر مشروع و افعال و اعمال مرضیہ شیخین کو تغیر کرین خوف اعدا سے
تقیہ کرتے تھے اور استطاعت نرکہتے تھے کہ تبدیل کرین انتہی اسیطرح سید مرتضی نے کہاہی اور
مغیرہ بن شعبہ نے جسوقت صلاح دی تہی اوسوقت جناب امیر خلیفہ ہوئے تھے اور یہہ صلاح نیک
تہی اسکے نماننے مین جو فتنہ ہوا وہ ظاہر ہی اور معلوم ہوا کہ اسوقت تک مغیرہ محب جناب امیر تھے
پھر جب معاویہ سے جا ملے اوسوقت ناصبی ہوگئے وفیہ المطلوب **قولہ** پانچوین فوائد دنیا و حصول
زخارف دنیا کے کچھ خواہش نفسانی امام برحق سے مقصود نہ تہی چنانچہ طلحہ و زبیر اسی سبب سے
روترش ہوکر پاس عائشہ صدیقہ کے چلے گئے اور لڑائی شروع کی الخ **جواب** جانا طلحہ و زبیر کا
پاس عائشہ کے اس سبب سے نہ تہا کہ رفاقت و اطاعت حضرت امیر مین دنیا نہین ملتی تہی مجمع البیان

ہی کہ آنحضرتؐ نے زبیر کو اپنا حواری و ناصر فرمایا اور کشف الغمہ مین بذکر جنگ جمل لکہا ہی کہ جناب امیر نے
طلحہ کو شیخ المہاجرین اور زبیر کو فارس قریش فرمایا اور حال عدم خواہش فوائد دنیا و زخارف بیجی
سرا کا یہہ ہی کہ جناب امیر نے ضیاع و عقار وغیرہ بہت پیدا کیے اور مزارع و باغات بہید بنائے
بخلاف ابی بکر کے کہ جب مسلمان ہوئے تو اونکے پاس مال وافر تہا اوسکو خدا اور رسول کی مرضی مین
صرف کر دیا اور ضعفاء مسلمین کو خرید کر کے حسبۃً للہ آزاد فرمایا یہانتک کہ کوڑی کفن کے لیے نہچہوڑی
اور کوئی کشت و زمین اپنے لیے مول نلی اور بیت المال سے اگر بقدر ضرورت لیا تو جب حضرت عمر غنائم سے
ملا اوسی وقت اوسکو داخل بیت المال کر دیا حتی کہ شافی مرتضی و تصنیفات ابو جعفر اسکافی و فاضل
مدائنی و جیلانی امامیہ سے ظاہر ہی کہ مہاجرین و انصار صحابہ زہد مین ابو بکر کو مقدم جانتے ہین سب یہ
اور حال زہد اولی و علو ہمت و سیر چشمی ابو بکر صدیق کا کتاب فتح السبل جیلانی سے بہی ظاہر ہی اسیطرح
حال عمر فاروق کا تہا حتی کہ جمیع صحابہ نے اسبات پر گواہی دی کہ عمر ازہد الناس ہین بخلاف جناب
امیر کے کہ جب انتقال فرمایا تو چار عورتین چہوڑین اور اونیس لونڈیان اور غلام و خادم بہید اور اولاد
قریب تیس نفر کے اور اونکے لیے اسقدر اسباب دنیوی مین چہوڑ گئے کہ بسبب اوسکے غنی تہے قصبہ
ینبع جس سے ہزار وسق تمر آتے تہے سوائے غلہ و زراعت کے وہ بہی ترکہ حضرت امیر تہا بخلاف عمر کے
کہ کچہہ خاک نچہوڑا اور نیز زہد حقیقی اسکا نام ہی کہ نہ آپ لذت دنیا کی اوٹہاوے اور نہ اولاد و اقارب
اپنے کو اوس سے منتفع ہونے دے سو حال ابو بکر کا یہی تہا کہ طلحہ بن عبد اللہ سا بہتیجا اور
عبد الرحمن بن ابی بکر سا بیٹا اور عائشہ سی بیٹی انمین سے کسیکو عامل نکیا اسیطرح عمر نے بہی
کسیکو بنی عدی مین سے صاحب عمل نہین بنایا مگر نعمان بن عدی کو سو جلد معزول کر دیا حالانکہ بنی
عدی مین سعید بن زید و ابو جہم بن حذیفہ و خارجہ بن حذیفہ و معمر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن
عمر سے لوگ موجود تہے بخلاف مرتضی علی کے کہ انہون نے عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا
عامل اور عبید اللہ بن عباس کو یمن کا اور قثم و سعید بن عباس کو مدینہ کا اور جعدہ بن ہبیرہ
کو کہ خواہرزادہ حضرت امیر تہا کوفہ کا اور محمد بن ابی بکر کو کہ آپکا ربیب تہا مصر کا عامل مقرر

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

کیا اور امام حسن کو خلیفہ سو ہر چند یہہ سب مستحقوں کو پہنچا لیکن اقارب ابوبکر و عمر مین بہی حق
ان مناصب کے موجود ستے بنا علیہ شیخین کا اوفر واتم تہا نہ مرتضوی کہ محض اپنی جان پر
تہا نہ اقارب پر **قولہ** بیان یازدہم در ذکر منافقین صحابہ و خبر دادن آنحضرت کہ بعد من بعض صحابہ
خواہند برگشت **جواب** قید بعض صحابہ سے معلوم ہوا کہ سوائے چند نفر کے باقی سب مومنین تھے
ع اینہم غنیمت است کہ عمرت دراز باد۔ اور مراد ایکی بعض سے اسجگہہ نعوذ باللہ خلفاء ثلثہ ہین اگرچہ
صریح آپنے اونکا نام نہین لیا سو یہہ بات خلاف ثقلین ہی اسلئے کہ قریب نصف قرآن کے مدح
مہاجرین و انصار مین وارد ہی اور شیخین بے شبہہ اونمین داخل ہین بلکہ افضل اونکے ہین
اور آنحضرت نے ایمان ابوبکر و عمر کو جابجا ہمراہ اپنے ایمان کے مقرون کیا ہی اور کلینی نے
کافی مین تصریح کی ہی برجحان ایمان مہاجرین و انصار بر ایمان سائر امت اور نیز نصوص
ایمان شیخین کے نہج البلاغہ وغیرہ مین سے لکہے ہین بلکہ کتب صحیحہ امامیہ مین کوئی قول و حدیث
ائمہ کا مخبر بنفاق و ردت صحابہ و مذمت مہاجرین و انصار پایا نہین جاتا اس صورت مین
انعقاد اس بیان کا محض واسطے ثبوت اپنے نفاق کے ہی و بس خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ
وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ **قولہ** روبروے سید البشر کے اکثر منافقین صحابہ مستور اور بعضے معروف
تہے جیسے ابن ابی سلول کہ خود حضرت نے اوسکے جنازہ پر نماز پڑہی **جواب** عبد اللہ بن ابی
بن سلول کہ منافق معلوم النفاق تہا اوسکو کوئی سنی اچہا نہین کہتا اور قیاس کرنا اخیار
صحابہ کا اوسپر بدون حجت سند نہین وانی لہم ذلک چنانچہ بابت اسی نفاق کے جناب عمر
فاروق نے نماز جنازہ سے آنحضرت کو منع فرمایا اور مطابق اوسکے وحی نازل ہوئی اس سے
صحت و قوت ایمان و نفی نفاق فاروق عیان ہی **قولہ** صواعق مین ہی کہ منافقین بغض و
حسد علی سے پہچانے جاتے تہے کما فی الحدیث لایحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
جواب بے شبہہ اب بہی منافقین اسیطرح پہچانے جاتے ہین جسکا جی چاہے وہ سیرت
وصورت امامیہ کو سیرت و صورت مرتضویہ سے ملا لیجیے اور کتب شیعہ کو مطالعہ فرمائے حال

ذکر منافقین صحابہ

بغض علی نشان نفاق

نفاق کا کہل جائے گا آنکو قول صواعق کا یاد رہا اور کلام مرتضوی بمقابلہ خوارج کہ نہج البلاغہ مین
لکہا ہی بہول گیا ورنہ تعریض نفاق کی طرف صحابہ کے نکرتے وہ یہہ ہی سہلک فی صنفان محب
مفرط یذہب بہ الحب الی غیر الحق و مبغض مفرط یذہب بہ البغض الی غیر الحق و خیر الناس فی حال النمط
الاوسط انتہی سو مراد نمط اوسط سے اہلسنت و جماعت ہین اسلیئے کہ خوارج و روافض انکے
حاشیتین مین ایک محب مفرط دوسرے مبغض مفرط آبو جعفر بن بابویہ طوسی نے جامع الاخبار
مین یہہ حدیث لکہی ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ
قولہ لیلۃ العقبہ مین بارہ یا چودہ صحابی منافق واسطے دیکہنے آنحضرت کے آئے تھے آنحضرت نے
حذیفہ بن الیمان کو دکہلا کر فرمایا کہ انکے نام ظاہر نکرنا روضۃ الاحباب کے دفتر اول مین ہی کہ حضرت نے
فرمایا بارہ صحابی منافق ہونگے بہشت کا نہ دیکہینگے مسلم مین اسی مضمون کی حدیث موجود ہی اسی جہت سے
حذیفہ کو صاحب السر الذی لا یعلم غیرہ کہتے تھے حضرت جب کہ منافقین فرماتے ارشاد کرتے علیہم
بشان المنافقین حذیفہ جواب شیخین وغیرہ کو منجملہ انکے سمجہنا مخالف درایۃ ہی اسلیئے کہ اگر انکو ارادہ
قتل پیغمبر ہوتا تو سہل انجام اوسکا بسہولت بوجہ احسن ممکن تہا کہ دونو کی بیٹیان آنحضرت کے گہر مین
تہین اور ہر دم کا آنا جانا خلوت جلوت مین لگا رہتا تہا ایسے محارم کو کیا حاجت فرصت طلبی کی تہی
تنہائی غار کی اور رفاقت عریش بدر کی واسطے امضاء اس داعیہ کے کیا کم تہی معہذا تفاسیر شیعہ مین
لکہا ہی کہ نزول آیہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ الآیۃ کا حق اصحاب العقبہ مین ہی سو حال اونکا بموجب اس آیت کے
دو حال سے خالی نہین یا توبہ کر کے عذاب نفاق سے خلاص ہون یا اصرار کرین تو دنیا و آخرت
مین معذب ہون پس شیخین نے باجماع شیعہ توبہ نفاق سے نہین کی تو چاہیئے تہا کہ دنیا مین
بعذاب الیم گرفتار رہتے حالانکہ علی الرغم انکے تسلط و غلبہ انکا باکثرت انصار و اعوان مشہور
اعیان تہی چنانچہ آپنے بہی جا بجا لکہا ہی کہ شیعہ خاص کم تہے اور مسلمان بہت پس صورت میکہ
شیخین وغیرہ داخل اصحاب عقبہ ہون تو کذب کلام الٰہی مین اور خلف فی الوعدہ لازم آتا ہی
قولہ پہر جانا اصحاب کا بعد رحلت نبویکے احادیث کثیرہ سے ثابت ہی ازانجملہ حدیث بخاری کو

ذکر صحابہ منافقین در لیلۃ العقبہ

لکونش ہوش سو شیعا ہو برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انک لاتدری

ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب

علیہم وانت علی کل شئی شہید **جواب** مراد ان رجال سے مرتدین ہین جنکی موت کفر پر ہوئی چنانچہ جملہ

ما ابعد حدیث فیقال انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم جسکو آپنے بنظر مقصد سمجھکر واسطے

خدع عوام کے حذف کر دیا ہی نص صریح ہی تخصیص اشخاص ومن اشخاص میں سوا سی جماعت کو ہی سنی صحابہ

نہین کہتا اکثر بنی حنیفہ وبنی تمیم کہ بطریق وفادت واسطے زیارت نبوی کے آئے تھے اس بلا مین مبتلا

ہوئے کلام اہلسنت کا اون صحابہ مین ہی جو دنیا سے باایمان وعمل صالح اوٹھ گئے اور ہر چند باہم

بحسب اختلاف آراء کے مشاجرات ومناقشات واقع ہوئے لیکن ایکنے دوسرے کی تکفیر وتبدیع نکی بلکہ

شہادت ایمان پر دی اسطرح کے اشخاص کے حق مین اگر کوئی روایت موجود ہو لاؤ تبلاؤ وقصہ مرتدین

مجمع علیہ فریقین ہی کلام کلام قائلین مرتدین مین ہی جنہون نے بے شبہہ علام دین کو بلند کیا اور کاسر

قیاصرہ فارس وروم کو راہ خدا مین سبیل بنایا اور لاکہون آدمی کو مسلمان کیا اور انکے حق مین عمدا

وبشارات عدیدہ کتاب اللہ مین نازل ہوئے ہین یہہ بات حافظ قرآن پر ظاہر ہی اگرچہ اوسنے حدیث

وروایت کو نہ دیکہا ہو **قولہ** وروی عن ابی النضر فی الموطا قال ہؤلاء النبی اشہد لہم الی قولہ وانا لکا عون

بعدک **جواب** اگرچہ یہان خطاب حضرت ابوبکر کو ہی لیکن مقصود امت آیندہ ہی یا مرتدین مذکور کیونکہ

عادت شریف نبوی یہہ تہی کہ خطاب بظاہر صحابہ کو فرماتے اور مقصود تعلیم عامہ امت ہوتی جسطرح سے

قرآن شریف مین جابجا مخاطب آنحضرت ہین اور مقصود امت ہی یہہ بات اوسپر جو اسلوب کلام عربی

واقف اور قاری قرآن ہی ظاہر ہی گو اسکو بسبب کمال تجاہل نا حق سمجہے ہو علم صرف ونحو کے معلوم نہو

قولہ فی جامع الاصول فی حرف النون عن الاسود قال کنا فی حلقۃ عبد اللہ بن عمر فجاء حذیفۃ حتی

قام علینا فعلم ثم قال لقد نزل النفاق علی قوم خیر منکم فقلنا سبحان اللہ ان اللہ عز وجل یقول

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فتبسم عبد اللہ وجلس حذیفۃ فی ناحیۃ المسجد فلما قام

عبد اللہ وتفرق اصحابہ رمانی بالحصا فاتیتہ فقال عجبت من ضحکہ وقد عرفت ما قلت الخ بکذا ربا

فطنت غور کرین کہ خدیفہ نے کیا کہا اور خلف الرشید عمر نے کیون زہرخند کیا پھر خدیفہ نے اسکو سے کیا اشارہ کیا جواب ارباب فطنت نے غور کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ اول تو آپنے اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ پہ نہ لکھا اسلیئے کہ معنی اوسکے سمجھ مین نآئے دوسرے حرف الخ لکھکر جملہ مابعد کو کہ عبارت مختصر تہی مفسر دعوی وخالف مقصود پاکر ساقط کردیا وہ یہہ ہی لقد انزل النفاق علی قوم خیر منکم ثم تابوا فتاب اللہ علیہم اخرجہ البخاری انتہی اس سے قبول توبہ اہل نفاق بالتعیین معلوم ہوتا ہی والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تیسرے صاحب جامع الاصول نے بعد اس حدیث کے خود معنی اوسکے لکھدئے ہین اوسکو آپنے واقع وہم مذکور سمجھکر بالکل چہوڑ دیا حالانکہ لازم یہہ تہا کہ اوسکو لکھکر رد کیا ہوتا وہ معنی یہہ ہین ومقصود خدیفہ بہذا ان جماعۃ من المنافقین صلحوا واستقاموا وکانوا خیرا من اولئک التابعین الذی خاطبہم لمکان الصحبۃ والصلاح کیزید ومجمع ابنی حارثۃ بن عامر رضی اللہ عنہما وکانہ اشار بالحدیث الی تقلب القلوب انتہی آپ فرمائیے کہ یہہ نکتہ بے صرفہ انکا موجب ریشخند وکالائی بد بریش خاوند ہی یا نہین چوتہی صحت نقل کا یہہ حال ہی کہ بجائی لفظ فسلم لفظ فعلم اور بجائے لفظ دجلس لفظ وحبسہ اور بجائے حصباء بباء موحدہ حصاء لکھا ہی اس استعداد پر استنباط بمقابلہ اہل سنت ہی **قولہ** حدیث خدیفہ قال انما النفاق علی عہد رسول اللہ الخ کتاب الایمان مشکوۃ مین نکالکے ملاحظہ کرو اور چشم دانش کو منور فرماؤ اور جان لو کہ زمانہ حضرت مین منافقین برابر حکم مسلمین مین تہے **جواب** اس حدیث کو مشکوۃ مین نکالکر دیکہا معلوم ہوا کہ حرف الخ جو آپنے لکھا ہی اسواسطے ہی کہ نقل حدیث کامل مین بنیاد دعوی مستاصل ہوئی جاتی تہی والا مشکوۃ مین اسطرح ہی کہ عن خدیفہ انما النفاق کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ہو الکفر او الایمان رواہ البخاری سے وجود نفاق منافقین بلکہ کفر کافرین کا کوئی سنی منکر نہین علی الخصوص جسوقت کہ قرآن پاک مین آیات عدیدہ حق اہل نفاق وکفر مین نازل ہوئی ہون گفتگو منافق ہونے صحاب اطہار رسالت مآب مین عموما ہی اوسکو ثابت کرو یا خصوصا حق خلفاء ثلثہ مین کہ مقصود اصلی ان تمہیدات غیر صائبہ سے دربردہ الزام دینا اونکا ہی اوسوقت دلیل دعوی پر منطبق ہو

ورونہ خرط القتاد اگر لاکھون صحابی ہوں چند لوگ یا ایک جماعت منافق تھی جو دو سرو تت مستور الحال تے بسبب تعاقب وقت و توالی نزول آیات کے اور اب متعین الحال ہین اور معلوم النفاق جیسے عبد اللہ بن ابی بن سلول و امثالہ تو اسمین کیا اہل سنت کا نقصان ہے ہان اگر وجود منافق بعہد نبوی علی الاطلاق مستلزم نفاق شیخین خصوصا و جمیع اصحاب عموما ہی تو وجہ استلزام بیان فرمائیے عقلا و نقلا حالانکہ یہہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی شیخ صدوق نے کتاب الخصال مین لکہا ہی امام جعفر صادق سے کہ کان اصحاب رسول اللہ اثنی عشر الفا ثمانیۃ آلاف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ والفین من الطلقاء لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب رای و کانوا یبکون اللیل والنہار ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان کل خبز الخمیر انتہی اور ترجمہ فارسی اسکا بلفظہا فرع مجلسی منتہی الکلام مین لکہا ہی اب فرمائیے کہ یہہ شعر جو آپنے لکہا تہا اسکے حق مین صادق ہی بیت

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ٭ ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست | ف تعداد صحابہ بطور شیعہ

قولہ مشارق مین بخاری و مسلم سے منقول ہی کہ آنحضرت نے بمخاطبہ اصحاب فرمایا عن ابی سعید لتتبعن سنین من کان قبلکم اور ترمذی مین ہی ابن عمر سے قال رسول اللہ لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک اسی مضمون کی صحاح کتب سنیہ مین کتنی حدیثین موجود ہین کہ نقل سب کی باعث طول ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ یہہ نقول بہی مطابق منقول عنہا بالفاظ کذائی نہین اور بحکم العبرۃ لعموم الالفاظ لا لخصوص السبب مراد امت مستقبلہ ہی نہ صحابہ حاضرین یہہ دلیل طرفہ تماشا ہی کہ ساری امت کو اصحاب مین منحصر کر دیا ہی یا ساری امت کو اصحاب ٹہیرا دیا حالانکہ حدیث مین صریح لفظ امتی وارد ہی نہ صحابہ گو صحابہ بہی داخل امت ہین اور مخلصین و منافقین انکے ممتاز و متعین منہ اسکے امت مین وہ لوگ ہین جنہون نے عقائد و اعمال مین مشابہت پیدا کی ہی ساتہہ کفار کے جیسے امامیہ کہ مشابہ ہین ساتہہ پنج فرقہ ضالہ یہود و نصاری و مجوس و صابئین و ہنود کے اور کفار فارس و روم کے چنانچہ تفصیل اسکی کتاب تحفہ مین لکہی ہی حتی کہ بحکم من اتی منہم امہ | ف قدم بقدم ہونا اس امت کا ساتہہ بنی اسرائیل کے

علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک کہ قول مخبر صادق ہی شیعہ مین یہہ وصف بہی حاصل ہی خاصۃ
مسئلہ متعہ مین انصاف سے کہو کہ مصداق اخبار مذکور کا کون ہی ہم یا تم **قولہ** اگر سنی اپنی کتابونکو
صحیح جانتے ہین ورنہ اوسکی صحت سے انکار کرین یا مثل عبد العزیز وغیرہ کے کہین کہ علمائے اثنا عشریہ
نے الحاق کیا ہی **جواب** سنی اپنی کتابونکو جو صحیح ہین مثل صحیحین وغیرہ بے شبہہ صحیح جانتے
ہین اور آپکی نقل کو غلط سمجہتے ہین کما مر اور آپکی استدلال کو جہل مرکب بوجہتے ہین کما سبق
اور عبد العزیز نے جس روایت کو الحاق شیعہ کہا ہی اور وہ بقید صحت کتب اہل سنت مین موجود ہو اوسکا
نشان دو اوسوقت صدق وکذب ظاہر ہو لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ **قولہ**
ان تستخلفوا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا ومہدیا **جواب** اس حدیث کے چار معنی ہین ایک یہہ
کہ امیر کرنا جناب امیر کا باوجود شیخین کے تمسے نہو سکے گا اسلئے کہ خلافت مفضول کی باوجود
فاضل کے اگرچہ نزدیک بعض کے جائز ہی لیکن اوسمین ترک اولی لازم آتا ہی اسلئے تم ایسا نکروگے
پس یہہ حدیث مثل حدیث یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر کی ہی دوسرے معنی یہہ ہین کہ یہہ تین
بزرگ یعنی ابوبکر وعمر وعلی مستحق خلافت ہین سو استخلاف مین اول انتقال نہنی طرف ابوبکر کے
ہوتا ہی پہر طرف عمر کے پہر طرف علی کے اسمین یہہ اشارہ ہی کہ خلافت شیخین مین کسیکو جگہہ دم
مارنیکی نہین ہی اور جب علی خلیفہ ہونگے تو لوگ نزاع کرینگے لیکن حق اوسوقت طرف علی کے ہوگا
پس اگر امیر کرینگے تو ہادی ومہدی پاوینگے تیسرے یہہ کہ تم علی کو خلیفہ نکروگے بسبب صغر سن
وحداثت عمر کے اسلئے کہ ترجیح اکبر کی اصغر پر امامت صغری مین یعنی نماز مین باوجود تساوی
علم قرارت وہجرت کے تمکو معلوم ہی تو امامت کبری یعنی خلافت کو اوسپر قیاس کروگے
چوتہے یہ کہ کلمہ لا اراکم فاعلین اشارہ ہی طرف عدم اجتماع امت کے باوجود استحقاق کامل کے
اسلئے کہ اہل شام قاطبۃ طلحہ وزبیر واصحاب جمل اتباع مرتضوی پر مجتمع نہوئے **قولہ** انکم ستحرصون
علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیامۃ **جواب** مخاطب اس حدیث کے امت آیندہ
ہی نہ صحابہ اسلئے کہ باتفاق فریقین شیخین وغیرہ سے حرص خلافت پر ثابت نہین بلکہ

خلیفہ ہونا باجماع مہاجرین وانصار کہ افضل اونمین جناب امیر تھے وقرح مین آیا قال اقبلونی لست بخیرکم جسکو شاعن ابوبکر مین لکھتے مین دلیل صریح ہی کنارہ جوئی پر قولہ عن حذیفہ الی قولہ بما واطلع سخن پروری چہوڑکر غور کرو کہ یہ کون لوگ ہین کہ بعد پیغمبر کے خلاف ہوگا دل اونکے سینہ کے دل ہین جواب مراد ائمہ سے اسجگہ ملوک جابرہ ہین نہ اصحاب پیغمبر الا حضرت امیر بھی داخل اصحاب ہین فحالہ کی لہم معہذا حدیثمین لفظ ائمہ آیا ہی جمع لفظ امام نلفظ صحابہ و خلفاء اور خلفاء ثلثہ خلیفہ کہلاتے تھے نہ امیر وامام جسطرح جناب امیر وائمہ خلیفہ نہین کہلاتے تھے بلکہ امام یا امیر کہلاتے ہین اتصور تمین کیا ساغ طعن ہی اور اہلسنت نے ان احادیث کو کتاب الفتن مین منجملہ اشراط ساعت کے لکھا ہی نہ کتاب الامامۃ مین معہذا اجوبہ تفصیلی ان احادیث کے منتہی الکلام وتحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہین قولہ اگر ان سکہتا ویل بنی امیہ وبنی عباس کرین تو ٹہیک نہین اسلئے کہ حذیفہ نے ۳۵ یا ۳۶ ہجریمین انتقال کیا جواب ارتوح اخبار غیر متعین الازمان کا روبرو راوی اخبار کے نہ عقلاً لازم آتا ہی اور نہ نقلا اس قسم کے اخبار متعلق باشراط ساعت بسیار ہین کہ بعد صدہا سال کے انتقال راوی سے واقع ہوئے ہین وکذا ہذا اگر کوئی دلیل اس لزوم کی آپکے استرداقمشہ دوکان مین ہو تو لاؤ قولہ بیان بارہوان جواب مین اس سوال کے کہ اگر اصحاب ثلثہ برخلاف تھے تو کسلئے انہونے اپنی جان ومال کو فدا کیا اور حضرت نے سائر صحابہ سے اونکی قدر ومنزلت کیون زیادہ کی جواب پاسخ اس سوال کا آپنے یون زیب رقم فرمایا ہی کہ ظاہر ہی کہ ابوبکر بصلاح عمر مقلد قلادہ خلافت ہوا اور بسبب حب ریاست وجاہ کے جسطرح کہ ساتھہ دودمان رسالت کے سلوک کیا مشہور ہی اور جو کچھ عمر نے کیا وہ بھی چھپا نہین اور گفتگو عمر کی وقت صلح حدیبیہ کے اور پوچھنا اوسکا بار بار نفاق اپنے کو حذیفہ سے اور حرکات وتصرفات اوسکے شرع محمدی مین جسکا نام اہل سنت نے اجتہاد عمر رکہا ہی معروف ہی اور وقائع دور عثمانی بھی مخفی نہین اور شک نہین کہ حال انسان کا ایک تیرہ پر نہین ہوتا شیطان دشمن انسان ہی حال برصیصا وشیخ صنعا وغیرہ کا شہرت تمام رکہتا ہی انتہی بلفظہ بشد ولا رسول اس تقریر بجہانہ

۹ در ذکر حال بنی امیہ و عباسیہ

۹ وجوہ قدر ومنزلت خلفاء ثلثہ

پر فصول مین غور کرو کہ سوال کیا تہا اور جواب کیا ہی سبحان اللہ کیا خوب وجوہ قدر و منزلت خلفاء
ثلثہ بیان کی گئی کہ بنا بران اسباب عداوت و نفاق کے آنحضرت انکی توقیر زیادہ کرتے تھے ع
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت * یہہ کیون نہین کہتے کہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی کہ افضل کتب
امامیہ ہی کما فی البحار مجلسی دال ہی اس بات پر کہ اصحاب ثلثہ و اعوان و انصار انکے سب مقرب پیغمبر خدا
تھے اور شیخین کو اسبات مین سابقۂ اولی و مرتبہ قصوی حاصل تہا چنانچہ احادیث جامع الاخبار سے
ظاہر ہی کہ یہہ دونو بزرگ بارگاہ رسالت مین احاطۂ تامہ رکہتے تھے اور تحفۃ النجات دیلمی و مجلسی منادی
بلند منادی ہین کہ یہہ دونو اس حد مستولی تھے کہ حضرت پیغمبر نے رتق و فتق بہت امور کا انکی صلاح دید
پر چھوڑ رکھا تہا اور اصحاب آنحضرت کے میل کلی طرف انکی رکہتے تھے اور انکے احسانات کے شکر گذار تھے
جیلانی صاحب فتح السبل نے تنبیہ ہشتم کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ آنحضرت نے عمر فاروق کو مقدمہ
مشورات مہمات امور کہ متعلق بانتظام ممالک تھے اور سیاست مدن اوس سے تعلق رکہتی تہی
جمیع اصحاب پر تفوق و سرکردگی بخشی تہی اور عمر کو انکار و عدول مین جسارت و جرأت تمام حاصل
ہو گئی تہی اور اوسکی گفتگو کو آنحضرت تقبیح و تشنیع نہین فرماتے تھے بلکہ مہمات بسیار مین رجوع
طرف اوسکے کرتے تھے اور اوسکی صلاح کو بہت مشورونمین پسند فرماتے تھے اور قرآن بہی موافق
قول اوسکے کے نازل ہوتا تہا از انجملہ منع کرنا اوسکا آنحضرت کو نماز پڑہنے سے جنازہ عبد اللہ بن
ابی منافق پر اور انکار کرنا فدیے اساری بدر پر اور انکار کرنا تبرج زنان پیغمبر کا اور انکار قصہ حدیبیہ کا
اور انکار امان عباس کا واسطے ابو سفیان کے اور انکار واقعہ ابو حذیفہ بن عتبہ کا اور انکار امر پیغمبر کا منادی
من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور انکار امر آنحضرت کا فسخ نواضح مین اور بہت امور کہ کتب حدیث اوسپر
مشتمل ہین اور واقعہ قرطاس مین بہی جو اوسکی صلاح دید تہی اوسکو عرض کیا بعضون نے کہا انکا قول
قول سو نخوا ہی اور بعض نے کہا قول قول عمر کا ہی جب فریاد بلند ہوئی اور گفتگو و شورش انتہا کو
پہنچی حضرت نے فرمایا قوموا عنی فما ینبغی لنبی ان یکون عندہ ہذا التنازع اسوقت بہی کسینے عمر پر
طعن و انکار نہین کیا نہ پیغمبر نے اور نہ کسی اور اصحاب نے انتہی من صنع الحاجۃ بلفظہ و تخصہ قولہ تیئسون

زمانہ جاہلیت مین بہی معارف مکہ سے تھے اور عزت وحرمت واعتبار رکھتے تھے جب مسلمان ہوئے
اور شریک حال ہوے تو چشم آنحضرت مین موقر ہو گئے جواب سبحان علی رد خلائق نے اپنے رسالہ مین
لکہا ہی کہ فاروق اعظم عرب مین کچہہ عزت نہ رکہتا تہا پس یہہ احادیث سنیون کی اپنی طرف سے بنائی ہین
اور جاننا کہ جناب پیغمبر نے یہہ دعا کہ مخالف عقل ونقل ہی اوسکے حق مین زبان مبارک پر گزرانی ہو انتہی
قولہ لیکن شعر بسا نام نیکو کہ پنجاہ سال ٭ بیک نام زشتش شود پائمال ٭ اسلئے کہ خبر مین ہی کہ الاعمال
بالخواتیم چنانکہ بجبر وکلمہ پڑہنے واسلام لانیکے کفر وعصیان اعمال تمام زائل ہو جاتا ہی اسیطرح اگر
مسلم خلاف امر اللہ کام کرے عمل نیک بہی اوسکا حبط ہو جاتا ہی قولہ تعالی وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُہٗ وَہُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ جواب صداقت ورفاقت وایمان ابوبکر کا کتب امامیہ سے
ثابت ہی خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ مین لکہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
شب پنجشنبہ کو شہر مکہ مین علی کو اپنے بستر پر سولایا اور خود ابوبکر کے گہر سے اونکی رفاقت مین
اوسی رات باہر نکلے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے گو سفندان ابوبکر کا دودہ پیتے تہے اور عبد الرحمن
بن ابی بکر کہانا کہلاتے تہے انتہی اور مجمع البیان مین آیہ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُہٰجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ اول کسی کہ ایمان آورد خدیجہ بود بعد ازان ابوبکر اور یہی مذہب
اہلسنت کا ہی اسیطرح مشیر ودبیر ہونا ابوبکر کا اور مخاطب بکلمہ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ اور نزول آیہ طہارت
سیتم کا حسب مدعای ابوبکر اور اختیار کرنا اونکا تقوی وزہد بسفر طاکو خلاصۃ المنہج ومنہج الصادقین وغیرہ
سے ظاہر ہی اسیطرح جائز ہونا اکل وشرب وجماع کا رمضان مین بعد عشا اور حرام ہونا اونکا
حسب مدعای عمر تفاسیر مذکورہ سے اور وفور زہد وتقوی عمر کا مجمع البیان سے ثابت ہی اور جو تاویلات
مردودہ قاضی جونپور وہب اللہ بن روزہ نے مخالف تصریح مفسرین امامیہ کے کئے ہین بحکم کالائی بد ریش
خداوند طرد ونقض اوسکا کلام صاحب منتہی الکلام وغیرہ مین موجود ہی اسیطرح ذکر بیعت الرضوان
مین شجاع ودلیر ہونا عثمان کا اور بیعت لینا آنحضرت کا جانب عثمان سے اور قرار دینا آنحضرت نے
دست چپ کو دست راست عثمان اور ہونا خواہران خاتون جنت کا زوجیت عثمان مین

خلاصۃ المنہج وحق الیقین وغیرہ سے ثابت ہی اور روایات اسکے تصریح ہین لکھے مین ایسطرح قرب مرفد شیخین باجوار عالیجاہ نبی الثقلین دلیل ایمان کامل ہی اور ایسی فضیلت ہے کہ کوئی دنیا مین اوسکا شریک نہین حتی کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے گواہی دی اونکے ایمان پر کہ کانا علی الحق وماتا علیہ کذا فی احقاق الحق الغرض اگر روایات امامیہ بابت ثبوت ایمان وفضیلت شیخین وسوت علی الایمان فراہم کیے جاوین تو بہت ہین اور قرآن شریف کو اگر دیکھو تو مملو ہی شہادت فضیلت خلفاء راشدین سے لیکن اوسکی دلیل حجت نہوسکے گی اسلیے کہ مجتہد کوفہ ہند نے رسالہ متعہ مین لکھا ہی علاوہ آنکہ چون ناظم نظم قرآنی خلیفہ ثالث آمد احتجاج آن بر شیعیان راست نمیتواند شد انتہی بلفظہ المشوم لہذا اسجگہہ کتب شیعہ سے نقل کیا گیا اور طوسی نے تجرید العقائد مین لکھا ہی الاحباط باطل لاستلزامہ الباطل لقولہ تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ وللطوسی برہان عقلی علی ابطال القول بالاحباط والموازنۃ ذکرہ فی الفصول وغیرہ من کتب الکلامیۃ پس جس صورتمین کہ ایمان خلفاء ثلثہ کا حیات وممات مین ثابت ہی بشہادت امامیہ اور حبط باطل تو اب جو کوئی اونکے خاتمہ کو کفر کہے وہ مصداق حدیث کافی کلینی کا ہی کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہی انتہی **قولہ** جب داخل دین مصطفوی ہوگئے دیکھا کہ تائید غیبی دمبدم عروج وترقی مین ہی زیادہ اوسمین سعی کی اور دستور ہی کہ اکثر طرفدار اقبال مند کے ہوتے ہین اور جانب ادبار سے کنارہ کرتے ہین اس کام کے طفیل چار بالش فرماندہی پہ بیٹھے اور جان اپنی سے ظاہر مین براہ دین سوائے فرار کے مغازی مین اور پشت دینی سے وقت سختی کے اور کوئی کام نہین کیا جواب تائید غیبی اوسوقت ہوئی جب عمر فاروق ایمان لائے پہلے دین سُست وضعیف تھا اور کوئی ناصر ومددگار قوی نتھا آخر کو آنحضرت نے دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام چنانچہ یہ دعا جسطرح کتب اہل حق مین مروی ہی اسیطرح کتب اصول معتبرہ امامیہ مین بھی موجود ہی رو بالاختصار طریق اس حدیث کو رسائل فضل بن شاذان وتصانیف شیخ طبرسی وطوسی وعلم الہدی وشیخ مفید سے تتبع نکر کے بروایت مسعود عیاشی ونقل ملا مجلسی در بحار الانوار

فائدہ اسلام عمر

یعنی مجلد چہاردہم کہ اطول مجلدات ہی اور موسوم بہ کتاب السماء والعالم اکتفا کیجاتی ہی ملاحظہ
مذکور کہتا ہی کہ روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام انتہی اس صورت مین اسلام عمر کا
بسبب دعائے نبوی کے حسن عقیدت و خلوص نیت سے تہا نہ مثل اہل ایران کے کہ بزور شمشیر فاروق ہوا
اور نہ مثل جناب امیر کے کہ بواسطہ اقبال عمری از رہ تقیہ شریک نیک و بد عمر تھے جسطرح
امامیہ کہتے ہین بالجملہ جسکی بدولت اقبال حاصل ہوا اور ذلت مین مبدل بعزت مسلمین ہوگئی اور
طرفدار مشاہدہ اقبال معدوم الوجود کہنا تعامی تجاہل یا وقاحت ہی وبس اور دعوی فرار کا
مغازی سے بے سند و حوالہ ماخذ کے عناد و لداد ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور فرار روز احد
بنص قرآنی معفو ہی لا یستقیم بہ الحجۃ قولہ علم خدا مین تھا کہ شیطان ایکدن مردود ہوگا مگر جب
کہ مطیع رہا معلم ملائکہ و مقرب درگاہ الہی تھا جب نافرمانی کی ملعون ہوگیا اسیطرح جو دین محمدی
مین آئے بقدر اپنے قدر و منزلت کی اونہوں نے احترام حاصل کیا جب طریق صواب سے منہ
پہیر احسنات اونکے مبدل بسیئات ہوگئے جواب بشیر مرتضوی قادح اس تقریر کی ہی
اسلیے کہ بصورت پہر جانے خلفاء ثلثہ کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ جناب امیر شریک نیک و بد خلفاء رہتے
اور امنکے پیچھے نماز پڑہتے اور غنائم محاربات اونکے سے حصص لیتے اور اپنی اولاد کا
نام ابوبکر و عمر و عثمان رکہتے اسیطرح ابوذر و عمار بن یاسر و مقداد و سلمان شیعہ علی
بہی عقب خلفاء ادائے صلوات نکرتے بلکہ خود جناب رسالتمآب ابوبکر کو آخر حیات نبی مین
پیش نماز مقرر نفرماتے اسلیئے کہ امام کرنا کا فر یا منافق کا باوجود علم کے بالاجماع جائز نہین
اور آپنے بعد اس عبارت کے لکہا ہی کہ حضرت منافقین سے واقف تھے مگر نام و نشان انکا
بیان نفرمایا انتہی اور قرآن پاک کہ بتصریح صدوق الکواذب و مرتضی براے امام حجت ہی
ناطق ہی اسبات پر کہ آخر حیات نبوی مین مومن منافق سے تمیز ہوگئے تھے قال تعالی
وما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب بلکہ بعد وفات نبوی

دانستن منافقان آنحضرت

کوئی منافق زندہ بہی نہ رہا چنانچہ حدیث الا ان المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید سے معلوم
ہوتا ہی اور اگر کوئی بالطریق ندرت باقی بہی ہوگا تو بہی بسبب شوکت صحابہ کرام وصولت اسلام خائف
وہراسان ہوگا کیا امکان تہا کہ خلاف دین یا مخالف واقع کچہہ کہہ یا کرے اور مثال شیطان انکے
اسجگہہ محض افادات شیطان الطاق بلکہ معلم الملکوت شہرۂ آفاق سے ہی اسلیئے کہ رد وقبول
اوسکا مخصوص ہی اور نفاق وارتداد عمرو وو الالف کفر مسلمات اہل سنت سے ورنہ پیش کیجیے بطور
یہہ ہی کہ جب بقول آپکے سامنے آنحضرت کے مقابلہ سے فرار کرتے رہے اور وقت تخت پہ بیٹہہ
گیئے اونہونے تو بعد مماة نبوی وہ کام کیا جو خاص الخاص پیغمبر اولوالعزم کا تہا یعنی قتال
مرتدین کہ ابوبکر صدیق نے کیا اور نزع ملک قیاصرہ واکاسرہ وفتح روم وایران وغیرہ کو عمر
نے کیا حتی کہ چار ہزار شہر کلان انکے عہد مین فتح ہوئے اور چار ہزار کنشت وتجانے شکست ہوئے
اور چار ہزار مساجد بنائے گئے اور شہر بصرہ آباد کیا کذا فی تفسیر تنقیح الشعراء اور اشاعت وادا
کلام ربانی کہ عثمان نے کی جسپہ جناب امیر کو رشک ہوا اور فرمایا کہ اگر یہہ کام عثمان نکرتا تو مین
کرتا اور جو قاتل دس ہزار صنادید کفار تہے اور صاحب ذوالفقار وملقب بحیدر کرار اور سرگرم
امر دینی اور ولی ووصی نبی اونہونے وہ کام کیا جو کسی احاد امت سے نہو سکے گا یعنی بعد وفات
نبی ایکبارگی جہاد وہجرت سے قطع نظر کی اور ہم نوالہ وہم کاسہ کفار اشرار ہو گئے اور دین محمدی
کو تقیہ وتوریہ کرکے ایسا نیست ونابود کردیا کہ آج تک انظار اہل عالم مین سیر شیخین محمود تہا
اور خصال مرتضوی کہ حین ورضا بالکفر ہی مذموم وعلی ہذا القیاس مصورتین الصادقت وتمنی
سے قطع نظر کرکے فرمائیے کہ تفسیر سامی کس پر چسپان ہی شیخین پر یا مرتضی علی پر اور ایکسکا
حال حیات ووفات نبوی مین ایک سا رہا اگرچہ باطن مین کچہہ اور ہو کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہی
اور کسکا حال ظاہر مین بدل گیا اگرچہ باطن مین کچہہ اور ہو حالانکہ بقول آپکے شرع کو حکم
ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور علم غیب اسرار خدا سے ہی انتہی حالانکہ بیچارے ابوبکر وعمر کو نہ خوف
دنیا کون حاصل تہا اور نہ موت اختیاری تہی اور یہان سب کچہہ تہا ببین تفاوت رہ

عدم ایمان ابوطالب

از کجاست تابکجا قوله مطابق مذہب سنیون کے بھی یہہ جواب ہی کہ حضرت ابوطالب عم پیغمبر سرورعالم تھے اور حال شفقت ومحبت ومواسات اونکی کا نسبت آنحضرت کے تمام کتب سیر وغیرہ مین لکھاہی اور جمہور سنی باتفاق قائل ہین کہ ابوطالب کافر مری اور اونکی خدمت وجانفشانی کی نسبت پیغمبر کے کچھہ فائدہ نکیا اسصورت مین دربارہ بعضے صحابہ فکر کرنا اور اونکی مخالفت کو بلحاظ صحبت نبوی کے مستبعد جاننا جنس اوہام مالیخولیا سے ہی جواب یہہ گوزشتر زمین مین ہی جواب ہی مین تفسیر انوار البحار ودامی جسکو کلینی اعور علق نفیس جانتاہی اوسمین نصوص قطعی عدم ایمان حضرت ابوطالب کو ملاحظہ فرماؤ اورچشم جہل کو منور کرو منتہی الکلام مین کافر کہنا شیعہ کا ابوطالب کو نقل کیاہی پس یہہ جواب ناصواب کہ بناء فاسد علی الفاسد ہی مجیب پر مقلوب ہی اور کسی شخص نے رفاقت نبوی کو بدون مقارنت ایمان موجب غفران ورضوان نہین کیا کہ نقل ناقل ناکل وارد ہو علاوہ ایمان خلفاء ثلثہ کا تفاسیر مسبوق الذکر امامیہ سے ثابت ہی علاوہ اسکے قاضی شوستری نے مجالس مین لکھاہی کہ شیخین کو کافر جاننا امامیہ پر افترا ہی اسلئے کہ شیعہ محاربان حضرت امیر کو کافر کہتے ہین اور شیخین اوسے نہین لڑے انتہی اور ملا عبداللہ مشہدی شیعی مقر ہی ساتہہ ایمان شیخین کے بلکہ اسبات کے کہ سارے صحابہ مسلمان تھے نہ مرتد چنانچہ تفسیر آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک مین لکھاہی کہ مجرد اقرار بشہادتین وتصدیق اجمالی بما جاء بہ النبی مرتبہ اسلام ست وبعد از رحلت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امت اجابت این مرتبہ اسلام داشتند وبحفظ وصیانت ایزدی کہ وعدہ شدہ بود ازین مرتبہ بدر نرفتند این مقدار ازین عقیدہ اسلام کافی بود از برای انقیاد وامر حضرت رسالت پناہی کہ درباب اخراج مشرکین از جزیرہ عرب ودرباب قتال با اہل ردت وبامانعین زکوۃ وبامدعیان کاذب نبوت ودرباب جہاد با کفار از روم وغیر آن واقع شدہ بود وجمعے کہ متصدی خلافت وریاست شدند درین امور کد وکوشش بجد نمودند تا درنظر خلائق از استحقاق امر خلافت دور نیفتند وبسیاری ازین مردم درمالیات دور اجتناب از محرمات ظاہرہ بلکہ در ترک بعض لذائذ مباحہ نیز بمرکت دریافت

صحبت شریف نبوی وبقاے آن برکات در نفوس ایشان از جہت قرب مان از اہل ورع وزہد وتقوی بودند ومساہلہ ومداہنہ کہ واقع شد در امر خلافت ودر حق اہل بیت بود وبس انتہی کلامہ

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ وشیخین کو زیادہ اصل ایمان پر ورع وزہد وتقوی بہی برکت صحبت نبوی اور بسبب باقی رہنے اون برکات کے انکے نفوس مین حاصل تہا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ صحبت انکی ساتہہ پیغمبر کے براہ خلوص قلبی تہی نہ براہ نفاق وظاہر داری ورنہ فیض وبرکت صحبت کیونکر حاصل کرتے اور ظاہر ہی کہ جب ایمان وورع وتقوی وزہد انکا باعتراف امامیہ ثابت ہی بالیقین تو دعوی امامیہ کا کہ امر خلافت وحق اہل بیت مین انسے معصیت ظاہر ہوئی دعوی ادعا رخلاف ماثبت بالیقین ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بات بہی صحابہ سے بنابر تمسک کے ساتہہ کسی دلیل کے یا بسبب فہم اس امر کے کسی نص سے واقع ہوئی ہوگی نہ بنا بر قصد معصیت اسلئے کہ اگر صحبت پیغمبر نے انمین تاثیر کی ہوگی تو اس امر عظیم مین کسطرح ایسی حرکت بے برکت انسے دیدہ ودانستہ بنا بر طمع دنیا وحب جاہ ومال صادر ہوتی والا زہد وتقوی واجتناب از محرمات انمین ہرگز موجود نہوتا اور یہہ جو کہا ہی کہ یہہ سب اسلئے تہا کہ نظر خلائق مین استحقاق خلافت سے دور نگرین رجم بالغیب وادعاے علم قلوب ہی ہم لوگ مکلف بظاہر حال ہین جسکو ظاہر مین نیک دیکہین گے نیک کہین گے معہذا باعتراف شہدی علت انکے حسن احوال کی برکت صحبت شریف نبوی تہی پس البتہ باطن مین بہی اس برکت صحبت نے اثر کیا ہوگا بالجملہ ایمان صحابہ کا خصوصا شیخین کا باورع وزہد وتقوی وپرہیز محرمات بلکہ بعضے مباحات اور اخراج مشرکین کا جزیرہ عرب سے ومقابلہ ساتہہ کفار روم وفارس وایران وغیرہ فضائل وخصائص کے ثابت ہی وللہ الحمد اور مثال ابوطالب کہ معین نبوی بنا بر قرابت ووصیت پرورش عبد المطلب تہا قیاس مع الفارق بلکہ جنون بحت وخبط صرف ہی کہ یتخبطہ الشیطان من المس تنبیہ مخفی نرہے کہ یہہ سوال وجواب سوم ہی کہ مشتمل ہی بارہ بیان پر ہذیان پر مثل اسولہ واجوبہ سابقہ محتوی تہا خرافات سے اصلا جسکا جواب الجواب ختم ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات **قولہ** اول کہنا شیخ کا کہ عبد اللہ

ابن سبا یہودی بانی فرقہ اہل تشیع ہوا محض سخن سازی ہی عبد اللہ بن سبا کہ یہودیت مین
یوشع بن نون وصی حضرت موسی کو خدا جانتا تھا جب مسلمان ہوا حضرت علی کو براہ بجہوری خدا کہنے
لگا الی آخر البیان اوسکے نام فرقہ سبائیہ معروف ہین اور یہہ ایک فرقہ غلات سے ہی جواب جسے
محض عناد سے سخن شیخ کو سخن سازی پر محمول کیا اور جو اوسکے جواب مین لکھا اوسکو تو انکا ہم
شیخ نے اس قول مین دعوی تفرد کا نہین کیا بلکہ یہ تواریخ شاہد اس مدعا کی ہین خصوصاً رجال
کشی وغیرہ سے ظاہر ہی کہ مدار علیہ تشیع محمدیکا کہ قول بمخالفت بلا فصل مرتضوی ہی ابن سبا نے
رسم تبرے کی اسنے بنیاد ڈالی ہی آزالۃ الغین مین ہی کہ ابو بکر عمرو کشی نے اسماء الرجال مین
عبد اللہ بن سبا یہودی کو بانی التشیع کہا ہی وہکذا ذکر صاحب مجمع البحرین فی تحقیق لفظ زندیق
اور مترجم تاریخ سمساطی عدوی شیعی کہ اوسنے تاریخ طبری کو بطور جدید دیا یا ہی اور مجمع البحرین
ومطلع النیرین فخر الدین نجفی ورجال کشی اور فہرست شیخ ابو جعفر طوسی سے ظاہر ہی کہ ابن
سبا محدث تشیع خاص ہی اور اتباع اوسکے شیعہ تھے اور اس مذہب مین غلو تمام رکھتے
تھے اور یہی شخص بانی مبانی فتنہ قتل عثمان تھا الی آخر ما قال بالجملہ ابتدا مین فرقہ سبا کا سبب
بغلات تھا پھر جسقدر زمانہ گذرتا گیا اور تلامیذ مختلف العقائد متفرق ہوتے گئے اوسیقدر
تفرق تشیع ہوتا گیا یہانتک کہ غلات میں بیس فرقہ ہو گئے پھر اسنے اور لوگ نکلے مثل امامیہ
اثنا عشریہ وغیرہ کے و ہلم جرا جسطرح ملت موسوی مین بانی التشیع بنی اسرائیل فرعون تھا قال
تعالی اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا اسیطرح اس ملت مین ابن سبا پیدا ہوا فرق اتنا
ہی کہ وہ با سامان تھا یہہ بیسامان آپکے پاس اگر کوئی دلیل صحت عوی کی مخالف تصریح علما
امامیہ کے موجود ہو پیش کرو **قولہ** دوسرے یہہ کہ شیخ نے بشد و مد تمام کہ ذکر فرق موسوم
بشیعہ کا لکہا ہی سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ ہین اثنا عشریہ کو اونسے کچھ واسطہ
نہین پس انکو شامل مخالفین کے کہنا اور ایک اونہین سے گنا را تعصب سے جو بدون
عداوت قلبی کے کوئی امر متصور نہین ہوتا **جواب** لشکری حضرت امیر کے سبب قول

وسوسہ ابن سبا یہودی کے اول چار فرق ہو گئے تھے ایک شیعہ مخلصین کہ ملقب باہل سنت
وجماعت ہین دوسرے تفضیلیہ تیسرے سبیہ چوتھے غلات پھر جب غلات پہلے تو اونمین سے امامیہ
نکلے پھر سال دوصد وپنجاہ ہجری مین امامیہ سے اثنا عشریہ ظاہر ہوئے اس حساب سے داخل ہونا
اثنا عشریہ کا سلسلہ دین ابن سبا یہود مین طبقہ بعد طبقہ ثابت ہی اور انکار اوسکا مکابرہ و حبذا
ماقیل شعر زہیر فاجران مذہب چہ پرسی ؛ سگ و سگ زادہ کرسی بکرسی ؛ قولہ تیسرے شیخ کہتا ہے
کہ مذہب شیعہ نے ہر وقت مین ہر رنگ تازہ جلوہ کیا یہہ بات محض واسطے تنفر وحشت عوام کے
اوسکی تصنیف ہی سنت وجماعت مین دو چند شیعہ سے مذاہب عجیبہ ہین کہ جلوہ ہائے بوقلمون رکھتے ہین
فضائح فرق باطلہ کہ شمار و قطار سنیون مین ہین ردکتب شیخ دہلی وابن حجر وروزبہان وخواجہ
معصوم مجددی وغیرہ مین جواب ترکی بترکی مسطور ہین دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی پس حنفیہ
وغیرہ نے جو جواب کہ واسطے بریت اپنی کے فرق متنوعہ سنت وجماعت سے تجویز کیا ہووہی
جواب فرق مختلفہ موسوم بشیعہ سے اثنا عشریہ کیطرف سے تصور کرین جواب پانچ اسکا یہہ ہی کہ جو
فرق امامیہ ہین وہ سب اپکو شیعہ کہتے ہین اگرچہ بضمیمہ فصول ان اجناس سے بینہم ممتاز ہون
ولیکن تشیع سے کسیکو انکار نہین بخلاف اون فرق کے جنکو شیعہ بزور وظلم دامن اہل سنت سے
باندھتے ہین کہ اونمین کوئی اپکو سنی نہین کہتا مثل معتزلہ وغیرہ کہ انہون نے اپنا لقب اہل العدل
والتوحید رکھا ہی نہ سنی وعلی ہذا القیاس اس صورت مین جواب سنیونکا شیعہ کیطرف سے متمشی نہین
ہو سکتا دوسرے تفرق شیعہ کا بالخصوص اثنا عشریہ قرآن سے ثابت ہی کہ الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا لست منہم فی شئ اسطرحکی نص اگر کوئی واسطے تفرق اہل سنت کے قرآن سے موجود ہو لاؤ تبلاؤ
حالانکہ شیعہ ہونا جمیع فرق امامیہ کا اور کثرت تفرق شیعہ کی کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرین باعتراف
علمائے امامیہ ثابت ہی حسین علی خان برادر بزرگ سبحان علی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ این
مذہب معتقد ہیچ عالمے از امامیہ نیست کہ جمیع فرق شیعہ ناجی باشند چہ اینہا بعضے فرق
شیعہ را کلاب ممطورہ گویند و نصیری و دیگر غلات را کافر دانند باوجودیکہ اطلاق شیعہ برہمہ

می نمایند انتہی لیکن آپ کو بھی اقرار کثرت تفرق تشیع کا ہی گر اوسکو معارضہ ناقص آپ دفع کیا چاہتے
ہین پس ثابت ہوا کہ در کتب مذکورہ مین جس کسی رافضی نے معتزلہ و خوارج وغیرہ کو سُنی ٹھیرا کر [ا]
صاحب تحفہ قصد کیا ہی مخالف بداہت عقل نقل ہی کیونکہ اگر یہہ فرق سُنی ہوتے تو کتب اہل سنت
مین رد انکے مذاہب کا کیون لکھا جاتا آپنے تو کتب کلامیہ اہلسنت کو نہین دیکھا اور دیکھتے تو کیا ہوتا
لیکن کسی سُنی سے دریافت کر لیا ہوتا اور اگر سُنی کی بات قابل وثوق نہ تھی تو کسی عالم شیعہ سے معلوم
کر لیا ہوتا کہ کتب اہل سنت مملو ہین رد خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ و سوفسطائیہ
و مشبہہ وغیرہ سے کوئی دنیا مین ایسا نہوگا کہ اپنے دین کا رد اپنی کتابون مین آپ لکھے ہان مقلد ائمہ
اربعہ اہلسنت سُنی ہین اور مذہب اہلسنت انہین مین منحصر ہی چنانچہ آپنے بھی اقرار اسکا صفحہ [؟]
مین کیا ہی و لفظہ ہکذا الخص کلام سنت و جماعت مراد از پیروان این چہار کس است انتہی اس صورت مین
تشنیع تمہاری محض بے اصل ہی اسلیے کہ انکا اختلاف فروع مین ہی نہ اصول عقاید مین کہ [؟]
مرا انسا اور انہین کسی نے جلوہ بوقلمون مثل شیعہ گوناگون نہین کیے اور نہ تفضیل و تکفیر ایکدیگر
کی چنانچہ آپنے صفحۂ چہارم مین لکھا ہی کہ باوصف این خلاف چون در اصل فطرت یکی اند تصدیق
یکدیگر میکنند انتہی اور اگر مقصود اختلاف اصول مذاہب ہی چنانچہ لفظ اشاعرہ سے کہ ہر جگہ بتکرار
کلام زبان عداوت ترجمان پر جاری ہوتی ہی مفہوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ علمائے اہل سنت
کو اصول دین مین اختلاف نہین الا بعض متفرعات مین شبیہہ باختلاف لفظی وہ بھی منجر بتکفیر یکدیگر
جسطرح اثنا عشریہ سب شیعہ کو کافر کہتے ہین اور سب شیعہ انکو مرتد جانتے ہین سو بنابر اس اختلاف کے
تین فرقہ ہو گئے ہین اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ اور اصل اوسکی یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نے علمائے اہل سنت کو
دو چیزین عنایت کی ہین ایک فہم رسا جسکے سبب سے غور سخن کو سمجھتے ہین اور صرف الفاظ پر
نہین ہوتے دوسرے انصاف و قلت حسد جسکے سبب کلام ہر قائل کو محمل نیک پر حمل کرتے ہین اور تا
امکان تکفیر و تضلیل سے بچتے ہین مثلاً ماتریدیہ قائل ہین بصفت ہشتم باری تعالیٰ جسکو تکوین کہتے
ہین اور اس صفت کو قدیم جانتے ہین اور اشعریہ صفت تکوین کو اعتباری جانتے ہین اور سمجھتے

اختلاف اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ — صفت تکوین

ہین کہ تعلقات قدرت وارادہ صفت مذکور کے حادث ہوا کرتے ہین سو جسطرح تعلقات جمیع
صفات کے حادث ہین اوسیطرح اس صفت کے بھی حادث ہین پس کلام ماتریدیہ کو کہ قائل بقدم صفت تکوین
ہین حمل کر سکتے ہین قدم مسند بصفت مذکور پر کہ قدرت وارادہ ہی اور تضلیل و تکفیر اونکی نہین کرتے
اسیطرح حال فی اختلاف کا ہی جو فیما بین ان تینون فرقون کے واقع ہی مثلاً اشاعرہ و ماتریدیہ کہتے ہین
کہ کلام خدا غیر مخلوق ہی اور مراد اوس سے کلام نفسی رکھتے ہین نہ الفاظ اسلیے کہ حدوث الفاظ کا کہ
کیفیات اصوات غیر قارہ ہین بدیہی ہی اور بدیہی کا انکار نہین ہوسکتا اور حنابلہ کہتے ہین کہ ہر چند یہ الفاظ
کیفیات مذکورہ ہین لیکن عدم قرار اونکا وجود تلفظی مین ہی اور یہان الفاظ کو ایک وجود دوسرا
ہی متخیلہ سامعین مین کہ بطریق تجدد امثال کے قرار دراز رکھتا ہی مثلاً گلستان شیخ سعدی کو اوسی
وجود کے ساتھ کہین کے جو شش صد سال قبل اسکے موجود تھی یعنی یہی الفاظ کہ منت مر خدایرا عز و جل
الی آخرہ اول متخیلہ شیخ سعدی مین موجود ہوئے پھر متخیلہ سامعین مین وہلم جراً آجکے دن تک پس کلام
لفظ الٰہی کو علم الٰہی مین مانند کلام نفسی قدیم کے کہتے ہین اسمین کچھ انکار بدیہی کا لازم نہین آتا
بلکہ عموم نص کلام اللہ غیر مخلوق کو ظاہر سے پھیرنا اور کلام نفسی پر محمول کرنا بعید از فہم ہی اشعریہ
و ماتریدیہ سے جانا کہ سخن حنابلہ کا بدیہی ہی انکی تکفیر و تضلیل کرنا چاہیے اسیطرح اشعریہ
کہتے ہین کہ حسن و قبح افعال مین بمعنی ایجاب ثواب و عقاب ذاتی افعال کا نہین جو الا شرعین نسخ
جائز نہوتا اسلیے کہ جو چیز بالذات ہی وہ مختلف و متخلف نہین ہوتی ماتریدیہ کہتے ہین کہ واسطے
افعال کے پہلے وجود شرع سے کچھ حکم نہین نہ وجوب کا نہ حرمت کا جسطرح معتزلہ کہتے ہین لیکن نفس فعل
مین کچھ ہی جو اقتضا وجوب کا کرتا ہی جیسے نماز کہ مشتمل ہی مناجات پر اور شارع حکیم ہی حکم اوسکا
بیہودہ نہین پس جو قابل وجوب ہی اوسکو واجب کیا ہی اور جو لائق حرمت ہی اوسکو حرام کیا ہی
ہان حسن و قبح بعض افعال کا ہمارے عقول ناقصہ سے مدرک نہین ہوتا اس جہت سے اشعریہ نے انکار حسن و
قبح ذاتی افعال کا کیا ہی کہ عوام اپنے عقول ناقصہ سے اس میدان پر خطر مین جولان نکرین
اور جادہ ایمان سے باہر نجاوین چنانچہ اشارہ مرتضوی اسی طرف ہی کہ لو کان الدین بالرای لکان

فا کلام النفسی و لفظی

فا حسن و قبح افعال

صفات باریتعالی زائد بر ذات ہین

باطن ایمہ اولی بالسبع من ظاہرہ تبرا شعریہ قائل تکفیر و تضلیل نہین اسیطرح سارے متکلمین صفات
باریتعالی کو زائد بر ذات بحث پر کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اثبات قدمار مستقلہ یعنی ذوات متعددہ کا
کفر ہی اور اثبات قدم الکینکا اور تبعیت اوسکے قدم صفات اوس فاجا ہر گز کفر نہین اور علمار ماوراء
النہر نے اثبات قدمار متعددہ و توصیفات متعددہ سے احتراز کر کے صفات باریتعالی کو لا عین ولا غیر
سمجھا ہے اسلیئے کہ اگر عین کہین تو نفی اونکی لازم آوے اور مذہب معتزلہ و فلاسفہ ہو جاوے اور اگر زائد کہین
یعنی غیر تو طعن و تشنیع مخالفین سکے بابت اثبات قدمار متعددہ کے متوجہ ہووے اسلیئے عینیت و غیریت
دونو کی نفی کی اور جمہور متکلمین سمجھے کہ مراد انکی نفی غیریت سے نفی غیریت مستقلہ ہی جسطرح سے کہ

تبدیل سعادت و شقاوت

ہم کہتے ہین نہ انکار صفات مذکورہ کا و لہذا نفی عینیت حقیقیہ و نفی غیریت حقیقیہ ایکبارگی
ایک چیز سے صریح سفسطہ ہی اسیطرح علما ماتریدیہ کہتے ہین کہ السعید قد یشقی والشقی قد یسعد
اشعریہ کہتے ہین السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ سو ہر ایک نے دوسرے کی
غرض سمجھ لی اسلیئے تکفیر و تضلیل نہین کی کیونکہ ایک فریق نے نظر انجام پر کی دوسرے نے
اعتبار وسط ابھی کیا اور تبدیل سعادت بشقاوت و شقاوت بسعادت کو جائز رکھا اسیطرح حال

اختلاف ایمان

اختلاف ایمان کا ہی کہ الایمان ہو التصدیق فقط والاقرار کاشف عن التصدیق او ہو التصدیق
والاقرار والعمل یعنی ان العمل من مکملاتہ جمہور متکلمین شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ قائل ہین ساتھ قول اخیر کے
اور حنفیہ قائل ہین ساتھ قول اول کے فلہذا یہ جزم نہین کرتے ساتھ اپنے ایمان کے اور کہتے ہین
انا مومن انشاء اللہ تعالی اور حنفیہ کہتے ہین انا مومن حقا اسلیئے کہ کمال ایمان مین کہ عمل ہی شبہ
ہی کہ ہی یا نہین اور نفس ایمان مین کہ تصدیق ہی کچھہ شبہ نہین وعلی ہذا القیاس آپس اوسکا اختلاف
کا بابت نو قلمونی مذاہب اہلسنت و تفرق اصول غیر صحیح ہی اپنے اصول مین قطع نظر فروع
کے دیکھین کیا کچھہ اختلاف موجود ہی جیسے قول بالبدار والرجعہ کہ بعض نے اوسکا انکار کیا اور
جیسے قول بحذف آیات بسیار کلام الہی سے کہ جمہور اثنا عشریہ اوسکے قائل ہین اور بعض نے
بھی اوسکو سابق ثابت کیا ہی اور کتاب معتقادات صدوق الکرا ذب قمی مین بڑا انکار اوسپر کیا ہی

اور بشدت نفی کے اور مانند قول بحجیت قیاس کرینگے اللہ اثنا عشری اوسکا قائل ہی اور باقی منکر چنانچہ
اسی جہت سے اونکو ثلث عشری کہتے ہین معہذا ایک دوسریکی تکفیر و تضلیل نہین کرتے اسلئے کہ ابن
بابویہ قمی کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسکو ملقب بصدوق کیا ہی گو بہت امور مین کذوب ہی
پس جو اسکا جواب شیعہ دین وہی ہمارا جواب ہی اور ان امثال تقاریر سے کہ بطور مشتے نمونہ از خروارے
ہین بخوبی ثابت ہوگیا کہ اہلسنت مین تفرق کثیر نہین اور تشعب مذاہب جس سے تکفیر و تضلیل یکدیگر
لازم آوے غیر موجود ہی بخلاف شیعہ کے کہ ہر زمانے مین اصولاً و فروعاً و کثرۃً و قلۃً جلوہ گا بو قلمون
کرتے رہے اور نیرنگ پردازی و شعبدہ سازی سے ہمیشہ دہوکا دیا کیئے اب عیب پوشی اپنی کو تہمت
تفرق و اختلاف فرق و مذاہب دامن اہلسنت و جماعت پر باندہتے ہین قاتلہم اللہ انی یؤفکون
قولہ چوتہے شیخ نے باب اول مین لکہا ہی کہ یہہ گروہ بارہ اماموں کو خلیفہ جانتے ہین اور امام مہدی کو
زندہ و پنہان سمجہتے ہین الی قولہ طرفہ روباہ بازی و ابلہ فریبی کی ہی الحمد للہ کہ علمائے اثنا عشریہ نے
جواب معقول لکہے ہین کوئی بات نہین چہوڑی کہ ہم لوگونکو فکر جواب ہو اس زمانہ مین بسبب شیوع صنعت
چہاپکے یہہ سب کتابین میسر ہین **جواب** ہمکو آرزو رہی کہ کسی جگہہ تو ہمنے سوائے حریف زبانی و تحکم بحت
کے کوئی حرف باب تحقیق سے لکہا ہوتا یہہ نیا طریقہ رد کا اس زمانے مین نکل گیا ہی کہ قول خصم کو
نقل کیا اور کہدیا کہ یہہ محض سخن سازی ابلہ فریبی روباہ بازی ہی اور رد مقدمات دلیل خصم سے
قطع نظر کی اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین **قولہ** پانچوین برعکس نہند نام زنگی کافور آپکو شیعہ
اولی کرکے اور ایک خلق کو جاہل سمجہکر عالم کو گمراہ کیا شیعہ اولی تابعان ثقلین ہین کہ ظاہر و باطن مین
تولا ساتہہ اہلبیت کے رکہتے ہین اور اونکے دشمنوں سے تبرا کرتے ہین بارہ امام ایک کو بعد دوسرے کے
جانشین خیر الانام جانتے ہین بقاء دنیا کا بقول سرور دو جہان انکی بقا تک ہی حاکم نے
مستدرک مین روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا النجوم امان لاہل السماء فاذا ذہب اتاہا یوعدون
واہل بیتی امان لامتی فاذا ذہب اتاہا یوعدون وایضاً اخرجہ ابن ابی شیبہ و مسدد فی مسندیہما
والترمذی فی نوادر الاصول و ابو یعلی و الطبرانی و جماعۃ اخری **جواب** یہہ طعن تشنیع بہی

شیعۂ اولی از اہلسنت تھے

جمع وخرج زبانی ہی نہ برہانی حالانکہ شیعہ اولی ہونا اہلسنت کا کتب امامیہ سے ثابت ہی اسطرح
کہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کہ متفق علیہ فریقین ہی اوسمین منجملہ امور مصالحہ کے یہہ بھی تہا کہ شیعہ
امیرالمومنین اور اونکی انصار واولاد واموال مامون رہین اور معاویہ اونپر ظلم نکرے چنانچہ یہہ
مضمون کو آپنے بھی صفحہ ہشتادم مین بعین اداکیا ہی کہ اول معاویہ از اہل عراق وتابعان وشیعیان قطعا
کینہ وبغض در دل سیدار وانتقام نکشد تمام اسود واحمر از وی در امان باشند وبمجلس مواخذہ نکند لہذا کلام
تبرا فرمائی کہ مراد شیعہ سے اسجگہ کون ہین مہاجرین وانصار وتابعین اخیار یا وہ لوگ جنہون نے داد فتنہ
دی اور مسالک فرقہ سبیہ تہے جو ثانی باطل ہی اول متعین مراد ہو المطلوب اور وجہ بطلان ثانی یہہ ہی
کہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین قدرتہ اظہار عداوت اصحاب کبار نکرتے تہے بلکہ باعتراف امامیہ تقیہ
اہلسنت پر بسر کرتے تہے چنانچہ اسی جہت سے حسن مجتبی کتاب مختوم وسر مکتوم مین مامور بہ ادا
وتقیہ ہوگئے ثناء علیہ کیونکر تصور ہو سکتا ہی کہ حسن مجتبی اہل تبرا کے لئے ایسی سرپرستی علی رؤس
الاشہاد کرین اور معاویہ کو حکم فرماوین کہ تم سبیہ پر ظلم نکرنا معہذا معاویہ کب اسکو قبول کرتے اور مہاجرین
وانصار وتابعین باحسان کہ معتقدین خلفاء راشدین تہے کیونکر اوس شرط پر رضامندی کرتے اور گواہ
ہوتے پس متعین ہوا کہ مراد شیعہ اولی سے مقتدایان اہل سنت ہین حتی کہ ابن بابویہ قمی وشیخ مفید
وقطب راوندی وابن شہر آشوب مازندرانی بھی اتنی بات پر ساتھ اہل حق کے متفق ہین ولقد انجلی الکلام
اور ظاہر ہی کہ انکے وقت مین خبر دوازدہ امام کی مطلق نہتی اور نہ اس عقیدہ کا مذکور تہا اور نہ یہہ
تبرا کرتے تہے اور حدیث ثقلین مین کہ ہر جگہہ زبان زد سامی ہی ذکر تبرے وائمہ اثنا عشر کا ہی اور
کیونکر ہو کہ ابتدا لقب شیعہ سنہ سی و ہفت ہجری سے ہی اور اثنا عشر تبرائیہ سنہ دو صد تخمینا
حادث ہوئے اور بعد دو تین سال کے شیعہ اولی سے شیعہ تفضیلیہ پیدا ہوئے کہ از انجملہ ابو الاسود
دؤلی واضع علم نحو ہی اور ابو سعید یحیی بن یعمر عدوانی اور سالم بن حفص اور عبد الرزاق صاحب
مصنف محدث مشہور اہل سنت اور ابن السکیت صاحب اصلاح المنطق انکے بعد شیعہ سبیہ کہ
اعاظم اصحاب وامہات المومنین کو طعن کرتے تہے اصل تبرا انہنے نکالا ہی پھر فرق کثیرہ متفرق ہوئے

جیسے کیسانیہ و مختاریہ و ہشامیہ و زیدیہ و شیطانیہ و زراریہ و اسماعیلیہ و مبارکیہ و اثنا عشریہ و حمیدیہ
وغیرہ اور جو حدیث مستدرک وغیرہ سے لکہی ہی اگرچہ مستدرک ہی احیار المیت سے لیکن نزد اہل سنت
نہین کیونکہ اوسمین تخصیص ائمہ اثنا عشریہ کی اور ذکر تبرے تولے کا نہین اور لفظ نجوم کہ یادگار
حدیث اصحابی کالنجوم ہی موجود ہی اگرچہ ضعیف ہوا اور نہ اوسمین ذکر غیبت امام مہدی کا ہی فلیعلم قولہ
مین کہتا ہون کہ گیارہ امام جوار رحمت الٰہی مین آسودہ ہوئے امام بارہوین کہ فرزند امام یازدہم حسن عسکری
ہین طفلی مین امام مفترض الطاعت ہوئے اور سرداب سر من رای مین غائب ہوگئے مثل حضرت عیسیٰ و
حضرت خضر و الیاس کے زندہ ہین اور یہہ بات قدرت خدا سے کچہہ عجیب نہین زندہ ہونا بدترین خلائق دجال
ملعون کا قصہ تمیم انصاری وغیرہ سے اخبار سے ثابت ہی پس جب کہ بدبنیک ہوتا ہی زندہ ہونا قائم
آل محمد کے کہ بہترین خلائق ہی کیا جگہہ استعجاب کی ہی یہہ بات یقینی ہی کیونکہ ہمارے ائمہ برحق نے ہمکو
خبر دی ہی نواصب ناحق پیچ و تاب کہاتے ہین اور قبیل ممتنعات سے گنتے ہین جواب یہہ عقیدہ
مخالف نص صریح و عقل صحیح ہی اور ہمپر حجت نہین اسلئے کہ خصم پر اوسکے مسلمات سے احتجاج کرتے
ہین نہ اپنے عقائد سے کما مر مرارًا اور وجہ خلاف یہہ ہی کہ احادیث صحیحہ اہل سنت ناطق ہین اسبات پر
کہ عمر مہدی موعود کی وقت ظہور کے چالیس سال یا کچہہ کم زیادہ علی اختلاف الروایات ہوگی نہ صدہا
سال کی اور عوام امت کا عمر چہل سالہ مین کرینگے نہ طفولیت و شیخوخیت مین اور مخرج اونکا حرم
شریف کعبہ معظمہ ہوگا نہ غار سامرا اور وہ بیٹے عبد اللہ نام کسیکے ہونگے نہ فرزند بلا واسطہ حسن
عسکری کے اور ظاہر ہونگے نہ مخفی اسواسطے کہ اختفا صدہا سال مین قباحات شرعی و عقلی بہت
ہین کیونکہ نصب کرنا امام کا نزدیک شیعہ کے لطف ہی اور ذمہ خدا پر واجب پہر جب امام مخفی ہوئے
تو اوسمین کیا لطف ہی لطف جب تہا کہ امام ہون اور اونسے کام امامت کا کہ تائید دین اور سرکوبی
مخالفین شرع مبین و اظہار اسلام و تذلیل معاندین ہی علی رؤس الاشہاد سرانجام ہو و الا
غرض نصب امام فوت ہی اور وجود اونکا عبث اسلئے کہ سارا کارخانہ دین کا جسکے لئے امام
ہین بسبب غیبت کبریٰ کے درہم برہم ہوا جاتا ہی ولنعم ما قیل بیت بازی خور روزگار بودم عمرہا

غیبت امام مہدی

از بخت امیدوار بودم ہمہ عمر شب بے مایہ لشکر سود ماندم ہمہ جا بہ سبب بے وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر
اور نیز ضرورت اختفا کی کیا ہی اسلئے کہ بطور شیعہ امام اپنے اختیار سے مرتے ہین بس اگر ہوگا
بہی نہین اگر اندیشہ ایذائے خلق ہی تو وہ بہی ممکن نہین کہ ہنوز عالم مین شیعہ بہت ہین کہان تکما
نصرت نکرینگے مہذا اعتراض امام حسین پہ عائد ہوتا ہی کہ اونہون نے کیون فرار عبادت مجاہدہ
اجر جزیل صبر و مشقت سے اختیار نکیا بخلاف صاحب الزمان کے کہ اونکو بالقطع معلوم ہی کہ مین نزول
عیسی تک زندہ ہون اور مالک شرق و غرب ہونگا اب چاہیے کہ دعوت برملا کرین خصوصا اس
حال مین کہ شیعہ مخلصین اونکے منتظر قدوم غیبت لزوم ہون اور بلاد عراق و خراسان و
ہند و سند خاصۃً بلاد پورب و بنگالہ و لکہنو و دکن علی الخصوص بعض محلات لودیانہ و کلکتہ و حیدرآباد
بہوپال و غیرہ مین لیل و نہار نگرانی ہو اور ہزار طرحکی یادگاری و مرثیہ خوانی ہیہ بہی محض اس توہم
کہ مبادا کوئی تورانی یا اسلام بولی یا وہابی دہوکا دیکر مثل مرزا مظہر مرحوم کے قصد قتل کرے
گو موت اپنے اختیار سی ہی خروج نکرنا بقول ابن مطہر نجس علی الجبان لا یستحق الا مامۃ بنا ہی اور
منصب امامت مین جسکی بنا شجاعت و دلاوری پر ہی بٹا لگاتا ہی حالانکہ نہ خوف جانکا ہی نہ کسی
انسانکا اور نہ کسی متنفی بادشاہ نے ڈرایا ہی اور نہ اشتہار گرفتاری جاری فرمایا ہی معلوم نہین
بموجب موجبہ عقلی و نقلی کیون اسقدر غیبت ٹہانی ہی اور شیعہ اثنا عشریہ کو لطف و اصلح سے محروم
رکہا ہی حالانکہ صدہا سال سے لاسیما عہد صفویہ سے آج تک سب چہوٹے بڑے دل و جان سے
مشتاق دیدار شریف ہین اور مال و جانکو نثار مقدم ہمایون کیا چاہتے ہین اور ہمیشہ غار سامرا پر
کہڑے رہکر چیختے چلاتے ہین کہ یا حضرت ہماری فریاد کو پہنچو اور سنیون کے ہاتہ سے چہڑاو چہوڑو
دیکہو سب ایرانی چہری بند بہائی کاریگر آ اور وہ بلکہ روس بہی بپاس بعض قرابت تمہاری مدد
ہین اب کیا جاگہ توقف و محل تخلف و موقع اختفا و مقام احتجاب مثل خدا ہی لیکن یہہ فریاد اصلا
مسموع نہین ہوتی بلکہ بقول بعضے آہ و فریاد و شغال و بال شغال سب انکے حلق پہنٹتے مین این امامت نشد
قیامت شد سنت انبیاء و اوصیاء کی یہہ تہی کہ مخالفین کے ہاتہ سے ایذا اوٹہاتے اور صبر

کرتے بلکہ راہ حق مین باتلاف نفس و مال راضی ہوتے جسطرح حضرت یحیی و زکریا و امام حسین
و زید شہید وغیرہ نے کیا قال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل
اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین باآنکہ انکی موت انکے اختیار مین نہ تہی
اور نہ عالم ماکان وما یکون تھے اور نہ جانتے تھے کہ ہم طویل العمر ہین لیکن اختفار و استتار
نکیا اور جفار اہل جفا پر تحمل کرکے جان عزیز کو راہ حق مین دیدیا آرے شعر گر نثار قدم یار
گرامی نکنم ٭ گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید ٭ اور مثال طول عمر کی بلکہ اختفار طویل کے ساتھ
عیسی و الیاس و دجال کے عجائب استدلال ہی اسلئے کہ اول تو بقاء عیسی ثابت بالنص ہی
اور مقدمہ صاحب الزمان مین کوئی نص وارد نہین ثانی ہذا من فی اک دوسرے عیسی کسی زمانہ مین
ظاہر تھے اور تیسرے تبلیغ رسالت مین مصروف تھا بخلاف مہدی کے کہ ظہور انکا منحصر بین امامت عموم
خلق پر نہوا چوتھے آنا عیسی کا واسطے قتل دجال کے ہوگا نہ واسطے تبلیغ رسالت کے والا
باوجود امامت صاحب الزمان کے کیا حاجت رسالت ہی پانچوین عیسی آسمان پر مرفوع
ہین نہ مثل مہدی زمین مین مخفی بطور تقیہ کے چھٹے عالم ملکوت کو حکم دوسرے جہان کا ہی
تو گویا فی الواقع وہ دنیا مین زندہ باقی نہین بلکہ حکم ملائکہ مین ہین اور عالم آخرت مین
ساتوین خضر اگرچہ مخفی ہین لیکن جو کام انکو جانب خدا سے سپرد ہی اوسکو سر انجام دیتے
ہین اور حکم رجال الغیب مین ہین کبھی ظاہر نہونگے بیہودہ بطور تقیہ معطل و بیکار کسی خندق
و غار مین محتجب نہین بلکہ یفعلون ما یؤمرون اونکا یہہ اختفار حکم ظہور مین ہی بخلاف مہدی
کے کہ خلاف اصلح و لطف سرداب مین وجود معطل بخوف اعدا ہی بیٹھے ہین کجا خضر و
کجا مہدی خانہ خدا گور خدا آٹھوین دجال لعین اگرچہ باقی ہی لیکن اختفار اوسکا بطور
تقیہ و جبن نہین معہذا منصوص الوجود ہی نہ موہوم موجود اور اوسکے ظہور مین قہر الہی
ہی بلکہ اوسکا اختفار عین اصلح و لطف ہی جسطرح عدم ظہور مہدی عین قہر و غضب ہی
علاوہ اسکے آپنے تنبیک کو ضد بہ قرار دیا ہی سو یہہ قاعدہ مقتضی اسکا ہی کہ دجال و مہدی

ضد کامل ہون اسلیئے کہ ایک خیر محض و لطف صرف ہی اور دوسرا قہر محض جسمین فتنہ ہی فتنہ ہی
کہ جسطرح دجال مخفی ہی مہدی ظاہر ہون جسطرح وہ طویل العمر ہی یہہ قصیر العمر ہون یا
وہ پیدا ہو چکا ہی یہہ اب پیدا ہون نہ یہہ کہ جو اوسکا حال ہو وہ انکا مآل ہو کیونکہ اتفاق ضدین
نہ تضاد بالجملہ مماثلت مہدی بن کی عیسی و خضر و الیاس و دجال لعین سے بنا بر فقدان وجوہ مماثلت
صغری کبری خلاف عقل خالص از شوائب وہم و مخالف نقل صریح صحیح اہل فہم کے ہی کہان
عیسی کہان مہدی فرق زمین و آسمان کا ہی کہان دجال شیطان کہان صاحب الزمان
تشبیہ مہدی کی دجال سے دینا کام دجالونکا ہی نہ انسان صاحب ایمانکا اگر کہین کہ
مقصود اسجگہہ صرف تشبیہ طول عمر ہی نہ اور امور تو بہی گو استبعاد عقلی قیاسی نہو لیکن مسائل
اعتقادیہ مین حجت شرعی سمعی و نص جلی مقبول ہوتی ہی نہ قیاسات شیطانی دجالی شیعہ
ساری عمر انہین اوہام مین مبتلا رہے ہزار حیف کہ ظہور صاحب الزمان نہوا شعر ما آن
للسرداب ان یلد الذی : سمیتموہ بجہلکم مولانا : فعلی عقولکم العفاء فانکم : ثلثتم العنقاء
و الغولانا : طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ جسطرح اثنا عشریہ بیسر حسن عسکری کو مہدی جانتے ہین ایسیطرح
کیسانیہ محمد بن حنیفہ کو اور اسمعیلیہ اسمعیل بن جعفر کو اور بعضے محمد بن باقر کو اور بعضے جعفر
صادق کو اور بعضے موسی کاظم کو اور بعضے محمد بن حسن مثنی کو اور بعضے محمد بن عبد اللہ بن
حسین کو اور بعضے یحیی بن عمر کو مہدی کہتے ہین غرضکہ اسباب مین بہی فرق شیعہ
مختلف ہین اور بعضے منکر کہ عسکری کے کوئی فرزند نہین ہوا اور اوسکی میراث اونکے بہائی
نے لی اور امامت بہی طرف اونکے منتقل ہو گئی اور بعضون نے کہا کہ لڑکا ہوا تہا لیکن زندہ نرہا
بہرحال شیعہ مین ہنوز بابت تعین امام مہدی گفتگو درپیش ہی کہ کون ہی اور کہان ہی

قولہ حدیث من مات بغیر امام مات میتۃ جاہلیۃ وغیرہ سے وجود امام کا ہر زمانے مین لازم
ہی سنیون نے اس حدیثمین تاویلات کیئے ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد بادشاہ اسلام
ہی یا مرشد شیخ وقت یا قاضی یا قرآن اور یہہ سب توجیہات ٹہیک نہین عقائد نسفی مین

۹ حدیث من مات بغیر امام

بحث اس حدیث مین فکر کر سکے عاجز ہو کے کہا کہ بعد ائمہ امویہ و عباسیہ کے امر مشکل ہی الخ جواب
تاویلات مذکور بعد تسلیم ثبوت حدیث صحیح مین صرف بالاغوانی و دشنام بازی سے انکار تاویل کرنا
اور بیان دلیل سے بچنا کام حیلہ سازون بہانہ بازونکا ہی حالانکہ ثبوت حدیث مذکور مین محدثین
اہلسنت کو کلام ہی اور بعد تسلیم بہی مفید اہل رفض نہین اسلیے کہ اتنی معرفت سے کہ کوئی امام مہدی
ہین اور صورت اونکی نامعلوم اور نفع امامت معدوم کام نہین چلتا یون تو سنی بہی کہتے ہین
کہ امام ہونگے اور خلق و خلق مین مشابہ احوال نبوی ہووینگے اور اولاد امام حسین مین ہونگے
و غیر ذلک من الامارات التی وردت بہا الاخبار بناء علی ہذا انکو بہی مثل شیعہ کے اونکی معرفت حاصل ہو
ہی اور عدم نفع مین دونو شامل اور قید زمان و وقت بعض اخبار مین موجود نہین فلا عبرة بہ
اور جواب تفصیلی اسکا بصارة العین مین لکہا ہی علاوہ اسکے نزدیک شیعہ کے جسطرح آیات مین متشابہات
ہوتے ہین اوسیطرح احادیث مین بہی ہوتے ہین صاحب شافی نے شرح کافی مین شرح باب
ابطال الرویة مین لکہا ہی کہ المتشابہات کما یکون فی الآیات کذلک یکون فی الاحادیث انتہی
اس صورت مین اگر عمر نسفی نے اوسکو متشابہا تمین رکہکر مشکل کہا تو کیا جائے اشکال ہی بدون نص
صریح کے مہدی کو مصداق اوسکا ٹہیرانا قیاس صرف ہی اور قیاس نزدیک شیعہ کے صالح حجت
نہین اور تاویلات اہلسنت تا وجود مانع و رافع بحال خود ہین **قولہ** محی الدین عربی فتوحات مکیہ
مین لکہتے ہین ہو من عترة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة وجدہ الحسین بن علی
بن ابیطالب و والدہ الحسن العسکری الخ **جواب** اس عبارت سے فرزند عینی ہونا مہدی کا اور
والد حقیقی ہونا حسن عسکری کا خلاف دلالت ہی اسلیے کہ مقصود شیخ کا یہہ ہی کہ سلسلہ نسب صاحب
الزمان جانب اعلی مین منتہی ہوتا ہی طرف حسین و فاطمہ کے اور جانب اسفل مین طرف عسکری کے
پس یہہ اونکے ولد ہین اور وہ اونکے والد اگرچہ درمیان مین وسائط حائل ہون کیونکہ اطلاق
والد کا جد و جد الجد و ہلم جرا پر بہی شائع ہی قرآن شریف مین ہی وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا مفسرین کہتے
ہین کہ صالح پشت ہفتم مین تہا ان دونو کی جسکو بلفظ اب تعبیر فرمایا اسی جہت سے ائمہ ہدی

عترۂ رسول وابن الرسول کہلاتے ہین حالانکہ انسے تا آنحضرت اصلاب وارحام متعددہ درمیان
مین ہین پس اگر مہدیکو فرزند عسکری کہا تو یہہ لازم نہین آتا کہ خاص الخاص انہین کا بیٹا ہو مطلب
کہ اونکی اولاد مین ہونگے **قولہ** یواقیت وجواہر مین شیخ عبدالوہاب شطروی نے لکہا ہی ہو اولاد
الامام حسن العسکری ومولدہ علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمس وخمسین ومائتین
وہو باق الی ان یجتمع بعیسی فیکون عمرہ الی وقتنا ہذا وہو سنۃ ثمان وخمسین وتسع مائۃ سبعمائۃ
وثلاثۃ سنین الی قولہ عبدالجلیل بلگرامی نے سر مکتوم مین لکہا ہی الی قولہ بہت اہل باطن قائل ہین
بوجود امام مہدی انتہی حاصلہ **جواب** یواقیت مین روایت مذکور کو بطور عقیدہ اہل اسلام
ذکر نہین کیا کہ ما نحن فیہ مین حجت ہو بلکہ بعد نقل کے تضعیف وتردید وتطبیق اوسکی ساتہہ
اخبار صحیحہ کے کی ہی فہو لنا لا علینا قطع نظر اسکے آپنے جابجا اس رسالہ مین لکہا ہی کہ شرع کو
حکم ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی چنانچہ اسی بنیاد پر اکابر صوفیہ نے فرمایا ہی
کہ جو باطن مخالف ظاہر ہو وہ زندقہ ہی اور علماء دین نے لکہا ہی کہ کشف اولیا حجت شرعی
نہین کہ اوسمین احتمال خطا وغلط کا غالب ہی خاصۃً وقت تقابل ادلہ صحیحہ مضادہ کے کہ اوسوقت
خطا متعین ہی بلا تاویل اسیطرح روایات شاذہ نادرہ غریبہ صالح احتجاج نہین ہوتی پس اگر
عبدالجلیل نے چند اہل باطن سے خلاف ظاہر الروایۃ قول بوجود مہدی فی الحال نقل کیا تو وہ
مطابق تصریح سامی وتحقیق علماء گرامی اہل سنت درخور الزام نہین اگر کسی عالم سنی نے ایسی
بات لکہی ہو یا کشف اہل باطن کو حجت قطعی کیا ہو یار تو اقوال مذکورہ کا نکیا ہو تو بتاؤ بسم اللہ
اور قاضی شوستری نے تصوف کو حصر کیا ہی تشیع مین وبالعکس پس اس بنیاد پر یہہ قول
اہل تشیع کا ٹہیرا نہ اہلسنت کا چنانچہ اسی جہت سے عبارت یواقیت کہ محققین نے الحاقی ثابت
رفضہ واہل الحاد سے کہا ہی کذا فی رسالہ اقتراب الساعۃ معہذا لفظ شطروی کہ ذرین لفظ
عبدالوہاب آپنے لکہی ہی معلوم نہین کہ کیا نسبت ہی حالانکہ نسبت شیخ مذکور مین شعرانی
یا شعراوی کہتے ہین نہ شطروی اور رسالہ عبدالجلیل جسمین حوالہ کتاب البیان واربعین و

ثبوت امام مہدی از کتاب یواقیت و جواہر

وکتاب المخصائص وغیرہ لکہا ہی غیر موقوف ہی اور یہ کتب مجہول الحال ہین نقل ایسے رسائل سے نزدیک
فقہار کے ممنوع ہی میر آزاد بلگرامی نے جہان نقمیر دو قطمیر احوال سید عبد الجلیل کو ضبط کیا ہی اور اونکے
تالیفات کو گنا ہی وہان نام اس رسالہ کا نہین لکہا اگر اونکی تصنیف ہوتا تو ضرور لکہتے قولہ امام
سنیون کے جو عصمت سے بہرہ نہ رکہتے تہے اکثر علمار انکے صرف واسطے تستر حال اونکی کے سوائے
پیغمبر اور کسیکو معصوم نہین جانتے اور ساتہہ عصمت ائمہ اہلبیت کے قائل نہین ہین جواب
شیعہ کی عادت ہی کہ واقع اور نفس الامر پر نظر نہین کرتے اعلی درجات ہر چیز کو اپنا مذہب قرار
دیکر مسائل کثیرہ مین غلو کرتے ہین سو اونکا مذہب موہوم غیر واقع ہی بخلاف اہل سنت کے
کہ بے دیکہے بہالے قدم نہین رکہتے اور نہ واقع و نفس الامر مکذب انکا ہوتا ہی چنانچہ اسی قبیل
سے مسئلہ عصمت ائمہ ہی کہ روایات بیشمار ائمہ سے عدم عصمت اونکی بلکہ انبیاء کرام کی ثابت
ہی اور یہہ اوسکے اثبات مین سر مارتے ہین حیران ہین لیکن تطبیق موہوم بالنفس الامر معلوم نہین ہوتا
سُئل الحسین بن علی فقیل لہ کیف اصبحت یا ابن رسول اللہ قال اصبحت ولی رب فوقی والنار امامی
والموت یطلبنی والحساب محدق بی وانا مرتہن بعملی لا اجد ما احب ولا ادفع ما اکرہ والامور بید غیری فان
شاء عذبنی وان شاء عفا عنی فای فقیر افقر منی اس روایت کو شیخ صدوق نے امالی مین
لکہا ہی اور مجلسہ عاشر بحار مین ہی قال علی علیہ السلام یا لیت السباع مزقت لحمی ولیت امی
لم تلدنی ولم اذکر النار ثم وضع یدہ علی راسہ وجعل یبکی ویقول وا بعد سفراہ وا قلۃ زاداہ انتہی
اور صحیفہ کاملہ مین ہی قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین فانی لا اشکو سوء
مجاورتہ لی وطاعۃ نفسی لہ واستعصمک من ملکتہ اور بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین
لکہا ہی وما تضمن ہذا الحدیث من قولہ وابک علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ علی قواعد الامامیۃ
القائلین بالعصمۃ وقد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن المنار الخ اور کلینی مین ہی باسناد
صحیح عن ابی یعفور عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان یونس تذاق ذنبا کان الموت علیہ بلا کان
اور نیز باب التوبہ کافی مین ہی عن زید الشحام عن ابی عبد اللہ علیہ السلام کان رسول اللہ یتوب

الی اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ قلت ان رسول اللہ کان یتوب لا یعود ونحن نتوب ونعود آہ
علم الہدی نے صدور گناہ کا انبیاء سے قبل بلوغ تجویز کیا ہی اور معاملہ اخوان یوسف کو
صغر سن پر حمل کیا ہی حالانکہ ظاہر ہی کہ جو کام اونسے ہوا وہ اطفال صغیر السن سے ممکن نہیں قولہ
سبق الکلام فی ہذا آپ فرماتے ہیں کہ عصمت ائمہ کی بطور امامیہ کیونکر مستقیم ہی کہ اہلسنت باوجود
عدم عصمت کے تہمت ستر حال کیجاتی ہی حالانکہ کچھہ ضرور نہیں کہ جو معصوم نہو وہ ہمیشہ معصیت کیا کرے
رہا کرے اور ستر حال وسجگہہ ہوتا ہی جہاں تہمت عصمت لگائیں کہ اس حیلہ سے ماول ہوا
جسطرح رفضہ ادلہ قاطعہ مذکورہ کو تاویلات رکیکہ سے متوجہ عصمت کرتے ہیں وہاں جہاں عدم عصمت کے
قائل ہوں کہ وہاں تو صریح ہتک ستر ہی سبحان اللہ اس حق تشنیعی پر کارخانہ تالیف جاری ہی
اپنے روایات ناطقہ کو بہولکر غیر پر تہمت بے صرفہ لگانا اپنے عیب کو چہپانا ہی قولہ مقرر ہی
کہ سارے گناہ حرص وحسد وغضب وشہوت سے صادر ہوتے ہیں یہہ چاروں چیز عنایات الٰہی سے
ہمارے ائمہ علیہ السلام میں اصلا نہ تہی پس انکی عصمت میں شک کرنا صریح عاقبت اپنی کو خراب کرنا
ہی قال النبی انا وعلی والحسن والحسین وتسعۃ من ولد الحسین معصومون یہہ حدیث مودات میں ہی
جواب نفی خصال اربعہ کی بطور سلب کلی ائمہ ہدی سے دلیل جہل مرکب قائل ہی خلاف جمہور اہل علم
کیونکہ یہہ خصال انبیاء میں بہی بنا بر بشریت موجود ہوتے ہیں چہ جائے ائمہ لیکن مغلوب ہوتے ہیں نہ
معدوم مطلق یہہ معنی عصمت کے کہ افعال طبائع بشری سے بالکل منخلع ہو آج تک نہیں
سنے یہہ کہئے کہ آپکے ائمہ ملائکہ تہے نہ آدمی اور حدیث مودات موضوع مفتری ہی اور یہہ کتاب
واسطے جمع موضوعات کے بنائی گئی ہی اور بعد ثبوت عدم عصمت ائمہ کے اقوال ائمہ سے
اونکی عدم عصمت میں شک کرنا اپنی عاقبت خراب کرنا ہی قولہ یہہ قدرت خدا کی ہی زبان
بعضے اکابر سنیوں سے گواہی عصمت ولوائی شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی بحکم عصمت ذاتی
لوا معرفت ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صوری بدیگران گذاشتن جواب ہمارے
شیخ نے ذیل لغت معصومین بحوالہ لکہی ہی اوس سے صرف امام حسن وامام حسین مع علی مرتضیٰ

ہونا مخصوص عصمت — غرض وغرض ۱۵ کا امر بدیہی ہی

وفاطمہ زہرا مراد ہین نہ ساری دنیا کے سید اور بارہ امام تعہد اعصمت اسجگہہ بمعنی حفاظت ہی
اور استعمال الفاظ مترادف المعنی کا بجای یکدیگر معروف ہی پس قول شیخ قول باریتعالی ہی کہ ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان ہی اور یہہ بات بعید نہین اسلیے کہ صدہا اولیا محفوظ اس امت مین ہوے ہین
چہ جائیکہ ائمہ کہ سرخیل اولیا ہین اور دلیل اسکی روایت شیعہ یہہ ہی کہ صاحب من لایحضرہ الفقیہ
کتاب الحج باب فضائل الحج مین لکہا ہی دخول الکعبۃ دخول فی رحمۃ اللہ والخروج منہا خروج
من الذنوب معصوم فیما بقی من عمرہ مغفور لہ ما سلف من ذنبہ انتہی اسجگہہ بسبب عموم اس بشارت
کے عصمت مصطلح امامیہ مقصود نہین بلکہ حفاظت مراد ہی کما ہو الظاہر ورنا سارے جہان کے حاجی
معصوم ہو اکرین بالجملہ غنیمت ہی کہ سنی بیچارے عصمت انبیا کے تو قائل ہین بخلاف
شیعہ کے کہ انکار منصوص مجمع علیہ کرتے ہین قولہ منجملہ دلائل امامت وخلافت کے علم ہی کہ بدون
اسکے امام نہین ہوتا اور اس نعمت جلیلہ سے سوائے ائمہ کے کوئی بعد از پیغمبر بہرہ ور نہین جواب
باتفاق اہل علم زیادتی علم دو طرح سے دریافت ہوتے ہی ایک روایت وفتاوی سے دوسرے
استعمال کرنے آنحضرت کے کسی شخص کو ایسے کام پر کہ تعلق علم سے رکہتا ہو اسلیے کہ آنحضرت
کسیکو عامل نکرتے تہے کسی کام پر مگر اوسی کو جو اعلم واکمل ہوتا اوسمین نسبت دوسرون کے
سو بالقطع معلوم ہی کہ آنحضرت نے ابوبکر کو نماز وحج وجہاد مین امیر کیا اور عمر فاروق کو صدقات
واخذ زکوۃ پر عامل کیا اور یہہ بہی معلوم ہی کہ اکثر روایات صدقات کے ابوبکر صدیق سے ماثور ہین
اور مسائل زکوۃ کو ابوبکر نے ہی خوب مشرح کیا اور جو حدیث زکوۃ کہ مرتضی علی سے مروی ہی
وہ درجہ صحت کو نہین پہنچی اور اوسمین وہم واقع ہوا ہی حتی کہ کسیے علمائ اسلام نے اوسپر عمل نہین کیا
اور وہ یہہ ہی کہ پچیس اونٹ مین پانچ بکریان ہین اور یہہ بہی معلوم ہی کہ شیخین ہمیشہ مصاحبت
ومشاورت ووزارت نبویہ مین رہتے تہے اور آنحضرت بغیر علم تام کے کسیکو اپنا وزیر
ومشیر نہین کرتے تہے تو جسقدر صحبت پیغمبر کی زیادہ ہوگی اوسیقدر اطلاع احکام وفتاوی پر
اتم واوفر ہوگی سو ابوبکر تو بعد پیغمبر کے تہوڑا سا زندہ رہے اور لوگ بسبب قرب عہد نبوی کے

فائدہ ائمہ کی عصمت کے معنی

فائدہ شیخین سب سے افضل

محتاج روایت کشی کے ابوبکر سے نہوے اور ابوبکر مدینہ سے باہر بہی نہین گئے مگر واسطے
حج وعمرہ کے کہ لوگ اونسے روایت کرتے لیکن بااینہمہ یکصد وچہل وہشت حدیث صحیح ابوبکر سے
مروی ہین کہ اجلۂ اصحاب نے اونسے روایت کی ہین منجملہ اونکے علی ابن ابیطالب عمر بن خطاب
وعثمان بن عفان ہین اور حضرت مرتضی باوجود طول عہد کے کہ قریب تیس برس کے بعد پیغمبر
زندہ رہے اور بلاد دور ونزدیک مین چلتے پہرتے رہے اور لوگ بسبب اختلاف اہوا وتنازع
آرا کے محتاج طرف روایت کشی وکثرت تقریبات روایت کے تہے کل روایات اونکے پانصد و
ہشتاد وشش حدیث ہین پس اگر انکی مدت حیات کو ساتہہ مدت حیات اور وسعت اور موانع [ابوبکر]
ابوبکر کو ساتہہ موانع دوسرے کے قیاس کرین تو معلوم ہوتا ہی کہ پاس ابوبکر کے دوچند علم تہا
نسبت دوسرے کے اسی پر فتاوی کا قیاس کرنا چاہیے اسیطرح حال عمر بن خطاب کا بہی اسلیے کہ
مسندات عمری پانصد وسہ حدیث ہین اور فتاوی حد سے زیادہ بلکہ عمر نے ہر مسئلہ
فقہی مین تکلم کیا اور تحقیق حقیق فرمائی اور مسائل عقائد وسلوک وتفسیر کو بیان مستوفی کیا اگر
مجموع احکام عمری کو ایکجا لکہین تو ایک کتاب مستقل تینون علم مین مولف ہو چنانچہ صاحب
ازالۃ الخفا نے اس باب مین سعی کی اور کل روایات وفتاوی عمری کو ایک کتاب مین جمع کیا
اور معلوم ہی کہ مدت حیات مرتضوی قریب ستّرہ سال کے مدت حیات عمر سے زیادہ ہی اسقدر
مدت دراز مین مسانید علی مرتضی مین کوئی مسئلہ مختلف فیہ منقح نہین ہوا اور نہ فتاوی انکا
قاطع نزاع ٹہیرا اس سے معلوم ہوا کہ علم عمر کا اضعاف مضاعف علم مرتضوی تہا اور جب احادیث
عمر کو ساتہہ احادیث علی مرتضی کے اور فتاوی عمر کو ساتہہ فتاوی علی کے نسبت کرین
اسوقت کوئی اس بات کا منکر نہو سکیگا جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے پس ثابت ہوا کہ یہہ دعوی کہ قسمت
علم سے بعد پیغمبر کے سواے ائمہ کے کوئی بہرہ ور نہین کذب صریح وبدیہی البطلان خلاف
نقل مستفیض ہی ایسے دعوی مہمل سے سکوت بمراتب بہتر ہی شعر در بساط نکتہ دانان
خودفروشی شرط نیست ۔ یا سخن دانستہ گو ای مرد عاقل یا خموش قولہ علم ماکسبی او

اور علم انکا وہبی لدنی ہی رب العلمین نے علوم اولین و آخرین ختم المرسلین کو بخشے تھے
اور علم نبی بوجہی اسیطرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا صاحب الامر تک منتہی ہوا جواب یہہ ادعائے مفتقر
حو الی النفس ہی دونہ خرط القتاد ومعہذا کیا جائی فخر ہی کہ حکماء اشراقیین و براہمہ وغیرہ اہل باطل عن
بہی ایسے علوم وہبی لدنی تھے کہ سینہ بسینہ منتقل ہوتے ہے طبقۃ بعد طبقۃ حالانکہ اگر یہہ انتقال
وہبی تسلیم بھی کیا جاوے تو اوسکی کیا دلیل ہی اور مصاحبین نبوی اس علم سے محروم ہے اور خاص
ائمہ فیضیاب ہوئے جو راتدن کے رفیق مشیر وزیر ہون وہ جاہل ہون اور جو شریک مشورہ کمتر
ہون وہ اعلم ہون حالانکہ علم وہبی لدنی ہین کہ مصنف بعلم مکاشفہ والہام ہی اکثر اولیا امت و
اہل اللہ شریک ائمہ ہین اور شیخین کو یہہ علم بوجہ اکمل واتم حاصل تھا چنانچہ اسی جہت سے بعض سلاسل
طریقت منتہی ہوتے ہین طرف ابوبکر صدیق کے اور مرتبہ صدیقیت تلو مرتبہ نبوت ہی کما نطق بہ
کتاب اللہ اور عمر فاروق کو آنحضرت نے محدث وملہم اس امت کا فرمایا ہی اور کہا کہ حق انکی زبان پر ناطق
ہی قولہ علم کسبی خلائق کا یہہ ہی کہ ایک نے دوسرے سے درس لیا اور محنت شاقہ کرکے علوم متداول
مین استعداد پیدا کی اور علم موروثی ائمہ کا من جانب اللہ ہی کوئی نشان نہین دیتا کہ ائمہ ہدی شاگرد
فلانے عالم کے تھے یا فلانے سے استفادہ کیا جواب تلمذ وشاگردی امور منقصت مین داخل
نہین کہ عدم تلمذ موجب افتخار ہو آنحضرت نے بہت باتین حضرت جبرئیل علیہ السلام سے حاصل
کین ہین اور موسی نے خضر سے تعلیم پائی اور آدم ابو البشر نے جناب باری سے اور صحابہ کرام نے جناب
پیغمبر سے اور ائمہ ہدی نے اپنے آبا و کرام سے جب علم گھر مین ہو تو دوسری جگہہ کیون جاوے ائمہ ہدی
بے شبہہ تلامیذ و مرید آبا و خود تھے کتب شیعہ اسپر گواہ ہین اور اگر عدم تلمذ کو اسباب مفاخرت
مین شمار کرین تو بہی مفید شیعہ نہین اسلئے کہ جسطرح ائمہ بقول آپکے کسی عالم کے شاگرد نہ تھے
اسیطرح صحابہ بہی عموما اور خلفاء ثلثہ خصوصا کسیکے شاگرد نہ تھے اور ایکدن بہی کتاب
بغل مین دابکر کسی مکتب ودبستان مین نہین گئے اور نہ کسی سے استفادہ کیا اسیطرح
اولاد صحابہ کا حال ہی اور جسطرح بقیہ سادات سوائے ائمہ ہدی کے شاگرد و مرید علماء دین کے ہین

اسیطرح فقہار متاخرین ایک دوسرے کے تلمیذ ہین اور جسطرح ائمہ ہدی کو علم وہبی لدنی غیر کسبی تہا
اسیطرح اکثر اولیاء امت کو بہی یہہ علم تہا شیخ آدم دیوری و شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس سرہما
معروف ہین کہ امی محض تہے معہذا انکے اجوبہ مسکتہ اور مناظرات مفحمہ بمقابلہ فضلاء
عصر مشہور ہین غرضکہ اس حال مین ساری امت شریک ائمہ ہی اور کوئی وجہ امتیاز ائمہ
کی اس بابت معقول نہین آور اگر علم لدنی شرائط امامت سے ہی تو اوسکی دلیل کیا ہی
حالانکہ حکم شرع کا حسب اعتراف سامی ظاہر پر ہی نہ باطن پر اور اگر مدار ظاہر کا علم باطن
ہوتا تو باقی رکہنا قرآن کا کہ محض واسطے اثبات احکام ظاہر کی ہی فضول تہا قولہ علم امام
اول کا غایت شہرت سے مستغنی از بیان ہی معاویہ کہ دشمن و ہمعصر تہا اوسنے بیساختہ
کہا ہے خیر البریۃ بعد احمد حیدر ٭ الناس ارض و الوصی سماء ٭ جواب یہہ حکایت بیساختہ
آپکی ساختہ و پرداختہ ہی بے اصل محض معہذا مفید اثبات علم مرتضوی نہین ہین کہان ذکر
علم امام اول ہی کہ حکایت موافق محکی عنہ ہو نہایت یہہ ہی کہ امام اول خیر البریہ بعد نبی ہین سو کل
سنی اسکے قائل ہین کیونکہ بہترین مردم ہونا اونکا عہد معاویہ مین متیقن ہی اور خیر ہونے کے لیے
اعلم ہونا ضرور نہین والا ہر خیر اضافی اعلم ہوا کرے حالانکہ حدیث مین آیا ہی خیرکم خیرکم
لاہلہ آپ فرماوین کہ خیر البریۃ کہنے معاویہ سے علم امام اول کا کہان سے ثابت ہوتا ہی علم و
مثل حیدر کے علم و فضل حسنین کا بہی عیان ہی اور علم زین العابدین کا بسبب غلبہ امویہ و تقیہ
شدید اوس زمان کے اور شغل عبادت کے مشہور نہین لیکن ادعیہ صحیفہ کاملہ شاہد علم
امام چہارم موجود ہی کہ کلام نبی و علی سے اوسمین سر مو تجاوز نہین او رعصر امام محمد باقر و امام
جعفر صادق و امام موسی کاظم علیہم السلام مین آخر روز بنی امیہ و اوائل دولت عباسیہ
تہا ان تینون امام سے غرائب علوم دین و تفسیر کلام الہی مشہور عالم ہی جواب عیان
ہونے علوم ائمہ ہدی سے جسکا انکار کوئی سنی نہین کرتا جہل ماورائے ائمہ کا لازم نہین آتا
کہ مفید مطلب سامی ہو معہذا اگر وہ علوم بہی مذاہب امامیہ مین تو بالیقین بنا بر مخالفت

علم امام اول

علم حسنین و زین العابدین

کلام الہی کہ معیار کلام عترت ہی مردود و باطل ہین اور اگر وہ روایات ہین جنکو شیعہ سے عداوت
اہلبیت محمول تقیہ پر کیا ہی جیسے مذاہب فقہاء اربعہ اہلسنت تو اوسکے حق ہونے مین کچھہ شبہ نہین
ادعیہ صحیفہ کاملہ کو دیکھو کہ اولا ناطقہ ہین عدم عصمت ائمہ ہدی پر آئمہ اربعہ اہلسنت کو دیکھو کہ تلامذہ
راشدین ہین ائمہ عترت کے اور وارث علوم سید المرسلین **قولہ** ابوحنیفہ کو جب کوئی مسئلہ مشکل
ہوتا محمد بن مسلم وغیرہ شاگردون ائمہ سے پوچھتا **جواب** جنکو شیعہ نے تلامیذ ائمہ قرار دیا ہی
جیسے نامبردہ اور ہشام احول و شیطان الطاق وغیرہ انکے حق مین احادیث صحیحہ ائمہ ہدی
کتاب کافی کلینی اعور مین بابت تشنیع و تضلیل و تبریع وارد ہین اونسے استفادہ کرنا ابوحنیفہ کا
بغایت بعید ہی اور بصورت صحت اس حکایت کے چاہیے کہ ابوحنیفہ بھی شیعہ ہون اسلیے کہ استفادہ
بدون اتحاد ملت کے مستبعد ہی حالانکہ ملازم ہونا ان شیاطین الانس کا ابوحنیفہ سے بشہادت کتب
تواریخ ثابت ہی **قولہ** اکثر سنی محمد بن نعمان سے کہ طاق قصر کوفہ مین دکان رکھتا تھا مناظرہ
کرکے ملزم ہوئے انتہی حاصلہ **جواب** حدیث کشی وغیرہ سے مائل ہونا نامبردہ کا سب
امامت کاظمی مین کبھی بجانب خوارج و نواصب اور کبھی بجانب معتزلہ و قدریہ اور کبھی بطرف
یزیدیہ و مرجیہ ثابت ہی کما قیل اتمیمیا مرۃ وقیسیا اخری ولیکن باہر اس دائرہ سے نجاتا تھا اور
تجارت چھوڑکر اورونکی دکانون مین بیٹھکر ہائی ہائے روتا تھا بلکہ یہ حال تمامی اصحاب کبار امام صادق کا
کہ مایہ افتخار قوم ہین یہی رہتا اور تفصیل اس حدیث کی رسالہ الداہیۃ الحاطمۃ مین کماینبغی عمل مین
آئی ہی سید ابن طاوس نے کشف المحجۃ مین لکھا ہی کہ ابن سنان نے کہا مینے چاہا کہ خدمت
امام صادق مین حاضر ہون مومن الطاق نے مجھسے کہا میرے لیے بھی اجازت حاصل کرنا
مینے کہا بہتر پس جب حاضر ہوا تو مینے اعلام اوسکے مرتبہ کا کیا کہ ایسا اور ایسا ہی فرمایا ہرگز
اوسکے لیے اذن ملاقات مت چاہ مینے کہا قربان ہون وہ تو آپکیطرف انقطاع کلی رکھتا
ہی اور موالیان اہلبیت سے ہی اور تمہاری سرپرستی مین اہل خلاف سے جدل کیا کرتا ہی
اور کوئی خلاف نہ سے اوسپر غالب نہین ہوتا فرمایا غلط ہی بلکہ ایک طفل اوسکو مفحم کرسکتا ہی

ابن سنان کہتا ہی کہ مینے ہیرا وسکی تعریف کی اور کہا کہ سب اہل دیان سے اوسنے مخاصم کیا او
کیا اور سب پر غالب آیا سو ایک طفل کیونکر اوسکو ملزم کرسکتا ہی فرمایا وہ طفل پوچھے گا کہ پہلے
تو بتاؤ کہ امام ہمارے تمکو حکم اس مخاصمت کا دیا ہی وہ کہے کا نہین دیا طفل کہے گا کہ جب امام نے
تمکو اجازت نہین دی تو پہر کسلیے جہگڑتے ہو اور عصیان امام مین مبتلا ہوتے ہو اوس وقت
وہ ساکت ہو جاویگا اور جواب نہ دے سکیگا ای ابن سنان تو مومن الطاق کے لئے برو اگی
مت مانگ کہ کلام و جدل نیت کو فاسد کرتا ہی اور دین کو محو انتہی اس روایت سے معلوم ہوا کہ
ائمہ بانیان مبانی رفض کو با وجود اس خلق عظیم کے اپنی مجالس سے نکالتے تھے اور سفارش الٰہی
اصحابکی اونکے حق مین نہ پذیرا نفرماتے تھے لیکن یہہ ملاحدہ و زنادقہ بنا تلبیس و فریب ہی عوام
اس توسل کو نہ چہوڑتے تھے کما قیل شعر گر براندند و در بر و د باز آید ٭ ناگزیر ست مگس و رگہ
حلوائی را قولہ سی اوسکو کمال عداوت و بغض سے شیطان الطاق کہتے ہیں اور شیعہ آل
محمد مومن الطاق جواب والد ملا محمد باقر مجلسی نے روضۃ المتقین مین اور نجاشی صاحب
تنقید الرجال نے تعداد تالیفات ہشام مین لکہا ہی کہ قدما امامیہ اوسکو اسی لقب مبارک سے
یاد کرتے تھے اور مشرک و ملعون ہونا اوسکا السنہ مقدسہ ائمہ ہدی پر روایات کلینی سے ثابت
ہی تمکو شیطان نے وغدغہ کیا ہی کہ ان قدما شیعہ قائلین لقب شیطان الطاق کو اہلسنت قرار
دیتے ہو روایات صحت اس لقب کے منتہی الکلام وغیرہ مین مفصل لکہے ہین قولہ خلفا عباسیہ
کہ انکو مثل ابوبکر و عمر جانتے تھے جواب قاضی شوستری نے احقاق مین جابجا کلمات بے ادبی
مامون وغیرہ سے نسبت عمر فاروق کے نقل کیے ہین اس صورتمین کیونکہ انکو متسنن تیمی
کہے جاوینگے علی الخصوص جسوقت کہ مجالس المومنین سے تشیع خلفاء عباسیہ کا نزدیک
دہوم دہام سے اور الزام دلوانا ائمہ اہلسنت کو تلامیذ ائمہ ہدی سے بر سر ریشی المبینہ
ثابت ہو قولہ شراح کافی نے لکہا ہی کہ یہہ قول ہشام کا انہ تعالیٰ جسم لا کالاجسام
قبل ادراک صحبت امام تہا جیسے کفر سابق ایمان لاحق پر منافی عدالت نہین جواب

۸ ابن ... شیطان الطاق

۹ مطاعن ہشام

آپنے نام شرح کافی کا نلیا کہ بعد مطابقت اصل کے صدق و کذب ظاہر ہوتا حالانکہ رجوع
اوسکا قول مذکور وامثالہ سے ثابت نہین اسلئے کہ ہنوز طبرسی اوسکو مخالفین ائمہ سے جانکر
رد تشنیع امام کا اوسپر نقل کرتا ہی چنانچہ احتجاج سے ظاہر ہی اور بداہت عقل بہی مخالف
اسکے ہی اسلئے کہ اگر بعد ادراک صحبت امام کبہی رجوع کرتا تو روایات امام بابت تکفیر و تضلیل اوسکی
کے کیون منقول ہوتے حالانکہ تشیع راجع و تائب کی خلاف عقل و نقل ہی معلوم ہوا
کہ مقصود آپکا صرف فریب دہی عوام اور عیب پوشی ہشام ہی وہو الآن کما کان قولہ عقیدہ حنبلی کا
ملل و نحل و شرح مواقف وغیرہ مین دیکھو کہ حنبل قائل ہی ساتھہ جسمیت خدا تعالی کے اور جلوس
علی العرش کے اور نزول خدا کے ہر شب بام مسجد پر بشکل امرد جواب یہہ عقیدہ اون حنابلہ کا
ہی جو واقع مین شیعہ تھے اور ظاہر مین حنبلے چنانچہ کتاب منہج الکرامۃ فی بحث الامامہ کے
فصل دوم آخر وجہ چہارم مین لکہا ہی قد رایت بعض الائمۃ الحنابلۃ یقول انی علی مذہب الامامیۃ
فقلت لم تدرس علی مذہب الحنابل فقال لیس فی مذہبکم الغلات والمشاہرات انتہی ہر چند اس
روایت مین یہہ عقیدہ خبر بہی مذکور نہین لیکن اس کلیہ سے ثابت ہی کہ امامیہ بشکل حنابلہ بہی
واسطے حصول دنیا کے ظاہر ہوا کرتے ہین صاحب تحفہ نے لکہا ہی کہ سابق جب اہلسنت شیعہ کو
بعض مسائل قبیحہ مین طعن کرتے تہے تو ایک جماعت نے انکے علما مین تدبیر دفع طعن مذکور کی یہہ
نکالی کہ اون مسائل کو اپنی کتب سے محو کر دیا اور پرانی قدیم کتابونکو چہپا ڈالا اور اون مسائل کو
طرف اہلسنت کے نسبت کر دیا چنانچہ اس جنس کے مسائل افترای مرتضی غیر مرضی و ابن مطہر منحوس
حلی و ابن طاؤس وغیرہ بہت لکہتے ہین غرض اوس سے یہہ ہی کہ اپنا حال مخفی رہے اور
سنی فکر دفع مطاعن مذکورہ مین پہنسا شیعہ کا چہوڑ دین جسطرح سے یہی مسئلہ جسم الہی و
تشکل بصورت امرد اور نسبت لواطت مملوک بطرف مالک اور مسئلہ لف حریر بادر و خواہ
طرف ابو حنیفہ کی بالجملہ عقیدہ حنابلہ اہلسنت کا عدم تاویلات متشابہات قرآنی ہی جیسے ید
و وجہ و استوا علی العرش جسمیت و تشبیہ اسجگہہ خطا اطلاق لفظ جسم مین ہی باوجود

اعتقاد تنزہ باریتعالی کے لوازم جسمیت سے جیسے وجہ و ید و عین سمجھتے ہین بدون اعتقاد
اعضا و تجزی و تبعض و جوارح کے سو مراد جسم سے موجود مستقل ہی جو جرم ذو ابعاد ثلثہ کہ
معتقد ہشام ناکام ہی اسلیے کہ جسمیت باریتعالی باتفاق اہلسنت مردود و باطل ہی اور تشکل
بصورت امرد وغیرہ افترائی بحت ہی وہی امامیہ کہ بقیہ حنابلہ ہنگئے اسکے قائل ہین نہ اہلسنت
اور اوسکی ہمپر کچھ حجت نہین آور تشبیہ و تجسیم کتب معتبرہ امامیہ مین واقع ہی کلینی نے انہین
روایت کیا ہی عن ابی عمار قال سمعت امیر المومنین یقول انا ید اللہ انا جنب اللہ و عن اسود بن
سعید عن ابی جعفر علیہ السلام نحن لسان اللہ و نحن وجہ اللہ و نحن عین اللہ اور طوسی نے
کتاب الزیارات تہذیب مین لکھا ہی عن زید الشحام قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
ما لمن زار رسول اللہ قال کمن زار اللہ فوق عرشہ اور شیخ مذکور خود بھی قائل دلالت اس
حدیث کا تشبیہ پر ہوا ہی کما یظہر علی اللبیب من رجوعہ الی التہذیب **قولہ** امام رضا نشر علوم
مین ایسے تھے کہ کلام معجز نظام اونکے سے کتب ضخیمہ جمع ہوئے ہین جواب درست ہی بعض
کذابین و وضاعین نے کتابین بناکر واسطے تضلیل خلائق کے منسوب طرف ائمہ ہدی کے کردی
ہین حالانکہ دامن اونکا اس ہفوات سے پاک ہی جیسے نہج البلاغہ کہ منسوب طرف جناب امیر کے
اور مولف اوسکا رضی یا مرتضی ہی اور جیسے صحیفہ کاملہ اور تفسیر امام حسن عسکری وغیرہ
والا تواریخ سے بالقطع معلوم ہی کہ کسی امام نے کوئی کتاب تالیف و تصنیف نہین کی
اور شکوہ امامت بھی اسیکو چاہتا ہی کیونکہ بحکم من صنف فقد استہدف جو کوئی تصنیف کرتا
ہی وہ ہدف سہام لم و لا نسلم دانشمندان روزگار ہوتا ہی **قولہ** امام محمد تقی نو سالگی
مین امام ہوئے اور اوسی سال حج کو گئے و تین دن منا مین تیس ہزار مسائل مشکلہ کو
بتقریر شافی حل کیا جواب اگرچہ روایت شیعی سنی پر حجت نہین لیکن بیان اسقدر مسائل کا
کچھ کمال نہین امام فخر الدین رازی نے ایک سورۂ فاتحہ سے دس ہزار مسئلے نکالے اور انہا
اسی پر بقیہ سور قرآن کو قیاس کرو حالانکہ استخراج مسائل و بیان مسائل مین بڑا فرق ہی

[illegible]

[illegible]

اہلسنت مرتبہ ائمہ ہدیٰ کا اس سے کہین زیادہ سمجھتے ہین جو آپنے لکھا آخر یہ لاکہون مسائل
کہ ائمہ اربعہ سے منقول و ماثور ہین بسبب نسبت تلمذ کے ساتھہ ائمہ ہدیٰ کے گویا اونہین کے مسائل ارشادیہ ہین
قولہ کوئی بجز محاسن و محامد و مناقب ائمہ کے کوئی عیب و قصور طرف اونکے منسوب نہین کرتا حالانکہ
خلفا جابرین عداوت قلبی رکھتے تھے **جواب** مراد کوئی سے اگر اہلسنت ہین تو یہہ کیون عیب
جوئی و قصور بینی ائمہ کرنے لگے کہ دوست سوائے ہنر کے عیب نہین دیکھتے کما قال الشاعر
ور بسے داری و ہفتاد عیب * دوست نہ بیند بجز آن یکہ ہنر * اور اگر مراد روافض و خوارج
ہین تو ان دونون نے عیب جوئی و رسوائی ائمہ مین کوئی کسر نہین چھوڑی مختصر بیان
اوسکا یہہ ہی کہ شیعہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے کہ یا معشر الشیعۃ خذ منہ جواز
لنا و فروجہن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ حق کلثوم مین فرمایا اول فرج غصب منا ایسے
تجویز جماع مطلقہ کی نسبت جناب ائمہ کے کرتے ہین اور یہہ فی الحقیقت تجویز زنا ہی
چوتھے کہ ایلنا ذکر و خصیتاین سے عین نماز مین ائمہ سے روایت کرتے ہین حالانکہ
نماز اعظم ارکان دین ہی نہ محل بازی خصوصا اس بازی مین کیا لطافت ہی پانچوین تجویز بوس
و کنار زن عین نماز مین چھٹے منع لوگونکا تعلیم واجبات دین سے روی شیخ الطائفہ
عن ابرہیم بن محمد قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المراۃ تری فیما یری النائم علیہا
غسل قال نعم لا تحدثوہن فیتخذنہ علۃ اسیطرح حبل المتین عاملی مین ہی اور یہہ مفید ہی اسکو
کہ ائمہ راضی تھے ساتھہ نماز کے حالت جنابت مین کہ بالاتفاق کفر ہی اسیطرح رضا
بالکفر بھی بالاتفاق کفر ہی ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی * ساتوین کہانا
جانور مردار کا نسبت ائمہ کے آٹھوین نسبت کرنا عدم وجوب زکوۃ کا زر و سیم غیر مسکوک
مین طرف ائمہ کے نوین نسبت کرنا تخصیص قصاص کا ساتھہ غیر اعمی کے بقول تخصیص اندہے
کی واد نفریاد اندہا مار بیٹھے گا حالانکہ خلاف نص قرآن ہی دسوین حکم باسترقاق ولد
ذمی جسنے مسلمانکو قتل کیا ہو نسبت ائمہ کے روایت کرنا اور یہہ بھی خلاف حکم قرآن ہی

کہ النفس بالنفس گیارہوین نقل کرنا ائمہ سے اسبابگا کہ روز قتل عمر فاروق کہ گمان رفضہ
مین نہم ربیع الاول ہی تین دن تک کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ کسی پر لکہا نہین جاتا حالانکہ
اسمین صریح اباحت کفر وجمیع معاصی ہی تین دن تک بارہوین استعمال کرنا آب استنجا کا شربا
وغیرہ حوائج وطہارات مین نسبت ائمہ کے غرضکہ اسیطرح صدہا مسائل ہین کہان تک
کوئی شمار کرے اور حال خوارج ونواصب کا یہہ ہی کہ اونہون نے دفتر کے دفتر قدح جناب امیر
وغیرہ ائمہ مین سیاہ کئے ہین اگرچہ ایراد اوس خرافاتکا اسارت ادب ہی لیکن بنا بر ضرورت
مجیبہ بمقام الزام کہ نقل کفر کفر نباشد ایک دو روایت کتاب عبد الحمید مغربی ناصبی سے
لکہی جاتی ہین از انجملہ یہہ ہی کہ حضرت امیر نے حق امہات الاولاد مین مذاہب مختلفہ اختیار
کئے اور ایکبات پر قرار نہ پکڑا پہلے قائل تہے ساتھ صحت بیع کے پہر بعہد عمر فاروق مین
جب اجماع عدم بیع پر ہوا داخل اجماع ہوئی بعد عہد قاضی شریح مین قائل بصحت بیع ہوگئے
اسیطرح مسئلہ توریث جد مین احکام مختلفہ صادر فرمائے حالانکہ خود ہی فرمایا ہی کہ جسکو
دوزخ مین گہسنا ہو وہ مقدمہ جد مین دخل دے اسیطرح زنادقہ کو آگ مین جلا دیا پہر نادم ہوگئے
حالانکہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ وسنی ہی کہ لا تعذبوا بالنار اسیطرح حد خمر مین ایک کو کوڑے
مارے پہر جب وہ مر گیا تو اوسکی دیت دی اسیطرح ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے مار کر حد
ناتمام چہوڑا کہ صریح مداہنت فی الدین ہی اسیطرح ایک شخص سے باوجود اقرار کے قصاص
معاف کر دیا اسیطرح مقدمہ مکاتیب مین مذہب تہا کہ بقدر ادا حر ہی اور بقدر باقی عبد کما
ہو مذہب الشیعہ اور زید بن ثابت نے صریح الزام دیا کہ ہو عبد ما بقی علیہ درہم علی ہذا القیاس
صدہا اعتراضات اس قسم کے ہین جنکا جواب اہلسنت نے نواصب کو دیا ہی اور شیعہ جواب سے
عاجز ہین بنا بر علی ہذا یہہ دعوی کہ نسبت ائمہ کے کوئی قدح نہین کرتا سب مدح کرتے ہین
بے شرمی محض ہی اسی علتکو یون لکہنا تہا کہ سوائے اہلسنت کے سب فرق ضالہ قدح ائمہ
کرتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ لیکن نہین کرتے تو اہلسنت نہین کرتے قولہ خردمندان

طعن نواصب بر ائمہ

مصنف جانتے ہین کہ پیشواے اہلسنت مقابلۂ علم ائمہ مین جاہل مطلق تہے حال اونکی بے علمی
وکم فہمی کا خود سنیون نے اپنی کتابون مین لکہا ہی اتقان مین ہی کہ ابو بکر سے معنی قولہ تعالی فاکہۃ
وابًّا پوچہے گئے کہا کونسا آسمان مجہپر سایہ کریگا اور کون سی زمین میرا بوجہہ اوٹہائیگی اگر کہون مین کتاب
اللہ مین جو نہین جانتا اسیطرح عمر سے پوچہا کہ ابًّا کے کیا معنی ہین کہا ہذا التکلف جواب
حال علم شیخین کا اور کثرت سوالات ونقادی کا سابق گذر چکا ہی یہہ روایات ضعیف اور سکے مقام وقدم
نہین صعف لیکن ایسے اسیقدر ثابت ہی کہ ابو بکر نے جرات بیان معنی پر نکی اور بصورت لاعلمی کے
خواہی نخواہی دخل ندیا اور عمر نے خوضکو اوسمین تکلف سمجہا سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اکابر
دین و اہل عقل کا یہی طریقہ ہی کہ بے سمجہے کسی باتمین دخل نہین دیتے اور جلدی نہین کرتے
اور یہہ خود ایک علم ہی اسکو دلیل جہل ٹہیراکر موقع طعن مین لانا جہل مرکب ہی یہہ قاعدہ
تو جاہلونکا ہی کہ واسطے اظہار قابلیت و علم کے ہر جگہہ بن جانے بوجہے دخل دیتے سوالات
دینے کو طیار ہوتے ہین حکما نے کہا ہے لاادری نصف العلم ابو ذر جمہر سے کسی نے
کوئی بات پوچہی اونکو معلوم نہ تہی کہا مجہے معلوم نہین سائل نے کہا تمکو اتنی بات تک
تو معلوم نہین بادشاہ تمکو اسقدر زر خطیر کس بات پر دیتے ہین ابو ذر جمہر نے کہا بادشاہ
جو کچہہ مجہکو دیتے ہین جتنا مجہے معلوم ہی اوسکے عوض دیتے ہین اگر اوسکے عوض
بہی مجہکو دین جو مجہکو معلوم نہین تو سارا خزانہ سلطنت کا وفا نکرے حق تعالی نے قرآن مین
فرمایا ہی مَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا اور زبان ملائکہ معصومین سے نقل کیا ہی لَا عِلْمَ لَنَآ
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور فرمایا وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ اور ابن جریر و ابن عبد البر نے محمد بن کعب
سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے ایک مسئلہ جناب امیر سے پوچہا اونہون نے
جیسا معلوم تہا ویسا بیان کیا مستفسر نے کہا یہہ مسئلہ یون نہین بلکہ یون ہی
حضرت امیر نے فرمایا اصبت واخطانا یعنی تو نے ٹہیک کہا ہم چوکے بالجملہ اقرار
عالم کا بعض امور مین بلاعلمی خود اور توقف کرنا بیان معنی مین خاصۃً معنی قرآن مین

واخل منقصت نہین اور عدم علم جزی مستلزم جہل کلی ہی نہین مسہذا یہہ کیا ضرور ہی کہ
اگر معنی الفاظ ات کے جسکو کسی مسئلہ شرعی سے علاقہ نہین وقت سوال سائل کے معلوم نہین
تو ساری عمر معلوم نہوے ہون **قولہ** ابراہیم یتمی نے کہا کہ ایک آدمی نے نزدیک عمر ذری
کے کہا اللہم اجعلنی من القلیل عمر نے کہا یہہ کیسی دعا ہی جو تو نے کی اوسنے کہا کہ مین نے سنا
خدا کو سنا فرماتا ہی وقلیل من عبادی الشکور سو مین خدا سے چاہتا ہون کہ مجھکو ان قلیل
مین کرے عمر نے کہا سب آدمی عمر سے زیادہ جانتے ہین جواب یہہ دعا بطور پہیلی ہی یا
اگر سمجھے تو اوس سے جہل کلی لازم نہین آتا بالفرض اگر اسکو کوئی جناب امیر سے پوچھتا
تو وہ بھی غالبا نہ سمجھتے اب ہم تم سے پوچھتے ہین کہ اللہم لاتجعلنی من القلیل کے کیا معنی ہین جائے
اس دعا کو کسی مسائلہ شرعی سے بھی علاقہ نہین کہ جہل اوس سے قادح امامت ہوتا اگر علاقہ
ہوتا تو بھی قادح نہتا اسلئے کہ حضرت داؤد نص الٰہی خلیفہ تھے یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض
فاحکم بین الناس بالحق فہم حکم غنم مین متاخر ہوگئے سلیمان سے کہ نہ اوسوقت نبی تھے اور نہ امام
سلیمان باوجود حداثت سن کے سبقت لیگئے حضرت داؤد پر اور حکم خدا کو بوجہ گئے روی
ابن بابویہ فی الفقیہ عن احمد بن عمر الحلبی قال سألت ابا الحسن عن قولہ تعالیٰ وداؤد وسلیمان اذ
یحکمان فی الحرث قال حکم داؤد برقاب الغنم وفہم اللہ سلیمان ان الحکم لصاحب الحرث فی اللبن
الصوف پس اگر شیخین فہم اک جملہ دعائیہ مین متاخر ہوگئے دوامی سے تو اسمین کیا نقصان
امامت ہی جبکہ نبوت داؤد مین اس بات سے کچھ خلل نہ آیا حالانکہ وہ حکم شرعی تہا اور یہہ دعا صرف دعا
تو امامت مین کہ نیابت نبوت ہی کیا خرابی ہوگی **قولہ** عن ابن عمر تعلم عمر البقرۃ فی اثنی عشر سنۃ
فلما ختمہا نحر جزورا جواب یہہ تعلم باعتبار ادراک حقائق ودقائق وعلوم معارف قرآن تہا نہ
تہجی حروف وکلمات دلیل اسکی یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآنکا ظہر وبطن ہی مطلع ہی اور مطلع کے
حدود ہین سو ایسے تعلم قرآنکا اگر صدہا سال مین ہو تو بھی بہت کم ہی چہ جائیکہ بارہ سال کی خیانچہ ابتدا
سے آج تک زمانہ نزول قرآن سے ہر قرن مین علمائے اسلام قیام ساتھ عبادت تفسیر فرقان کے

۹ جہل عمر وارد ان

۱۰ تعلم عمر سورۂ بقرہ در دوازدہ سال

کرتے ہے اور ہمیشہ استخراج علوم و معارف ہوتا گیا اور ہنوز فیضان اوسیطرح جاری و ساری
ہی اور برکات جدید بلطف تازہ نکلتے آتے ہین شعر ہنوز آن ابر رحمت درفشان ست ٭ خم و خمخانہ با مہر و
نشان ست ٭ اور جو کوئی اس سے یہہ سمجھتا ہی کہ عمر کو قدرت زبان عرب پر حاصل تھی اور قرآن
کسیطرح اونسے پڑہا نجاتا تہا حتی کہ بارہ برس مین ایک سورۃ بمشکل سیکھی تو ایسا شخص انسان نہین حیوان
ہی حالانکہ مشتمل ہونا قرآن کا علوم فراوان پر آپکے قول سے ہی نکل سکتا ہی چنانچہ صفحہ پنجاہ و ہفتم مین
آپنے لکہا ہی کہ جناب ولایت مآب مستفسر گشتہ گئے اعلم آرا کہ عین صواب والا لوم حقائق ام الکتاب تہی
سرگرم امر و نہی ہستے انتہی اور ظاہر ہی کہ ام الکتاب لقب سورہ فاتحہ ہی پس جب ایسی سورہ قصیر
حاوی حقائق کثیرہ ہو تو سورۂ بقرہ کہ اطول سور ہی اور شامل ہی علوم وافرہ کما یلوح من تفسیر
فتح العزیز اگر اوسکو کسینے مدت دراز مین با تبیان و اتقان و ادراک ظہر و بطن و حد و مطلع وغیرہ
حاصل کیا تو کیا محل تعجب ہی شعر در بیان آن نباش کہ مضمون نماندہ ست ٭ صد سال میتوان
سخن از زلف یار گفت ٭ قولہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین ہی کہ سال عمر عن ابی واقد ماکان یقرء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ العید و سال عن واقد اللیثی ماکان یقرء رسول اللہ فی الاضحی والفطر
جواب نماز عید سال بہر مین ایکبار ہوتی ہی اور بسبب کثرت اشتغال سال تمام کے ہر کسیکو یاد نہین
رہتا کہ ہمنے کون سورت صلوۃ العیدین مین پڑہی تہی یا عیدگاہ کو کس راہ سے گئے تہے اور کس راہ
سے پہرے اور آنحضرت نماز جمعہ و عیدین مین سور مختلفہ پڑہا کرتے تہے الا ماشاء اللہ پس اگر
عمر نے بشوق اتباع سنت کسی سے ایکبار پوچہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون
سورت پڑہی تہی تو اس سے جہل احکام عیدین لازم نہین آتا اور نہ یہہ کہ عمر نے کبہی نماز عیدین نہین
پڑہی حالانکہ اطلاع جزئیات قول و فعل نبوی پر نسبت ہر کسی کے بسبب حج و مرج و مرض و قرب
و بعد و قلت صحبت و کثرت بغایت عسیر ہی و الا اسکے سنن نبوی مرتبہ متواتر مین ہوتے آدمی کو
نماز پنجگانہ کی سورتین یاد نہین رہتین کہ ہمنے کون سورت کس وقت کس نماز مین پڑہی تہی چہ جا
اوس نماز کی جو سال بہر مین ایکبار پڑہی جاتی ہو ہر شخص کو اپنے نفس سے یہہ تجربہ حاصل ہوتا ہی کہ

کہ بعض اوقات مین بیبیانسے غفلت ہوجاتی تہی اور اگر بالفرض عمرنے بسبب تردوات اعالی اجتہاد
وغزوات وتدابیر قوت اسلام وغیرہ کارخانجات ضروری شریعت کے یاد نرکہا کہ عیدین مین کون سورت
آنحضرت پڑہتے تہے تو بہی کوئی جہت طعن کی معلوم نہین ہوتی اسلیئے کہ نماز پڑہنا فرض ہی اور یاد
رکہنا سو ضرور اتنا کہ کون کون نماز مین کس کس وقت کون کون مہینے کس کس سالین کیا کیا سورتین
پڑہی تہین کچہہ فرض و واجب نہین البتہ بغض و عناد کے علاج نہین **قولہ** حال علم و فضل عثمان کا بہی
عیان ہی کہ مرد بے علم تہا سنی فخر کرتے ہین کہ اونے قرانکو جمع و ترتیب دیا ہی حال آنکہ اوروں نے
اوسکے حکم سے جمع و ترتیب کیا ہی جسطرح اتقان سے اول رسالہ مین مفصل نقل ہوا **جواب** بعد
تسلیم اس روایت کے جو مطاعن بابت جمع قرآن و تحریف فرقان و زیادت و نقصان و حرق و
خرق وغیرہ عثمان پر اہل رفض نے وارد کیئے ہین وہ سب مرفوع مدفوع ہو گئے اور یہہ طعن جمیع
مہاجرین و انصار پر جاری رہی اور افضل اونمین جناب امیر ہین و الا دلیل علم عثمان جمع فرقان کا فی
ہی اور ثبوت اس جمع کا قول مرتضوی اور جمیع اکابر شیعہ سے ثابت کما سبق گو آپکو خبر نہو کہ اجماع
عثمان سمع ابو جہل احبہ علم **قولہ** ملل نحل مین ہی کہ الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیا علی الخصوص وقالوا
بامامتہ الی قولہ شارح مواقف کہتا ہی الامامیۃ کانوا فی الاول علی مذہب ائمتہم ثم اختلفوا آہ اور
جزری مین ہی کہ اول مروج مذہب امامیہ امام رضا ہین اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے
اس مذہب کو رواج دیا اور ابن اثیر نے کہا کہ مجدد مذہب امامیہ کے صدی دوم مین علی بن موسی رضا ہین
انتہی حاصل **جواب** مراد صاحب ملل و نحل وغیرہ کی یہہ ہی کہ امامیہ اپنے مذہب کے ان کو ایسا سمجہتے
ہین اور اونکو ماخذ اپنے مذہب کا جانتے ہین جسطرح علقمہ تابعین ہین اور عبد اللہ بن مسعود صحابی
ہین بانی مبانی مذہب حنفی ہین یا کہتے ہین کہ نافع و زہری قرن تابعین ہین اور عبد اللہ بن عمر
قرن صحابہ مین بانی مبانی مذہب مالک تہے سو لکہنا ان صاحبونکا بطور اعتقاد امامیہ کے ہی کہ یہہ
انکو مجدد و مروج اپنے مذہب کا جانتے ہین نہ یہہ کہ فی الواقع یہہ ایسے تہے حاشا ہم حنفی انکو
مجدد و مروج مذہب کو موافق اعتقاد و زعم تابعین اور مذہب کے صحابہ اور مذہب کا کہتے ہین انکو حجت

حال علم عثمان

[illegible]

قدح کی جانب اہلسنت نہین و لیکن قلم درکف دشمن است **قولہ** ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال
مین یحییٰ ابن تغلب لکہا ہی انہ شیعی صلب لکنہ صدوق فصدقہ لنا وبدعتہ لنہ الخ وقال احمد
بن حنبل و ابن معین و ابو حاتم انہ ثقة وذکرہ ابن عدی وقال انہ کان غالیا فی التشیع ثم قال ان
قیل کیف یحکم بثقة المبتدع مع ان العدالة منافیة للبدعة ماخوذ فی تعریف الثقة الخ **جواب** یہ دلیل
مسروق ہی رسالہ سہم صائب علی حسن شیعی سے اور جواب اسکا ابتدا رسالہ مین گذر چکا ہی معہذا لکہ
مراد تشیع تابعین و تبع تابعین سے اسجگہہ تفضیل تفضیلی بلا تنقیص شیخین ہی اور وجہ اوسکی یہہ
ہی کہ یہہ سب لوگ مہاجرین و انصار تہے کہ ہمراہ جناب امیر جنگ صفین مین لڑے سب قریب آٹہ
سو آدمی کے تہے از انجملہ قریب تین سو آدمی کے شہید ہوئے اوسوقت بعضی لشکری شام وغیرہ
کے نسبت جناب امیر کے بے ادبی کرتے تہے جنکو اہلسنت بہی برا جانتے ہین لہذا یہہ لوگ
اور اونکے تابع اور تابع تابعین مشغول مدح خاتم الخلفا رہتے اور لقب انکا اوسوقت بمقابلہ ان
لوگونکے شیعہ مخلصین شیعہ اولی مقرر تہا چنانچہ حدوث اس قسم خاص تشیع کا کہ مطابق مذہب اہلسنت
ہی سال سی ہفت ہجری مین اتفاق ہوا پس مراد شیعہ سے نسبت اوس زمانہ کے یہی لوگ ہوتے ہین
نہ وہ لوگ جو بالفعل متشیع بنے ہین یعنی رافضی اسیواسطے تاریخ واقدی و استیعاب وغیرہ مین لکہا ہی
کہ فلان من الشیعة او من شیعة علی حالانکہ وہ سنی تہا طرفہ یہہ ہی کہ خود عبارت میزان مین دفع
اس وہم کا موجود ہی لیکن حقتعالے نے آنکہو چشم بینا و گوش شنوا نہین بخشا یعنی قولہ قلنا الغلو
فی التشیع و التشیع بلا غلو کان کثیرا فی التابعین و تبع التابعین مع انہم کلہم کانوا من اہل الدین
و الصدق و الورع فلو رد حدیث ہولاء مع کثرتہم لضاع کثیر من آثار النبوة وہذہ مفسدہ
انتہی ہان اگر تشیع اونکا باعتقاد کذائی اہل رفض حال کے ہو تو اسکو بدلیل ثابت کرو اور جواب
طعن لوسوت نہ کیا پس گویا کہ تسلیم کیا **قولہ** بعضے سنی کہتے ہین کہ گروہ شیعہ کے جنکا ذکر ہمارے
کتابون مین ہے باقی نہ رہا ہے اب جو موجود ہین یہ رافضے ہین اور اکثر تقلید معتزلہ کرتے ہین جواب اسکا یہہ ہی
کہ تاریخ سے ثابت ہی کہ ہر زمانہ مین صدہا شیعہ تھے یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ شیعہ تابعان نقلین

منقرض ہو گئے رافضی قول نہ شیعہ کا ہی الی قولہ معتزلہ اکثر مسائل مین تابع شیعہ ہین کیونکہ وہ
شاگرد ابی ہاشم بن محمد حنیفہ ہین اور اکثر کلام ابی ہاشم کا حدیث امیر المومنین سے مطابق ہی پس
شیعہ ہی جسکو سنیون نے برعکس سمجھا ہی جواب کتب اہلسنت موجود ہین خصوصا جنکے نام آپنے
فہرست مین بطور خود لکھے ہین مشہور ہین اونمین جہان کہین یہہ قول بعضی سنیونکا لکھا ہو
بتلاؤ ورنہ جھوٹ بولنا گوہ کھانا برابر ہی سنی یہہ بات کیونکر کہہ سکتے ہین کہ شیعہ اولی ختم
ہو گئے اسلیے کہ جبتک وجود اہلسنت کا عالم مین باقی ہی اوسوقت تک شیعہ اولی کہ خاص یہی لوگ
ہین موجود ہین مگر اب انہون نے اس لقب کو بسبب احتمال روافض کے ترک کر دیا ہی اور شیعہ
امامیہ کا لقب مبارک روافض بے وجہ نہی اسلیے کہ علماء متبحرین انکی نے تصریح کی ہی چنانچہ
کلام شیخ اسبا بھی منتہی الکلام مین موجود ہی اور مختصر سند بالفعل یہی کافی ہی کہ شیعہ
رابع امامیہ نے بجواب صاحب نواقض لکھا ہی تسع انا قدر انیا صاحب النواقض حین کونہ فی دار
الروافض لخوانین قزلباش ساجدا ولادی عجل عابدا اور تیسر شوشتری مفتری نے ترجمہ مصائب
پدر اپنی مین یہہ عبارت لکھی ہی آنکہ دیدہ ام صاحب نواقض را در دیار روافض کہ خوانین قزلباش
را ساجد بود و اولادی عجل را عابد انتہی بلفظہ اور صاحب مجمع البحرین و مطلع النیرین نے لکھا ہی کہ فی
الحدیث ذکر الرافضة والرافضی وہم فرقة من الشیعة رفضوا زید بن علی علیہما السلام حین نہاہم
عن الطعن فی الصحابة فلما عرفوا مقالته وانه لا یتبری عن الشیخین رفضوه ثم استعملوا ہذا اللقب فی
کل من غلا فی ہذا المذہب واجاز الطعن فی الصحابة انتہی اور جلال جا بتا اثنا عشریہ کا لعن
طعن صحابہ کو ظاہر ہی پس یہ لقب بے شبہہ انکا ہی اور جب آپکو اقرار ہی کہ معتزلہ تلامیذ ابی ہاشم
ہین اور کلام ابی ہاشم مطابق مذہب شیعہ ہی تو معتزلہ بالضرور موافق شیعہ ہوئے اب خواہ تم
اونسے مستفید ہون یا وہ اپنے لفظ ہو گئے سگ زرد برادر شغال دونو ایک ہی چیز ہین قولہ
تابعان علی معروف بشیعہ تھے اور بعضی شیعہ کے گروہ ہین اور یہہ لفظ قرآن و حدیث مین کئی جگہ
ہی قولہ تعالی وان من شیعته لابراہیم اور حدیث طبرانی مین ہی وشیعتنا یمینا و شمالنا

فریق ثانی انکو شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تہے معاویہ نے جناب امیر سے محاربہ کرکے اپنے گروہ
کا لقب سنت و جماعت رکہا مراد سنت سے سنت لعن مرتضوی جماعت سے جماعت بنی امیہ ہی جب دولت
عباسیہ ہوئی سنیون نے اس لقب کے اور معنی کہے کہ مراد سنت سے سنت نبی اور جماعت سے جماعت
اصحاب ہی سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ جب ۴۱ھ مین معاویہ و امام حسن سے صلح ہوئی معاویہ
نے نام اوس سال کا جماعت کہا اور صواعق مین ہی کہ سنہ ۶۱ ہجری مین جب امام حسین شہید ہوگئے
یزید نے نام اوس سال کا سنت کہا تو فصل الامر مین ترکیب ہوا ہی اس لقب کی یہان سے نکلی ہی
انتہی حاصل جواب یا شیخ ملقب ہونے تابعان علی کا بشیعہ گذر چکا اور لفظ قرآن ان من
شیعتہ لیکن جو آپنے قرآنکو بیاض عثمانی سمجہکر ناظرہ بہی نہین پڑہا اسلیئے نہ صحت لفظ ہی
اور نہ بقیہ آیات جنمین ذم شیعہ ہی یاد ہین ع حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء قال تعالے
الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا وقال تعالے ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا
آیت اول سے حال دنیا کا معلوم ہوا اور آیۃ ثانی سے حال آخرت شیعہ کا فافہم سبحان اللہ
حرف مطلب آپ اوڑائین اور تہمت سنیون پر ہو اور زیادتی ضمیر قرآن مین آپ کرین اور طوفان
بیچارے عثمان پر لگائین شاید حرف فا انہ قرآن مرتضوی مین ہی کہ موافق نزول وحی ہی ہوگا اگرچہ
عرب غیر مستقیم ہو جسطرح حدیث طبرانی باتفاق محدثین باطل و موضوع ہی والا دینتہ ہو
بیان کرو اور عمل امامیہ کا قرآن پر لفظاً و معنیً جسطرح ہی روشن تر از روشن بیان ہی اور شیعہ
ابوبکر و عمر کو معلوم نہین کونسی تاریخ اہلسنت سے آپ ثابت کرینگے اسلیئے کہ وجود اس لقب کا
زمانہ شیخین مین تو خود مستحیل و غیر واقع ہی کہ صریح دال تہا انشقاق مرتضوی پر اور مخالف تقیہ ہی
اور زمانہ جناب امیر مین اوسکی حاجت تہی کہ سب بقیہ مہاجرین و انصار بہی کا با مرتضوی تہے
اور ملقب بشیعہ علی اور جو مخالف تہے وہ آپکے نزدیک گروہ معاویہ تہے تو اونکو شیعہ معاویہ لقب دینا
مناسب تہا نہ شیعہ ابوبکر و عمر اور وجہ تسمیہ اہلسنت و جماعت آپنے بیان کی قطع نظر اسکے کہ تواریخ
اوسکی تکذیب ہین اور تاریخ الخلفا و صواعق وغیرہ سے بہی وجہ مذکور اس تلقب مشہور ہونیکے لیئے پایا

نہیں محض انکا اجتہاد بنا بر اتفاق تسمیہ سال باہم سنت یا جماعت ہی حالانکہ یہہ لقب جناب
امیر علیہ السلام کا ہی ابو جعفر طوسی نے جامع الاخبار مین لکھا ہی کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ حیف ہی کہ انکو عداوت اہلبیت مین قول یزید وغیرہ
یزید یاد رہا اور حدیث نبوی مروی طوسی یاد نرہی اسیطرح نہج البلاغۃ مین بہی قول حضرت امیر
بمقابلہ معاویہ کہ الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا وغضب من خالفہا اور نیز فرمایا الزموا السواد الاعظم
فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذۃ من الغنم للذئب
اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک ملقب ہونا اہلسنت و جماعت کا باین لقب بزبان نبوی و مرتضوی سے
دوسرے باطل ہونا مذہب شیعہ کا کہ الامر بالشئی نہی عن ضدہ جبکہ ہر جگہ جناب امیر تاکید بلیغ اتباع
جماعت کرین اور شاذ و فارق جماعت کو حصہ شیطان فرماوین تو بے شبہ اہل رفض شیعہ شیطان
حتی کہ یہہ لفظ مبارک زبان مرتضوی پر بہی گذری ہی بمقابلہ اتباع ابن سبا یہودی کہ دیکہیں یا شیعۃ
الشیطان یہہ کرامت حضرت امیر ہی کہ منتہا مذہب شیعہ طرف شیطان الطاق کے ہی اور بنا
اوسکی معلم الملکوت شیطان شہرۂ آفاق سے ہی کہ استاد خاص ابن سبا تہا غرضکہ بدایت و نہایت دو
مین شیطانیت فوت نہیں ہوئی وَمَن یَکُنِ الشَّیطَانُ لَهُ قَرِینًا فَسَاءَ قَرِینًا حسب یہہ بات کہ اگر اول
شیعہ علی ہین تو پہر انہون نے اس لقب کیون چہوڑا سو وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ جب لقب بسبب
انتحال منتحلین و دخول مبطلین مخصوص باہل رفض و اباحت و زندقہ ہو گیا اور اسیکے غالبہ فرق شیعہ سے
شہیر گیا جسطرح لفظ مومن ساتہہ جولاہہ کے اور لفظ متقی ساتہہ تصدق خوار کے اور لفظ سیدی ساتہہ
حبشی کے اور لفظ حلال خور ساتہہ نجاست کش کے بنا برعلیہ یہہ لقب اہل سنت و جماعت سے منزہ
ہو گیا اب اگر سنی اس لقب سے احتراز کرین تو کیہ وجہ نہین کیونکہ موہم خساست و نجاست ہی اور
اہلسنت و جماعت کا واسطے امتیاز حق کے باطل سے مقرر ہوا کیونکہ غلات و روافض زیدیہ وا
وغیرہ تابعان ابن سبا یہودی کما اقر حسین علیخان انکو شیعہ کہتے ہین اور مصدر سوء اعتقاد
وعمل ہوتے ہین بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قولہ تیسرے وہ لوگ جنہون نے کسی کی طرفداری

نکی اور یہ ایک قسم خوارج سے ہین اگرچہ ظاہر مین اعانت معاویہ کی نکی لیکن باطن مین معاویہ تہے
الخ **جواب** پانچ اسکا گذر چکا کہ جناب امیر نے انکو معذور رکہا اور فرمایا قصدوا عن الباطل **قولہ**
ابوحنیفہ دشمنون اہلبیت کا دوست تہا **جواب** پانچ اسکا آویگا مہذا رسالہ انوار بدیہ مین کہ
کتب طائفہ سے ہی لکہا ہی کہ ابوحنیفہ ربیب امام جعفر صادق علیہ السلام تہے اور نسبت فرزندی کی
ساتہہ اونکے رکہتے تہے یہانتک کہ خضر بن محمد بن علی خازن مشہد مقدس نے تلمیذ و ربیب ہونا
ابوحنیفہ کا اخبار مستفیضہ مشہورہ مین شمار کیا ہی پس با وجود ان خصوصیات کے دوستی ابوحنیفہ کی
ساتہہ دشمنان اہلبیت کے بغایت بعید ہی **قولہ** اول خدمت امام جعفر صادق مین دو سال تک تحصیل کی
مرد ذہین تہا احادیث و مسائل شرعیہ مین اپنی عقل کو دخل دیکر تاویل بتسویل کرتا تہا **جواب** تلمذ ابوحنیفہ
کا ائمہ اہلبیت سے باقرار محدثین شیعہ مثل محمد تقی در لوامع و باقر مجلسی در تذکرہ وغیرہ فی غیرہ اور
حاصل ہونا اجازت اجتہاد و فتوی کا واسطے اونکے پیشگاہ ائمہ ہدی سے بخوبی ثابت ہی چنانچہ ابوحنیفہ
کہا کرتے تہے کہ لولا السنتان لہلک النعمان اور جواب بتسویل کا آویگا **قولہ** امام نے فرمایا کہ تو
ہمارے جد کے احادیث مین تاویل کرکے معنی اور سکے اور طرح پر دیدہ لوگونکے بیان کرتا ہی
نعمان نے انکار کیا امام نے فرمایا کہ اگر تو پھر اسطرح کریگا تو ہم تجہکو عقوبت کرینگے **جواب** یہہ حکایت
محمد بن نعمان ملقب شیطان الطاق کی ہی نہ نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کے کیونکہ یہہ لوگ بسبب بے علمی کے
عبارات ائمہ کو نہ سمجہتے تہے پس ترتیب کرنا قیاس صحیح شرعی کا انسے ممکن نہ تہا اسلیے ائمہ نے انکو
قیاس سے منع فرمایا اور ابوحنیفہ وغیرہ کو بملاحظہ کثرت علم و قوت اجتہاد اجازت قیاس دی ہی چنانکہ
کتب حنفیہ اور رسائل فضائل اہلبیت مین اجازت صادق علیہ السلام کی ابوحنیفہ کو واسطے قیاس کے
مصرح ہی چنانچہ اسی جگہہ سے مجتہد کوفہ مہذ نے کہا ہی کہ حنفیہ اعلم اند بمذہب ابوحنیفہ انتہی
روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسنادہ الی البختری قال دخل ابوحنیفہ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام
فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا
لکل ملہوف وغیاثا لکل مہموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی واضح الطریق اذا

تحجب وافلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الرابعیان بک الطریق انتہی اور شرح تجرید علی بن
کہ ایکبار ابو حنیفہ مسجد الحرام مین بیٹھے تھے اور بہت لوگ اونکو گھیرے ہوئے مسائل پوچھتے تھے
وہ اونکا جواب دیتے تھے اتنے مین جعفر صادق علیہ السلام آئے ابو حنیفہ کو معلوم ہوا کہ امام تشریف لائے
ہین یہہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور کہا یا ابن رسول اللہ اگر مین پہلے سے جانتا تو نہ بیٹھا کہ آپ دیکھتے
مجکو خدا کہ مین بیٹھا ہون اور تم کھڑے ہو فرمایا بیٹھو ای حنیفہ اور جواب دو لوگونکو کہ اسیطرح پایا ہے
اپنے باپ دادا آؤون کو **قولہ** نعمان پاس منصور دوانقی یا ہارون رشید کے گیا اور موافق ہوگیا مگر
کہ دشمن آل نبی تھے اور چاہتے تھے کہ لوگ طرف اونکے رجوع کرین اور اونکی مجلس مین جمع ہون
ابو حنیفہ کی تکریم کی اور ایسا کیا کہ خلاف طریقہ ائمہ کے احکام شرع جاری کرو کہ موجب ہماری
قوت کا ہو **جواب** موافق ہونا ابو حنیفہ کا ساتھہ عباسیہ کے غلط ہی اسلئے کہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں
لکھا ہی کہ ابو حنیفہ مقدمہ منصور مین اور امثال منصور مین خلفاء بنی امیہ و عباسیہ سے کہتے تھے کہ
اگر یہہ لوگ مسجد بناوین اور مجکو حکم کرین کہ اوسکے اجر کو گنون البتہ مین مانون کیونکہ یہہ فاسق
ہین اور فاسق اہلیت امامت کے نہین رکھتا یہانتک کہ منصور نے اسکو بسبب ان باتونکے نظر بند کرا کر
قید کیا الی آخر القصہ اور نیز مجلسی نے بھی اقرار کیا ہی کہ ابو حنیفہ عہد خلفاء عباسیہ مین سامنا اونکے
برملا تیان کیا کرتے تھے یہانتک کہ انکو قید کیا اور حقیقی سر پرستی اہلبیت کی اہلسنت یا اثنا
عشریہ اوسکی شیعہ عمل مین نہین آئی انتہی اور دشمنی عباسیہ کی ساتھہ آل نبی کے غیر مسلم ہی
کیونکہ قاضی نے مجالس مین لکھا ہی کہ منصور دوانقی در مقاسیہ اور از خوف زوال ملک
نمود اظہار تشیع قولاً و فعلاً می نمود انتہی اور در فوکرہ ہارون مین لکھا ہی کہ از افاضل آل عباس بود
و در عقیدہ تشیع راسخ و از نصرت آن مذہب مسرور می بود انتہی اور حال مامون مین لکھا ہی کہ
روزے مامون با اصحاب خود گفت میدانید کہ مذہب تشیع از کہ آموختہ ام گفتند نہ گفت از پدرم
ہارون رشید انتہی موضع الحاجۃ پس شیعہ یہہ بات کب ممکن ہی کہ سرپرستی اہلسنت
کرین اور کتب رد و قدح مذہب تشیع تالیف کروادین **قولہ** نعمان نے کتنی کتابین بنائین

[illegible]

[illegible]

اودمین امامت بنی فاطمہ کی لکھی اور روایات صحیحہ وفتاوی ائمہ کو بالعکس کیا اور تعریف بنی عباس و بنی امیہ و معاویہ کی اور مذمت لعن یزید کی اور امثال ان اقوال کے درج کیے مگر خلفاء عباسیہ نے مفید اپنا جانکر تمام قلمرو مین اوسکو مشہور کیا **جواب** تالیف کرنا ابو حنیفہ کا کتب کو مخالف کتب و اخبار مستفیضہ ہی اسلئے کہ اول سب سے اسلام مین تصنیف امام مالک کی ہی کہ موطا شریف لکھی اور ریہ متاخرین ابو حنیفہ سے اسی جہت سے انتساب فقہ اکبر کو بہی طرف اونکے اکثر محققین صحیح نہین جانتے معہذا او سمین نفی امامت بنی فاطمہ و مدح بنی امیہ وغیرہ کی مرقوم نہین لیس یہہ دعوی جس کتاب سے منقول ہوا اوسکا نشان دینا ضرور ہے حالانکہ بصورت شہرت دینے عباسیہ کے اون کتب کو اپنی قلمرو مین چاہیے تہا کہ بسبب کثرت شہرت کے آج صدہا نسخے اونکے میسر آتے حالانکہ بعض نسخے بہی مسموع نہین ہوئے چہ جائے تیسر کی خصوصاً جس صورت مین کہ شیعے دشمن در پی رسوائی ابو حنیفہ ہون معدوم ہونا کتب مذکور کا نہایت مستبعد ہی قاضی شوستری نے اپنی مصائب مین لکہا ہی قال صاحب الکشاف فی تفسیر قولہ تعالی لاینال عہدی الظالمین ان اباحنیفۃ کان یفتی سرا بوجوب نصرۃ زید بن علی بن الحسین وحمل المال الیہ والخروج معہ علی اللص المتغلب المتسمی بالامام والخلیفۃ کالدوانقی واشباہہ حتی قالت لہ امراۃ اشرت الی ابنی بالخروج مع ابراہیم وقد قتل فقال لیتنی کنت مکان ابنک انتہی کہو اسکا نام امامت بنی فاطمہ و مدح عباسیہ ہی یا اور کسی چیز کا نام **قولہ** کہتے ہین جس زمانہ مین کہ نعمان کتابین مسائل کی بناتا تہا ایکدن ہارون نکو لکہا کہ سینے موافق تمہارے ایما کے مسائل ائمہ کو معکوس کیا لیکن معلوم نہین کہ امام سجدہ مین آنکہہ بند رکہتے ہین یا کہلی اسبات کو دریافت کر لینا **جواب** تمنے اگرچہ نام نعمان کا مکرر سہ کرر اسجگہہ بطور تشنیع لکہا ہی لیکن بہرحال مجتہدین نعمانکو اسی تقریب سے حیلہ ذکر بات لگا ہی اعدو ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو المسک ما کررتہ یتضوع اس لفظ سے کہ کہتے ہین معلوم ہوا کہ یہہ نقل کسی کتاب سے منقول نہین افواہی بازاری خبر ہی سو ایسے استدلال محل الزام مین حجت نہین ہوا کرتے معہذا جب ابو حنیفہ کو خلاف ائمہ ہدی مین اسقدر مبالغہ ہی کہ ادنی ادنی جزئیات مین قصد مخالفت ہی تو آپ سمجہلو اونکے دو چار ہی مسئلے خلاف ائمہ کتب حنفیہ تا مشایخ

قوله خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو مسائل مختلف کیے ہین گنتی اونکی کئی سو تک پہنچتی ہی **جواب**
تم پندو للوصی منجملہ ان چند صد مسائل کے پچاس ساٹہہ ہی مسئلے مختلف مخالف ائمہ ہی کتب جنکے
نشان دو آخر با وجود اس شہرت تمام کے کہ عباسیہ نے اون کتب کو تمام قلمرو اپنی مین کہ عرب و عجم ہی
پہیلایا غایت سمجھانا اونکا محالات عقلیہ سے ہی ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین **قوله** کتاب الحیل نصر ابن
شمیل مین ہی کہ امام شافعی کہتا ہی کہ ابو حنیفہ نے تین سو تیس مسئلے ایسے قیاس فاسد سے لکہے ہین کہ سب
کفر ہین اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی کہ ابو حنیفہ نے چار سو حدیث کو اپنے قیاس سے رد
کر کے خلاف حکم خدا فتوی دیا **جواب** یہہ دونو روایت مسروق ہین رسالہ تحفۃ الشیعہ سے
روایت زمخشری معتزلی اہلسنت پر حجت نہین اور کتاب الحیل غیر مشہور اور مجہول الاحوال ہی
سوا ان دونو روایت مین صرف ابو حنیفہ لکہا ہی نہ نعمان بن ثابت اور اس کنیت کے کئی شخص گذرے
ہین اونمین ایک یہہ تہا جسپر یہہ طعن وارد ہی اور شافعی شاگرد محمد بن حسن تلمیذ ابو حنیفہ ہین
اونسے صدور ایسے کلام بد فرجام کا محال ہی بلکہ قول مشہور مستفیض اونکا حق امام مین یہہ ہی
کہ الناس کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ اور خضر بن علی مشہدی شیعی نے توضیح الانور فی الحجج الواردۃ
لدفع شبہ الاعور مین مدح ابو حنیفہ کا اقرار اظہار کیا ہی اور اگر فرض کرین کہ یہہ ابو حنیفہ وہی ہین
جنکا نام نعمان ہی تو وہ صدہا مسائل کفر خلاف حکم اللہ آخر کیا ہوے تم صدہا مین سے پچاس
بیس ہی بسند نعمان کے مخالف حدیث و قرآن کتب حنفیہ سے نکالدو ہم سب کو مان لینگے **قوله**
مین کہتا ہون کہ مقدمہ رفع یدین فی الصلوۃ مین چند حدیث متواتر صحیح بخاری مین لکہی ہین لیکن
ابو حنیفہ نے اونکو منظور نرکہکر بالعکس اوسکے فتوی دیا تا خلاف ائمہ ہو **جواب** اگر تم تواریخ کالات
و دیگر علم تاریخ مین بڑا دخل ہی ابو حنیفہ سن ہشتاد ہجری مین پیدا ہوے اور سال یکصد و پنجاہ مین
انتقال کیا چنانچہ آپنے صفحہ چہارم مین لکہا ہی اور جب چونتیس سال اونکی وفات پر گذرے
اوسوقت امام بخاری سال یکصد و نود و چہار مین پیدا ہوے اور سال دو صد و پنجاہ ہجری مین وفات
پائی اونکے وقتمین صحیح بخاری کہان تہی جو اونہون نے احادیث رفع الیدین بخاری کو منظور نفرمایا

ذکر سن پیدائش و وفات امام ابوحنیفہ و امام بخاری

شعر چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسًا و ناولہا۔ حالانکہ اول التصنیف علم
حدیث مین امام مالک نے کی ہی یعنی موطا شریف سو وہ بہی متاخر ہین ابو حنیفہ سے ہان ابو حنیفہ کو علم ما کان
و ما یکون حاصل تہا ورنہ ضرور ان احادیث کو منظور فرماتے جسطرح متاخرین حنفیہ نے منظور فرمایا ہی
معہذا یہہ احادیث متواتر نہین آپ ہر جگہہ ہر بات کو متواتر کہدیتے ہین للہ ایکبار تعریف متواتر کی برائے
جوجہی تہا دیجیے کہ آپکی اصطلاح مین کس قماش کا نام ہی علاوہ اسکے رفع الیدین مین احادیث رفع
و عدم رفع دونو وارد ہین جسکے نزدیک جو حدیث ثابت ہوئی اوسنے مطابق اوسکے عمل کیا چنانچہ
امام کو عدم رفع معلوم ہوا وہ قائل اسکے ہوئے شافعی کے نزدیک رفع ثبوت کو پہونچا وہ قائل رفع
ہوئے متاخرین کو رفع و عدم رفع دونو پہونچا اونہون نے تطبیق دی کہ کبہی رفع کرے اور کبہی نکرے
چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ و شرح مسلم ملک العلما و شرح سفر السعادت سے ظاہر ہی **قولہ** مع الدہ سے
زبان بند کرکے فتوی دیا کہ جب نام علی کا لین علیہ السلام نکہین رضی اللہ عنہ یا کرم اللہ وجہہ
کہا کرین **جواب** یہہ فتوی جس کتاب مین لکہا ہو نشان دو کتب قدیمہ مشائخ اہلسنت کہ متاخر ہین
ابو حنیفہ سے مملو ہین بلفظ سلام اللہ علیہم و علیہم السلام سے حق اہلبیت مین آپ بہی اگر کوئی
جناب امیر بلکہ ساری ائمہ ہدی کو اس لفظ سے یاد کرے کوئی حنفی مانع نہین چنانچہ اسی جہت سے
زبان صاحب تحفہ و شوکت عمریہ و صاحب منتہی الکلام و غیرہم پر یہہ لفظ بحق ائمہ برحق بے
تکلف جاری ہی خاصۃً زبان اس مخلص نیاز مند سامی پر باوجودیکہ حنفی مذہب ہی لیکن متاخرین نے
واسطے امتیاز انبیاء کے دوسرون سے نہ بنا بر عداوت اہلبیت یہہ لکہا ہی کہ صلوٰۃ و سلام خاص
ہی ساتہہ انبیاء علیہم السلام کے اور غیر انبیاء پر بالاستقلال کہنا نچاہیے اور اسمین کوئی وجہ
تخصیص ابو حنیفہ کی ساتہہ اس فتوی کے اور موجب طعن کا اس بابت معلوم نہین ہوتا اسلیے کہ سارے
مقلدین ائمہ اربعہ اسپر متفق ہین معہذا اگر بہ تبعیت و شمول کہین تو عند الجمہور جائز ہی بلا خلاف
کقولنا اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم اور وجہ یاد کرنے صحابہ کی ساتہہ رضی اللہ عنہ کے یہہ ہی
کہ حق تعالی نے قرآن مین خود انکو اس لفظ سے یاد فرمایا ہی کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کہیں قرآنی

[illegible]

یہی ہی کہ جسطرح بموجب نص صلوا علیہ وسلموا تسلیما انبیاء کو بصلوۃ وسلام یاد کرتے ہین اگر ائمہ کو
یاد کرین اور حضرت امیر بشمول داخل صحابہ ہین اور باوجود ابوتراب ہونیکے کریم الوجہین اگر اونکو
حضرت رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ کہ مشعر رضا وکرامت ہی یاد کیا تو اسمین کیا عیب ہی نعوذ باللہ
من سوء الفہم اسیطرح علماء کو بلحاظ رحمت ومشائخ کو بلحاظ تقدیس اور امراء مومنین کو بلحاظ امارت
یاد کرتے ہین بنظر مناسبت حال واعمال والعلم عند اللہ اعلم بالصواب **قولہ** اور یہی فتوی ہی کہ ائمہ
حسنین وفاطمہ زہرا معصوم نہین صرف اتنا کہا ہی کہ محبت اہلبیت کی جزو ایمان ہی اور یہہ
اسلیے کہا کہ عائشہ وحفصہ وغیرہ ازواج کو اہلبیت مین گنا ہی **جواب** اس تقریر سے ظاہر ہی
کہ یہہ فتوی ابو حنیفہ نے دیا ہی نہ شافعی ومالک واحمد نے سوا اول معصوم ہونا انکا اقوال ائمہ
ثلاثہ سے ثابت کیجیے پہر ابو حنیفہ پر طعن ہما لانکہ وہ اہلسنت کا یہی عقیدہ ہی کہ اہلبیت معصوم
نہین اور ازواج نبی داخل اہلبیت ہین کما مر اور یہہ عقیدہ سنجیدہ حنیفہ کا ملزم الاتباع ہی
کہ بقول آپکے ہم کلام نبی روحی ہی ذخیرہ کتب امامیہ سے ماخوذ ہی رہی محبت ابو حنیفہ سادات کی
سو بیان اوسکا بطریق نمونہ کے یہہ ہی کہ باجماع مورخین طرفین ثابت ہی کہ جب زید بن علی نے
مروانیون پر خروج کیا ابو حنیفہ نے بارہ ہزار دینار سرخ سے اونکی مدد کی اور کوفہ مین مناقب
ومدائح اہلبیت بیان کرنا شروع کیا کہ اسنا مین نصرت زید بن علی کی موجب نصرت دین اسلام
ہی چنانچہ ابو حنیفہ اسی بابت عہد منصور دوانقی عباسی مین قید ہوگئے بلکہ منصور نے انکو زہر سے
شہید کیا اسی بات پر کہ اہلبیت سے کمال رسوخ رکہتے تہے جب بعد سے اہل نواح خراسان و
سیستان مین منصور پر خروج کیا اونہون نے لوگونکو تحریص کی متابعت اہلبیت زید پر اور
ہارون رشید انکو قاضی کرتا تہا انہون نے قبول نکیا یہانتک کہ اونکے کوڑے مارے اور وجہ
عدم قبول کی یہہ تہی کہ سادات اوس ضلع مین بہت تہے انہون نے کہا کہ مین عجمی ہوکر اہلبیت مرسل
عربی پر حکمرانی نہین کرونگا کہ سزا وار ہی اسیطرح انکے ہمسائگی مین ایک شخص حروری مذہب
رہتا تہا نہایت غالی ناصبی اور حضرت امیر کو کافر جانتا تہا ابو حنیفہ نے ہر چند اوسکو سمجہایا نصیحت کی

محبتی ابو حنیفہ با ال بیت

حکایت شخص حروری در صحبت ابو حنیفہ

اوسنے ایک سنی آخذ نیز کی ملاقات کردی بعد چند روز کے ایکدن او سیکے پاس گئے اور کہا کہ ایک
شخص نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہی واسطے پیغام نسبت دختر تیری کے اوسنے حال پوچھا انہون نے کہا
دولت حشمت مال منال اخلاق وخصال حسب نسب سب درست ہی لیکن ایک عیب ہی کہ یہودی ہی وہ
شخص نہایت خفا ہوا اور کہا تم عجب مرد آدمی ہو کہ مرد مسلمانکو تکلیف نسبت کرنے دختر کی ساتھ
یہودی کے دیتے ہو اتنا نہین سمجہتے کہ لڑکی مسلمانکی یہودیکو نہین پہنچتی ابو حنیفہؓ نے آہستہ کہا کہ خواجہ صاحب
اتنا خفا مت ہوجیے جو امیر المومنین علی مرتضی کو کافر کہا اسنے یہ نہ سمجھا کہ جب دختر پیغمبر کا فر کو
پہنچی تو اگر دختر حروری یہودیکو پہنچی کیا ڈر ہی حروری سخت پشیمان ہوا اور اپنے مذہب سے
توبہ کی اسیطرح مناظرات انکے سات قدماء شیعہ کے مثل ہشام بن الحکم ومحمد بن نعمان ومحمد بن مسلم
وغیرہ تواریخ مین مضبوط ہین یہانتک کہ علمائے شیعہ نے اہلسنت پر طعن کی کہ انکے ائمہ قصد الزام
دہی ائمہ کے کرتے تہے اور اوسکا جواب صاحب تحفہ نے باب مکائد مین بوجہ خوب کہا ہی جسکو
آپنے سابق مین واسطے الزام ناحق اہلسنت کے بالعکس نقل کیا ہی کہ شیطان الطاق وغیرہ انکو
الزام دیتے تہے حالانکہ آپکو بہی مثل جمہور شیعہ کے اقرار ہی کہ ابو حنیفہ ذکی ذہین تہے غبی اور
ذہین غالب ہوتا ہی مناظرہ مین نہ الزام خوردہ حلیۃ المتقین مین ہی کہ جعفر صادقؑ نے ابو حنیفہ سے
فرمایا کہ پیٹ بہر کے نکہایا کرو چنانچہ بہر اونہون نے نکہایا یہانتک کہ انتقال ہوا الغرض جیسا
حال محبت ابو حنیفہ کا سات اہلبیت کے تہا اسیطرح حال انکے شاگردونکا بہی تہا یہانتک کہ جب
امام موسی کاظم کو خلیفہ عہد نے محبوس کیا تو اوسوقت بہی قاضی ابو یوسف ومحمد بن شیبانی حبس مین
اونکے پاس جایا کرتے اور زیارت واستفادہ سے مشرف ہوتے بخلاف روات شیعہ کے کہ بخوف
عباسیہ انہون نے جانا آنا ترک کر دیا تہا اور اپنے طرف سے مسائل بنا بنا کے اور منسوب بائمہ ہدی
کرکے خلق کو گمراہ کیا کرتے تہے جیسے ہشامین وشیطان الطاق وغیرہ بالجملہ جنکی مودت وا لفت
کتب شیعہ سے اسطرح ثابت ہو اونکو تہمت بغض آل پاک لگانا بدنامی کا ٹوکرا سر پر اوٹہانا ہی
سارے اہلسنت محبت اہل بیت کو کل ایمان کہتے ہین **قولہ** ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین لکہا ہی

ان جمعا الفقراء علی طعن ابی حنیفۃ **جواب** نام کتاب کا الدر المنتظم ہی نہ کتاب المنتظم اور اوسمین یہہ قول
موجود نہین رجال بدایونی نے تحفۃ الشیعہ مین صرف اوسکو طرف ابن جوزی کے نسبت کیا ہی
سو روایت شیعی دلیل نہین طرفہ یہہ ہی کہ عبارت غلط اور وجہ طعن مخفی **قولہ** رسالۂ غزالی طعن ابو
حنیفہ مین مشہور ہی **جواب** یہہ شہرت امامیہ مین ہوگی نہ اہلسنت مین اسلیئے کہ احیاء العلوم
غزالی موجود ہی اوسمین مناقب ابو حنیفہ کو بکمال بسط و شرح لکھا ہی بہر وجہ تالیف رسالۂ طعن کا
کیا ہی لیکن یہہ کہدے کہ غزالی مذکور دوسرا شخص معتزلی ہی اور یہہ ابو حنیفہ عامری ہی کوئی
قولہ قال ابو حامد الغزالی فی آخر کتاب المنخول الخ **جواب** یہہ کتاب محمود غزالی معتزلی کی ہی نہ
امام ابو حامد حجۃ الاسلام غزالی کی چنانچہ خود غزالی نے اوسکے تالیف سے انکار کیا ہی معہذا
یہہ مطاعن غزالی معتزلی ہی حق مین ابو حنیفہ کوفی کے نہین بلکہ ابو حنیفہ بنی عامری البصری کے
حق مین ہی ملا صبیر ملا صادق نے تافی شرح کلینی مین لکھا ہی کہ یہہ ابو حنیفہ ایک شخص تھا بنی
عامر مین کہ بعض دہات بصرہ مین رہا کرتا تھا اور فقہ کو اچھی طرح نجانتا تھا لیکن اجتہاد کرتا تھا
انتہی سو مجموع تشنیعات غزالی رجیلانی و قاضی عضد اوسکے حق مین ہین نہ ابو حنیفہ کوفی کے
بابجین رسن اوستی خلافہ فعلیہ البیان و علینا ردہ بالبرہان **قولہ** مالک کہتا ہی کہ ضرر ابو حنیفہ
کا امت محمد مین زیادہ شیطان سے ہی ابن مہدی کہتا ہی کہ کوئی فتنہ اسلام مین کمتر فتنۂ دجال
سے رائے ابو حنیفہ سے نہین مشہور ہی **جواب** مالک و ابن مہدی دونو رجال شیعہ مین ہین اور
روایت شیعی سے ہر جگہہ الزام اہلسنت قصد کرنا بیحیائی سے بے نہایت ہی معہذا صاحب قاموس
نے لکھا ہی ابو حنیفہ کنیۃ عشرین من الفقہاء اشہرہم امام الفقہاء نعمان انتہی فرمائیے اوسکی
کیا دلیل ہی کہ یہہ ابو حنیفہ امام اہلسنت مین لا غیر اشتراک اسماء و کنی سے ابتک دہوکا دیا
شیعہ کا لگیا **قولہ** ہدایہ مین لکھا ہی کہ شراب جو جوش دی ہوئی طیب طاہر حلال ہی بلکہ کافی حاشیہ
ہدایہ مین تصریح کی ہی کہ مذہب شیخین کا یہی ہی کہ خمر عبارت ہی خام سے اور سوائے آب انگور
آتش نادیدہ ہر مسکر حلال ہی اگرچہ مثل خمر کے اشتداد و غلیان و قعت لاوے **جواب** شاید

مراد ہدایہ و کافی سے کتب امامیہ ہین نہ اہلسنت اسلیے کہ یہہ تقریریان دونون مین بعینہ موجود نہین
موضع کو معین کرو جواب ۲ آور رسالے اگلے پچھلون نے کہا ہی کہ جو چیز نشہ لاتی ہو وہ خمر ہی انگور کا رس
ہو یا اور کوئی چیز اور قلیل و کثیر اوسکا مثل شراب کے حرام ہی اور اس مقدمہ مین بہت احادیث وارد
ہین اور اباحت ماسوائے خمر کے جیسے اور مشروبات جب کہ نشہ ور انہون نزدیک حنفیہ کے اوس وقت
ہی کہ مقصود اوسکے استعمال سے حصول قوت عبادت ہو نہ قصد لہو و لعب ورنہ حرام ہی بالاجماع
معہذا یہہ قول بہی غیر مفتی بہ ہی اور رجوع ابوحنیفہ کا اوس سے ثابت ہی اور ابو یوسف کہتے ہین
کہ اگر فسق و فجور و لہو کے لیئے پیئے تو کم و بیش اوسکا سب حرام ہی اور وہان بیٹہنا حرام ہی
اور اوسکی طرف جانا حرام ہی بالجملہ باوجود اس کے طعن حلت شراب بطرف شیخین و حنفیہ کے کرنا دلیل
کمال عقل ہی فتعصر وان سلم الانسان من سوء نفسہ فمن سوء ظن المدعی لیس لیسلم طرفہ یہہ
ہی کہ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی و جعفی و ابن عقیل نے علمائے شیعہ سے نص کی ہی طہارت
خمر پر حالانکہ نجاست خمر بکریمہ انما الخمر والمیسر ثابت ہی کیونکہ خمر کو رجس فرمایا ہی اور رجس
نجاست کو کہتے ہین چنانچہ خوک کے حق مین فرمایا ہی انہ رجس بلکہ خود ابو جعفر طوسی نے اسی
کریمہ سے استدلال کیا ہی نجاست خمر پر اسیطرح مثلث شراب نزدیک امامیہ کے حلال ہی
کذا فی جامع العباسی قولہ حدیث کل مسکر حرام کو نامعتبر و ضعیف جانتے ہین حتی کہ ابوحنیفہ نے
وضو نبیذ سے تجویز کیا ہی اور ہدایہ و فتاوی سراجیہ مین لکہا ہی کہ نبیذ ایک قسم شراب کی ہی
کہ عمر بن خطاب اوسکو مرتے دم تک پیتا تہا کما فی جامع الاصول الخ جواب یہہ حدیث مسلم
جمہور اہلسنت ہی اور اس باب مین یہانتک احتیاط ہی کہ جس چیز مین نشہ نکلجاوے وہ بہی حکم حرام مین
ہی جیسے نان پاؤ اگر خمیر اوسکا تاڑی وغیرہ مسکرات سے یا معجون و مار اللحم و مانشی و سینہ ہی
وغیرہ بہنگ بوزہ اگر عقل انکی کہانے پینے سے نجاوے تو حد بہی ماری نجاوے اور جو نشہ لاوے
تو حد جاری ہو نزدیک امام محمد کے اور نزدیک شیخین کے تعزیر کیجاوے بس آپکی تحقیق مین
جس کسی نے اس حدیث کو نامعتبر ضعیف کہا ہو اوسکا نام عنایت ہو غالبا بفحوائے شعر

ربنگ ہیچ اگر نیست این بس ترا ؛ دے زوسوسہ عقل بیچیر وارد ؛ آپنے کوئی شے مثل خمر یا بہنگ وغیرہ کے کہالیا ہی کہ دنیا اونکی نظر پڑتی ہی عرب کا دستور تہا کہ کہجور کو چور کرکے پانیمین ہگو رکہتے اور سکا شیرہ پیتے اسکا نام نبیذ ہی سو ابو حنیفہ نے وضو کو اوس سے اسلیے جائز کہا کہ من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی لا باس بالتوضی بالنبیذ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد توضأ بہ اور ترمذی و احمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے اونسے کہا کہ تمہاری چہاگل مین کیا ہی ابن مسعود نے کہا نبیذ ہی فرمایا خرما پاک ہی اور پانی پاک کرنے والا ہی پہر وضو کیا آنحضرت نے نبیذ سے مع ہذا ابو حنیفہ یہہ شرط کرتے ہین کہ جب وضو کرے کہ آب خالص میسر نہو اور خارج مصر و قریہ ہو حتی کہ قاضی خان نے رجوع ابو حنیفہ کا اس سے نقل کیا ہی بلکہ اس مسئلہ کو عقائد مین لکہا ہی لا نحرم نبیذ التمر الی قولہ فعدم تحریمہ من قواعد اہل السنۃ خلافا للروافض انتہی پس اگر نبیذ کو حکم شراب ہوتا یا اوسمین سکر ہوتا تو آنحضرت اوس سے کیون وضو کرتے اور کیون اوسکو پیتے خصوصًا عمر بن خطاب کہ بانی مبانی حرمت خمر تہے حالانکہ احادیث کثیرہ سے پینا آنحضرت کا نبیذ کو بلکہ حکم کرنا شرب نبیذ ثابت ہی عن ابی سعید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشربہ زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا اخرجہ مسلم اس سے معلوم ہوا کہ دو چیز کو نہ ملاوے کہ اوسمین نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور نزدیک امام اعظم کے حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام بنا بر علی ہذا اعتراض شیعہ بنبیذ پیغمبر پر لائق تہا اور نبیذ کو اسماء شراب سے کہنا مخالف لغت ہی **قولہ** تفسیر کبیر مین لکہا ہی قال ابو حنیفۃ اذا تزوج الرجل بامہ و دخل بہا لا یلزم الحد و قال الشافعی یلزمہ **جواب** یا شیخ الزامی ہی کہ مذہب امامیہ کا بہی اس مسئلہ مین یہی ہی مگر در حد مین توہم واطی کو واسطے صحت عقد محرمات موبدہ پر شرط کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ توہم واطی دافع تشنیع امام رازی نہین ہو سکتا پس صحیح جواب کہ شیعہ اسکا دیوین وہی ابو حنیفہ کیطرف سے تجہین با شاہد اس دعوی کا تو حلی نے ارشاد الاذہان کے اوائل کتاب الحدود مین لکہا ہی فلو توہم العقد علی المحرمات المؤبدۃ صحیحا

تزویج محارم نزد ابوحنیفہ

سقط ولا یسقط الحد بالعقد مع العلم بفساده ولا باستیجار با للوطی معها ولو توہم الحل به انتہی آور جواب تحقیقی یہہ ہی کہ نزدیک ابوحنیفہ کے وطی کنیز برادر و غیرہ سے حد لازم آتی ہی چہ جائیکہ وطی محارم بعقد و لیکن امام یہہ کہتے ہین کہ جو تزوج محارم لاعلمی سے کرے اوسپر حد نہین لیکن تعزیر شدید واجب ہی اور صریح لفظ امام عبارت امام نہین امام رازیکی عبارت اسجگہہ قاصر واقع ہوئی معہذا یہہ صورت بطریق فرض ہی اور فرضکو وقوع لازم نہین آخر شیعہ تو اوس سے زیادہ کچھہ کہتے ہین کہ وقف کرنا فرج جاریہ کا بالاجماع درست ہی وہ خرچی جاوے اور متعہ کرآوے اور کمائی اوسکی واقف کہاوے کہ حلال الطیب ہی اسیطرح ام ولد کو کسی کا نوکر کرادے خدمت پر یا اصیل گری پر اور فرج اوسکی دوسرے شخص کو حلال کردی تو خدمت واسطے اول کے اور فرج واسطے دوسرے کے ہو جاویگی اسیطرح متعہ دوریہ درست ہی ہر چند اثنا عشریہ زمانہ حال سنکر اس مسئلہ کے ہین لیکن محققین امامیہ قائل ہین اس بات کے کہ بے شبہ یہہ مسئلہ کتب شیعہ مین موجود ہی گویا یہہ مثل ہندی اسی جگہہ سے نکلی ہی کہ ایک جورو سارے کنبے کو بس ہی بالجملہ عاریت دینا فروج اما کا اور حلال کرنا فروج حرم کا ضیف (ف جواز اعارت فرج برائی مہمان وغیرہ) و احباب کے لیئے اعظم طاعات و عمدۂ عبادات ہی حتی کہ ابن بابویہ قمی صاحب المقنع نے ایک رقعہ بھی اس باب مین صاحب الزمان سے نقل کیا ہی جسکے پڑھنے سے بال بدن پر کھڑے ہوتے ہین معاذ اللہ یہہ دین ہنود آئین راجہ یا بونڈی ہوا **قولہ** وہ جو سنی کہتے ہین کہ ابوحنیفہ شاگرد رشید (ف ادلہ نفی تلمذ ابوحنیفہ از ائمہ ہدی) امام جعفر صادق علیہ السلام تہا اور امام نے اوسکے اجتہاد کو پسند فرمایا محض بے اصل و سخن سازی ہی شاید حسن ظن مانع ہین تصور اجتہاد کا اوسکے دلمین نہ تہا حلقۂ درس امام مین حاضر ہوتا تہا

جواب سخن سازی سنیونکی اس باب مین جب مسلم ہو کہ خلاف اس دعوی کے انکی کتابون سے (ف شاگرد ہونا ابوحنیفہ کا ائمہ ہدی سے) تم ثابت کردو والا یہہ آپکی سخن سازی ٹہیریگی علی الخصوص جب کہ یہہ دعوی باقرار اکابر علمائے امامیہ ثابت ہو تو اوسوقت دیدہ و دانستہ حق پوشی ہی ابن مطہر حلی نے نہج الکرامتہ مین اعتراف کیا ہی اسبات کا کہ ابوحنیفہ و مالک نے اخذ علم حضرت صادق سے کیا ہی اور شافعی شاگرد مالک ہین اور احمد بن حنبل شاگرد شافعی ہین آور نیز ابوحنیفہ کو حضرت باقر

وزید شہید سے تلمذ حاصل ہی پس جبکہ امامیہ حق مجتہدین شیعہ مین کہ غیبت امام مین جامع شروط
اجتہاد ہوتے ہین اعتقاد وجوب اطاعت کا رکہتے ہین تو وہ مجتہد جسنے حضور ائمہ مین شروط اجتہاد
حاصل کیے ہون اور اونکے لئے اجازت فتوی و اجتہاد ملی ہو مذہب اوسکا کیونکر اولی باتباع ہوگا
ابوحنیفہ کو باعتراف شیخ علی باقر و زید شہید و حضرت صادق نے اجازت فتوی کی دی ہی پس جامع ہونا
ابوحنیفہ کا شروط اجتہاد کو بنص امام ثابت ہوا جو اونکو واجب الاطاعت نسجہے وہ رد شہادت معصوم
کرتا ہی اور یہہ کفر ہی خصوصًا وقت غیبت امام کے البتہ مذہب انکا اولی باخذ ہی مذہب ابن جنید
و ابن عقیل و ابن معلم سے لِلّٰہ انصاف کرو کہ اگر روایات اہلسنت کا اس باب مین اعتبار نکرین تو روایات
امامیہ البتہ مقبول ہین جمہور امامیہ راوی ہین کہ جب ابوحنیفہ پاس منصور خلیفہ کے گئے وہان
عیسی بن موسی موجود تہا اوسنے خلیفہ سی کہا کہ یہہ شخص آج اعلم الدنیا ہی منصور نے پوچہا عمّن
اخذت العلم یا نعمان ابوحنیفہ نے کہا من اصحاب علی عن علی و من اصحاب ابن عباس عن ابن
عباس منصور نے کہا مضبوط ہوا تو ای جوان اپنے جی سے یہہ روایت شرح تجرید حلبی مین
لکہی ہی علاوہ اسکے کتب فقہ حنفیہ مین دیکہو مثل ہدایہ و شرح وقایہ و اشباہ کہ جا بجا کہتے
ہین مذہبنا ماثور عن علی اور نیز کتب فضائل ابی حنیفہ مین دیکہو کہ اکثر ائمہ و امام زادے
سلسلہ اساتذہ عظام امام اعظم مین داخل ہین اور اونکو شرف تلمذ اونکا حاصل محمد بن یوسف
دمشقی صالحی شافعی نے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر
صادق و حضرت زید شہید و حضرت عبد اللہ بن حسن بن علی ابن ابیطالب و عبد اللہ بن علی بن
الحسین بن علی بن ابیطالب و حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب و حسن بن زید بن الحسن بن علی
ابن ابیطالب و حسن بن محمد بن علی بن ابیطالب علیہم السلام کو شیوخ امام اعظم سے شمار
کیا ہی اگر تمکو یا تمہارے بڑونکو بہی شرف تلمذ اسقدر ائمہ و امام زادونکا حاصل ہوا افادہ فرماؤ
کیونکہ اسجگہہ ادعا شیعی سے کام نہین چلتا اثبات واقعیت تلمذ چاہیے اگر قدرت ہو تو قوت سے
فعل مین لاؤ ورنہ زبان قلم و قلم زبانکو اظہار و بیان ایسے ہذیان سے باز رکہو اور اگر

بات بہی ورخور یذیرائی نہین تنزیہ الحق مین دیکہو کہ حلّی نے اوسمین کیا افادہ فرمایا ہی اما
الفقہاء فکلہم یرجعون الیہ اما الامامیۃ فظاہر واما الحنفیۃ فان اصحاب ابی حنیفۃ اخذوا عن ابی حنیفۃ
وہو تلمیذ الصادق علیہ السلام واما الشافعیۃ فاخذوا عن محمد بن ادریس الشافعی وہو قرء علی محمد
بن الحسن تلمیذ ابی حنیفۃ وعلی مالک فرجع فقہہ الیہما واما احمد بن حنبل فقرء علی الشافعی فرجع
فقہہ الیہ واما مالک فقرء علی اثنین احدہما ربیعۃ الرای وہو تلمیذ عکرمۃ وہو تلمیذ ابن عباس وہو
تلمیذ علی علیہ السلام والثانی مولانا جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام انتہی اور فضل بن
روزبہان نے اسکے جواب مین فرمایا ہی اقول یفہم من ہذا ان کل من قرء علی احد یرجع فقہہ
الیہ فرجع فقہ جمیع الائمۃ علی ہذا التقدیر الی الصادق علیہ السلام وفقہ الصادق عندہ
لاشک انہ حق وصدق فلم یبق لہ بعد ہذا الکلام اعتراض علی الائمۃ انتہی اور عجائب امور سے یہ ہی
کہ قاضی شوستری نے باوجود اس تعصب تمام کے رجوع فقہ فقہاء اربعہ کو طرف حضرت امیر کے
تسلیم کیا ہی اور مجالس مین کوفی ہونیکو دلیل تشیع ٹہرایا ہی اگرچہ ابوحنیفہ کوفی ہون قولہ
اگر بقول اشاعرہ طریقۂ امام پر ہوتا یعنی ابوحنیفہ تو خود دعوی اجتہاد و امامت کا کرکے
خلاف امام کبہی مسائل جاری نکرتا بلکہ ہمہ تن ترویج وترقی مذہب امام مین کوشش کرتا اور مسائل
مطابق حکم امام کہتا جواب مجالس المومنین سے ظاہر ہی کہ ابن عباس شاگرد حضرت امیر کے تہے
اور اونکے سامنے مرتبۂ اجتہاد کو پہونچے تہے اور اونکے حضور مین اجتہاد کیا کرتے تہے اور
بعض مسائل مین خلاف جناب امیر تجویز واجتہاد کرتے تہے اور نیز ہشام احول و ابن سالم و ہشیمی
و زرارہ باوجودیکہ اصول عقاید مین مثل تجسیم وصورت وحدوث علم باریتعالی وغیرہ صریح مخالف
ائمہ تہے اور سرزنش ونفرین انکی کلینی وغیرہ مین بروایات ثقات ثابت ہی معہذا انکی شاگردی
ونسبت انکی طرف حضرات ائمہ کے اور قبول کرنیمین انکی روایات کے کوئی شیعہ تامل نہین لیتا تو
ابوحنیفہ ومالک کو کہ اختلاف انکا محض فروع مین ہی نہ اصول مین کیون اعتبار سے گرایا جاوے
حالانکہ مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کے ضرور ہی قولہ نام امام کا لینے کیلئے گوارا انکو تا شہرت ہیچون امام

سجہ شمارم زچوب و سنگ ہا بعد از علی و آل نبی گر بود امام **جواب** اطلاق لفظ امامت کا تو کیا
اہلسنت کے تبعنی پیشوا کے ہوتا ہی اور بمعنی بادشاہی و بمعنی خلافت سو اسجگہہ امام سے مراد پیشوا
ہوتا ہی نہ خلیفہ و بادشاہ اسی جہت سے پیش نماز کو بہی امام کہتے ہین اور یہہ اطلاق ماخوذ ہی قرآن
پاک سے کہ پیشوایان دین کو اگرچہ ظاہر مین تصرف نرکہتے تہے ائمہ فرمایا ہی وجعلنا ائمۃ یہدون
بامرنا اور ہر کسی کو یہہ عا ملقین کی ہی واجعلنا للمتقین اماما اور جہان خلافت مراد لی ہی وہان
قید فی الارض بڑہائی ہی لیستخلفنہم فی الارض ویجعلکم خلفاء الارض الی غیر ذلک اسیطرح جو شخص
علم کا ماہر کامل ہوتا ہی اوسکو اس فن کا امام کہتے ہین جیسے امام اعظم و امام شافعی کہ علم فقہ مین
پیشوا تہے اور امام غزالی و امام رازی کہ علم عقاید و کلام مین پیشوا تہے اور نافع و عاصم کہ علم قرات
مین مقتدی تہے اسیطرح ائمہ اطہار ان سب فنون مین پیشوا تہے خصوصاً ہدایت باطن و ارشاد طریقت
مین اسلئے اہلسنت انکو علی الاطلاق امام کہتے ہین یہہ امامت مرادف خلافت کے نہین اسلئے کہ خلافت
انکے نزدیک تصرف زمین مین باوصف استحقاق و غلبہ شوکت و نفاذ حکم کے ضروری ہی اور یہہ منحصر ہی
پانچ شخص مین اور اسیطرح صاحب تفسیر منہج الصادقین باقتداے اکابر علماے شیعہ او مجتہد فانی نے
حسام چوبین مین معنی امام و امامت کے لکہے ہین کہ مطابق اصول شیعہ ائمہ اہلبیت پر منطبق ہین
اور ہوسکتے ہین تو بطریق مجاز موافق تعریف اہلسنت کے بمعنی پیشوا کے چنانچہ روایات اسکے ازالۃ
مین لکہے ہین اسی جگہہ سے شیعہ شیخ حلی و طوسی کو بلفظ امام اعظم تعبیر کرتے ہین چنانچہ ناظر کتاب
منتہی المطلب و استحکام الفتن و ارشاد القلوب علمی پر مخفی نہین اور عبارت انکی دیباچہ ازالۃ مین
ہی اور عبارات عربی و فارسی مجلسی سے اطلاق لفظ امام و ظل اللہ کا ملوک پر ثابت ہی اسصورت
مین سنگ و چوب ہونا ائمہ کا باقرار شیعہ نقش کالحجر ہی **شعر** تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی
نگذار خدائی کہ بصد رنگ تراشی **قولہ** جو ہندوستان مین حنفی بہت ہین اور ہمیشہ اثنا عشریہ سے
مقابل ہو کر ہزیمت کہاتے ہین اسلئے ایک شمہ اونکے حال کا لکہدیا **جواب** عاقلان خود
میدانند ع بچیا باشی چہ خواہی گو **قولہ** اکثر مسائل ابو حنیفہ کہ اوسکے مدون تلامذہ

ایام حکومت عباسیہ مین منسوخ کیا ہی اور رد و قدح کی **جواب** دونون شاگرد سابقہ استاد کے رتبہ اجتہاد کا رکہتے تھے اور مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کی لابدی ہی البتہ مسائل منصوصہ مین عمدًا اوسکے خلاف کرنا حرام ہی اور جب مسئلہ منصوص نہو تو اوسمین اجتہاد روا ہی گو احتمال خطا ہو سو مجتہد خاطی معاقب نہین بلکہ ماجور بیک اجر ہی کما یلوح من معالم الاصول للشیعۃ بنارًا علی ہذا خطا کے محتمل مجتہد مثل صواب متیقن ہین اصلا اوسمین خوف و خطرہ نہین نہ اوسکے حق مین اور نہ اوسکے مقلد کے صرف اتنا چاہیے کہ اجتہاد محل اجتہاد مین ہو مقابلہ مین قرآن صریح و خبر متواتر مشہور و اجماع امت کے نہو مقداد و شیخ الشیعہ نے کنز العرفان مین زیر کریمہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کلہا ہی وثانیہا لولا ما کتب انکم لا تواخذون فی الخطار فی الاجتہاد لعذبکم والخطاب لمن اخذ الفدار لا لہ علیہ السلام لعصمتہ عن الخطار انتہی بلفظہ سو ایسے خلافکو نسخ نہین کہتے آپ معنی منسوخ کے کسی عالم سے سیکہہ کر پہر استعمال اس لفظ کا کرنا کیونکہ استعمال و محاورہ الفاظ مین اجتہاد سامی شرط نہین بلکہ قول اہل لغت و اہل دین مستند ہی **قولہ** ظاہرا جو ابوحنیفہ اپنے مسائل سے رجوع کرنا اور اپنے قول سے پہرنا دشوار جانتا تہا اسلیے عہدۂ قضا اختیار نکیا **جواب** اوسکا جواب عقل بڑی کے بغیر اگر عدم رجوع منظور ہوتا تو عہدۂ قضا کو لیتے کہ وجاہت حکومت سے کسیکو مجال خلاف و تنازع نہو تا غیر حاکم سے ہر کسیکو جرات رد و بدل ہوتی ہی پس عدم قبول قضا کو سبب وقت رجوع ٹہرانا دلیل کمال عقل ہی معہذا رجوع ابوحنیفہ کا مسائل کثیر مین وقت ظہور حجت قوی کتب حنفیہ وغیرہ مین مرقوم ہی یہہ رجوع حسب فہم سامی معلوم نہین کس وادی سے ہوگا کہ ابن قاضی ہوکے رجوع کرنا قاضی ہوکر رجوع نکرنے سے بہی زیادہ مشکل نظر پڑتا ہی **قولہ** آمدم بر سر مطلب **جواب** اقول **شعر** گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب ؛ حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا **قولہ** اول صاحب تفسیر کبیر نے لکہا ہی قال ابوحنیفۃ المخلوقۃ من ماء الزانی یحرم علی الزانی و قال الشافعی انہا لیست بنتا فوجب ان لا یحرم **جواب** یہہ نقل ور نقل سابق یعنی اذا تزوج الرجل بامہ الخ دونو مسروق ہین رسالہ شعر مجتہد حجی کو فہ ہند سے جسکا جواب شوکت عمریہ ہی سو تشنیع

جواز حرمت زانی با مزنیہ

مسئلہ پر کسی مذہب کے ہون رد دلیل وشکی کے یا اقامت استدلال کے اور اسکے بطلان پر
یا ہوون قدح کے مقدمات دلیل پر دلیل بکمال انصاف و درستی ادراک ہی حالانکہ کتب امامیہ مین
لکھا ہی کہ اگر ایک شخص نے عورت سے زنا کیا پھر اوسکو مع مادر و دختر اپنے نکاح مین لا یا تو ہو سکتا
ہی استبصار مین کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ ہی ہاشم سے نقل کیا ہی قال کنت عند ابی عبد اللہ
علیہ السلام جالسا فدخل علیہ رجل فسالہ عن یاتی المراۃ حراما یتزوجہا قال نعم وامہا وبنتہا آخر
حلی نے ارشاد الاذہان مین لکھا ہی کے لا تحرم الزانیۃ علی اب الزانی وابنہ مطلقا علی رای اور لا تحرم الزانی
بہا ولا ابنتہا انتہی اور صاحب شرایع نے کہا النسب یثبت مع النکاح الصحیح ومع الشبہۃ و
لا یثبت مع الزنا فلو زنا فانخلق من مائہ ولد علی التحریم لم ینسب الیہ شرعا وہل یحرم علی الزانی
والزانیۃ الوجہ انہ یحرم لانہ مخلوق من مائہ وہو یسمی ولد لغۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نسب بھی
ثابت نہین ہوتا اور بنت زانیہ شرعا بنت نہین گو لغۃ ہو تو اسقدر تمین شافعی پر کیا جائے تشنیع
شعر چشم بکشائی بعیب دیگران ؛ چون رسی بر عیب خود کوری ازان ؛ شافعی بھی یہی کہتے ہین
کہ ما زانی کی شرع مین کچھ حرمت نہین اور مندرجہ من الرتاد خل آیۃ نساؤکم حرثات نہین بلکہ کریمہ احل لکم
ما وراء ذلکم اوسکو شامل ہی چنانچہ جواب تفصیلی اسکا شوکت عمریہ مین لکھا ہی اور روایات امامیہ
کو زیادہ تر ضبط کیا ہی **قولہ** دوسرے شافعی ایک گواہ ایک قسم پر حکم کرتا ہی بلکہ قسم مدعی کو کافی
لکھا ہی اور یہہ خلاف قرآن ہی قولہ تعالی واستشہدوا شہیدین من رجالکم الخ وشرح مشکوۃ
ہی کہ اول یہہ عمل معاویہ نے کیا ہی جسکو شافعی نے اختیار کیا حالانکہ مشکوۃ و مسلم مین ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا اگر تصدیق کسی قول کی اوسکے قول پر کیجاوے تو ہر قوم دوسرے کی خونریزی واخذ مال کرے

حکم شافعی کا ایک گواہ و ایک قسم پر

جواب دلیل قول شافعی کی یہہ ہی کہ مسلم وغیرہ مین بحدیث ابن عباس آیا ہی کہ آنحضرت نے حکم کیا
ساتھ ایک قسم وایک شاہد کے اور احمد وابن ماجہ و ترمذی وبیہقی نے جابر سے روایت کی ہی
آنحضرت نے حکم فرمایا ساتھ یمین کے مع الشاہد وہو من حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر اور مروی ہی
جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابی طالب سے کہ آنحضرت نے حکم دیا بشہادت شاہد واحد اور ایک قسم

صاحب حجت کے اخرجه احمد والدارقطنی وقد صحح حدیث جابر ابوعوانة وابن خزیمه اور ابوداؤد وابن ماجه
وترمذی نے حدیث ابوہریرہ سے اخراج کیا ہی کہ حکم کیا رسول خدا نے ساتھہ یمین وشاہد و احمد کے رجال
اسناده ثقات وصححه ابوحاتم وابوزرعة واخرجه ابن ماجه واحمد من حدیث سُرّق ورجاله رجال الصحیح الا
الراوی له عن سُرّق فانه مجهول اور ابن جوزی نے تعداد رُوات حدیث مذکور کو زیادہ بیس صحابی سے
تحقیق مین ذکر کیا ہی اور اسی طرف گئے ہین جمہور من بعدہم پس جب ثبوت اسکا قول شارع علیه
الصلوٰة والسلام سے بالغ وجه ہوگیا تو اب مخالفت قرآن باقی نرہی که جاننا به من جاننا بالقرآن
پیغمبر سے زیادہ اور کون معنی قرآن کے سمجھے گا اور آپنے بہی جابجا لکھا ہی که قرآن کے معنی اہلبیت خوب
بوجہتے ہین سو یہ مسئله روایت اہلبیت سے ثابت ہوا ہی کما مرّ شافعی نے محض اپنے اجتہاد سے نہین کہا
اور مجتہد کو تقلید معادیه غیر لازم ہی اور نام شرح مشکوٰة کا جسمین جملہ موضوعه مذکورہ لکہا ہی عنایت ہو
کہ اس سے مطابقت کیجاوے اور حدیث مُسلّم مُسلّم ہی لیکن اسکو اس سے کچہه علاقه نہین معہذا اپنے
گہر کی بلکه دو کانکی تو خبر لیجیے که شیعه شہادت طفل نابالغ دہ ساله کو مقدمه قصاص قبول کرتے ہین
حالانکه طفل نابالغ اہلیت شہادت کی کسی مقدمه مین نہین رکہتا بموجب اسی کریمه کے جو آپنے
لکہی ہی یعنی وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ لاسیما مقدمه قصاص مین که تلف جان ہی شہادت
اسکی کسطرح قبول نہین اسیطرح مسائل بہت ہین جنمین خلاف صریح قرآن کرتے ہین مثلاً
کہتے ہین که جمعه غیبت امام مین متروک ہی حالانکه حق تعالی فرماتا ہی اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ
يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اور اسمین قید حضور امام کی نہین چنانچه اسی جہت سے باوجود
ہمسائگی سوتی مسجد اور صاحب الطاق ہونیکے تمکو کبہی اتفاق حضور جمعه وجماعت کا مسجد مین
نہین ہوتا اسیطرح زکوٰة کو زر وسیم غیر مسکوک مین واجب نہین جانتے حالانکه کریمه اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ عام ہی خاص نہین اسیطرح ستر عورت کو حج مین فرض نہین جانتے حالانکه خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ
كُلِّ مَسْجِدٍ وارد ہی اسیطرح طواف کو ننگے بدن درست کہتے ہین اور زنا کو احرام حج مین
موجب نقصان نہین سمجہتے حالانکه فرمایا ہی لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ اسیطرح

حدود مین حکم قاضی کو غیر نافذ کہتے ہین اور ہمارے امام معصوم کو شرط کرتے ہین حالانکہ اس
صورت مین ہمارے حدود معطل ہو جاتے ہین کیونکہ جو امام ہین وہ غائب ہین اور اگر ہین تو سر من رای
یا کربلا یا معلی یا نجف اشرف مین ہونگے نہ فیض آباد و لکھنؤ و لودیانہ و بھوپال مین یہان کون ہی جو اقامت
حدود کرے پس اگر امام نائب باجازت امام نفاذ حدود کر سکتا ہی تو حکم بواسطہ خدا کے کیا تقصیر کیا
کہ اوسکو نافذ نہین کرتے کاش حداکو نائب الامام ہی سمجھکر اقامت حدود کرین قال تعالی فاجلدوھم ثمانین
جلدۃ و فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ و فاقطعوا ایدیہما **قولہ** تیسرے شطرنج نزدیک شافعی کے
حلال ہی کہ صاف قمار ہی ہدایہ شرح وقایہ مین دیکھو قرآن مین ہی انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من
عمل الشیطان **جواب** شافعی کے دو قول ہین قول اول مین مکروہ ہی بچند شرط از انجملہ ہی
کہ قمار نہو اور آلات اوسکے مصور بصور حیوانات نہون والا حرام ہی پس شطرنج کو علی الاطلاق
قمار قرار دینا جہل ہی تعریف قمار سے اور اوسپر آیہ کریمہ کو لانا بنا رفاسد علی الفاسد ہی ہان شطرنج
لعب مباح ہی مثل دیب اسپ و تیر اندازی و نیزہ بازی کہ اوسکو تیزی ذہن اور قابو کی جگہ
و بچنے مین مکائد خصم سے دخل تمام ہی سو ایسی لعب مذموم نہین امامیہ تو حالت نماز مین
لعب ذکر و خصیتین تجویز کرتے ہین کذا فی التہذیب دوسرا قول موافق جمہور کے ہی یعنی حرام ہی
قال ابو حنیفۃ والمالک والحنابلۃ و قد صح عن الشافعی انہ رجع عنہ نص علیہ ابو حامد الغزالی رحمہ اللہ
ایسا اختلاف اجتہادی امامیہ مین بھی واقع ہی چنانچہ شرائع مین تحریم بول ماکول اللحم کو اشبہ کہا
ہی اور مختصر نافع ہی اسی مبحث مین اوسکی تحلیل کو اشبہ لکھا ہی اور احادیث مختلفہ مستعملہ
مین موجود ہین **شعر** تا کی ملامت مژۂ اشکبار من ؛ یکبارہ ہم نصیحت چشم سیاہ خویش **قولہ**
حال مالک کا جامع مہمات مالکیہ مین دیکھو پڑہنا اعوذ باللہ کا نماز مین بدعت اور بسم اللہ مکروہ
اور گوشت بہت جانورون ذی ناب و مخلب کا درست جانتا ہی **جواب** بحر الرائق وغیرہ کتب معتبرہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ تعوذ باجماع سلف سنت ہی اور مالک بے شبہ سلف مین داخل ہین کما قال
فی البحر السلف اجمعوا علی سنیۃ التعوذ کما نقلہ النسفی فی الکافی اور مستخلص شرح کنز الدقائق مین ہی

التعوذ سنۃ عند العامۃ وقال بعضہم لیس بسنۃ و الصحیح قول العامۃ انتہی لیکن عینی نے اتنا لکھا ہی
کہ قال مالک لا یتعوذ ولا یسمی انتہی سواس سے بدعت و مکروہ ہونا تعوذ و تسمیہ کا نزدیک مالک کے
لازم نہین آتا اور حیوان ذی ناب و ذی مخلب کو آپ مستعین کرین اوسوقت گفتگو کیجیے کیونکہ بجو
بھیڑیا تیندوا بچھو چیتا چوہا خانگی سانپ شیر کتا ہاتھی وغیرہ مالک کے نزدیک مکروہ ہین
درست نہین جسطرح گدہا ابابیل وغیرہ نزدیک امامیہ کے مکروہ ہین **قولہ** فتاوی شیخ تاج محمد
مین ہی کہ مالک لواطت کو درست جانتا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ یہہ فتاوی مجہول الحال ہی
مالک مذکور ایک رواۃ شیعہ سے ہی اوسنے متعہ اور خال الذکر فی الدبر کو روایت کیا ہی اور یہہ باعث
اتہام کا امام مالک اہلسنت پر ہوا کذا فی التبصرۃ والا مالک سے تو حق لوطی مین اشد الناس ہین چنانچہ
حد لوطی کی انکے نزدیک قتل ہی بکر ہو یا ثیب اگرچہ کیفیت قتل مین اختلاف کیا ہی اغاثۃ اللہفان
فی مکائد الشیطان مین لکہا ہی وصنف بعضہم کتابا فی ہذا الباب وقال فی اثنائہ باب فی المذہب
المالکی وذکر فیہ جماع الذکور وقد علم ان مالکا من اشد الناس انکارا علی فاعل ذلک فانہ یجعل حد
الوطی القتل سواء کان بکرا او ثیبا کما دلت علیہ النصوص واتفق علیہ اصحاب الرسول وان اختلفوا
فی کیفیۃ قتلہ انتہی بحروفہ اور نزدیک امامیہ کے وطی حبل سے غسل لازم نہین آتا بلکہ صوم کو بہی
افطار سے غیر فاسد کہتے ہین اس سے جواز لواطت ثابت ہی بلکہ علت ابنہ کو علامت الروافض اسی جگہہ
کہتے ہین کہ بدایت اوسکی امامیہ سے ہی **قولہ** تفسیر درمنثور مین ہی سئل مالک بن انس عن وطی الحائل
فی الدبر فقال لی الساعۃ غسلت راسی منہ الی قولہ والقیاس انہ حلال **جواب** مشتمل ہونا
درمنثور کا احادیث موضوعہ پر سابق گذرچکا معہذا آپنے یہہ روایات مفتری اپنے باپکا مال
سمجھکر بحر النفائس سے سرقہ کیے ہین خیر کچہہ مضائقہ نہین **ع** پدر اگر نتواند پسر تمام کند
صاحب اغاثۃ اللہفان نے اسمقام مین لکہا ہی کہ سبب اسکا انہ قد نقل عن مالک القول بجواز وطی
الرجال نسوتہم فی دبرہا وہو ایضا کذب علی مالک واصحابہ وکتبہم مصرحۃ بتحریمہ انتہی آپ شیعہ کہ
امامیہ نے وطی در دبر منکوحہ و مملوکہ و جاریہ عاریت و وقف و امانت و زن متعہ کو تجویز کیا ہی چنانچہ

استبصار مین کہ اصول اربعہ شیعہ سے ہے باب اتیان النساء فیما دون الفرج مین لکہا ہی
سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرہا فقال لا باس اور یہہ بہی لکہا ہی کہ ایک
شخص نے امام رضا علیہ السلام سے پوچہا کہ مجامعت دبر زن مین جائز ہی یا نہین فرمایا جائز ہی
سائل نے کہا کہ آپ نے بہی یہہ کام کیا ہی فرمایا مین نہین کرتا سو مصنف نے اس انکار امام کو محمول
تقیہ یا کراہت پر کیا ہی اسیطرح مفسرین امامیہ نے کریمہ انی شئتم سے استدلال کیا ہی جواز وطی
فی الدبر پر حالانکہ لفظ حرث اور کریمہ فاعتزلوا النساء فی المحیض قرینہ جلی ہی عدم جواز پر کیونکہ
مراد مکان ہی یا ہیئت نہ یہہ کہ جس عضو مین چاہے ادخال کرے وہان ہو یا مقعد لیکن بعض اہل
متاخرین نے اس شناعت پر مطلع ہوکر اور حمل اوسکا تقیہ پر مناسب سمجہکر یہہ مکروہ کہا ہی
بقول عوام یہہ مکروہ طبعی ہوا نہ مکروہ شرعی کیونکہ قیاس بمقابلہ نص ہی نو جواز متعین ہا
اور جب ثبوت اوسکا مالک سے متعذر ہوا تو صاحب استبصار نے یہہ بات بنائی کہ اصحاب مالک کو
اسمین اختلاف ہی سو یہہ حقیقت مین اپنی عیب پوشی ہی کہ مالکنکاح و مالکیین وغیرہ مین بہی
وطی فی الدبر کو جائز جانتے ہین ولیکن ع کیا ہے بات جہان بات بنائے نہ بنے [illegible]
ارشاد الاذہان مین ہے الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب
انتہی بحروفہ لکہکر سارا پردہ فاحش کر دیا آہ شعر عشق از رخ حیا پردۂ تقوی بر داشت
طبل پنہان چہ زنم طشت من از بام افتاد ۔ حاصل معنی یہہ ہی کہ وطی فی الدبر سارے حکمون مین
برابر وطی فی القبل کے ہی یہانتک کہ احکام نسب مین بہی ماشاء اللہ فہم رسا و ادراک انکا
کہ مقعد کو موضع ولادت کہین اور احکام نسب کو اوس سے متعلق کرین سچ ہی بحکم عقل
الحائک فی الدبر یہہ مذہب اسی قابل ہی کہ نسبت اوسکی دبر تک پہنچی ہنود نے واسطے
ولادت بعض اوتاروں کے ناف و مونہہ کو بنظر عدم نجاست موضع تجویز کیا تہا انہون نے
معدن براز و منبع نجاسات غلیظہ کو پسند فرمایا ہے موضع تعلق نسب و خود اشاعت ذریت
حالانکہ ناپاکی اسجگہہ کی ہر وقت امعاء مستعلہ دبر مین موجود رہتی ہی جبکہ خدا پاک نے فرج کو

بعلت نجاست حیض حرام فرمایا تو وہ بعلت نجاست ہواز کیونکر حرام نہو گی حالانکہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے
ہین ملعون من اتی امرأۃ فی دبرہا اور نیز فرمایا ہی اتقوا محاش النساء ای ادبارہن وہ خبر صحیح
متفق علیہ نص علیہ القدام فتدبر قولہ ملا و حسینی جامی جام جم مین اور جامی نے بہارستان مین
لکھا ہی یعنی جواز لواطت کو طرف مالک کے منسوب کیا ہی جو کہ یہ دونو کتابین علم حدیث کی نہین
حدیث کی کہ یا تحن فیہ مین حجت اور شعرا کی بے باکیان شیعی ہون یا سنی اظہر من الشمس ہین
کہ انہم فی کل واد یہیمون متعنذا اسپر کیا دلیل ہی کہ سر دو مالک سے اسکا اتہام مالک مین مالک سے ای
سے یہ علاوہ اسکے مجتہدین کو مجتہد نے رسالہ متعہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مذہب شفی را و مالکی را
خوب نشناسد نہ دیگرے انتہی بعناہ سو یہ وہ لوگ شاعر مالکی المذہب بھی نہین کہ انکا کلام اس باب
مین معتبر ہو اور اگر کلام شعرا کیفما کان درخور قبول ہی تو بسم اللہ بعض شعرا نے سیدنا جناب امیر کو
باوصاف خدا کے وصف کیا ہی اور کہا کہ جناب ممدوح کو بشر نہ کہنا چاہیے منہا قولہ شعر اجل عن
الاعراض والاین والمتی ☆ واکبر عن تشبیہ بالعناصر ☆ اور دوسرے شاعر نے کہا رب اہل النہی عجزوا عن
وصف حیدرۃ ☆ والعاشقون بمعنی حبہ تاہوا ☆ ان ادعہ بشرا فالعقل یمنعنی ☆ واختشی اللہ فی
قولی ہو اللہ ☆ اور یہ قریب مذہب غلاۃ اور کفر و زندقہ صرف ہی اور بعضون نے یہ اشعار جناب
امام شافعی پر افترا کیا ہی کہ بالکفی فی فضل مولانا علی ☆ وقوع الشک فیہ انہ اللہ ☆ ومات الشافعی
لیس یدری ☆ علیّ ربہ ام ربہ اللہ ☆ اور بعض نے کہا غلط الامین فجاز ہا عن حیدرہ ☆ اور یہ
شعر فارسی تو بہت مشہور ہی شعر جبرئیل کہ آمد ز بر خالق بیچون ☆ در پیش محمد شد و مقصود علی بود
قولہ فتح القدیر و حواشی ہدایہ سے حال مالک کا ظاہر ہی کہ بنگ نوشی کو واسطے سرور طبیعت کے
نوش جان کہا ہی جواب کذب صریح و افترائے محض کا جواب یہی ہی کہ سچ کہتے ہو دروغ را
جزا باشد دروغ ☆ بنگ نوشی باتفاق فقہاء مذاہب ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم حرام ہی چنانچہ کتاب
الزواجر فی تعداد الکبائر ابن حجر ہیثمی مکی مین مفصل لکھا ہی جو حیا کہ بقصد سرور طبیعت نوش جان
کرے ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی البنج حرام صرح بہ المتاخرون وانما لم یتکلم فیہ المتقدمین

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

لانہ لم یکن فی زمانہم شہرۃ فلما ظہر وجودہ واشتہر فسادہ واتفقوا علی حرمتہ انتہی اور اسیطرح شیخ احمد نے
بحر النفائس مین نقل کیا ہی اور صاحب مختار و بحر الرائق و فتح القدیر وغیرہ لکھتے ہین من
قال بحل البنج والحشیش فہو زندیق مبتدع انتہی معہذا حدوث بنگ کا بعد زمانہ مالک کے ہوا ہی
اور باتفاق علما امام مالک سے اس باب مین کوئی روایت منقول نہین بلکہ حدوث اوسکا متاخرین ائمہ
اربعہ سے خدا جانے آنکو نشہ بنگ کا ہی یا شراب قہر الٰہی کا کہ باوجود ادعائے تاریخ دانی اور ترجمہ کرنے تواریخ
رومی و یونانی کے ایسی اوتھی بات کہہ بیٹھے ہو کہ نام درگاہ کا بدنام ہوتا ہی **قولہ** عقیدہ مالک کا
دربارہ خداوند عالم ملل ونحل سے پیدا ہی **جواب** بنازمند بہا میکو علم ما کان وما یکون نہین کہ بے ذکر
عقیدہ و تعین موضع صرف نام کتاب سے حقیقت غیر واقع پر مطلع ہو جاتے وآپ نقل فرماوین اور حوالہ
مین کر اس باتہہ دے اور جاتہ لے **قولہ** انشاء اللہ رسالہ جدا گانہ حالات ہر چہار مین تفصیل لکہکر
کوائف عجیبہ سے مطلع کرونگا **جواب** خدا جانے یہ رسالہ آپنے لکھکر کوائف عجیبہ سے مطلع کیا یا نہین
ہمکو تو ابتک اطلاع نہین ہوئی ورنہ بیشبہہ گلگشت کوائف عجیبہ کرتے کیونکہ کیفیت کی جمع کیفیات
آتی ہی نہ کوائف پس حضور تین کہ آپنے بزور اجتہاد لفظ کو بگاڑا تو معنی کو بالضرور ستیاناس کیا
ہوگا اس صورت مین وہ رسالہ بالیقین کوائف عجیبہ ہی ہوگا غالبا یہ کیف آنکو بیان مسئلہ بنگ اور وطی فی
الدبر سے جسمین دیر سے مبتلا ہو حاصل ہوا ہی **قولہ** صلی القفال المروزی رکعتین علی مذہب
الشافعی ثم صلی رکعتین علی مقتضی مذہب ابی حنیفۃ فلبس جلد کلب مدبوغا ولطخ ربعہ بالنجاسۃ وتوضا
بنبیذ التمر وکبر بالفارسیۃ ثم قرا بالفارسیۃ آیۃ ونقر نقرتین من غیر فصل وضرط فی اخر تشہدہ من غیر
نیۃ السلام یعنی بجائے مدہامتان کے دو برگ سبز پڑہا **جواب** صاحب تبصرۃ نے فرمایا ہی
کہ علمائے متاخرین امامیہ نے واسطے الزام حنفیہ کے ایک حکایت جوڑی ہی کہ ایک شخص نے واسطے تحویل
مذہب ابی حنیفہ کے نبیذ سے وضو کیا الی آخرہ چنانچہ منہج الفاضلین ملا محمد باقر مجلسی کے باب اول مین
مذکور ہی انتہی حاصلہ ولہذا ملا علی قاری نے انکار شدید کیا ہی قصہ قفال نقال کا امام الحرمین
کیونکہ صورت مذکورہ تلفیق فی المذہب ہی اور تلفیق مذاہب تتبع رخص ہر ایک مذہب مین اتفاقا

عقیدہ مالک دربارہ خداوند

وعدہ رسالہ کوائف عجیبہ

حکایت قفال مروزی

اہلسنت ممنوع بلکہ مردود ہی معترضکو لازم تہا کہ اول تلفیق رخص مذاہب مختلفہ کو ثابت کرتا پہر
اعتراض لاتا ایسے حرکات بیجا مصداق کریمہ مین الذین اتخذوا دینہم لہوا و لعبا قال علی القاری
فی رد رسالہ مغیث الخلق لا یجوز للقاضی ما قلتموہ بل یجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من المذاہب اما
مذہب الشافعی فی جمیع الوقائع و الفروع و اما مذہب مالک و اما مذہب ابی حنیفۃ و غیرہم و لیس لہ ان
ینتحل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ و من مذہب ابی حنیفۃ فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا
ذلک لادی الی الخبط و الخروج عن الضبط و حاصلہ یرجع الی نفی التکالیف لان مذہب الشافعی
اذا اقتضی تحریم الشئی و مذہب ابی حنیفۃ اباحۃ ذلک الشئی بعینہ او علی عکس ذلک فہو المشار الی
الحل و المشار الی الحرام فما تحقق الحل و الحرام و فی ذلک انعدام التکلیف و ابطال فائدتہ و ابتناء
قاعدتہ و ذلک باطل انتہی بالجملہ ثابت ہوا کہ اصل یہ حکایت ساختہ و بافتہ اتباع ابن سبا ہی اور صورت
حاصلہ اوسکی نزدیک اہلسنت کے پایۂ ردّ ہی اور اوسکی نقل و روایت مین شرع شریف سے استہزا ہی
معنا وجہ طعن کی اس بابت یہی ہو گی کہ امور مذکورہ عند الحنفیہ روا ہین سو جواب ہر ایک کا جدا جدا
قول قول کر کے لکہا جاتا ہی اوسکو بہو عجب جا نہی قولہ لبس جلد کلب مدبوغ جواب حدیث متفق
علیہ فریقین مین آیا ہی دباغ الجلد طہورہ و ایما اہاب دبغ فقد طہر سو یہی مذہب حنیفہ کا ہی یعنی
طہارت پوست مدبوغ جب ہی کہ رطوبات اوسکے مصالح ادویہ سے بالکل زائل ہو گئے ہون
پہر وجہ خصوص طعن کی حنفیہ پر غیر ظاہر ہی حالانکہ من لا یحضرہ الفقیہ مین کہ اصول اربعہ
امامیہ سے ہی لکہا ہی سئل الصادق علیہ السلام عن جلد الخنزیر یجعل دلوا قال لا باس انتہی اور سطح
گوہ خشک انسان پر کہ بالاجماع نجس العین ہی اور کسی تدبیر سے پاک نہین ہو سکتا اگر کسی چیز سے
مفروش ہو تو اوسپر نماز پڑہنا درست ہی جسطرح حلی نے ارشاد مین اور ابو القاسم نے
شرائع مین لکہا ہی اور ابو جعفر طوسی نے اوسکی تصریح کی ہی بلکہ اجماع نقل کیا ہی
بلا خلاف آب فذرا پوست مدبوغ کلب اور گوہ انسان مین مقائسہ کرو اور مونہہ سے نکالو کہ کون
نجاست زیادہ ہی سبحان اللہ آنکو میں ہے اور کو آنکہ تہو اور جواب تفصیلی اسکا کید صد

دسوم تحفہ مین لکھا ہی **قولہ** لطخ ربہ بالنجاستہ **جواب** مراد اس نجاست سے نجاست حقیقی ہی
نہ ظنیہ اور وہ بہی اوس تقدیر پر کہ دوسرا جامہ طاہر میسر نہو من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی کہ
جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز مین حرج نہین اور تہذیب مین ہی کہ اگر مصلی
بعد فراغ نماز کے اپنے کپڑے مین انسان یا کسی حیوان کا گو ولگا دیکہے یا منی یا خون آلودہ پاوے
تو نماز مین خلل نہین وہکذا فی الحبل المتین فی احکام الدین لبہار العاملی اسی سے تمہین تمہارے
حنفیہ پر کیا ملامت ہی آحر نجاست خفیفہ ربع جامہ کی بیشبہہ ان نجاستہا غلیظہ عمدہ سے کمتر ہی **قولہ**
وتوضا بنبیذ التمر **جواب** بعد ثبوت وضو بنبیذ کے باتفاق فریقین کیا سبق یہہ طعن تو ہی پر رجع
البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر طرفہ یہہ ہی کہ امامیہ
نبیذ کو کہ شیرہ کہجور ہی حرام مثل خمر کہتے ہین اور اوس پانی کو جس سے استنجا کیا ہو اور منہ محل استنجا
پاک نہوا ہو اور اجزا نجاست پانی مین مل جل گئے ہون حتی کہ وزن پانی کا زیادہ ہو گیا ہو اوسکو
پاک کہتے ہین کذا فی منتہی ابن مطہر الحلی اسیطرح اگر پیشاب کر نہین دہوتا ہی تو جو رخسار بدن
پکہ قطرات بول یا مذی اور جو کہ پر جاویں تو حاجت دہونیکی نہین نماز درست ہی اسیطرح اگرچہ بچہ میں
گو غلیظ بہرا ہو غولہ لگا دے اور جرم نجاست کا بدن پر نہو تو بہی نماز جائز ہی کذا فی التحفہ اب ذرا انکا
وضو نماز کو دیکہو اور نماز بوضو نبیذ کو دیکہو معلوم نہین کہ آب استنجا مین بسبب زیادت مقعد کے کہ محل
نجاستہا غلیظہ ہی کیا خوبی وپاکیزگی پیدا ہو جاتی ہی کہ طہارت اوسکی کسیطرح نہین جاتی سلام بر آنکسانکہ
داخل نگردد و لاولیس این طہارت ہست گوہ پو قبیس اسیطرح گوہ انسانکو حکم گوہ گاو مین لکہا ہی
نزدیک ہندونکی یاہر غنیمت ہی کہ آدم سے گاو تک بہت فرق ہی الاسلام یعلو ولا یعلی اور
آب کہجور مین کہ الطف فواکہ و اعذب میاہ ہی کیا نجاست وخباثت پیدا ہو گئی کہ حکم خمر مین
ٹہر گیا آہ سے شعر اذا ساء فعل المرء ساءت ظنونہ ؛ واعظم ما یحبنی علیہ اجتہادہ **قولہ** وکبر بالفارسیۃ
ثم قرء بالفارسیۃ آیۃ **جواب** رجوع امام کا اس حکم سے باتفاق حنفیہ ثابت ہی اور الزام دینا
بمرجوع عنہ کام اہل جہل و عناد کا ہی علاوہ اسکے یہہ تو بہلا پہر قرآنکا پڑہنا تہا اگرچہ فارسی ہو

ستشرایع مین تو کہنا بہیا حالت نماز مین درست لکہا ہی **قولہ** نقر نقرتین من غیر فصل **جواب**
نزدیک ابو حنیفہ کے تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی اور نزدیک ابو یوسف وغیرہ کے فرض
عین ہی بے اوسکے نماز فاسد ہی کذا فی فتح القدیر پس نزدیک ابو حنیفہ کے تارک تعدیل اعادہ
واجب ہی اسصورتمین طعن نقر بیجا ہی **قولہ** وضرط فی آخر تشہد من غیر نیۃ السلام **جواب**
اگر ابو حنیفہ نے سلام کو جزو نماز نسجانا تو کیا ڈر ہی کہ علمار امامیہ بہی سلام کو جزو نماز نہین
جانتے چنانچہ باب دوم مطلب سوم جامع عباسی مین لکہا ہی علاوہ اسکے ابو جعفر طوسی فرماتے
ہین کہ اگر مصلی عین نماز مین خوبصورت عورت سے لپٹے اور نعوظ پیدا ہوا اور سر ذکر محاذی سوراخ
عورت رکہے اور بسبب اسکے مذی نکلے تو نماز اوسکی صحیح ہی اور یہہ مسئلہ بہت مشہور ہی کہ اگر کوئی
بحضور عورت برہنہ ہو کر ذکر و خصیتین پر مٹی لگا کے نماز پڑہے تو روا ہی بلکہ استبصار مین لکہا ہی
کہ عین نماز مین خصیون سے کہیلنا حرام نہین اب ذرا اس نماز کو اوس نماز سے موازنہ کرو کہ کون سی
ہی **شعر** نہ یکبار دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ ؛ نہ یکبار افسوس کہ ہر دم ہزار بار افسوس **قولہ** حال
ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ کہ قاضی بغداد تہا مفصل تاریخ الخلفار سیوطی مین مسطور ہی کہ شاید
سے کیا کیا الخ **جواب** یہہ حکایت جسکا خلاصہ معتبر نہونا کلام کنیز و غلام کا شرعین ہی
بے اصل محض ہی اسلئے کہ علی الاطلاق عدم اعتبار اونکے اقوال کا محتاج بیان دلیل ہی اور مخالف
قواعد شرع اصل قصہ صحیح اگر معلوم ہو اور وجہ طعن ظاہر تو کچہ کہا جاوے **ع** مثل الذباب
یراعی موضع الزلل ؛ کوئی کام سوا عیب جوئی کے انکا نہین ذرہم فی طغیانہم یعمہون **قولہ** ناصر
خسرو کہتا ہی **شعر** شافعی گفت کہ شطرنج مباح ست مدام ؛ کج مبازید کہ جزو است لغو
کلام ؛ بوحنیفہ بازین گفت در احوال شراب ؛ کہ زجوشیدہ بجور تا نبود بر تو حرام ؛ حنبلی گفت
چو در دور رہ غم و رمانی ؛ اندکے بنگ بجور سوئے احبا بخرام ؛ گرکتی پیروی مفتی چارم مالک ؛
اعیہم از بجر تو تجویز کند وطی غلام ؛ بنگ مئی نوش کن و کون کن و خوش باز قمار ؛ کہ مسلمانی
برین چار امام ست تمام ؛ **جواب** تبصرہ مین لکہا ہی کہ فرقہ اماسیہ واسطے الزام اہلسنت کے

حلیہ سازی کرکے اجازت اغلام کی طرف امام مالک کے اور حلت بنگ نوشی کی طرف امام احمد بن
حنبل کے اور تجویز شطرنج بازی کی طرف ابو حنیفہ کے اور اباحت قماربازی کی طرف امام شافعی کے منسوب کرکے
چند شعر بنائے ہیں چنانچہ منہج الفاضلین میں مذکور ہیں انتہی معہذا ناصر خسرو اصفہانی مذہب
تناسخ رکھتا تھا معاصر و مصاحب بوعلی سینا تھا سنہ چار صد و چہل میں اوسنے وفات پائی
کذا فی مفتاح التواریخ سو جواب ان اشعار کا لفظ بلفظ سابق گذر چکا فلیرجع الیہ اور علاوہ اسکے
اتباع شعرا کام غاویوں کا ہی قال تعالی وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ طرفہ یہہ ہی کہ آپنے بنگ نوشی کو مذہب
امام مالک قرار دیا تھا اور ناصر خسرو نے اوسی مذہب الم احمد بن حنبل ٹھیرایا فرمائیے ناظم صادق
ہیں یا ناصر خسرو خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ **قولہ** کسی شخص نے قاضی محمد بن علی
شوکانی سے پوچھا اذا قال المؤذن حی علی خیر العمل ینبغی اجابتہ بشیء ام لا فاجاب لا اجابۃ لذلک
مکروہۃ لانہ بدعۃ من شعار الروافض وقد کرہ الائمۃ اظہار شعائرہم میں سچ جواب میں ناصبی کے
کہتا ہوں الصلوۃ خیر من النوم بدعۃ عمریۃ لا اصل لہا انظر فی الموطا عن مالک بلغہ ان المؤذن
جاء الی عمر لیؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی
نداء الصبح انتہی کلامہ **جواب** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست :: گل ست سعدی و در چشم
مردمان خارست :: تمکو اگر معنی روایت موطا کے نہ آئے تھے تو اور کسی سے پوچھا ہوتا
پھر اگر کوئی گوشہ مطعن پایا جاتا تو رد جواب ناصبی لکھا ہوتا حالانکہ قول ناصبی جواب ناصبی لویا فتح شیخ
احمد عرب ہیں تمنے بنظر جواز تصرف پسر در مال پدر اوسکو واسطے اظہار مہارت کے زبان عربی میں
باوجود ناحق ہونے صرف ونحو وغیرہ کے اپنے نام پر نقل کیا خیر ع ماراچہ ازین قصہ کہ گاو آمد و
خر رفت :: معنی روایت مذکور کے یہہ ہیں کہ موذن نے خارج اذان یہہ کلمہ کہا تھا عمر نے فرمایا اسکو
اوسکے محل یعنی اذان میں کہا کر اور نائم کے جگانے کے واسطے کہہ چنانچہ یہہ واقعہ بعینہ سنا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا ابن ماجہ میں ہی کہ آئے بلال پاس آنحضرت کے واسطے
خبر دینے نماز صبح کے کسی نے کہا کہ آنحضرت سوتے ہیں بلال نے پکارا الصلوۃ خیر من النوم

الصلوۃ خیر من النوم

الصلوۃ خیر من النوم پس مقرر کیا گیا یہہ کلمہ تا ہو وین نماز صبح مین پس ثابت ہوا حکم نبوی ساتہہ اوسکے
انتہی بنا بر علی ہذا اسکو بدعت نبوی کہنا لائق تہا نہ بدعت عمری اسیطرح حدیث ابی محذورہ سے
نسائی شریف مین آیا ہی کہ ہم کہا کرتے تہے حی علی الفلاح الصلوۃ خیر من النوم آذان صبح مین اور جس
کسی روایت مین نسبت اوسکی طرف عمر فاروق کے آئی ہی اوسکے معنی یہہ ہین کان فی زمنہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم ترک ثم عمر رضی اللہ عنہ امر بذلک پس بعد ثبوت حکم نبوی کے انتساب اوسکا طرف عمر کے
بعنوان بدعت بدعت سیئہ ہی اور شوکانی اس قول مین متفرد نہین بلکہ امام نووی نے شرح مہذب مین لکہا
ہی کہ کہنا حی علی خیر العمل کا اذان مین مکروہ ہی اسلیے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہوا اور زیادت فی الاذان
مکروہ ہی اور بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اس کلمہ کو ہمنے بعض بلدان مین زیدیہ سے سنا ہی انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ سلف مین کوئی اس سے واقف نہ تہا جب شیعہ ہوے تب اونہون نے ہمراہ
اور بدعات کے اسکو بہی گا لا **قولہ** حی علی خیر العمل لابد فی الآذان لانہ من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز
ترکہ للمومن فی حالۃ الاختیار روی فی کتب الحدیث من طرق الائمہ الابرار علیہم السلام ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا محذورۃ ان یقول فی الاذان حی علی خیر العمل وان عمر نہی الناس عنہا بعد موت
النبی فکفوا عنہا وامر بالتثویب **جواب** یہہ تتمہ مسروق اوسی عبارت مسبوق کا ہی اور یہہ روایت
ائمہ ہدی سے بطریق شیعہ مروی ہی اہلسنت پر حجت نہین انکے لیے انکی کتاب سے سند بیان کرو حالانکہ
کہنا الصلوۃ خیر من النوم کا انہین ائمہ کرام سے بروایت امامیہ ثابت ہی پس اگر قول ائمہ معتبر
ہی تو ہر جگہہ ہو ورنہ سب سے قطع نظر ابن جنید و جعفی نے امامیہ مین سے فتوی دیا ہی کہنے الصلوۃ
خیر من النوم کا آذان نماز صبح مین کذا فی معتصم الشیعہ فی احکام الشریعۃ اور منجملہ احادیث کتاب
مذکور کے یہہ حدیث ہی عبد اللہ بن سنان سے کہ راوی ہی جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا اذان
صبح مین بعد حی علی خیر العمل کے الصلوۃ خیر من النوم کہا کر وانتہی پس اگر اسکو حمل تقیہ پر کرینگے
تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ امام جعفر صادق اپنے صحیفہ مین تقیہ سے ممنوع تہے اور جوابات ثانی
ازالہ مین لکہے ہین چنانچہ اسی جہت سے جب صاحب استبصار نے حمل اوسکا تقیہ پر کیا تو صاحب

فائدہ

معتبر نے اوسکو غیر معتبر سمجھکر تصریح بنداے الصلوۃ خیر من النوم کو بدون تقیہ کے ائمہ ہدیٰ سے
ماثور جانا اور مرزا کاظم علی از ہدا امامیہ نے مجموعہ مسائل فقیہ مین لکھا ہی کہ نداے الصلوۃ خیر من النوم
نزدیک ایک جماعت محققین امامیہ کے داخل استحباب ہی اور بعضی قائل ہین ساتھ جمع کے یعنی
حی علی خیر العمل کو بھی ساتھ اوسکے ملاوے اور تھوڑی طرف انضمام کے گئے ہین بلکہ ہنوز بعض
بلاد ایران و ہندوستان مین ایسے علما امامیہ موجود ہی کہ اب تک جمع کرتے ہین پس باوجود خوش
سنیت امین عت عمر کے ائمہ ہدیٰ سے وجہ مزید شغف خیر العمل کے مفہوم نہین ہوتی اللہم مگر
مراد عمل سے اسجگہ عمل حقنہ ہی کیونکہ فضائل حقنہ ائمہ سے مروی ہین فی الفصول المہمۃ
للعاملی عن زرارۃ عن ابی جعفر قال طب العرب فی ثلثۃ شرطۃ الحجام والحقنۃ والسعوط وعن باقر
علیہ السلام خیر ما تداویتم بہ الحقنۃ والسعوط والحجامۃ انتہی بلفظہ اور روایت اخیر سے ثابت ہی کہ
حقنہ منجملہ اون معالجات کے ہی کہ زبان ائمہ ہدیٰ پر بروایت زرارہ ممدوح و محمود ہی اور حال
کفر و الحاد زرارہ کا کتاب کشی سے واضح ہی لطائف مقام سے یہ ہی کہ ایکدن ایک سنی نمد فروش
مین طبیب حاذق شہر لکھنو کے کہ کوفہ ہند ہی حاضر تہا اوس وقت مطب مین صدہا اغنیا و سکان
شہر بیٹھے تھے حکیم صاحب نے نبض و قارورہ ایک بیمار کا ملاحظہ فرماکر تلامذہ کو اشارہ فرمایا کہ نسخہ
عمل جلد تر لکھدو اوس شخص نے کہا حکیم صاحب عجب ماجرا ہی کہ ہم طفولیت مین کبھی نام عمل کا
نہ سنتے تھے جب سے کثرت شیعونکی ہوئی ہر مطلب مین یہی نام سنائی دیتا ہی اور جو شیعہ ہی وہ
بیضرورت داعیہ اسی عمل کا کرتا ہی ایک بات تو بتاؤ کہ مراد شیعہ کی کہ دلدادہ عمل ہین لفظ خیر العمل
یہی عمل ہی یا اور کچھ کہ ہر وقت موذن انکے دعوت اس عمل خیر کی کیا کرتے ہین اہل مجلس
اور اہل عمل رنجیدہ ہوئے اسمقام پر ایک اور حکایت لطیف یاد آئی کہ ایک شخص فضلا امامیہ
سے متوطن کشمیر مصاحب معتمد الدولہ تھے ایکدن نواب نے حکیم الملوک سے کہا کہ کچھ علاج
مولویصاحب کے لیئے کرو کہ بار بار بیت الخلا کو جاتے ہین حکیم نے فرمایا حقنہ بہترین عمل ہی وہ
بزرگ خفا ہوئے حکیم نے فرمایا تم نہین جانتے کہ سنت ہی ایک سنی نے کہا آپ کیا فرماتے

فضائل حقنہ

حکایت

حکایت

ہو حکیم نے کہا مین غلط نہین کہتا بہت احادیث ثواب و مدح حقہ مین مروی ہین او ر شخص
نے کہا کہ بہشت کیسی ماہو ئے وضع کی ہونگی تو اسنے ہنسکر کہا کہ ایکبار مین سخت بیمار ہوا تہا کہ توقع
زندگی کی نہ تہی سارے اطبا نے بالاجماع تجویز عمل کی کی مینے کہا مرنا قبول ہی پر حقہ ثواب لیکن
غیر تہ قبول نہین کرتی فقط تمت قولہ و فی سنن الکبری للبیہقی فی باب ما روی فی حی علی خیر العمل
الی قولہ النقل عن ابن عمر و عن علی بن الحسین انہما یقولان فی اذانہما بعد حی علی الصلوۃ حی علی خیر العمل
جواب یہ روایات مسروقہ بحر النفائس مخالف احادیث صحیحہ ہین اور اسمین تحریف واقع ہوئی
ہی یعنی بجای الصلوۃ خیر من النوم کے حی علی خیر العمل کو لکہا ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ او ر لتقاد
مین خود ابن عمر سے ثابت ہی کہ وہ الصلوۃ خیر من النوم کہا کرتے تہے نہ یہہ کلمہ علاوہ اسکے
روایات بیہقی سے اسیقدر ثابت ہی کہ یہہ فعل ابن عمر کا احیانا تہا نہ دائما نہ فعل نبوی پس انکا فعل
بمقابلہ فعل عمر فاروق کہ باپ ابن عمر کے ہین اور خلیفہ رسول اللہ کس معتبر ہوگا خصوصا
اوس وقت کہ مرفوع تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہو اور فعل عمر فاروق بنص علیکم بسنتی و
سنۃ الخلفاء الراشدین عین سنت ہی علی الخصوص جسوقت کہ امر نبوی بہی ساتہہ اوسکے
واقع و ثابت ہو قطع نظر اسکے حال جمع و تالیف بیہقی کا سابق گذرا کہ برنا معتبر ہین اہل حدیث
مین فقط تمت قولہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین بعد بیان تثویب کے بعبارت طویل لکہا
ہی کہ حضرت علی سے انکار تثویب منقول ہی فرمایا اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد جواب یہہ تثویب
منکر اور ہی اور وہ تثویب جسکو سنی مسنون کہتے ہین اور ہی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ ترمذی
نے بلال سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تثویب کہو کسی نماز مین مگر فجر مین و فی الباب
عن ابی محذورہ مراد تثویب سے اسجگہہ الصلوۃ خیر من النوم ہی و ہو قول ابن مبارک و احمد و
الذی اختارہ اہل العلم و رأوہ اور عبد اللہ بن عمر سے مروی ہی کہ وہ کہتے تہے نماز صبح
مین الصلوۃ خیر من النوم اور اسحق نے کہا کہ ایک تثویب وہ ہی جو لوگون نے بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے نکالی ہی یعنی جب بعد اذان دیتے موذن کے لوگ آنے مسجد مین دیر کرتے

تو مؤذن درمیان اقامت و اذان کے کہتا قد قامت الصلوۃ و حی علی الفلاح اسکو اہل علم کروہ
کہتے ہین بسبب حادث ہونیکے بعد آنحضرت کے چنانچہ مجاہد سے مروی ہی کہ داخل ہوا مین ہمراہ عبد اللہ
بن عمر کے مسجد مین حالانکہ اذان ہوگئی تہی اومین اور ہم چاہتے تہے کہ نماز پڑہین پس تثویب کہی
مؤذن نے سو نکلے ابن عمر مسجد سے اور کہا نکلو ہمارے ساتہہ پاس سے اس مبتدع کے اسلئے کہ وہ
تثویب ہی کہ بعد آنحضرت کے لوگون نے نکالی ہی کذا فی الترمذی اس سے ثابت ہوا کہ انکار مرتضیٰ علی کا حق
حادث پر تہا نہ قدیم پر اور تثویب نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی کما ملیح من الحبل المتین للعاملی قولہ اور
شیعہ اثنا عشریہ بموجب ارشاد خیر البریہ نوافل رمضانکو اپنے گہرو نمین پڑہتے ہین کیونکہ حضرت سے
صلوۃ المرء فی بیتہ افضل الا المکتوبۃ اور نام ان نوافل کا تراویح نہین تراویح حقیقت مین اختراع
عمر بن خطاب ہی کما قال نعمت البدعۃ ہذہ وانتہی حاصلہ **جواب** یہ تقریر ناتمام ہی اسلئے کہ اس تقدیر پر
چاہئے تہا کہ آنحضرت نوافل رمضانکو گہر مین ادا کرتے نہ مسجد مین حالانکہ ثبوت اسکا نہایت دشوار
ہی اور غایت الامر یہہ ہی کہ ترک مواظبت کا یہہ عذر بیان فرمایا خشیت ان تفرض علیکم سو یہہ ترک
حجت اولی فی البیت نہین ہوسکتا کہ فعل نبی مخصص اس نوافل کا ہی عموم حدیث مذکور سے اور
جسنے حدیث مسطور فرمائی اوسینے تین رات تک رمضان مین اس نماز کو بجماعت ادا کیا اور نقل
اور نوافل کے تنہا گہر مین نہین پڑہا چنانچہ کتب حدیث سے بنقل مستفیض ثابت ہی پس جب کہ
ادا کرنا اوسکا مسجد مین نہ گہر مین بجماعت نہ تنہا فعل نبوی سے ثابت ہوا تو پہر اگر عمر نے بعد وفات
نبوی نظر برفع عذر مذکور احیاء سنت نبوی فرمایا تو کیا خرابی ہوگئی اور باتفاق فریقین
قاعدۂ اصول مقرر ہی کہ جب حکم نص شارع سے معلل ہو ساتہہ کسی علت کے تو وقت ارتفاع اوس
علت کے وہ حکم بہی مرتفع ہوجاتا ہی اور بدعت کہنا عمر کا مواظبت جماعت کو ہی نہ نفس تراویح و جماعت
کو کیونکہ مواظبت اوسکی حادث ہی نہ اصل عمل سو یہہ حدیث قادح نہین ہوسکتا اسلئے کہ بہت
چیزین ہین کہ زمانۂ نبوی مین نہ تہین پہر خلفائے راشدین و ائمہ طاہرین کے عہد مین ہوئین سو حدیث
مذکور مخصوص ہی ساتہہ غیر تراویح کے اور قول عمر مخصوص ہی ساتہہ اوس چیز کے جسکی کچہہ اصل شرع

مین ہوا اور یہہ لا شیعہ حق عید غدیر و تعظیم نوروز و اداء نماز شکر روز قتل عمر رضی اللہ عنہ اور تحلیل فروج
جواری اور محرم کرنے بعض اولاد کے ترکہ سے کیا کہین گے کہ یہہ چیزین زمانۂ آنحضرت مین عیناً ولا اثراً منہا
نہ تہین ائمہ نے بعد آنحضرت کے احداث و اختراع کی ہین مطابق زعم شیعہ شنیعہ کے پس جو خلفاء راشدین نزدیک اہلسنت کے
حکم ائمہ کا رکہتے ہین کما جاء علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین اسلئے احداث عمر کو مطابق احداث ائمہ دیگر
بدعت نہین جانتے اور اگر جانین تو بدعت لغوی نہ شرعی **قولہ** مین کہتا ہون کہ شفقت آنحضرت کی امت پر
زیادہ پدر مہربان سے تہی معراج مین پنجاہ بار حکم نماز کا درگاہ بے نیاز سے ہوا حضرت نے بار بار واسطے
تخفیف کے عرض کیا تا کہ پانچ مرتبہ باقی رہی اور خدا نے فرمایا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا **جواب** اس ثبوت
دعویکا موقوف ہی ثبوت تحقق تکلیف ما لا یطاق پر اداء نماز تراویح مین اور وہ غیر واقع ہی ورنہ نفس نماز
پنجگانہ بہی اہل نفاق پر شاق ہی اور تکلیف ما لا یطاق قال اللہ تعالے وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین
یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون تو تراویح کا کیا ذکر ہی اور شفقت آنحضرت کی مسلم ہی لیکن
اس شفقت کو آنحضرت نے باوجود ملاحظہ تکلیف صحابہ کے تراویح مین مراعات نفرمایا تو اب امت کو
اوسکی رعایت کیا ضرور ہی غلط کہا بلکہ آنحضرت نے شوق و راحت صحابہ کو ملاحظہ فرمایا اور شفقت کو
اس نہج پر ادا کیا کہ اندیشہ فرضیت سے صرف مواظبت نکی چنانچہ نظر اسی راحت کے اس نوافل کا نام تراویح ہوا
کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور معراج مین پچاس بار حکم نماز کا ہونا جس کتاب اہلسنت سے ثابت ہو شد
اوسکا نام بتلاؤ البتہ پچاس نماز کا حکم ہوا تہا نہ پچاس مرتبہ بطریق تاکید کے یہہ بہی وہ بات ہوئی
کہ امامیہ نے لکہا ہی کہ ایکسو بیس بار خدا نے پیغمبر کو آسمان پر بلا کر تاکید تبلیغ مسئلہ امامت مرتضوی
فرمائی کما مر بطولہا فیما سبق **قولہ** ظاہر ہی کہ رمضان مین کسقدر کوفت روزہ کی ہوتی ہی بعد افطار کے
اکثر طبیعت مائل بضعف ہوجاتی ہی اس صورت مین اپنی جان پر تکلیف گوارا کرنا ظلم صریح ہی **جواب** تشریع
احکام شرع کی بنی کوفت و سوخت کسی چیز پر نہین بلکہ جو عبادت کثیر المشقت ہی اوسکا اجر زیادہ
ہی کما جاء فی الحدیث افضل العبادات اشقہا و احمزہا اسی جہت سے عباد کو مکلف اور شرع کو تکلیفا
کہتے ہین پس اگر ایسی تکلیف سے گریز ہی تو مرفوع القلم ہو جانا چاہیے کما قیل **رباعی** نسنی ام

گرکندرافضی گریبان شق ؛ نه شیعه ام که کنند لعن سنی مطلق ؛ مرید حضرت عشقم و گر نمیدانم ؛ که کیست
بر سر ناحق وکیست بر سر حق ؛ شعهذا مقتدا شیعه کے اسی عاقبت اندیشی سے واسطے سنع کوفت روزه کے
ایک معجون تقویت کتب فقه مین لکھ رکھی ہی کہ ع شفا بایدت داروی تلخ نوش ؛ وه یہہ ہی کہ جو اپنی
بقدر گرمی کے ہوا اور اوسمین آب استنجا اور خون حیض عورتی و دودھ اور پسینہ جانورونکی بیمار رکھی ہو اور
گھبل مل گئی ہو اور گھتے سے نہی اوسمین ہوتا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالوده بنائین اور روزه افطار
کرین کچھ قباحت نہین انتہی کذا فی لمعۃ الانسان آب بعد استعمال ہر فالوده یا آش کے فرمائیے کیا گنجایش کوفت
روزه ہی اور بطور اہلسنت کے جواب ہی کہ کوفت روزه جبتک ہی کہ روزه موہنہ مین ہی اور جب روزه کھولا
ثواب توانائی آئی جسطرح حدیث مین آیا ہی للصائم فرحتان فرحة عند الافطار الخ اور دعائے افطار مین
آیا ہی ابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله تعالی علاوه اسکے عقل بہی اسکی مقتضی ہی کہ ضعف حالت
تشنگی و گرسنگی مین ہو اور قوت حالت اکل و شرب مین ؛ بالعکس معلوم نہین یہہ نکات عجیبہ غریبہ آپنے
کہانسے حاصل کیے ہین کہ نقل و عقل دونوسے مستقیم نہین **قوله** دوسرے اگر کوئی دو رکعت نماز فجر کو
تین رکعت پڑہے یا کسی رکن کو ارکان نماز سے کم و بیش کرے نماز اوسکی باطل ہی اور فاعل اسکا آثم
اور مشقت اوسکی برباد **جواب** اگر یہہ امر سہواً ہی تو سجدهٔ سہو جابر نقصان ہو سکتا ہی اسصورت مین
نہ بطلان ہی اور نہ اثم اور نہ تباہی مشقت اگر ترک فرض نہین ہی اور اگر عمداً ہی تو سوائے شیعہ کے کوئی
سنی لعب و لہو نماز سے جائز نہین رکھتا اور وجہ اسکے ربط کی ساتھہ مسئلہ تراویح کے معلوم نہوئی اگر
یہہ ہی کہ عمر نے جماعت یا مواظبت زیاده کی تو جواب اسکا گذر چکا اور اگر نقصان کسی چیز کا ہی تو وه بیان
کرو یہی بیس رکعت ہین جنکو حضرت نے پڑہا اور عمر نے قائم رکہا اسمین سے کوئی رکعت و رکن حذف و ساقط
نہین کیا کہ دلیل دعوی پر منطبق ہو آخر تیس رکعتین تہین کہ عمر نے اوسکو بیس کر دیا اور نہ پانچ تہین جسکو
پچاس کر دیا نعوذ بالله من سوء الفهم **قوله** حشر غلامان علی با علی حشر غلامان عمر با عمر **جواب** یہہ مسدس آپکا
صحیح ہو کہ بین علی و عمر کا جدا جدا ٹہیرے ورنہ خرط القتاد حالانکہ جناب امیر نے مدتون نماز خمسه و عیدین
و تراویح عقب عمر پڑہی ہی کما اشتغل اسالها در پی بکر و عمر کرده نماز ؛ نتوان گفت بتوجیه گر کرده نماز ؛

جواب فوائد مجعولہ روزہ

جواب زیادت و نقصان رکعت در نماز

جواب فرق غلامان علی و عمر

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

مرتضی را نتوان بست چنین بہتانی ؛ با بد این زمزمہ را گوش حقیقت دانی **قولہ** مین کہتا ہون بجالانا حکم
خدا و رسول کا عین ایمان ہی خبر مین ہی الحب للہ والبغض للہ اسلیئے محبان اہل بیت سے تولا و دشمنون سے
تبرا واجب جانتے ہین **جواب** یہہ خبر بطریق امر یعنی انشا نہین بلکہ بطور اخبار ہی اور بغض کو تبرا کا لازم
نہین ہے تسمیہ عاقلانہ عقلا نہ لغۃ پہر معنی وجوب یکہئے کہ ہر سے آئیگا لین سگے **قولہ** لعن دشمنان خدا و رسول بہ
منص وارد ہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ **جواب** یہہ بعض ہی
اخبار ہی نہ انشا اور مصداق اوسکے موذی ہین جیسے ابوجہل و ابولہب وغیرہما اور جو صحابہ کو معاذاللہ
اسکا مصداق ٹہیراوے وہ جاہل ہی یا معاند اسلیئے کہ ایذا دینا خلفاء ثلثہ کا خصوصًا اور سائر صحابہ کا
عمومًا آنحضرت کو بالیقین ثابت نہین ورنہ خود آنحضرت بموجب اس نص کے اونپر لعنت کرتے یہہ گمان رفضہ کا
بحکم ان بعض الظن اثم گناہ صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے مصباح الشریعۃ مین حضرت جعفر صادق سے
نقل کیا ہی کہ چہوڑو یقین کو شک سے اور جرأت نکرو اعتقاد زور و بہتان پر حق اصحاب خیر الانام
مین اور رکہو اعتقاد اونکی محبت کا اور بیان کرو اونکے فضائل کو اور کتاب الایمان کافی مین ہی حدیث
آنحضرت کی لا تستبوا الناس فتکسبوا العداوۃ بینہم انتہی **قولہ** زمخشری و رازی و نیشاپوری وغیرہ قائل ہین کہ
یہہ آیت حق مین موذیان نبی و علی کے آئی ہی اور معنی ایذاء کے آزردہ کرنا رنجیدہ کرنا ناخوش کرنا ہی
اور لفظ ایذا کی عام ہی کہینچے یا مارے یا برا کہے یا ذرہ خاک کسی پر ڈالے یا ترش روئی کرے سب داخل
ایذا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ زمخشری معتزلی رازی وغیرہ سے ناقل اس نزول کے ہین اوپر گذر چکا
کہ مراد نزلت الآیۃ فی کذا سے فرد خاص نہین ہوتی سو بر تقدیر تسلیم اس نزول کے اسیقدر ثابت ہوتا
ہی کہ خدا تعالی نے لعنت کی ہی موذیان علی پر یہہ ثابت نہین ہوتا کہ تم بہی اونپر لعنت کرو اور مجرد
اخبار مستلزم اس فعل کو نہین کیونکہ بندہ کو اقتدا نبوی چاہیے کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ نہ اقتدائے
افعال الہی سو نبی نے کسی جگہہ لعنت اپنے موذیون پر نہین کی چہ جائے علی کی معہذا یہہ آیت مجمل ہی بے تبیین
کیونکہ اسمین نام موذیان علی و نبی کے بیان نہین فرمائے اب کوئی نص صریح چاہیے کہ مفید لعنت اشخاص
مشخصہ ہو حالانکہ جنہون نے بقول آپکے علی کو ایذا دی علی نے اونکو بہی لعنت نکی جیسے ذوالشان

لشکر اسامہ کا اور انکے تبرے سے منع فرمایا اور انکو مسلمان و اخوان کہا سو جو کوئی تارک اس طریق علیہ کا
ہی وہ مخالف ائمہ ہی سوا فتنہ اور عادت شریف نبوی تو یہ تہی کہ دشمنونکو دعا کرتے اور فرماتے اللھم اغفر لھم
فانھم لا یعلمون اور عوض ایذاء اپنے نفس خاص کا کبھی کسی سے ہرگز نہین لیا جب کچہ آزردہ ہوے تو شکایت کی مگر ادائے احکام
شرعی کے تہو سو لعنت بہی دنہین ہی بلکہ جسکو فی ترک اسلام اور اہانت دین مرضی حق کی نکسی اور پر آنحضرت
بات بالاتفاق فریقین اصحاب حسن آنحضرت سے ہرگز کبھی صادر نہین ہوئی فافترقا معہذا جسطرح ایذاے نبوی مرتضوی
موجب لعن الٰہی ہی اسیطرح ایذا صدیق و فاروق و عثمان بلکہ جمیع اصحاب عالیشان موجب لعن رحمان
ہی بلا تفاوت و نقصان اسی بابت صاحب جامع الاخبار نے لکھا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبّ
اصحابی فقد کفر انتہی چنانچہ سنی اسی نظر سے بدگوئی معاویہ مین محتاط ہین اور ایذا بالقول سامی علیہ ا
آنحضرت کہینچ مار ڈالنے سے پس جبراہ سے کوئی معاویہ کو ایذا دے وہ موذی ہی قولہ لعنت
کاذبین ظالمین پر متواتر قرآن شریف مین ہی اور جو ظلم و ستم آل نبی پر ہوا اظہر من الشمس ہے لیس لعن
ظالمونپر واجب ہی اور ترک اوسکا ترک واجب جواب مراد ظالمین کاذبین سے قرآن مین کفار و مشرکین
ہین نہ اہل قبلہ و ارباب دین اور لعن بدترین عتاب الٰہی ہی اور نزدیک اہلسنت کے باتفاق ائمہ یہہ ہی خاص
ہی ساتہہ کفار کے چنانچہ اسی سبب سے سنی قاتل عمر بن خطاب و قتلہ عثمان بن عفان پر لعنت نہین کرتے
بخلاف امامیہ کے کہ انکو مطلق احتیاط نہین حتی کہ اخباریہ و اصولیہ باہم ایکدوسرے کو لعنت کرتے ہین
اور جسنے آل نبی پر ظلم کیا اور دائرہ اسلام سے باہر گیا جیسے یزید و شمر وغیرہ اونپر سب کے نزدیک
اہلسنت کے لعنت ہی اور وجوب لعن کا اوسوقت ہوتا کہ قرآن شریف مین مثل اور اوامر کے اسکا حکم بہی
نازل ہوتا یعنی العنوا الظالمین والکاذبین حالانکہ یہہ ترکیب سارے قرآن مین کسیجگہہ نہین آئی بلکہ سیاق کلام
ہر جگہہ اسطرح پر ہی کہ اوس سے وظیفہ لعنت علی الدوام نہین نکلتا یعنے لعنت اللہ علی کذا سو جو کوئی انشا
و خبر مین فرق نہین کرتا وہ احمق ہی اور ترک لعن کو ترک واجب کہنا بنا ر فاسد علی الفاسد ہی ع
ولن یصلح العطار ما افسد الدہر قولہ خبر مین ہی کہ جب حضرت عباس نزدیک انصار کے آئے اونکو
موندہ نا یا حضرت نے خفا ہو کر فرمایا وہ مومن نہین جو ہمارے چچا کو ایذا دے یہانتک حال اقربا پیمبر کا

لعنت بر ظالمین کا فرض ہونا وغیرہ

ایذاے اقرباے رسول صلعم

اور اونکا بہونچنا ایذا سے جناب سیدہ و ائمہ معصومین مین دریغ نہین کیا قیاس کرنا چاہیے **جواب** یہہ خبر بالفاظ کذائی جس کتاب اہلسنت مین ہو اوسکا نشان دو معہذا اسمین بہی لعنت کرنا پیغمبر کا یا حکم بلعنت نہین آیا صرف ناخوشی نبوی ثابت ہوئی چنانچہ اسیقدر اخبار صحیحہ اہلسنت سے بہی ثابت ہی اور اس حکم مین سب صحابہ داخل ہین اگرچہ شان و رود فرد خاص مین ہو کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ مسلمانکی ہر چیز مسلمان پہ حرام ہی مال جان و آبرو نہایت یہہ کہ عباس بن عم و عمومت نبوی موجب مزید ولایت ہی پس یہہ تقریب بہی ناتمام ہی اور جواب موذیان جناب سیدہ کا سابق گذر چکا علاوہ اوسکے یہہ ہی کہ مجلس اول مجالس المومنین مین درمیان ولایت استمداد لکہا ہی کہ لعن خلفاء ثلثہ واجب نہین کیونکہ مفہوم تشیع کا یہہ ہی کہ خلیفہ بلا فصل بعد آنحضرت کے مرتضی علی ہین اور لعن و تبرا اوسمین معتبر نہین اور گنجایش ہی کہ نام حضرات خلفاء ثلثہ کا بہی زبان شیعہ پہ جاری ہو اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کرین تو یہہ بات اونکی معتبر نہین انتہی بناءً علی ہذا جاہل ہونا امثال سامی کا بنا بر قول وجوب لعن بقضاء قاضی ممتحن پایہ ثبوتکو پہنچا و للہ الحمد شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد؛ خمیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است

قولہ اسقدر مین شعار اثنا عشریہ دو طرح پر ہی **جواب** یہہ دونو طرح اسطرح پر ہین کہ ہر دو گروہ میخورند سبحان اللہ یک نشد دو شد و نعم ما قیل عیب کسے منودن عیب خود نمودن است **قولہ** اول گروہ قلیل کہ مستغرق یاد الٰہی و محو محبت رسالت پناہی ہین اسقدر تبرا مخالفین سے رکہتے ہین کہ نام اونکا زبان پہ نہین لاتے صرف اللہم العن الظالمین جمیعا کہکر ذکر و شغل مین مصروف رہتے ہین چنانچہ قرآن شریف و حدیث مین بے تخصیص نام و نشان کے لعن مستحقین لعن مین آئی ہی اور کہتے ہین کہ آنحضرت منافقین صحابہ کو خوب جانتے تہے باوجود علم کے کسی مصلحت سے اخفا کیا ہوگا نام کسی کا نہین لیا ہم بہی باوجود علم کے نام ہر منکر و خائن کا زبان پہ باعلان نہین لاتے اور حسب تعلیم الٰہی عامۃً لعن ظالمونپر کرتے ہین اور شک نہین کہ جب لعن ظالمونپر کی تو عقاب اوسکا مستحقین لعن کو پہنچیگا پس ضرورت نام لینے کی نرہی اور یہی مصلحت سے دور ہی کما قال تعالیٰ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ **جواب** اصل رسم تبرا ایجاد ابن سبا معلم الملکوت شیعی ہی

کما سبق بیا معنی من قبل اور شیعہ حال مقلد اوس مرتال کے ہین سو جو لوگ مردون نام کے مبتلائے
وبال ہین ہین اونکے حق مین یہہ نمونہ قدرت الٰہی ہی کہ خدا نے اپنے نیک بندونکو اونکی زبان
لعنت ترجمان سے اسطرح بچایا کہ وہ لعنت ظالمین پر کرتے ہین اور جنکو ظالم سمجھتے ہین یعنی صحابہ
الصفوت آب وہ ظالم نہین بلکہ عادل ہین تو انکی لعنت اونپر نہین پڑتی جسطرح صحیح بخاری مین آیا ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تعجب نہین کرتے کہ کیونکر پھیرتا ہی حقتعالے مجھسے گالی دینے
قریش کو اور اونکی لعن کو کہ وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین اوسکو اور مین محمد ہون
صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ یہہ لعنت انہین پر پھرتی ہی جسطرح باب بستم فصل ہشتم حلیۃ المتقین مین
امام باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو لعنت کسی شخص کے مونہہ سے نکلتی ہی اگر وہ لعنت اپنے
صاحبکو پاتی ہی تو اوسپر پڑتی ہی نہین تو لعنت کرنیوالے پر پھرتی ہی وہکذا فی بحار الانوار للمجلسی
چنانچہ اسی جگہہ سے ملا دو پیازہ نے کہا ہی الرافضی نوارہ لعنت اور جس صورت مین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے باوجود علم منافقین کے نام اونکے نہ بتلائے اور اونپر لعنت کی ثواب روافض کو وہ نام
بے بتلائے آنحضرت کے کیونکر معلوم ہوگئے اور خلاف فعل نبوی انکو اونپر لعنت کرنا کہانسے درست ہوا
اور عقاب و ثواب تو بقبضہ قدرت مالک یوم الدین مین ہی نہ روافض شیاطین مین لیس لخیالعن کا منافقین
غیر مشخص نا معلوم الاسم پر ناممکن ہی اور استدلال کریمہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے
بوجہ مصلحت پر بصورت لینے نام اہل نفاق کے مخالف مدعا ہی کیونکہ اسمین صریح نہی ہی لعن
بے نام ہو یا با نام اور یہہ منع اونکے لعن سے ہی جو بے شبہ کافر ہین جیسے حجاج صحابہ کہ بے شبہ مسلمان
ہین پس جس صورتمین کہ حقتعالی نے لعن کفار کو روا نرکھا اس مصلحت سے کہ وہ بمقابلہ اوسکے خدا کو
گالی دینگے تو لعن بالمومنین بالاولی ممنوع ہوئی کیونکہ یہان مسلمان بمقابلہ روافض بے ایمان سکوت کرتے
ہین اور خدا و رسول و ائمہ ہدی کو ہرگز برا نہین کہتے بلکہ عمل اس آیہ پر کرتے ہین کہ لئن بسطت الی
یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین انی ارید ان تبوء باثمی و
فتکون من اصحاب النار وذلک جزاء الظالمین طرفہ یہہ ہی کہ مسلمانون نے نہی الٰہی پر عمل کرکے روافض

کسے بشبہ داعی غیر اللہ مین لعنت نکی اور شیعے نے بحکم فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کوئی دقیقہ بدگوئی خدا
و عباد خدا مین فروگذاشت نکیا کیونکہ کتب امامیہ سے ثابت ہی کہ سب اصحاب سب نبی ہی اور سب نبی سب الٰہی
ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب جامع الاسرار نے کہ مشاہیر علمائے امامیہ سے ہی حق اصحاب مین ایسی حادیث روا
کئی ہین جسکا خلاصہ مارنا پیٹنا ضرب شلاق کرنا ہی اوس شخص کو جو حق صحابہ مین زبان درازی کرے
اور پاسداری حقوق و رعایت صحبت نکرے ازانجملہ یہہ حدیث ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی
فاقتلوہ و من سب اصحابی فاجلدوہ اسیطرح صدوق نے کتاب عیون اخبار الرضا مین اور مجلسی نے کتاب
الفتن بحار الانوار مین حدیث نجوم کو ذکر کیا ہی اور مفتاح الشریعۃ و مصباح الحقیقۃ المنسوب الی مولانا
الصادق علیہ السلام مین ہی کہ سب و شتم حق احاد الناس مین بھی نچاہیے چہ جای صحابہ کرام کی لسن ذنبا علی ہذا
جملہ اللھم العن الغالین جمیعا قائلین پر منقلب ہی کہ لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ **قولہ** دوسرے جم غفیر اونمین
جنکا غاصب حق آل محمد و ناکث بیعت غدیر و ظالم و جابر و قاتل ائمہ برحق ہونا کتب شیعہ و سنی سے ثابت ہی
گو صحابی ہوں یا اور کوئی سبکو مسلوب الایمان جانکر نام بنام لعن و تبرا کرتے ہین **جواب** یہان تک
کہ اپنی قوم مین بھی معروف بلعنتی ہین حالانکہ صدوق نے کتاب اعتقادات مین امام جعفر صادق سے حق مین
ایک شخص کے کہ آپکے دشمنون کو نام بنام برا کہتا تھا نقل کیا ہی کہ فرمایا لعنت کرے خدا اسپر کہ تعرض کرتا
ہی ہمکو اور نہین جانتا کہ حق تعالی نے نہی فرمائی ہی لعن اصنام سے کہ لاتسبوا الذین الآیۃ تا کفار حق تعالی کے
مین زبان درازی نکرین انتہی اور فی الواقع یہہ استدلال حضرت امام کا تمام ہی اور حجت ہی لاعنین و طعونین
پر کیونکہ اظہار لعن نام بنام ایک امر فضول و نا شائستہ ہی اعتقاد باطنی امامیہ پر مصباح الشریعۃ مین ہی
قال اللھم انی احب من احببتہ و احبہ رسولک و ابغض من ابغضتہ و ابغضہ رسولک فانک لم تکلف فوق ذلک
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن و تبرا کرنا مخالف طریقہ شیعہ ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب مجالس المومنین نے
لکہا ہی کہ نام خلفاء ثلثہ مطلقا زبان پر جاری نہو ولیکن اوباشون کم ظرفونکو وسیلہ خود نمائی
حیلۂ ہنگامہ آرائی ہی انتہی الحمد للہ کہ اوباشی کم ظرفی اس قسم ثانی اثناعشریہ کی جسکے آپ قائل ہین کلام
قاضی صاحب مغفرت مآب سے بخوبی ثابت ہوگئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم اوس سے بچ گئے الآن حصحص الحق آثار او و معنی ...

وای من انصاف نیست گر من آلوده دامنم چه عجب ÷ همه عالم گواه عصمت اوست ختم ہے وہ لوگ
جو صحابہ نہیں جیسے ملوک بنی امیہ وعباسیہ سو عباسیہ تو باقرار قاضی مذکور شیعہ تھے گو ظاہر میں بنا بر الدنیا
شیخ ملک دشمنی کرتے ہوں پس شیعہ پر لعنت کرنا گویا خود ملعون بنتا ہی کیونکہ یہان واقعیت مطلوب ہی نہ
ظاہریت اور بنی امیہ میں جو ظالم آل نبی تھے جیسے یزید بن معاویہ وغیرہ اونکو سنی بھی اچھا نہیں کہتے اور
جو اچھے تھے جیسے معاویہ بن یزید و عمر بن عبد العزیز اونکو شیعہ بھی بہتر جانتے ہیں معہذا شیطان
باتفاق فریقین بلکہ فرق اسلام بالیقین منصوص اللعنت ہی لیکن کوئی نص بابت لعن کرنیکے اوسپر وارد
نہیں اور نہ اوسکی لعن کو شرع میں عبادت کہا ہی اور نہ انبیاء و اوصیاء و ائمہ ہدی سے قیام ساتھ اس عبادت عظیم
کے بالاجماع یا نام بنام ماثور ہی کہ امامیہ اسقدر شیفتہ و فریفتہ لعنت ہیں اگر کوئی نص اس بابت موجود ہو
عنایت کیجیے مگر یہہ لعنت ترکہ ابلیس ملعون ہی کہ بحق و استحقاق امامیہ کو پشت در پشت پہنچی چنانچہ
کہا ہی شعر رافضی را مگو کہ انسان ہست ÷ نطفۂ احتلام شیطان ست **قولہ** کہتے ہیں کہ لا یحب اللہ الجہر
بالسوء من القول الا من ظلم خدا فرماتا ہی کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا اوسکو جسنے ستم کیا ہو باعلان جائز ہی اور
اس سے زیادہ اور کیا ستم ہمپر ہوگا کہ فلان و فلان نے ہمارے ائمہ کے ساتھہ کیا کچھہ بدی نکی اسلیئے جب انکو
ظلم یاد آتا ہی موجب حکم خدا کے لعن کرکے اونکی ارواح کو جزائے فعل بھیجتے ہیں انتہی حاصلہ **جواب** یہہ آیہ
دلیل لعن نام بنام نہیں ہو سکتی کیونکہ اسمیں تصریح باظہار اسماء و ملاعنت نہیں پس اس سے حکم لعن نکالنا
معاذ اللہ خدائے پاک پر طوفان باندہنا ہی تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ہدا
تو کار زمین را نکو ساختی ÷ کہ با آسمان نیز پرداختی ÷ تنزلاً کہا جاتا ہی کہ اس آیت سے اسیقدر ثابت
ہوتا ہی کہ مظلوم چلاوے نہ یہہ کہ اتباع مظلوم قرنا بعد قرن الی یوم القیام چلایا کریں کیونکہ ظلم اسپر ہوا
اور گذر گیا نہ اسکے توابع پر معہذا یہہ چلانا بد ہی کہ اس حال میں بھی اسکو جہر بالسوء فرمایا ہی اور باتفاق
فریقین ثابت ہی کہ ائمہ ہدی کبھی نہیں چلائے اور نہ کسیکو حکم چلانیکا دیا بلکہ اظہار و گلہ اپنی مظلومیت کا ہی
عالم الغیب والشہادہ کے اور کسی سے نہیں کیا دوسرے چلانا مظلوم کا اسلیئے ہوتا ہی کہ حاکم وقت اوسکی فریاد
کو پہونچے اور ظالم سے اوسکا عوض لیوے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہی کہ جب مظلوم و ظالم و حاکم تینوں موجود ہوں

بخلاف اس چلانے کے کہ یہان کوئی موجود نہین سوا اسکے کہ شیعہ کا حلق پہٹے اور کچھہ حاصل نہین فریاد
شغال و بال شغال است تیسرے اگر چلانیسے غرض اعلام غافلین ہی تو اس ماجرے سے سب مسلمان واقف ہین کہ
لشکر یزید نے بے شبہ بے ادبی کی اور روسیاہ ہوا اگر استمداد مطلوب ہی تو اب وہ ممکن نہین جو تھے اگر خبر کرنا
خدا کا ہی بنظر اسکے کہ بعض گروہ شیعہ قائل جہل الٰہی تعالیٰ ہین تو قرآن سے عالم الغیب والشہادہ ہونا خدا کا ثابت ہی کوئی حال
یا چھپا ہے اوسکو ہر کسی کی ظلم و عدل کی برابر خبر رہتی ہی وہ اپنے دوستونکا ہر طرح انتقام لیگا اوسکو شیعہ سے
زیادہ اسکا دہیان ہی انکی فریاد و بیداد پر موقوف نہین پانچوین جزاء فعل پہچانا اوسکا کام ہی جو مالک جزا ہو جیسے
حق تعالیٰ نہ شیعہ کا کہ یہہ خود مقہور و مجبور ہین مالک یوم الدین نہین پس یہہ کہنا کہ ہم لعن سے جزاء فعل پہچاتے ہین معاذ اللہ
دعوی خدائی ہی یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ وہ لائق لعن ہین اور تم مامور بلعن ہو اور وہ لعن تمہارے بہیجے سے پہنچ
جاتی ہی شاید ایسا ہو کہ بنا بر عدم لیاقت موضع تمہارے اوپر پہرتی ہو چہٹے اس چلانے مین بطلان تقیہ کا ہی
حالانکہ بنص امام التقیۃ دینی و دین آبائی صریح ہی خلاف لعن مین اور بے شبہ لاعنین مخالف نص ائمہ ہین اور خلاف
نص بلا خلاف کفر ہی ساتوین آپنے صفحہ پنجاہ و ہشتم مین لکھا ہی کہ در کشف نوشتہ کہ این ہمہ منافقین
اکثر و بیشتر ہمراہ داشتند و صحبت و مخالطت و مناکحت با تمام صحابہ و انصار داشتند و بسبب اظہار ایمان رسول ایشان را جان
ہیچ امر فرق نمی ساخت انتہی بلفظہ اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی کا نفاق بہی معلوم ہو تو بہی نظر بظاہر شرع اوس سے معاملہ
اسلام کا رکہے نہ کفار کا سا اور ظاہر ہی کہ اس جہر بالسوء مین برتاؤ کفار سا ہی نہ اسلام کا اسلیے کہ اسلام مین یہہ طریقہ
ہرگز مسلوک نہین اور نہ آنحضرتؐ نے باوجود علم منافقین کے ایسا کیا اور نہ اس آیۃ سے استدلال فرمایا اور کیونکر کرتے
کہ مسلم ظاہر مستحق لعنت کا نہین ہوتا یہہ شان کفار کی ہی پس بلکہ کافر غیر منصوص پر بہی لعنت ممنوع ہی بلکہ کافر منصوص پر
بہی لعنت کرنا حسن نہین محض اضاعت وقت و بربادی تقیہ ہی آٹھوین جنپر ظلم ہوا تہا مثل حضرت امام حسین و زید
شہید و زکریا و یحیی علیہم السلام وہ سب عین حالت ظلم مین محو تسلیم و رضا ہے اور زینہار اونکی زبان حق ترجمان سے
کوئی حرف خلاف مرضی الٰہی نہ نکلا حالانکہ اگر وہ ایسے مخمصہ مین بحکم آیۃ کریمہ کچھہ موہنہ سے نکالتے تو گنجایش تہی
کہ اضطرار و اختیار مین بڑا فرق ہی مقصد اونکی زبان سے نکلا تو یہی نکلا کہ ہی کوئی جو بچاوے حرم رسول اللہ کو
واسطے اللہ کے حضرت حر بن یزید ریاحی شریک حال ہو گیا یہہ نہین نکلا کہ لعنت خدا کی اس قوم ملعون پر جنہون نے

حرم رسول خدا و آل نبی سے ایسا کیا لیکن جو شیعہ تابع یزید و شمر ہیں اونکی راہ پر چلتے ہیں اور سنی تابع سید
الشہداء ہیں اونکے ظلم پر صابر بمفوض امری الی اللہ ہیں شعر بقول غم پنہان دوست بشکستی؛ ببین کہ از انہ
وبا کہ ہوستی؛ نوحہ سے مراد جہر بالسوء آیہ شریفہ بیان کرنا واردات کا اور اظہار حقیقت مظلمہ کا سامنے حاکم
کی بغرض فریادرسی حق رسانی نہ بجائی خود بیہودہ مجالس میں جمع کر لعن کرنا سب و دشنام دینا یہ نیا چلا ہی کہ
نہ مظلوم نہ ظالم نہ ذکر ظلم لیکن ظالمہ مسخوط الذہن پر ہزارہا گالیاں پڑتی ہیں اور طرح بطرح بصداہائے تکین غمکین
ہمکین سے بے تمکین تبرا ہوتا ہی یہہ حرکت شبیہ بجنون و مالیخولیا ہی دشمنین یہہ تو معلوم ہو کہ وہ کیا ایسا ظلم تھا
کہ باوجودیکہ ہزار سال سے آج تک برابر چلاتے ہیں اور انتقام نہیں ہو سکتا اور نہ اوسکو خدا پر حوالہ کیا جاتا
ہی ہمین دنیا میں ساری کسر نکالے لیتی ہیں تا کہ عاقبت میں پاک مبعوث ہوں اگر امر خلافت ہی تو خلفاء ثلثہ
بجز حسن سلوک مرتضوی کے اور کوئی امر موجب طعن صادر نہیں ہوا اور اگر کچھ اور ہی تو طالب بیان ہی بینوا توجروا
وقد مضی ہذا البحث فیما سبق مرارا اور باقی تفصیل بحث تولا و تبرا کی تحفہ میں لکھی ہی جس سے سارے عقدے
حل ہو جاتے ہیں بالجملہ مناسبت اس دلیل کی ساتھہ مدعا باوجود خلاف نصوص ائمہ اور کریمہ سابقہ مفہوم نہوئی
کسی عالم سے بھی حالانکہ کلام الہی ناطق ہی صبر کرنے پر وقت مصیبت کے قال تعالی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع
ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون
اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون **قولہ** خیار صحابہ کو بیجان دوست سکتے ہیں صرف
گروہ سے کہ از روئے حدیث حوض وغیرہ جو رجوع اونکا اسلام ظاہر سے از روئے اونکے افعال کے ثابت ہی
تبرا کرتے ہیں اور صفت صحابی کی من ادرک النبی مع الایمان و مات علیہ ہی پس جو کوئی پھر گیا اوس سے
شرف صحابیت بہی زائل ہو گیا اور عمل اوسکا مثل ابلیس کے حبط اور بہت آیتوں سے واضح ہی کہ جو کوئی صحابہ میں
بیعت اولی پر ثابت رہا بیشک مستوجب اجر جزیل کا ہی اور جس نے نکث بیعت کی اوسکے لئے جزائے آخرت مہیا ہی
قال تعالی ان الذین یبایعونک الخ **جواب** اکثر مقدمات اسکا سابق گذر چکا ہی فلا فائدۃ فی
الاعادۃ اور مراد ناکثین بیعت و منقلبین علی الاعقاب سے کفار ہیں جو سامنے آنحضرت کے تھے اور اب اونکے
تشیع میں کہ جنکے ایمان کی شہادت قرآن نے دی اونسے پھر گئے اور اہل رضوان و مغفران کو مستحق نیران ٹھہرایا

قولہ منقلبین علی الاعقاب

نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اور اگر بطریق تنزل مراد لینے اونکو لین جو بعد وفات نبوی پہر گئے تو بہی
مفید مدعائے سامی نہین اسلئے کہ یہہ لوگ ہین جنسے ابوبکر صدیق لڑے مثل بنو حنیفہ وغیرہ کے اور یہہ بات کتب
شیعہ سے بہی ثابت ہی چنانچہ صاحب تفسیر منہج الصادقین نے شان نزول کریمہ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم
عن دینہ مین لکہا ہی کہ بعد وفات سید کائنات تمام عرب مرتد ہو گئے مگر مکہ و مدینہ و بنی عبد القیس بحرین بعض
نے زکوٰۃ دینے سے باز رہے الی قولہ تواریخ مین مذکور ہی کہ تیرہ قبیلہ اسلام سے مرتد ہو گئے آخر عہد نبوی مین اور وہ بنو مدلج
تہے رئیس انکا ذو الخمار اسود عنسی ہی قبیلہ دوم بنو حنیفہ یہہ یمامہ کے تہے اصحاب مسیلمہ کذاب جب ابوبکر خلافت پر بیٹھے
خالد ولید کو مع جماعت جنگ خیبر کے بہیجا کہ اوسکو مقہور کیا بعد اسکے لکہا ہی کہ عہد ابوبکر مین سات قبیلہ مرتد ہو گئے
حقتعالی نے انکے شر کو کفایت کیا اور مسلمانون کے ہاتہہ پر قتل ہوئے انتہی مختصراً پس اگر عموم اصحاب اس بلا مین مبتلا تہے
تو قرآن اونکی مدح مین اور بالخصوص خلفاء ثلثہ کا ایمان انکا بشہادت قرآن و رسول انس و جان و آئمہ اطہار
اور اعتراف علماء کبار امامیہ بخار کما حقہ ثابت ہی کما مضی قولکم کا تمام حق اور برگشتون پر قرآن مین صریح
آئی ہی پس کیا جگہہ تامل کی ہی قولہ تعالی ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس
فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون الی قولہ اسیطرح بہت کلام محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ
مین لکہے ہی جواب شعر فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ٭ امام
صادق بطریق تفسیر عیاشی فرماتے ہین کہ یہہ آیت شان حضرت امیر مین ہی اور حضرت ابو جعفر نے اور ائمہ
کو بہی اسمین داخل کرکے فرمایا ہی حیث قال علیہ السلام یعنی بذالک نحن اور اکابر علماء امامیہ کہ اعتقاد اس کتمان کا
نسبت جمیع ائمہ کے رکہتے ہین اس سلسلہ کو جناب امیر سے لیکر تا مہدی پہنچا دیا ہی معاذ اللہ اور اسقدر
بہی اکتفا نکرکے دوسری روایت کرتے ہین کہ حضرت امام صادق نے فرمایا کہ مراد اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون
سے ہم ہین اور یہہ روایت بہی تفسیر عیاشی اور جلد اول بحار مجلسی مین موجود ہی اسیطرح بہت کلام
محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ مین لکہے ہین اور اگر مراد اس سے اہل ردت و نفاق ہین جنہون نے آیات
نازلہ کو حق حضرات ائمہ مین چہپایا اور قرآن سے باہر نکالا چنانچہ مرجع تفسیر سامی اور روایات علی بن ابراہیم
قمی اور صاحب کافی سے معلوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہ فرض محال ہے بہلا جنہون نے قرآن مجید کو کلیۃً مخفی کیا

بلکہ اوسکی قرأت سے کہ کتاب اللہ علی حدہ تھی منع فرمایا کما فی الکلینی لائق تر ساتھ مصداق ہونے ان آیات
کے ہین یا خلفاء ثلثہ جنہون نے بعض قرآن مجید کو باعتقاد معاصرین اور ایک جماعت قدماء امامیہ کے اور تمام قرآن کو
بے کم و کاست مطابق مذہب سید مرتضی و صدوق و مرزا صادق و امثالہم کے چنانچہ تفسیر مجمع البیان و رسالہ
اعتقادیہ قمی سے نقل اوسکی اپنے محل پر گذری شائع کیا باقی رہی یہ بات کہ جب خلفاء و اعوان خلفا نے قرآن
مرتضوی کو بسبب اسکے کہ مشتمل فضائح مہاجرین و انصار پر تھا قبول نکیا تو جناب امیر نے بالضرورت اوسکو کتمان فرمایا
چنانچہ مجلسی نے بحار و حق الیقین مین ایراد اس قسم مہملات کا کیا ہی سوا ازالہ ان ہفوات کا قطع نظر لزوم کذب
صدوق و علم الہدی سے یہ ہی کہ یہ عذر بدتر از گناہ اور یہ علت و سائر ابن سبا ہی [illegible] اسلئے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین قرآن کے ساتھ جہاد کیا ہی اور کبھی بسبب اونکے انکار کے ایک حرف
قرآن کا مخفی نہین فرمایا پس جناب امیر کا یہ کتمان کتاب مستلزم معاذ اللہ من ذلک اصول غضب پر لیاقت امامت
نر کہتے ہونگے اگر کہین کہ بنابر اختیار تقیہ شائع نکر سکے تو قطع نظر اسکے کہ عدم تشہیر اور بات ہی اور کتمان
و منع اور بات اور روایات بحار و کلینی وغیرہما اس ثانی مین نص صریح ہوچکی ہین کہہ سکتے ہین کہ تقیہ کرنا مرتضی
علی کا اپنے شیعون سے کہ جناب امیر کو معصوم جانتے ہین نہ مجتہد اور مطیع و منقاد جناب امیر کے تہے نہ مخالف
یعنی چہ معنی دارد اور خطبہ شقشقیہ و دو چار دو خصم قریش وغیرہ مین کیون تقیہ نکیا اور کوشش کتمان مضامین اون
مین نفرمائی کہ افشا اوسکا زعم روافض مین جناب امیر سے ہی معاذ اللہ یہان سے ظاہر ہوا کہ یہہ خطب
و ادعیہ موضوع علمائے قوم ہین چہ جائے اہل حق کہ اجماع رکہتے ہین اس بات پر کہ جناب امیر سے کوئی امر خلاف حق
خلفاء مین صادر نہین ہوئی اگر کہین کہ سب ائمہ مامور تہی بکتمان کتاب الی القیامہ تو بہی نہین بنتا کیونکہ
اس تقدیر پر تکذیب آیات کلینی وغیرہ ائمہ شیعہ کی ہوتی ہی کہ بدلالت مطابقی صحیفہ حسنیہ و باقریہ
و جعفریہ مین مندرج ہی کہ ہرگز سوا خدا کے کسی سے ڈرنا نچاہیے اور حق کو علی رؤس الاشہاد اظہار
کرنا چاہیے اور نشر علوم مین کوشش فرمانا چاہیے الی غیر ذلک اور اگر تکذیب کلینی منظور ہو تو اونہا
سے ان بزرگون کی تا صادق مصدق رضی اللہ عنہ دست بردار ہونا چاہیے کہ باوجود ان تاکیدات کے
کتمان کتاب اللہ کیا کیے اور بہی نہی اوسکے پڑہنے سے فرمائی **قولہ** احادیث صحیحہ مین ہی لعن مخالف نیز

یہ آئی ہی حدیث جیش اسامہ مشہور ہی جسکا عبد العزیز نے تحفہ مین انکار کیا ذیل مقدمۂ رابع کتاب ملل نحل
شہرستانی مین مطالعہ کرو قولہ الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ
من تخلف عنہا فقال قوم یجب علینا امتثال امرہ واسامۃ قد برز من المدینۃ وقال قوم اشتد مرض النبی انتہی بلفظہ
مااردنا نقلہ جواب حدیث جیش اسامہ مین جملہ لعن اللہ ثابت نہین کہ اوس سے اثبات لعنت مخالفین ہو سکے
معہذا مخالف اور چیز ہی اور متخلف اور چیز آپنے کمال تبحر ولغت دانی سے دونو کے ایک ہی معنی سمجھے اور یہ مبلغ علم
صاحب تحفہ پر تہمت انکار کر دی حالانکہ اونہون نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ یہہ جملہ ملل نحل مین نہین ہی
کہ تمنے بحوالہ مقدمہ رابع اوس سے اثبات کیا بلکہ انکار صحت اس جملہ کا کیا ہی اور یہہ کہا کہ یہہ جملہ نزدیک صاحب
ملل نحل کے موضوع مفتری ہی آپنے غور سخن فہمی سے دونو انکار مین فرق نہ سمجہا اور اقرار بغلط گوئی صاحب
انکار کر دیا آس فہم پر صاحب تحفہ پر حرف گیری کیجاتی ہی بل بی چہا تیری دیج چہوٹا مونہہ بڑی بات اسی کو کہتے ہین
حالانکہ اگر یہہ جملہ ملل نحل مین بدون صراحت وضع بہی موجود ہوتا تو کیا حرج تہا کہ ملل نحل کچہہ کتاب علم حدیث
کی نہین کہ اس باب مین اوسکی نقل حجت ہو معہذا صاحب تحفہ نے جواب اس حدیث کا بالفرض تسلیم بہی بابی
جسطرح اونکی عادت ہی چاہیئے تہا کہ اوسکو مدفوع کیا ہوتا یہہ نہایت بیحیائی ہی کہ ہر جگہہ مدلول دلیل سے
قطع کر کے درپی ثبوت روایت بے اصل ہوتے ہین اگر روایت ثابت ہو گئی اور اوسکو مطلوب پر دلالت
نہوئی تو حاصل ثبوت روایت سے کیا ہوا کوہ کندن وکاہ بر آوردن اسی لیئے صاحب تحفہ نے بعد انکار ثبوت جملہ
لعن اللہ الخ کے لکہدیا ہی کہ قاعدہ اہلسنت کا یہہ ہی کہ اعتبار حدیث کا جب کرتے ہین کہ کتب معتبرہ حدیث
مین مع الحکم بالصحۃ والا حدیث بے سند مانند شتر بے مہار ہی چنانچہ اسجگہہ ایسا ہی ہوا کہ جو عبارت
ملل نحل کی تمنے نقل کی ہی اوسمین حال صحت وعدم صحت حدیث کا مذکور نہین اور یہہ فی الواقع کرامت صاحب
تحفہ کی ہی کہ جو پہلے اس نقل کے اسی بحث مین کہا تہا وہی قصہ بعینہ درپیش آیا بالجملہ اگر اس حدیث کو تسلیم
بہی کرلین تو آخر وجہ طعن کی کیا ہی عدم تجہیز ہی یا تخلف اور بقول آپکے بجائے تخلف خلاف کہ خلاف جمیع
اہل وفاق وخلاف ہی اگر اول ہی تو کذب صریح ہی کیونکہ تجہیز اس جیش کی خاص حضرت ابو بکر نے کی تہی
خلاف مرضی جمیع اصحاب بلا خلاف اور اگر تخلف ہی تو اوسمین علی مرتضی و عباس و غیرہ بنی ہاشم بہی شامل

۱۰ داخل ہین اسلئے کہ حدیث مذکور مین بالخصوص نام ابوبکر یا عمر یا عثمان کا نہین بلکہ سارے لشکری وامراء عمر
داخل ہین خطاب کے ہین تو یہ سب لائق طعن ہین خصوصیت بیجا ہے ابوبکر کی کیا ہی خیر اگر اور بہت ایک بھی
شماتت تمبرینگے تو اوسپر سارے بنی ہاشم ہین شعر شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی گو مشت
خاک ما ہم بباد رفتہ باشد * اب تم عدم تخلف مرتضوی ثابت کرو اور اگر خلاف ہی تو صریح دلیل اختلال
حواس قائل تخلفات اور احداث قول جدید غیر ثابت بالخلاف ہی اور قطع نظر اسکے امر نبوی نزدیک سب کے
متعین واسطے وجوب کے نہین کما نص علیہ المرتضی فی الدرر والغرر اسمشہور مین یہ امر ندب کے لئے ہوگا
اور ترک مندوب معصیت نہین اور اگر ہی تو جناب امیر وغیرہ جمیع بنی ہاشم عاصی عصاة ہین اور صاحب
تحفہ نے جواب اس طعن کا سات طرح پر دیا ہی اور بہر جہت وجہ تحقیق طعن کو ثابت کیا ہی اور معاذ اللہ اگر یہ
موجب لعن طعن ہو تو سارے امامیہ اولین و آخرین بلکہ ائمہ طاہرین تک اس شناعت سے نجات پاتے نہین
کہ خلاف اثنا عشریہ خصوصا اصولیہ و اخباریہ مخفی نہین اپنی جگہہ سے کہا ہی لیقل خیرا او لیصمت **قوله**
تمام ہوئی فوائد عباسیہ اب چند فوائد حافظیہ پر رسالہ ختم ہوتا ہی **جواب** یہہ سور خاتمہ بہی انکا ہی
نہ حافظ علی کا کما مضی فی اوائل الکتاب لیکن ڈر یے رنڈی کیسے دیدہ سے حال گیا اٹھ لگیا دلکا خیال
نہ گیا ہنوز وہی تقیہ توریہ تعمیہ تخرجہ چلا جاتا ہی آخر تا کجا کل اناء یترشح بما فیہ **قوله** سفینہ کاملہ و ربیع الابرار
و تاریخ حافظ ابرو و کامل السفینہ و حبیب السیر و حدیقہ سنائی مین مذکور ہی کہ شدور شدہ مین معاویہ
مدینہ کو آیا اور جناب امام حسین و عبدالرحمن بن ابی بکر و ابن عمر و ابن زبیر سے گفتگو بطور حکومت و دبدبہ
کے عائشہ صدیقہ نے اس بابین معاویہ پر عتاب کیا معاویہ نے ایک کوا کہدوایا اور اوسکا مونہہ چہپایا اور
اوسپر ایک کرسی رکہی اور عائشہ کو بٹہلایا وہ چاہ مذکور مین گر پڑین معاویہ نے مٹی بہرے اوسکا منہ بند
کروایا اور زندہ درگور کیا اور روضۃ الصفا و جامع التواریخ و شواہد النبوۃ مین مرقوم ہی کہ معاویہ نے
تجویز زہر دینے امام حسین کی کی چنانچہ وہ مسموم ہوئے اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ مروان بن حکم
مدینہ مین آیا اور جعدہ زوجہ امام کو بوعدہ نکاح یزید و پنجاہ ہزار درم زہر دینے پر راضی کیا اور جب مر گئے
اور روپیہ معاویہ نے دئے یزید سے کہا نکاح کر او سنے کہا اسنے فرزند رسول کے ساتھ کیا کیا کہ میرے ساتھ

افادۂ فوائد حافظیہ

ذکر وفات امام حسن علیہ السلام وغیرہ

ساتھ کرنیکی حقتعالی نے فرمایا من یقتل مؤمنا متعمدا الخ وقال النبی سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر الی قولہ جب یہ
مرا تو اوسکے گلے مین بت تہا اور قریب مرگ سوئے آتش کے اور کہتا تہا **شعر** انکہ پرستش اینچنین گمرہ بود
کی مریدش را بہ جنت رہ بود **جواب** یہ تینون قصے بے اصل محض افترائی صریح ہین نسبت اونکے
جن کتب کی طرف کی ہی اونمین کوئی شیعی ہی جیسے صاحب روضۃ الصفا وحبیب السیر وسفینہ کاملہ وکامل السقیفہ
کوئی معتزلی ہی جیسے ربیع الابرار کوئی نامعتبر ہی جیسے تاریخ حافظ ابرو وحدیقہ سنائی کوئی مجہول الحال
جیسے جامع التواریخ کسی مین خیانت کی ہی جیسے شواہد النبوۃ وروضۃ الاحباب کہ بجائے لفظ یزید نام معاویہ
لکھدیا اسلئے کہ زہر دلوانا یزید کا البتہ منقول ہی نہ معاویہ کا اور یزید بے شبہ مصداق آیت وحدیث
مذکور کا ہی اگرچہ نزدیک اہلسنت کے حمل آیۃ کا اوسپر ہی جو مستحل قتل مسلم ہو نہ وہ جس سے قتل واقع ہوا ہو اور
اگر حدیث سباب المؤمن فسوق آپکے نزدیک معتبر ہی تو بجائے معاویہ پر کیا جائے توبیخ وزجر ہی آخر الایمان
معاویہ کا اور صحابی ہونا اونکا باتفاق اہل سیر ثابت ہی اور موت علی الایمان محقق اور قصہ بت پرستی
وشراب خواری موضوعات روافض سے ہی لا اصل لہ علی الخصوص نہج البلاغہ ونصوص تصوفی دال ہین ایمان
مشار الیہ پر کماحر او تفسیر صافی ملا محسن ومنہاج شیخ ابو العباس شاہد ہی عدم اعتبار تواریخ پر چنانچہ اسی
جہت سے سبحان علیخان نے انکار اکثر قصص وکتب امامیہ کا باوجود شہرت قصہ وروایت کتاب کے
جابجا اپنے رسائل مین کیا ہی اور لکھا ہی کہ رب مشہور لا اصل لہ اور بعض جا کسی صوارم جو بین بجواب
عقیدہ سیزدہم تحفہ لکھا ہی بدانکہ مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل یا ماول دران نباشد
انتہی اور ایسی تحقیق بہت مشاہین واشالہا کیطرف سے کہ قدح اونکی احادیث کثیرہ کافی کلینی مین زبان
صدق ترجمان ائمہ ہدی سے واقع ہی بنیاد جو انکی کہی ہی اور یہ بات دربارہ عقائد لکھی ہی چہ جائے اخبار طائرہ
وقصص افواہیہ کی والا قصہ امیر حمزہ وعمر عیار وداستان حاتم طائی وغیرہ نے کیا قصور کیا ہی کہ نامعتبر
ہون انکو بھی آپ بسر وچشم قبول فرماکر مدار عقائد ومسائل دین کا اوسپر رکہئے ع عجوز تمنت ان تصیر فتیہ
وقد یبس الجنبان واحدودب الظہر ؛ فجاءت الی العطار ترجو ما تریدہ ؛ ولن یصلح العطار ما افسد الدہر
قولہ جب معاویہ وامام حسن علیہ السلام سے صلح ہوئی صلح نامہ مین یہ شروط تہے **جواب** معلوم نہین کہ آیندہ

ہیہ شروط کس کتاب اہل سنت سے نقل کئے ہین حالانکہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کی باتفاق اہل حق و
اعتراف ابن بابویہ قمی و شیخ مفید و قطب راوندی و ابن شہر آشوب مازندرانی یہہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہذا ما صالح علیہ حسن بن علی معاویۃ بن ابی سفیان صالحہ علی ان یسلم الیہ ولایۃ المسلمین علی ان یعمل
فیہم بکتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سیرۃ الخلفاء الراشدین المہدیین و لیس لمعاویۃ
بن ابی سفیان ان یعہد الی احد من بعدہ عہدا بل یکون الامر من بعدہ شوری بین المسلمین و علی
ان الناس آمنون حیث کانوا من ارض اللہ فی شامہم و عراقہم و حجازہم و یمنہم و علی ان اصحاب علی و شیعتہ
آمنون علی انفسہم و اموالہم و نسائہم و اولادہم حیث کانوا و علی معاویۃ بن سفیان بذلک عہد اللہ و
میثاقہ ان لا یبتغی لحسن بن علی و لا لاخیہ الحسین و لا لاحد من اہل بیت رسول اللہ غائلۃ سرا و لا جہرا و لا یخیف
احدا منہم فی افق من الآفاق شہد علیہ فلان بن فلان و کفی باللہ شہیدا انتہی اور یہہ وثیقہ صواعق محرقہ و
کتب دیگر میں بھی منقول ہی اور اس صلح سے بحکم انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم مسلمان ہونا معاویہ کا
اور مسلمان ہونا شیعہ مرتضوی کا ثابت ہی مگر مہاجرین و انصار و تابعین اخیار ثابت ہی و مشاجرہ حکم یزید و
افساد سامی کے شروط صلحنامہ کو ہنوز یہہ لفظ زبان پر جاری ہی کہ سیوم اہل اسلام تمام از دست تو زبان
این باشند انتہی فاسلم تسلم قولہ و ما نا جانتے ہین کہ یہہ صلح محض بسبب مشاہدہ ضعف ہمراہیون اور بزدل
دل ہونے لشکر یون کے امام نے قبول فرمائی اور خلاف ظاہری ترک کی نہ باعث حدیث سنیون کے
کہ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ منقول ہی کہ حجر بن عدی نے امام کو بسبب مصالحت کے ملامت کی امام نے
عذر کر بیان فرمایا پس ظاہر ہوا کہ اگر یہہ حدیث اصل میں ہوتی امام ضرور جواب میں فرماتے انتہی ملخصا جواب
صرف وجدان اہل النشل اما سیئہ کا دلیل اس قلت و ذلت صلح کی نہیں ہو سکتا کیونکہ مخالف عبارت وثیقہ مذکور ہی
اگر یہہ صلح بزدلی لشکر سے ہوتی تو اوسکا ذکر ضرور کرتے اور عدم ذکر امام سے حدیث مذکور کو بجواب
ملامت حجر بن عدی نفی اصل حدیث لازم نہیں آتی کیونکہ جناب امیر نے بمنطوق نہج البلاغۃ بمقابلہ
معاویہ کبھی استدلال بنص صحابیت نبوی وغیرہ نہیں کیا بلکہ اپنے حقیت پر شوری مہاجرین و انصار کو
کہ شیعہ اولی مرتضوی تھے سند گردانا آس سے معلوم ہوا کہ وہ نصوص جنکو شیعہ دلیل خلافت بلا فصل

عبارت صلحنامہ امام حسن رضی اللہ عنہ با معاویہ بن ابی سفیان

صلح امام حسن نہ از قلت و ضعف انصار

دو روایت جانتے ہین اصل مین موجود تہی والا ضرور وقت ایسے مخمصۂ عظیم کے درپیش کرتے حالانکہ امامیہ
اون نصوص کو واقعی جانتے ہین نہ موضوع اگرچہ نفس الامر مین موضوع ہین اور حکایت ابن عدی مخالفہ
تصریح مرتضی و صاحب فصول ہی کیونکہ انہون نے لکہا ہی کہ حسن بن علی نے وقت صلح کے خطبہ پڑہا او مین یہہ کہا
معاویہ نے مجہسے نزاع کی اوس امر مین جو میرا حق تہا اور اوسکا پس رکہا مینے صلاح امت کی اور قطع ہونا فتنہ کا
تمہارے صلح مین اور بیعت کی تہی تمنے مجہہ سے اس بنا پر کہ صلح کر جس سے مین صلح کرون اور لڑو جس سے مین لڑون
اور بہتر جانا مینے بچانا مسلمانونکی خونریزیکا اور بچایا اس صلح سے مگر تمہاری صلاح کو انتہی اس سے
مثل مہر نیمروز واضح ہی کہ یہہ صلح بنا بر قلت و ذلت نہ تہی والا کہتے کہ تم دو دل ہو اور تمہارے دل حرب
و ضرب کو نہین چاہتے اور تم خود طالب مصالحہ ہو اگر ہم لڑین تو کیونکر لڑین جسطرح یہہ عذر بقول آپکے بجواب
ابن عدی فرمایا بلکہ بمعنہ اسی حکایت ابن عدی سے ظاہر ہی کہ یہہ صلح بنا بر مشاہدہ ضعف جنود نہ تہی والا باوجود
ظہور ضعف کہ امور حسیہ سے ہی نہ وجدانیہ سے حاجت ملامت کی بابت مصالحت کیا تہی پس سخن ناشناس
دلبرا خطا اینجاست بہر حال یہہ صلح دلیل اسلام معاویہ ہی والا ابا عنہ ارشاد کا فر کی جائز نہین
علی الخصوص امام معصوم سے اگرچہ بمشاہدہ ضعف جنود ہو علاوہ اسکے استدلال سنیونکا تنہا حدیث
الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پر مقصور نہین کہ اوسکے نفی سے نفی مدعا ہو جاوے بلکہ اور احادیث سے
بہی ہی کہ از انجملہ یہہ ہی ان ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین اور یہہ حدیث
صحیح متفق علیہ فریقین ہی چنانچہ تالیف معتزی اور ستانی بلکہ غزالی ابن جمہور شاہد صادق ہونگی
مذکور ہی اور عبارت کتاب حدائق موروقہ کہ زعم مخالفین مین جواب صواعق محرقہ ہی بعینہا یہہ ہی بعد از انکہ
بشوری مکر و فریب معاویہ و عمرو بن عاص نفاق در میانہ لشکر آنحضرت بہم رسید و دانست کہ خون ریزش و
و فساد بسر حد افراط میکشد بموجب آن کہ رسول صلعم مکرر فرمودہ بود آن ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ
بین الفئتین العظیمتین من المسلمین تا بندگان خدا در میانہ کشتہ نشوند با معاویہ صلح نمود انتہی اب کہو کہ یہہ حدیث
بہی اصل مین ہی یا نہین **قولہ** علی بن بشیر ہمدانی کہتا ہی کہ مین اور سفیان بن لیلی پاس امام کے گئی
اور کہا السلام علیک یا مذل المومنین فرمایا و علیک السلام بیٹہو مین مذل المومنین نہین ہون بلکہ

[illegible]

معز المومنین ہون غرض میری اس مصالحہ سے صرف یہ تہی کہ خون تمہارا اگر ایا ہے بچاؤ جواب یہ جواب
مخالف جواب ابن عدی ہی کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ لشکری امام حسن کے آمادہ حرب تھے اور صلح سے ناخوش تھے
اور اگر ضعیف و بزدل ہوتے تو طعن نکرتے اور امام بھی اگر بنا بر مشاہدہ ضعف نفاق اعتقاد عدم
صلح کرتے تو ضرور انکے جواب مین کہتے کہ تم تو ضعیف و ڈرپوک بزدل ہو ہم کیونکر لڑتے اور تم کیونکر
طعن کرتے مومنین سب صرف ہم پر کہتے ہو حالانکہ یہہ کچہہ نفرمایا بلکہ عذر معقول کیا کہ اگرچہ قلت تو
مانع حرب نہین لیکن جنگ موجب خونریزی ہی اور فریقین مسلمان ہین جسکا خون گریگا نقصان اسلام
ہی اسلئے بحکم الصلح خیر مصالحہ خوب ہی اور زمانہ خلافت منقضی ہوگیا اب دور ملک عضوض ہی
قائم نکریگی اور مفت مین مسلمان مارے جاوینگے بہتر قاعدہ ہی چنانچہ یہی ہوا پس امام حسن علیہ السلام
بمقتضائے عادات السادات سادات العادات وہ کیا جو سعادتمند ازلی سیادت ممتلی کیا کرتے ہین البل علی

قولہ والظاہر عنوان الباطن قولہ نزدیک سنیون کے مسلم و مومن ایک معنی و مطلب رکہتا ہی اور نزدیک
اثنا عشریہ کے دونو کے معنی مین فرق ہی مسلم وہ ہی کہ ظاہر مین کلمہ پڑہے اور تابع حکم اسلام ہو اور
اندر اوسکے نور ایمان نہو اور مومن وہ ہی کہ اقرار بلسان و تصدیق بالقلب کرے اور ظاہر و باطن اسکا
یکسان ہو یہہ بمطابق قرآن کے ہی قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ
فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جواب حاصل اس تقریر کا یہہ
نکلتا ہی کہ سنی منافق ہین اور رافضی موافق سو آیہ مذکورہ کو اس مدعا پر ہرگز دلالت نہین کیونکہ محصول
کریمہ کا یہہ ہی کہ تم جو اپکو مومن کہتے ہو سو ایمان تمہارے دلونمین نہین گہسا لیکن یون کہو کہ ہم مسلمان
ہین جب تمہارا ایمان معتبر نہوا اس تقدیر پر یہہ آیت دال ہی حسن اسلام پر تو یہہ قضیہ معکوس ہوا اور جو دلیل
اپنی تہی وہ مخالف ہوگئی اور یہی حق ہی کہ ادعائے ایمان بدون آثار اسلام معتبر نہین اور جو مسلمان ہی
مومن بہی ہی اسلئے فرمایا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اور یہی فائدہ ہی تقیید جملہ یا ایہا الذین
آمنوا مین ہر جگہہ ساتہہ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے کیونکہ ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی نہ باطن عنوان ظاہر کا
چنانچہ اسی جہت سے محمد بن بابویہ نے شرائع الاسلام مین لکہا ہی اذا اقر بللہ بالوحدانیۃ واقر للرسول بالرسالۃ

فرق درمیان مسلم و مومن

فقد اقر بجملة الایمان لان اصل الایمان انما هو الاقرار بالله و رسوله انتهی بلفظه اس سے ثابت ہوا کہ ایمان عین
اسلام ہی کیونکہ اسجگہ ذکر تصدیق بالقلب بر یکسان ہی جو ظاہر و باطن کا نہین کیا وہو المطلوب اور قرآن پاک
بھی اسکا شاہد ہی کہ ایمان و اسلام ایک چیز ہی کیونکہ کسی جگہ خطاب بمومنین کیا ہی اور کہین بمسلمین اور
ایمان و اسلام کو ذیل ہر یک بگیر بلا تفاوت ذکر فرمایا ہی اور با خود ذم ہونا عدم نور ایمان کا حالت اسلام مین
مخالف النصوص ہی قرآن ہی قال تعالی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین معلوم ہوا کہ کفر و اسلام مین
تقابل ہی پس اگر اسلام نام نفاق کا ہو تو یہہ مودت و تمنی کفار کی بیجا حاصل ہو اور فرمایا افمن شرح الله
صدره للاسلام فهو علی نور من ربه معلوم ہوا کہ اسلام مین نور ہوتا ہی نہ یہہ کہ مسلم وہ ہی جسکے اندر نور ایمان
نہو اور فرمایا قل آمنا بالله واشهد بانا مسلمون اور یہہ صریح ہی اتحاد ایمان و اسلام مین اور زبان
انبیا سے وصیت ابنا مین نقل فرمایا فلا تموتن الا وانتم مسلمون معلوم ہوا کہ موت اسلام پر دلیل نجات
ہی نہ علامت نفاق اور فرمایا فان اسلموا فقد اهتدوا معلوم ہوا کہ اسلام ہدایت ہی نہ نفاق اور زبان
ابراہیم علیہ السلام سے نقل فرمایا ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امة مسلمة لک اور زبان یوسف صدیق
سے نکالا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین معلوم ہوا کہ مسلمان ہونا اور مسلمان مرنا صالحین مین
ملنا ہی اگر اسلام نفاق کا نام ہوتا تو انبیاء کیون دعا موت علی الاسلام کرتے اور فرمایا هو سماکم المسلمین
من قبل معلوم ہوا کہ یہہ لقب قدیم بخشیدہ حضرت ابراہیم ہی از جانب مسلمین اور فرمایا افنجعل المسلمین
کالمجرمین ثابت ہوا کہ مسلمان و مجرم برابر نہین بلکہ فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو
فی الآخرة من الخاسرین یہہ صریح ہی انحصار دین مین درمیان اسلام کے اور عدم قبول غیر اسلام
مین اور خاسر ہونے غیر مسلمانکے اسیطرح آیات کثیرہ سے بے تاویل عدم تفرقہ ایمان و اسلام کا ثابت ہی
اور اوس سے متحقق کہ مسلمان مہتدی و باایمان ہین نہ منافق و بے ایمان جسطرح بعضے منافق بے ایمان
سمجھتے ہین کیونکہ جزا اسلام نجات و دخول جنان ہی اور انجام نفاق درک اسفل نیران اور تفصیل اسمقام
کی احیاء علوم الدین غزالی امام حجة الاسلام مین مرقوم ہی من شاء فلیرجع الیه پس اگر یہہ ادلہ قرآن
بنا بر وہم تحریف عثمان در خور اذعان نہین تو تصریح اکابر امامیہ بالضرور قابل قبول و اتقان ہی سنیے

مسئلہ یازدہم رسالہ میں مرتضی علم الہدی سے نقل کیا ہی وعلماء المسلمین قدیما العنوانی حنظلہ انتہی مرادنا سوہ
کی مسلمین سے اسجگہہ مومنین یعنی شیعہ ہیں سُنی کہ حسب قرار داد شیعہ منافقین ہیں کیونکہ بہ عبارت اسجگہ لکھی ہی جہان
عدم زیادت ونقصان وتحریف قرآنکو نزدیک شیعہ کے ثابت کیا ہی اور اگر مراد سُنی ہونگے تو استدلال
ساقط ہوجاویگا اسیطرح فہرست کتب مندرجہ رسالہ میں منجملہ کتب شیعہ کے نام حسام الاسلام و
سماد الاسلام وشرائع الاسلام کو لکھا ہی معلوم نہیں کہ یہان بہی اسلام بمعنی نفاق ہی یا ایمان لکہ ایسے
جابجا اطلاق لفظ اسلام ومسلمان کا تمنے ایسی رسالہ میں بجای مومن کے کہ مراد اوس سے شیعہ ہوتے ہیں کیا ہی مثل
قصہ صلح امام حسن کہ سوم اہل اسلام از دست زبان او در امان باشند انتہی وقولکم ہر گاہ جنگ صفین
مسلمانان متہ فرقہ شدند انتہی وقولکم بالجملہ مسلمانان ایران الی آخرہ ولیکن مذ قومی اس اطلاق کا ثابت
ہوگا کہ ان الکذوب لاحافظہ لہ اور جو یہ شہود بہی مصدوق نہون تو احادیث ائمہ واقوال قدما امامیہ
حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں لا صلوۃ لمن لا یصلی فی المسجد مع المسلمین الا من علۃ وفی الفقہ آخر من رغب
عن جماعۃ المسلمین وجب علی المسلمین غیبتہ اور من لا یحضرہ الفقیہ میں ہی جناب امیر سے من جدد قبرا
ومثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اور تحریر الاحکام میں ہی المسلمون علی اختلاف مذاہبہم طہارۃ عدا
الخوارج والغلاۃ اور تذکرہ شیخ حلی میں ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل منعہم اللہ تعالی
وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار اور نیز فقیہ میں ہی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا ینبغی الرجل
المسلم ان یتزوج الناصبیۃ ولا یتزوج ابنتہ ناصبیا ولا یطرحہا عندہ وقال النبی صلعم صنفان
من امتی لا نصیب لہم فی الاسلام الناصب لاہل بیتی حربا وغال فی الدین مارق منہ ومن استحل لعن اہل
المومنین والخروج علی المسلمین الخ اور امیر علیہ السلام فرماتے ہیں شعر سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما
صبیا ما بلغت اوان حلم ؛ اب کہو کہ معنی اسلام کے ان مقامات میں یہی ہیں کہ جسکے اندر نور ایمان نہو بلکہ اور
مثل نفاق وکفر کے اور یہ اطلاق بجای مومن کے ہی یا منافق کے حالانکہ دیلمی نے ارشاد القلوب میں حج
حسن بن مطہر حلی لفظ جمال الاسلام والمسلمین لکھا ہی اور طبرسی کلینی وغیرہ بہی مخاطب بثقۃ الاسلام ہوئے
ہیں اب چاہئے کہ یہ سب منافق بے ایمان ہون طرفہ یہ ہی کہ قرآن بالکل جاکین کہ اسلام آیا ہی بطریق طلب

ومدح آیا ہی اور رجحان کہین نفی آئی ہی وہان لفظ مومنین وارد ہی اور یہ دلیل ہی اسبات کی کہ مستکان
اسلام مدعیان ایمان بے نصیب از اسلام و منافق بے ایمان ہین قال تعالی ومن الناس من یقول آمنا باللہ
وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین سو مومن کہنا شیعہ کا آپکو اسی جگہہ سے ہی اور مسلمان کہنا سنی کو اسی جگہ سے
کہ قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا یہ شان رجحان ہی کہ مومنین غیر مومنین یعنی شیعہ
اپنی زبان سے آپ ملزم ہوتے ہین اور اہل اسلام باقرار الدا لخصام حسنا ایمان باسلام ٹھیرتے ہین
الحمد للہ علی دین الاسلام آپ جناب مرد صاحب تمیز روشن ہیں انکو لائق ہی کہ مسلمان ہو کر مومن و مسلم کو
ایک جانین یا مومنین شیعہ کو شامل کرین دائرہ ایمان سراپا اسلام سے باہر نکالین اور وجوہ وہم و تعرض
کہ در بیان تسمیہ رسالہ اور وجہ تسمیہ رسالہ اور استدلال و مستدل علیہ کے اس باب میں واقع ہی اوسکو تدبر سے
مدفوع فرماوین اور تسمیۃ الشئی باسم نقیضہ سے احتراز لازم جانین صد حیف کہ جس غرض فاسد کے لئے
آپنے اتنا خون جگر کہایا اور مومن کو منافق ٹھیرایا اور مسلم کو مخلص بنایا اور اوسپر نام کتاب جمایا وہ مدعا ہاتھ
نہ آیا **شعر** تحسین ہی نگی شیرین نے اس تیشہ زنی پر ٹہ ٹہ پر ٹہر ہین فرہاد تری کوہ کنی پر **قولہ** منجملہ منازعات
فریقین کے نزاع مسح پا در وضو بہت مشہور ہی اور علمائے اثناعشریہ نے کمال تفصیل سے از رو تفسیر
حدیث و قواعد نحویہ ایسے جواب شافی لکھے ہین کہ زیادہ اوس سے متصور نہین چنانچہ رسالہ مفید العوام سید
برکت علی اس باب مین نہایت سہل و صاف عام فہم خاص پسند مشہور ہی **جواب** بکنا تھوڑا اور ہٹ بہت
ہر جگہہ اسیطرح عوام کو دہکانا اور نقل کلام الزام نکرنا دلیل عجز انکا ہی کما لا یخفی علی الخواص فی العوام
جسطرح آپنے بعض مخلصین و مریدین اور احباب کمینہ سے بعض تفاسیر سے اس مسئلہ کو صرف نحو لغت وغیرہا
تحقیق بلکہ ترجمہ فرماکر اپنا ان کہنہ تالیف مین درج کیا اسیطرح برکت علی بے برکت نا فرجام نے
ایک کلام مہمل مناظرہ فریقین سے سرقہ کرکے سر انجام کیا بعہدہ اعلمائے امامیہ علی الاطلاق مسح قدمین سے
انکار نہین کرا وسپر اتنی وہوم دہام در کار ہو استبصار مین کہ اصول اربعہ امامیہ سے ہی باب وجوب المسح
علی الرجلین مین لکہا ہی الوضوء بالمسح ولا یجب فیہ الا ذاک ومن غسل فلا بأس اور بقیہ روایات
انہو لے ہین اور جسطرح اثناعشریہ نے اسباب مین تفصیل کی ہی اوسیطرح علمائے اہلسنت نے کوئی دقیقہ

کسی پہلو سے فروگذاشت نہین کیا تحفہ و اخوان تحفہ کو دیکہو اور سوچو سمجہو **قولہ** اکثر اجلۂ علمای
سنت و جماعت نے بہی آخر قائل ہو کر تصدیق مسح کی کی ہی منہم قال الشیخ الحافظ ابن حزم الاندلسی
فی المحلی واما قولنا فی الرجلین فان القرآن نزل بالمسح الی قولہ جب سنی اسطرح پر قائل ہین تو طعن شیعہ
کرنا محض عداوت ہی **جواب** دعوی یہہ تہا کہ اکثر علما اہلسنت مصدق مسح ہین اور دلیل مین صرف
ایک صاحب محلی کا نام لیا ہی وہ بہی بے سمجہے بوجہے کیونکہ محصل اوسکا یہہ ہی کہ قرآن نازل بمسح ہی کما قال فلان
وفلان تعهدنا ہم جو غسل کہتے ہین تو کیون کہتے ہین سو اسلئے کہ رسول خدا کے اوسنے زیادہ کوئی قرآن کو
نہین بوجہتا ویل للاعقاب من النار فرماتے ہین چنانچہ یہہ عبارت شاہد اس دعوی کی ہی وانما قلنا
بالغسل لما حدثنا فلان عن فلان الی قولہ عن عمرو بن العاص قال تخلف النبی فی سفرہ فادرکنا وقد
ارہقنا العصر فجعلنا نتوضؤ و نمسح علی ارجلنا فنادی با علی صوتہ ویل للاعقاب مرتین او ثلاثا انتہی
اب للہ و للرسول ذرا حرف انصاف سو یہہ نکالنا چاہیئے کہ اس عبارت سے رد قول مشیع بنا بر
نزول النص نکلتا ہی یا تصدیق قول المسح نہ بالغسل یا اسفاع آدمیان گم شدند ملک خدا گرفت
کلام مشیعہ کا نص قرآنی مین قرأت جر بطریق تنزل ہی اور حدیث مین بطور تحقیق کیونکہ جاءنا بالمسح
من جاءنا بالقرآن آور وہ جو کہا ہی کہ قال بالمسح جماعة من السلف الخ مراد اوس سے یہی ہی کہ بنظر
بظاہر قرآن اس جماعت نے مسح سمجہا لیکن احادیث غسل سے بہی اس مفہوم کی ہین یا اول اسلام مین
مطابق نزول قرآن مثلاً مسح تہا پہر احادیث پیغمبر اوسکی ناسخ ہوئین یہہ مراد نہین کہ مسح معمول
جماعت سلف تہا اسلئے کہا ہی الدرایة خیر من الروایة نادان را بہ از خموشی مصلحتے نیست و اگر این مصلحت
دانستے نادان نبودے مرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ فرماتے تہے کہ خلقت بر جہل یعنی قوم
مثل خلقت ابل یعنی شتر نہایت کج بکج واقع ہی جبتک اسکو کما حقہ بمبالغہ تمام شست و شو نہ دیجیے انکا
کجی نہین ہوتا ایسا نہ ہووے کہ کوئی پست بلند اوسکا باقی نہ رہ جاوے لوگ اسمین سستی کرتے ہین اسلئے
آنحضرت نے فرمایا ویل للاعقاب من النار **قولہ** اہلبیت معصومین نے کہ پیشوا ہمارے ہین حکم مسح کا دیا ہی وہ حکم
بجا لاتے ہین **جواب** عباسی نے علی بن حمزہ روایت کیا ہی کہ مینے ابا ابراہیم سے مسئلہ قدم پوچہا فرمایا

خوب دہونا چاہیئے اور محمد بن نعمان نے ابو نصیر سے اونہی ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ فرمایا
جب بہول جاوے مسح اپنے سر کا یہانتک کہ دہووے تو دونو پاؤن اپنے تو مسح کر سر کو پہر دہو دونو قدم اور
اس حدیث کو کلینی اعور اور ابو جعفر طوسی نے بہی استبصار مین باسانید صحیحہ روایت کیا ہی اسمین امکان ضعف کا
یا گمان تقیہ کا نہین اسلیے کہ مخاطب شیعی مخلص تہا نہ نورانی آسلام تولی اور محمد بن صدقہ نے زید بن
علی عن ابیہ عن جدہ عن امیر المومنین سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے فرمایا بیٹہا مین وضو کرنیکو پس آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جب دہویا مینے اپنے دو نو پانؤنکو فرمایا ای علی خلال کر انگلیون مین کذا فی
نہج البلاغۃ آپ فرماؤ کہ ابا ابراہیم یعنی امام کاظم اور ابا عبد اللہ یعنی امام جعفر صادق اور امیر المومنین
یعنی علی بن ابیطالب جنسے یہہ احادیث غسل پانؤن کے منقول ہین تمہارے نزدیک اہلبیت معصومین سے ہین
یا خارج اہلبیت قولہ اگر کوئی معنی قرآن کے خلاف اہلبیت کے کہے تو ہم قبول نکرینگے جواب اسکی کیا
دلیل ہی کہ علم قرآن ائمہ اہلبیت پر ختم ہی حالانکہ نفع قرآنکا واسطے عامہ خلائق کے ہی قال تعالے
فَہَلْ مِنْ مُدَّکِرٍ و قال تعالے ہُدًی وَرَحْمَۃً لِقَوْمٍ یُؤْمِنُوْنَ وغیر ذلک تسہد اجو معنی قرآن کے طرف اللہ کے منسوب
کئے ہین وہ بعید از قیاس ہین مثلاً باب چہارم مقصد ہشتم حق الیقین مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کیا ہی کہ مراد فرعون و ہامان سے آیہ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَہَامَانَ وَجُنُوْدَہُمَا مین معاذ اللہ ابو بکر و عمر ہین
انتہی استغفر اللہ اس کہنے مین نسبت تقیہ کی طرف خدا کے کی ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
اسیطرح تفسیر بتا کی اور ذباب دبعوضہ وتین وزیتون وطور سینین وغیرہ الفاظ عالیہ و نازلہ کی سا تہہ
جناب امیر و ائمہ طاہرین کے اس معنی و تفسیر پر انحصار فہم قرآنکا ائمہ مین کیا جاتا ہی شعر ترسم نرسی
بکعبہ ای عرابی ٭ این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ہست ٭ قولہ فائدہ اخری جواب حاصل اس فائدہ کا
ثابت کرنا فضائل اہلبیت کا ہی اگرچہ بطریق ضعیف ہو شکل اسیکہ کہ یہہ امان خلق ہین اور لوگ انکے
سبب سے رزق پاتے ہین اور یہہ صدیق ہین اور انکے سبب سے بلیات رفع ہوتے ہین اور ایک
دوسریکا خلیفہ ہوتا ہی وغیر ذلک سو یہہ کلام بطرز اہل سلوک ہی نہ بطریق بحث علماء اور غیر مفید شیعہ
ہی اسلیئے کہ احادیث اہلسنت مین آیا ہی کہ تم اپنے ضعفاء کے سبب سے مرزوق ہوتے ہو اور جو کوئی

فائدہ [illegible]

فائدہ تفسیر قرآن [illegible]

فائدہ فضائل اہلبیت [illegible]

ہزمین مین امر معروف ونہی منکر کرتا ہی وہ خلیفہ خدا ہی چنانچہ اسی جہت سے تعداد خلفا اہل بیت فائدہ
ہذا مین متعین نہین کی تا وہم انحصار ائمہ اثنا عشر مین نہو **قولہ** حدیث مین آیا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک الخ **جواب** یہہ حدیث غریب ضعیف ہی
عند المحدثین چنانچہ ابن حجر مکی نے شرح منہاج مین لکہا ہی ومن خواصہ صلی اللہ علیہ وسلم اللبث فی
المسجد جنبا ولیس لعلی مثلہ وخبرہ ضعیف وان حسنہ الترمذی اور لمعات ومفاتیح مین لکہا ہی کہ راہ
اور دروازہ آنحضرت وعلی رضی اللہ عنہ کا مسجد مین تہا سو جسکا دروازہ مسجد مین ہو اوسکو جنب گذرنا
مسجد سے جائز ہی اسلیے قید ہذا المسجد کی لگائی ہی واسطے احتراز کے سائر مساجد سے اور ترمذی نے
کہا کہ قد سمع محمد بن اسمعیل منی ہذا الحدیث واستغربہ پس جب حدیث غریب ضعیف ہوئی اور معنی
اسکے یہہ ہوئے تو اسمین کچہہ فضیلت مرتضوی ثابت نہوئی **قولہ** ذالنون بزرگ **جواب** یہہ بزرگی باعتبار
عظمت طوفان وبہتان کے ہی نہ باعتبار کرامت فائدہ کیونکہ مشتمل ہی روایات موضوعہ واہیہ پر مثل
کامل ابن عدی ومعجم اوسط طبرانی وسفینۂ حاکم معتزلی وغیرہ اور بعض روایات ضعیف مجروح سے بہتر
کما ہو مصرح فی کتب ہذا الفن اور مخالف ہین عقائد اہل سلام کے معہذا یہہ عقیدہ اونکو شامل ہی جنسے ظلم و
نسبت اہلبیت فضل وکرم کے واقع ہوا نہ عامہ اہل اسلام کو جیسے خوارج نواصب روافض **قولہ** فائدہ
اخری خصائص ائمہ علیہم السلام سے ہی کہ یاد کیے جاتے ہین بصلوۃ وسلام بخلاف اوروں کے کہ مذکور ہوتے
ہین بمغفرت ورضوان **جواب** دلیل اس خصوصیت کی کیا ہی اوسکو بیان کرو حالانکہ قرآن شریف مین آیا ہی
وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور یہہ اونکے حق مین ہی جو مرتکب معصیت کے ہوتے تہے استیلاح فرمایا
فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور حدیث مین ہی اللہم صل علی آل ابی اوفی اس سے جواز صلوۃ وسلام کا غیر
اہلبیت پر مثل صحابہ وغیرہم کے ثابت ہی لیکن اصطلاح متاخرین یون ہی کہ بالاصالۃ آنحضرت پر اور بالتبع آل
واصحاب پر درود وسلام بہیجتے ہین صحیفہ کاملہ مین ہی کہ زبور انجیل اہلبیت ہی صلوۃ وسلام آل واصحاب پر وارد
ہی اور عطف اصحاب کا آل پر بطریق تخصیص بعد تعمیم ہوا کرتا ہی بنابر مزید فضل کما فی قولہ تعالی وملائکتہ
وجبریل ومیکال **قولہ** مذہب شافعی یہی ہی کہ تصلیہ نماز مین فرض ہی اور صیغہ صلوۃ کا البتہ مشتمل آل پر

جواب آل اہل ہیں اہل ہی مالیکن اہل یعنی اتباع اور سارسی رت بمقدار تبعیت داخل ہیں جیسا
قاموس لغے شرح القاآل میں کہا ہی آل اللہ و آل رسولہ اولیاؤہ انتہی پس جو لوگ جامع نسبت دینی و طینی ہیں
وہ بالاولی و بہیج داخل ہیں لیکن بطریق اختصاص بلکہ بطور تضمن ہو عام کے خاصکو کذا فی اشباہ
الانساب **قولہ** بیہقی نے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر درود بھیجی اور میری اہلبیت پر نہ بھیجے
اوسکی نماز قبول نہین **جواب** یہہ روایت مدون بیان سند و نقل رجال قبول نہین مذہب
حنفیہ مین درود نماز مین سنت ہی اور ترک سنت سے نماز باطل نہین ہوتی پس بتقدیر ثبوت روایت محمول
کمال نقصان پر ہوگی **قولہ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی ان لا یدخل احد من اہل
بیتی النار فاعطانی رواہ المحب الطبری والدیلمی **جواب** یہہ حدیث باتفاق اہل حدیث باطل و موضوع
ہی اور بر تقدیر ثبوت مراد اہل بیت سے آل عبا ہین نہ سارے سادات تا قیام ساعت اور یہی مذہب امامیہ کا
بہی ہی کیونکہ انکے نزدیک آگ دوزخ سادات پر روا ہی اور جو اثنا عشریہ ہین وہ بقیہ سادات کی تکفیر و تحقیر
کرتے ہین منہج الصادقین مین تفسیر آیہ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی
بن مریم مین لکہا ہی کہ بہشت اوسکے لئے ہی جو اطاعت خدا کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور
دوزخ اوسکے لئے جو نافرمانی خدا کرے اگرچہ سید قرشی ہو اور مصائب قاضی مین مجلد رابع طائفہ
سابع عشر لکہا ہی کہ سید علوی اگر ناصبی ہو بدتر ہی کتے سے چنانچہ اسی بنیاد پر شیعہ اکثر بنی فاطمہ
صحیح النسب جیسے غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی و سید جلال الدین بخاری و سید اشرف
جہانگیر و غیرہم قدس سرہم کو کہ مقتدائے اہلسنت ہین برا کہتے ہین اور اوسکو عین ایمان جانتے ہین اور
سادات سنیہ کو خمس و نذور وغیرہ حقوق سے محروم رکہتے ہین حالانکہ باب دوم فصل ششم جامع الاخبار
مین لکہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی پس بیان سے
ثابت ہی کہ خدا نے محبت اہلبیت کی خاص اہلسنت کو بخشی ہی کہ جبتک خاتمہ کسیکا انمین سے کفر پر واقع
نہو قابل خلود نار نہین جانتے **قولہ** فانہا موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنی رحم نبوی موصول
الدارین ہی **جواب** قطع نظر سے علل ہونے اس حدیث کے نفع قرابت نبوی بشرط ایمان بے شبہ

تا مع ہی اور اسمین قرابت دینی وطینی دونو برابر ہین نسبت آنحضرت سے چاہیے وبس نسبت ہر چند گزار
رسد کل باشد وا لا شعر حسن از بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؛ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بو العجبی است
اسلیئے فرمایا ہی اِن اَولیاءہ اِلاَّ المتقون اور اطلاق آل کا متابعین پر کلام الٰہی مین آیا ہی
اِعملوا آل داؤد شکراً اور حدیث مین ہی سمع النبی قراۃ ابی موسی فقال لقد اوتی مزمارا من مزامیر
آل داؤد تسبیح رحم موصول اوسکے لئے ہی کہ مقتدی پیغمبر ہی ع نہ بیگی با دیمپیر زادگی منظور نیست

قولہ سادات مستحق خمس ہین اور زکوۃ انپر حرام ہی اور بعضے سنی کہ قائل اباحت ہین سوا شامت
اعمال کے اور کیا کہا جاوے انتہی محصلہ **جواب** معلوم نہین کہ باوجود اعتراف استحقاق سادات
واسطے خمس کے شیعہ انکو خمس کیون نہین دیتے حالانکہ حرمت زکوۃ کی انپر جانتے ہین گراس حرمت مین
سارے اہلسنت شریک ہین کوئی مجوز نہین الا ماشاء اللہ سواد نہون نے نظر باحتیاج شدید وحالت مخمصہ
اوسوقت حرام بہی حلال ہوجاتا ہی جائز رکہا ہی نہ بنا بر مساوات رتبہ سادات وغیر سادات کہ جائے
تشنیع ہو اور اکثر یہ فوائد بخیانت نقل و تخریب تعبیر مسروق ہین رسالہ احیاء المیت سے فاعلم **قولہ** پہلا
اختلاف کہ اسلام مین حادث ہوا قضیہ خلافت ہی جمہور اہلسنت کہتے ہین کہ آنحضرت نے کسی کو واسطے
خلافت کے مقرر نہین فرمایا اول اجماع سے دوم وصیت سے سوم مشورت سے جو شخص کہ خلیفہ ہوے
جواب باتنی اس باب کا ابتدا کتاب مین مفصل گذر چکا ہی حاجت اعادہ نہین شعر مکرر گرچہ لذت آمیز
باشد ؛ طبیعت را ملال انگیز باشد **قولہ** بعضے کہ احادیث و آیات و قرائن عقلی سے استنباط
خلافت شیخین کا کیا ہی قول انکا نزدیک سنیون کے اضعف ہی اور شیعہ قائل ہین کہ جناب امیر خلیفہ
بلا فصل ہین بقول خدا و رسول **جواب** اسکا جواب بہی گذر چکا اور دعوی شیعہ باطل ٹہرا اور خلافت
خلفاء اربعہ کی ثابت ہو چکی نصاً و اجماعاً بلا خلاف اور خلیفہ بلا فصل کہنا شیعہ کا جناب امیر کو تحکم
ہی اور جو دلائل اس باب مین پیش کرتے ہین سب اضعف ہین ضعف الطالب والمطلوب اور اگر اونکو
صحت خلافت شیخین اور تواتر خلافت خلفاء ثلثہ اضعاف مضاعف اوسکے کثرت و قوت سند کمیت
روایات مین ہین فالا مثل ثم الا مثل اور جس سنی نے قول مذکور کو اضعف بلکہ ضعیف کہا ہو اوسکو متعین کرنا

فی خمس و زکوۃ سادات

فی تفصیل خلافت اول اختلاف امت

فی بحث خلافت بلافصل

صرف گسیا تشبیہ الزام اہلسنت غیر ممکن ہی شعر بان تا سپند گی از جملہ فصیح کو را جزین مبالغہ
بستہ ارمیت قولہ صورت اول مین ہرگز عقل باور نہین کرتی کہ آنحضرت بدون مقرر کرنے
جانشین کے عالم قدس کو گئے ہون اسلیئے کہ جب آپ مدینہ سے کسی جگہہ جاتے اپنی طرف سے حاکم مقرر فرماتے
پس کیونکر کہا جاوے کہ سفر آخرت مین اسکو بے حاکم و بے مہر چہوڑ جاتے جواب آپکی عقل کو کوئی تکلیف
باور کرنیکی ہرگز نہین دیتا بلکہ سنی بہی یہی کہتے ہین کہ آنحضرت ابوبکر کو مقرر فرما گئے چنانچہ نصوص
صحیحہ دال ہین اس مدعا پر کما مر فی موضعہ اور یہہ سمجہنا کہ علی مرتضی کو خلیفہ کر گئے اور تقرر
حاکم مدینہ کو وقت سفر کے اسکی دلیل کہنا خلاف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ وہ تقرر جحت استخلاف
کبری نہین ہوسکتا تہا اگر حجت ہوتا تو جناب امیر اسپر اوسکے احتجاج کرتے حالانکہ اس احتجاج کو
شیعہ بہی نقل نہین کیا ع دوستش گفت پردہ دار کہ کس در سرائی نیست قولہ صورت ثانی مین
جو دلائل خلافت ثلثہ وحی و خبر سے ثابت کیے ہین عقلاً و نقلاً اوس سے رجحان دعوی سنیون کا
نہین ہوتا اس سبب سے انکے محققین نے اوس سے ہاتہہ کہینچا ہی جواب جس سنی نے ہات کہینچا ہو
اوسکا نام بتاؤ ورنہ خدا اور رسول سے شرماؤ وحی و خبر کو بلا تاویل دلالت ہی خلافت خلفاء ثلثہ پر اور
عقل و نقل دونو سے دعوی اپنا راجح ہی کیونکہ اگر نص جلی متواتر امامت حضرت امیر پر واقع ہوئی
ہی سامنے ایک جماعت کے کہ ستر ہزار آدمی یا زیادہ تہے تو ثبوت ہوگا بعد آنحضرت کے کسیطرح
ممکن نہین اور جب تالی یعنی عدم ثبوت نبوت باتفاق فریقین باطل ہی تو مقدم یعنی وقوع نص
جلی دربارہ خلافت مرتضوی بہی مثل تالی باطل ہی بیان ملازمت کا یہہ ہی کہ اس تقدیر پر ہوسکتا ہی
کہ اہل حد تواتر اعجاز جس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہی ایسی جماعت ہو کہ جنہون نے اخفاء نص مذکور کا
باوجود کثرت دواعی اظہار کے کیا اور صدیق سے بیعت کر لی اور ممکن ہی کہ حضرت علی مرتضی بہی منجملہ
اس جماعت کے ہون جسنے اخفاء نص غدیر کرکے صدیق سے بیعت کی اور یہہ منع قوی جب ثابت ہو
کہ تقیہ مرتضوی خلافت صدیقی مین باجماع مرکب ثابت ہو و دونہ خرط القتاد اور جب جماعت سے
کہ اتفاق اخفاء حق محسوس پر مثلاً واقع ہوا جیسا شیعہ کہتے ہین تو تواتر اس جماعت کا اظہار امر

غیر محسوس ہو کہ عبارۃ معجزات نبوی سے ہی کیونکہ ممتنع ہی کیونکہ خبر متواتر سے یقین اسطرح حاصل
ہوتا ہی کہ اتفاق جم غفیر جمع کثیر علی الکذب غیر ممکن ہی والا خبر من حیث الحقیقۃ محتمل صدق و
کذب ہی پس شیعہ کے طور پر حسب اتفاق محتمل ہی تو تواتر اعجاز بالا ولی خلل پذیر ہی اسلئے کہ اظہار
شی خبر ہی اگرچہ اخفاء شی خبر نہو دوسرے انتفاء وثوق ایک قسم متواتر سے موجب عدم اعتبار
سائر اقسام متواترات ہی پس اثبات نبوت اگر بتواتر آخر کرینگے تو وہ بھی درخور اعتقاد نہین ہی کیونکہ
کیونکہ سارے افراد تواتر بنا بر حیثیت افادہ یقین کہ بسبب اسکے عدم امکان اتفاق علی الکذب ہی شریک
واحد ہین واقع ہین یہہ بات بہ بداہت عقل نمایان و آشکارا ہی پس تواتر کتب سماویہ و جمیع متواترات
امامیہ کا بلکہ جمیع اصناف تواتر کا لائق اعتماد نہین اور جب عصمت امام کہ موقوف ہی قول پیغمبر پر ثابت نہو
ہوئی نبوت و تواتر پر تو عصمت امام کی تواتر اعجاز سے تمکین بوجہ توقف کیونکر درخور اعتماد ہو سکتی ہی
اسلئے کہ دور لازم آتا ہی اور ممکن ہی کہ خبر دینا تین یا چار یا بارہ آدمی کا حسب اختلاف روایات شیعہ
افادہ جزم نبوت نبوت یا امامت بلکہ کسی چیز کا کسی شیعی کو نکرے تو اب عموم دعوت نبی کا متحقق نہوگا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تا قیام قیامت حجت الہی علی الخلق ہین چاہیے کہ غیر صحابہ پر
حجت نہون اور یہہ سب از منہ و قرون حکم ایام فترت و جاہلیت مین ہون اور امتثال
کسی حکم کا احکام شرعیہ سے کسی کافر مسلم پر اس عرض مدتین لازم نہو اور کلام الہی معجزہ باقی
نہو اور الزام حجت نبوت بعد آنحضرت بکرامات کہ خلاف مسلک امامیہ و سائر اہل قبلہ ہی جمیع امت
کہ اجماع اونکا بلدہ واحد مین متصور نہین ہے اوسکے تواتر و وثوق کے خصوصا عہد امام غائب مین
بہ نسبت ہر واحد کے امت سے امام ہو یا غیر امام باطل ہو کیونکہ امام معصوم صاحب کرامات نزدیک
ہر شخص کے امت مین سے کہ منتشر ہین اقالیم سبعہ مین نہین پہنچ سکتے اور نہ ساری امت منتشر
باستان بوسی امام ہمام ہو سکتی ہی علی الخصوص بعہد امام غائب کہ اونکی خبر آج تک اہلسنت کو نہین
بلکہ بطور امامیہ بھی کیونکہ حسب اقرار شیعہ سن چہار سالگی سے کسینے اونکو نہین دیکھا تو اظہار
کرامات کا یہان کیا ذکر ہی پس بنا بر اس تحریر کے کہ مفضی بعدم وقوع نص متواتر ہی امامت تقدیری

پر مسائل کثیرہ امامیہ کے مثل وجوب نصب امام بر خالق انام اور وجوب لطف مطلق بر باریتعالی وغیر
ذلک فاسد ہو جاوینگے اسلیے کہ اگر لطف خدای تعالی پر واجب ہوتا تو نصب امام و تصرف امام کہ منجملہ
الطاف ہی کیوں فوت ہوتا پس علم تخصیص امامت مرتضوی باوجود احتیاج انام بنصب امام حجت تفویض
امامت بمشورت خلائق ہی چنانچہ کلام معجز نظام مرتضوی ہے کہ بتا بلکہ اہل شام فرمایا اور اوس سے
اپنی حقیقت خلافت پر استدلال بافحام کیا ظاہر ہی انہ بایعنی الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علی
ما بایعوہم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوری للمہاجرین والانصار
فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذلک للہ رضیا فان خرج عن امرہم خارج بطعن او بدعۃ
ردوہ الی ما خرج عنہ وان ابی قاتلوہ لاتباعہ غیر سبیل المومنین ہکذا فی نہج البلاغۃ بنا بر علی ہذا
خلافت خلفاء راشدین کی کہ باتفاق صحابہ کرام ازانجملہ حضرت امیر ہی ہیں واقع ہوئی سب بے شبہ
حق ہی اور جو صفات کہ امامیہ نے خلافت اہلسنت امامت میں معتبر کیے ہیں جیسے عصمت وافضلیت و
اعلمیت وعدم اتصاف بکفر وہ شرط امامت نہیں اور جب خلافت ثابت ہو گئی تو وہ مطاعن کہ
شیعہ بنسبت خلفاء ثلثہ کے وارد کرتے ہیں اور اکثر اونمین کذب وغلط اور بعضے ماولات تاویلات
صحیحہ ہیں مانند اعتراضات خوارج کے کہ حضرت مرتضی پر بقصد سلب امامت اور مانند اعتراضات
یہود و نصاری کے کہ آنحضرت پر بارادہ نفی نبوت باوجود حقیقت رسالت کے وارد کرتے ہیں مرفوع
ومدفوع ہو گئے باقی رہے نصوص حقیت خلافت خلفاء ثلثہ سو بیان اونکا بقدر ملائم مقام کتب فریقین
سے اوپر گذر چکا فاذکر ثم فان ہناک حقائق جمہ اب کہو کہ یہہ دعوی عقلاً ونقلاً مرجح ہے
یا مرجوح اور کون مکذوب ہی اور کون مصدوق قولہ پس قول شیعہ آل محمد کا صادق آیا
کہ بموجب نص جلی و وصیت روز غدیر خم و حدیث ثقلین وغیرہ کے متابعت کلام اللہ و اہلبیت
کرام کی کرتے ہیں جواب سچ ہی شعر گر از بسیط جہان عقل منعدم گردد * بخود گمان
نبرد ہیچکس کہ نادانم * سابق بکرات ومرات اثبات عدم دلالت قصہ غدیر وحدیث ثقلین خلافت
بلا فصل مرتضوی پر گذر چکا ہنوز وہی فریاد ذاکرانہ زبان اہل جفا پر ہی حالانکہ نزدیک محققین

اہل سنت کے صحت اس قصہ کی کہ منبعی ثابت نہین فابن الجہۃ ابو داود سجستانی صاحب صحیح و ابو حاتم رازی
وغیرہ اہل حدیث مطلقاً انکار کرتے ہین اور بعض نے کہ روایت کیا ہی اوسکی شان ورود کو بیان
مدعا سے کچھ مس نہین اور نہ اصل روایت مین کسی لفظ کو دلالت ہی استخلاف بلا فصل تسلیم و تنزیل

ومن ادعی فعلیہ البیان وعلینا ردہ بالبرہان اسیطرح حدیث ثقلین ہی کہ حاصل اوسکا اتباع
احکام قرآن اور مودت اہل بیت رضوان ہی نہ اور کچھ سو وہ محبت بہی الیسی نہی اب امامیہ
جنکے پیرو ہین وہ سب دشمن اہل بیت تہے اور شیعہ شیطان و ابن سبا یہودی تہے سو اس پیروی
ثقلین کا حال کل قیامت کو معلوم ہوگا **شعر** بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؛ کہ با کہ باختہ عشق
در شب دیجور **قولہ** حدیث قرطاس صحیح بخاری وغیرہ بہت کتب حدیث و سیر مین بحد تواتر منقول
و مذکور ہی کہ غایت شہرت سے اعادہ اوسکا ضرورت نہین رکہتا **جواب** اصل روایت بخاری یہ
ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا
تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکہدون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف و حیران نہو تو اصحاب نے
کاغذ لانے مین گفتگو کی پہر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی
ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پہر حضرت سے اسبات کی تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو چہوڑو
جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچہتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت
کی ایک تو یہہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تہا
راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ اسامہ کا لشکر
تیار کر کے شام مین بہیجو اور دوسری روایت ابن عباس کی بخاری مین یون ہی کہ جب حضرت نے
کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو
خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکہنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ یا بجملہ یہہ حدیث
اگرچہ بخاری مین موجود ہی لیکن متواتر و مشہور نہین ورنہ اسلئے آپنے اوسکو غیر مفید مطلب سمجہکر نقل
نفرمایا کہ وجہ طعن کی اوسمین ظاہر نہین صرف چرب زبانی سے حکم شہرت و تواتر کا حسب عادت مستمرہ

لگا دیا بقول شخصے ع کس لشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم **قولہ** ابن عباس سے منقول ہی کہ سخت مصیبت ہی کہ چھوڑا پیغمبر کو کہ وصیت نامہ لکھیں سعید بن جبیر کہ راوی اس حدیث کے ہیں کہتے ہیں کہ ابن عباس کہتے تھے کہ دن جمعرات کا اور کیسا دن جمعرات کا کہ منع کیا پیغمبر کو لکھنے وصیت نامہ سے اور روتے تھے ابن عباس یہانتک کہ آنسو اونکے مانند موتیوں کے مونہہ پر گرتے تھے **جواب** اس قصہ میں سوائے ابن عباس کے کہ اوسوقت صغیر السن تھے اور کسی سے تحسر و افسوس منقول نہیں اگر اس ماجرا میں کوئی امر مہم فوت ہوتا تو کبار صحابہ الاقل حضرت امیر علیہ السلام اوسکا ذکر کرتے اور حسرت و شکایت اس منع کی زبان پر لاتے معہذا اسمیں کوئی وجہ طعن کی خاص نسبت عمر فاروق کے معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری میں اکثر اصحاب موجود تھے منجملہ اونکے علی و عباس ہیں اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تہا نہ تنہا عمر سے چنانچہ بلفظ ایتونی بصیغہ جمع اس پر دال ہی پس اگر عمر کاغذ نہ لائے تھے تو علی عباس کا کسنے ہاتہہ پکڑا تہا کیونکہ اگر یہہ شریک نالعین تھے تو عمر پر کچھ طعن نہیں اور اگر مجوزین میں سے تھے تو نہ لانا کاغذ کا کس واسطے ہی اسلیے کہ حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اس مدت دراز میں انکو لکھوا لینا تہا بلکہ خود حضرت نکو لکھوا دینا تہا معلوم ہوا کہ کوئی امر واجب نہ تہا غالبًا انہیں تین چیزوں کی وصیت کو لکھواتے جو ذکر ہو چکیں اور حضرت کے یہاں سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تہا اور قرآن سب پورا ہو چکا تہا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تہا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچہا تہا لیکن حضرت نے نفرمایا اسی سے ثابت ہوا کہ کوئی امر واجب نہ تہا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسلیے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تہی اور عمر فاروق نے جو کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا مطلب یہہ نہیں کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بہی حاجت نہیں بلکہ مطلب یہہ ہی کہ سب کے بعد قرآنمیں اکملت لکم دینکم کی آیت اوتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا قرآن و حدیثمیں دین کی تفصیل ہو چکی اسلیے عمر نے حضرت کو عین شدت بیماری میں لکھوانیکی تکلیف دینا مناسب دیکہا نہ یہہ کہ حکم رسول خدا کو رد کیا ہو یا کہا ہو کہ میں قبول نہیں کرتا سوا اسکو نافرمانی نہیں کہتے بلکہ یہہ عین محبت و خیر خواہی و کمال ادب ہی کہ واسطے تخفیف رنج ہونیکے

بطور مشورہ یا بنا بر رفع تکرار حاضرین کہا کہ ہمکو کتاب اللہ بس ہی اور بالیقین ارادہ آنحضرت کا
مخالف کلام الٰہی نہوگا بلکہ اگر خطاب نبویکو مخصوص حق جناب مرتضوی کہیں لائق تر ہی کیونکہ وہ
کاتب وحی تھے اور تحریر مکاتبات انہیں کو تفویض تھی چنانچہ اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی نے
اس الزام کو تجرید العقائد میں مطاعن عمر فاروق میں داخل نہین کیا فاسلم تسلم **قولہ** شیخ عبد الحق
دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بعد اس کلام کے غشاوۂ تقلید چشم انصاف پر ڈالکے لکھا ہی کہ
فہم ابن عباس مین یون تہا کہ آخر وقت حیات مین کوئی وصیت آنحضرت سے وجود مین آویگی
کہ موجب رفع جدال و نزاع کا ہوگا اور جو بیشتر فہم مین لوگونکے آتا ہی اور خیال مین گذرتا ہی
یہہ ہی کہ مقصود آنحضرت کا تعین خلیفہ تہا کہ بعد آنحضرت کے ہوویگا اور لفظ حدیث و حال مین اوسپر
دلالت نہین خدا جانے کیا چاہتے تھے ظاہر یہہ ہی کہ مجدد احکام و شرائع و فرائض و ضروریات
دین کو بیان فرماتے اور بعضے مواعظ و نصائح مناسب وقت لاتے فقط اس فاضل کی تقریر
کو کہ سخن سازی اوسکی طشت ازبام ہی دیکہو **جواب** بدون بیان وجوہ سخن سازی اور نقض
مقدمات مرام کی کلام آپکا اسمقام مین علی طرف الثمام ہی کیونکہ منصب آپکا منصب مستدل ہی
کہ روایات اہل سنت سے استدلال اونکے رد مذہب پر کرنا چاہیے اور منصب مجیب کا منصب
مانع ہی اسلئے کہ علم مناظرہ مین مقرر ہی کہ الموجہ مانع والمانع یکفیہ الاحتمال بس توجیہ فاضل
مذکور کی موجہ ہی اور تہمت سخن سازی آپ پر منقلب **شعر** واذا لم تر الہلال فسلم ؛ لاناس راوہ
بالابصار **قولہ** اور نیز کتاب مذبور مین اسی جگہہ لکہا ہی ہرگاہ حضرت دوات و قلم و کاغذ طلبید
عمر مانع آمد و بہ ہذیان منسوب کرد و بر بالین آنحضرت آوازہا بلند شد بعضے میگفتند کہ بجا آوردن
حکم ضرورست و عمر و ہمراہیان او برخلاف بودند آنحضرت از شور و شر ناخوش شد و ہمہ را
از حجرۂ پاک خود بدر کردہ **جواب** اس مخلص نیاز مند نے اس عبارت کو مدارج مین بذیل بیان
قصۂ قرطاس تلاش کیا نہ پایا **شعر** سخن ناشنودہ مگوی ؛ قصۂ نانوشتہ مخوان ؛ ولیکن
کتاب سلیم اسپر دال ہی کہ مقبول لسانی امامیہ بہی اس واقعہ مین شریک تھے اور تصانیف مجلسی

احتمالات وصیت نبوی در وقت وفات

طعن بر عمر فاروق و افترا بر صاحب مدارج

وغیرہ محققین رفضہ مثل حق الیقین وبحار الانوار وحیات القلوب و بہجۃ اور امثال انکے دلالت
کرتے ہین اسبات پر کہ نسبت ہجر کی بجناب سید البشر وشتام غلیظ تہی پس گویا مقصود ذکر اس
واقعہ سے بدلالت التزام سوا حضرت سلمان وغیرہ مقبلین لسانی شیعہ کی ہوگی کہ انہون نے
اس دشنام کو سنا اور سانس تک نلی اور انکار تک کیا اور سب سے زیادہ اعتراض متوجہ بجناب مرتضوی
ہی کہ اسد اللہ الغالب اس معرکہ مین قبل انخلافت خلفا ر مانند جنین رحم کے پردہ نشین ہوئے
اور مثل خاتون کے گھر مین چھپے اور مطلق انکار نسبت ہذیان کا عمر فاروق پر نکیا عیاذاً باللہ من ذالک
قولہ باواز بلند تکلم کرنا روبروی آنحضرت کے منع ہی اور موجب حبط عمل قولہ تعالی لاترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون شیخ نے
مدارج مین کہا کہ یہہ آیت حق ابوبکر وعمر مین اوتری ہی انتہی حاصلہ **جواب** یہہ قول آپنے
حاشیہ کتاب پر بطور افادہ جدید ثبت کیا ہی سو اوسمین سراسر غلط فہمی وچشم پوشی حق سے
ہی کیونکہ قطع نظر اسکے کہ معنی نزلت الآیۃ فی کذا سابق مذکور ہوچکے ہین حاصل کو یہہ کافی ہی
کہ رفع صوت آواز پیغمبر پر منع ہی نہ آپسمین اور آپکی رفع صوت بتقریب مناظرہ ومشاجرہ
بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جاری تہی اوسکو منع نہین فرمایا بلکہ اشارۃ قرآن اسکو
تجویز کرتا ہی دو طرح ایک اس لفظ سے فوق صوت النبی کیونکہ یہہ نہین فرمایا بینکم عند النبی
دوسرے اس لفظ سے کجہر بعضکم بعضاً معلوم ہوا کہ جہر بعض با بعض جائز ہی چنانچہ قصہ
بنی تمیم مین جسکو تمنے مدارج سے نقل کیا اسیطرح جہر واقع ہی معہذا دلیل اسکی کہ بادی
صوت عمر فاروق یا ابوبکر تہی کیا ہی کیونکہ حجرہ شریف مین جماعت کثیر تہی اور بنی ہاشم
وغیرہ جمع تہے جیسے جناب امیر وعباس اور جہان ایسا ہوتا ہی وہان بے شبہ آوازین
بلند ہوتی ہین اور ارشاد نبوی کہ لائق نہین تنازع نزدیک میرے اسکی دلیل ہی والا آنحضرت
اوسوقت ابہی آیہ لاترفعوا اصواتکم سے استدلال کرتے فتدبر ولاتکن من الغافلین **قولہ**
قولہ بلفظہ باوجود اسکے تین وصیت کین ایک یہہ کہ مشرکون کو جزیرہ عرب سے نکالدینا دوسرے

کہ جماعت وفود کہ تمہارے پاس آوین اونکو جائزہ وصلات دینا جسطرح مین دیتا تہا اور وصیت
تیسری کو راوی بہول گیا یا اسکے اظہار مین مصلحت نہین دیکہی کذا قال العلماء رحمہم اللہ کلامہ اقول
وصیت تیسری وہی ہی کہ روز غدیر بسبیل اعلان فرمائی تہی سنیون نے عمداً بہلا دی اور
شیعہ آل محمد کو یاد اور دل پر نقش ہی اور سب عامل ہین جواب یہہ یادداری شیعہ آل محمد
کی بیجا ہی اسلئے کہ قبل آپکے علامہ حلی نے کشف الحق مین بمطاعن عمر بابت منع قرطاس
لکہا تہا اسوان نیں حال موتہ علی ابن عمہ فمنعہ عمر انتہی اور اسکے جواب مین فضل روزبہانی
فرمایا ہی ہذا من باب الاخبار بالغیب لم لا یرید ان ینص بخلافۃ ابی بکر و قد وافق ہذا ما روینا عن
عائشۃ انہ قال ادعی لی ابابکر اباک حتی اکتب لہ کتابا انتہی اور یہہ کلام نزدیک ہر ناظر کے
منع ظاہر ہی مع سند اور اسکے جواب مین حسب قوانین متعارفہ مناظرہ ذکر دلیل ابطال
احتمال واجب تہا سو قاضی نور اللہ رطب یبق ذہب اللہ بنورہ نے تصحیح اس احتمال کی بجد
وتفرس علم سلف حاضرین کی اور کہا فلا یلزم الاخبار بالغیب انتہی حالانکہ جواب منع مین
استدلال چاہیئے نہ ابداع احتمال بنائ علی ہذا یہہ حدس آپکا اسجگہہ حکم ضراط وحدث کا رکہتا
ہی علی الخصوص اسوقت کہ نزدیک اہلسنت کے جناب امیر سے بروایت نعیم بن زید ثابت ہو
قال علی امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آتیہ بطبق یکتب فیہ ما لا یضل امتہ فخشیت ان
یفوتنی نفسہ قال قلت انی احفظ واعی قال اوصی بالصلوۃ والزکوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ احمد
پس اگر قصہ غدیر بیجا وصیت سوم شیعہ آل محمد کو یاد ہی تو یہہ وصیت زبان آل محمد سے
اہلسنت کے دل پر نقش ہی معہذا لک یہہ دعوی آپکا کہ حق الیقین مجلسی سے مسروق ہی محال
قیاس ہی کیونکہ جب آنحضرت نے سامنے ہزارون آدمی کے میدان خم غدیر مین خطبہ ولایت
مرتضوی پڑہا اور اونکو مولائی ہر مومن ومومنہ فرمایا اور وہ قصہ مشہور آفاق اور زبان زد
خلائق بہی ہوگیا تو اب کتاب لکہنے سے کیا حاصل اسلئے کہ جب باوجود اس قدر شدید
تاکید مزید وشہرت مدید کے کہنے موافق وصیت غدیر کے عمل نکیا تو اب اس تحریر خانگی سے

کہ سامنے دو چار آدمی کے ہوتی کیا فائدہ تہا جنہون نے باوجود کثرت دواعی کے اوس کا
اخفا کیا تہا وہ اوسکا اخفا بلکہ انعدام بطریق اولی کرتے اور صاف منکر ہو جاتے اور بعض
شیعہ نے جو کہا ہی کہ اس صورت مین حق تلفی امت کی ہوتی سو یہہ بات صحیح نہین کیونکہ بر تقدیر کتابت
کتاب یا امر جدید لکہتے زائد تبلیغ سابق پر یا اوسکے مخالف و ناسخ یا تاکید یا سبق و مبلغ کے سوا
ان تین شق کے اور احتمال پایا نہین جاتا سو شق اول و ثانی مین تکذیب کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
کی لازم آتی ہی اور شق سوم مین کچہہ حق تلفی امت کی نہین ہو تی اسلیے کہ تاکید پیغمبر تاکید
باریتعالی سے زینہار بالاتر نہو تی جو تاکید خدا کو نہ مانتے وہ تاکید پیغمبر کو کب سُنتے اور اگر
یہہ کتاب استخلاف مرتضوی ہوتی اور امت لبنا اوسکے گمراہی سے بچتی تو مفاد اوسکا یہی
ہوا کہ ساری امت قائل بامامت علی و نفی امامت غیر ہوتی سو یہہ اعتقاد بالجزم و الیقین سبب
عدم ضلالت نہین کیونکہ سارے فرق کیسانیہ و اسمعیلیہ و زیدیہ و ناوسیہ و افطحیہ وغیرہ قائل ہین
ساتہہ امامت مرتضوی کے معہذا اشد ضلالت مین گرفتار ہین حتی کہ اثنا عشریہ بہی اونکو باوجود
اس اعتقاد کے گمراہ جانتے ہین چنانچہ عبارت سامی و عبارت حسین علی مراد رسجا نعلیجان
بابت اس بیان کے سابق گذر چکی ہی غرضکہ بر تقدیر عدم کتابت وصیت سے نہ حق امت تلف
ہوا اور نہ کوئی مہدم رہ گیا اور نہ کسیطرف طعن عائد ہوئی اور نہ کوئی مطعون ٹہیرا یہہ خیال باطل
بعینہ مانند خیال غیبت امام مہدی آخر الزمان وسواس صرف ہی اور مرض وسواس کی کچہہ
علاج نہین ہی تذئیل مخفی نرہے کہ مدار مخالفت کا درمیان شیعہ و سُنی کے مسئلۂ امامت ہی اور
یہہ مسئلہ موقوف ہی پانچ اصل پر کہ ہر ایک اونمین سے غیر ثابت ہی از روی ایسی دلیل کے
کہ قابل سماعت ہو اصل اول خلیفہ بلافصل ہونا جناب امیر علیہ السلام کا اصل دوم منحصر ہونا
ائمہ ہدی کا ایک عدد مین کہ نہ اوس سے زیادہ ہون نہ کم اصل سوم طویل العمر و مختفی ہونا امام
اخیر کا یا رجعت بعد الموت علی اختلاف فرقہم فی ذلک سو یہہ تینون اصلین از روی کتاب اللہ
و اخبار متواترہ کے کسیطرح ثابت نہین ہو سکتین وَلَوْ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا اصل چہارم

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

ایذاد و کفر و کتمان حق و اظہار باطل و اجماع کرنا صحابہ کا امور شنیعہ پر حالانکہ آیات بینات واضح الدلالات ناطق ہین اونکے حسن حال و مآل پر اصل تیجہم اعتقاد تقیہ ہی جو ائمہ سے کچھ کہ جو چیز واسطے شیعہ کے ظاہر کرتے تھے اوسکو اورون سے چھپاتے تھے حالانکہ وہ دوسرے بھی انکے شاگرد و تلامذہ تھے اور اونھون نے انہین سے علم و طریقہ حاصل کیا تہا اور بے وجہ و باعث جھوٹ بولنا ائمہ ہدیٰ کو کیا ضرور تہا سو ہر ایک بات ان پانچون باتون سے کہ نزدیک امامیہ کے حکم ارکان خمسہ اسلام رکھتے ہین مخالف بداہت عقل و دلالت نقل کتاب و سنت مشہورہ نبوی ہین بلکہ منافی و مناقض جمیع شرائع سابقہ و لاحقہ بہان سے مخترع مبتدع ہونا اس دین مستحدث کا اور ماخوذ نہونا اوسکا خاندان نبوت سے ظاہر و باہر ہی چنانچہ اسلیئے دلائل ان اصول پنجگانہ کے دو حال سے خالی نہین یا اخبار ہین کہ مجاہیل و ضعفاء و ستر بین سے مروی ہین کہ اصلا قرون سابقہ مین بین العلماء مذکور نہ تھے اور رجال ان اخبار کے قاطبۃً عند الامامیہ مجروح مقدوح متہم بکذب و بے دیانتی ہین یا آیات قرانی ہین کہ تمسک ساتھ صریح اون آیات کے ہرگز مطلوب تک نہین پہنچاتا بلکہ باستعانت اسباب نزول و تخصیص وقائع کہ اکثر اونمین اخبار ضعیفہ موضوعہ و مفتری ہین معہذا کہ اصل مدعا پر منطبق نہین ہوتی مگر بعض مقدمات مخترعہ ممنوعہ پس جو عاقل ادنی تامل ان امور مین کریگا اور حقیقت کار پر مطلع ہوگا اوسپر حال اس مذہب نیرنگ کا مثل مہر نیمروز واضح ہوجاویگا **قولہ** رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ **جواب** ختم رسالہ سے اس کریمہ پر نظر بعض رسالہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا سے استدعاء استقامت ہی مذہب رفض پر اور ہَدَیْتَنَا سے حقیقت تشیع اور مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً سے حسن جزاء تمویہ سب مفہومات باطلہ بشہادت ثقلین خلاف دین مرضی حق ہین کما لوح مما سبق اور بعد ظہور حقیقت حق و بطلان باطل ہدیٰ کے طلب زیغ و ضلالت کرنا اور اوسمین چشم رحمت الٰہی رکہنا معاذ اللہ تعالیٰ خدائے پاک سے ہجو کرنا ہی **شعر** ہر انکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت

دماغ بیہودہ بخت وخیال باطل لبست **قولہ** قد تم الکتاب **جواب** یہہ تمام ہونا اوس وادی سے ہی کہ ترکی تمام شد **قولہ** بعون الملک الوہاب **جواب** یہہ معونت اوس قبیل سے ہی کہ اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ **قولہ** بقلم سیّد احمد عفی عنہ **جواب** یہہ قلم اوس باب سے ہی کہ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ہُوَ کَائِن اور یہہ سیادت مصداق اسکی ہی کہ از پسر نا خلف دختر بہتر کیونکہ جو سیّد خلاف طریقہ سیّد عرب وعجم ہی وہ بدنام کنندۂ نکونا مے چند ہی اور اگر لفظ سیّد صرف جزو اسم ہی تو بھی بڑا ستم ہی کہ نام اچھا کام بُرا ع ہجو رنگے خویش نکو ساز خوے خویش را اور اگر یہہ کتابت باوجود تسنن کے ہی تو خدا کرے جملہ عفی عنہ انکے حق مین قبول ہو جاوے کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہی المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ

الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب ہدایت نصاب کہ مطالعہ اسکا واسطے رہنمائی اور ہدایت گمرہانِ بادیۂ غفلت ونادانی کی مفید کافی اور سمجھانا مضامین مندرجہ عالیہ اسکا تیرگی جہل ووساوس شیطانی کا معالج شافی ہے حق یہ ہی کہ آج تک کوئی کتاب نادر حاوی اور جامع فن کلام مین اس شرح وبسط کے ساتہ زبان اردو مین بدلائل متحدد وبراہین مستند تصنیف ومروج نہین ہوئی کہ جسکے مطالعہ سے مبتدی کم علم بھی وجوہات باطلہ مختلفہ اہل تشیع کا عالم ہوکر ہر بحث اس فن مین عوام کو کیا رتبہ بلکہ خواص شیعہ ذی علم کو بھی تحریر وتقریر مین الزام دیکر لاجواب ومعقول کر سکے حسب فرمایش بعض ترقی خواہان اسلام کے واسطے ہدایت خلق اللہ کے چہاپی گئی کوئی اہل مطبع بدون اجازت بندۂ عاجز عبد الواحد کے قصد چہاپنے کا نہ فرماوے ؞

اسامی سامی اولی الخامس و ین اختصاص کی جنہوں نے زر نقد پیشگی دیکر اس کتاب کو خرید فرمایا جزاہم اللہ خیرا

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱	نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان صاحب بہادر	خویش رئیسہ معظمہ بھوپال	دار الاقبال بھوپال	مامر
۲	مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر	نائب اول ریاست بھوپال	ایضاً	مامر
۳	جناب منشی محمد قدرت اللہ صاحب	مہتمم انشاء ریاست بھوپال	بنارس	ص
۴	حکیم احسن اللہ خان صاحب بہادر		دہلی	عم
۵	منشی عبد الکریم صاحب متوسل سرکار بزرگ		بھوپال	عہ
۶	جناب قاضی زین العابدین صاحب	قاضی	حایل	عہ
۷	بخشی حیت ولی امد صاحب	بخشی	بھوپال	عہ
۸	شیخ عبد الواحد صاحب ابن حافظ عنایت اللہ مرحوم	مہتمم مطبع سکندری	نوتنی	عہ
۹	مولوی علی عباس صاحب	افسر مدارس بھوپال	چترکوٹ	عہ
۱۰	مفتی محمد رسول صاحب		بھوپال	للعہ
۱۱	مفتی محمد جنید صاحب		ایضاً	للعہ
۱۲	مولوی سعد الدین صاحب	نائب راجہ صاحب بہادر	مکن پور	معہ
۱۳	میاں عبد الحمید خان صاحب	مدرس اردو	بھوپال	عہ
۱۴	منشی نجم الدین احمد صاحب	مدرس انگریزی	بردوان	عنامہ
۱۵	جناب غلام مخدوم خان صاحب	مہتمم اپیل	خیرآباد	عنامہ
۱۶	حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر	نائب بخشی ریاست	ایضاً	عنامہ
۱۷	منشی حکیم الدین صاحب	سررشتہ دار		عنامہ
۱۸	کپتان عبد العزیز خان صاحب	کپتان		للعہ

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱۹	مولوی افضال علی صاحب	ناظم مغبر	بھوپال	عمار
۲۰	شیخ مشرف علی صاحب	تحصیلدار		عمار
۲۱	حافظ سعادت خان			عمار
۲۲	شاہ میر خان صاحب			عمار
۲۳	محمد غلام رسول خانصاحب	نائب کوتوال	بھوپال	عدر
۲۴	جناب غلام حضرت خانصاحب		رام پور	عدر
۲۵	سید عبد العلی صاحب	نائب ناظم		عدر
۲۶	خواجہ بہار الدین صاحب		بھوپال	عدر
۲۷	میان احمد اکبر صاحب		ایضاً	عدر
۲۸	سردار محمد خانصاحب		ایضاً	عدہ
۲۹	جناب علی محمد خانصاحب	قلعدار بھوپال خاص	ایضاً	عمار
۳۰	منشی شمس الدین صاحب	ملازم سرکار بزرگ	ایضاً	عدر
۳۱	مولوی عبد الرحمان صاحب	داروغہ کوٹھہ فتحگڈھ	ایضاً	للعدر
۳۲	قاری سعادت صاحب	مہتمم مساجد بھوپال	ایضاً	عمار
۳۳	حافظ سید محمد صاحب		سورت	عدر
۳۴	سید احمد صاحب	مدرس مدرسہ جہانگیریہ بھوپال	دہلی	عمار
۳۵	جناب عبد اللہ خانصاحب	اجبار نولیس کوتوالی بھوپال	بھوپال	عدر
۳۶	منشی واجد خانصاحب	تھانہ دار جہانگیر آباد		عدر
۳۷	مولوی محمد ایوب صاحب	نائب قاضی بھوپال		عدر

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۳۸	مولوی الطاف حسین صاحب	روزنامچہ نگار مہمان خانہ مدار المہام صاحب بہادر	عظیم آباد	عہ
۳۹	منشی جعفر حسین صاحب	منشی محکمہ احتساب بھوپال	گنگوہ	عہ
۴۰	منشی فدا حسین صاحب			عہ
۴۱	سید امیر الدین صاحب حسینی		لکھنؤ	عہ
۴۲	میاں غلام احمد صاحب	خوشنویس		عہ
۴۳	منشی اصغر محی الدین صاحب	کاہدار نواب محمد حافظ صاحب بہادر		عہ
۴۴	میاں عبد الکریم صاحب	مدرس مدارس سرکار بھوپال		عہ
۴۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	مہتمم سالانہ داران بھوپال		عہ
۴۶	منشی عنایت حسین صاحب	مہتمم اپیل		عہ
۴۷	منشی سید فدا مظفر حسین صاحب	سررشتہ دار محکمہ اپیل		عہ
۴۸	حکیم سید محمد مہدی حسن صاحب	ناظر محکمہ عدالت دیوانی		عہ
۴۹	میاں رحیم بخش صاحب	ملازم محکمہ اشتہاب بھوپال		عہ
۵۰	جناب نیتاور خان صاحب	ملازم محکمہ اشتہاب بھوپال		عہ
۵۱	مولوی محمد عمر صاحب صوفی		گوپامئو	عہ
۵۲	مولوی محمد حسین خاں صاحب ولد غلام قادر خان صاحب		شاہجہانپور	عہ

تذییل الاغلاط

مخفی نرہی کہ جو غلطی اعراب کی تھی یا نقاط کی یا مد وغیرہ کی اوس سے قطع نظر کرکے عجالۃ الوقت غلطی فرو گذاشت نقط یا تبدیل حرف و کلمہ کے اس جگہہ لکھی باقی کو ذہن سلیم صاحب فہم پر چہوڑا کیونکہ طبع انسان محل نسیان ہی اور عصمت کامل خطا سے شان حضرت سبحان ہی نہ صفت بشر ضعیف البنیان واللہ ولی التوفیق والاحسان ✣ ✣

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۴	قسیم	قویم
۵	۱۷	نربان	زبان
۶	۹	بُیِّین	مُبَیَّین
۷	۱۰	لیجاتی ہین	لیجاتی ہی
۸	۷	ترجمہ	ترجمۂ
۸	۷	قولہ	قولہ [illegible]
۱۹	۱۴	بیان یا دلیل	یا بیان دلیل
۱۱	۲	جامۂ پوش	جامہ جی پوش
۱۱	۱۶	بررہ	براہ
۱۴	۲	وہ بدیہی	وہ بھی بدیہی
۱۸	۹	خصوصًا حنفیہ	خصوصا در بیان حنفیہ
۱۹	۳	سنہ ۱۲۶۵ تمام	سنہ ۱۲۶۵ مین تمام
۱۹	۳	مروان حمار	مروان حمار ہی
۱۹	۲۱	السلام سیہی	السلام سے ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۷	سمّوا خلفاء	سمّوا:۱۰۰۱ر
[illegible]	۲۰	حادثہ	حادث
۲۷	۱۵	منزا	منزہ
۲۸	۵	بناسب	بمناسبت
۳۰	۷	استفاد	استفادہ
۳۰	۱۲	ائمہ اثنا عشریہ	ائمہ اثنا عشر
۳۰	۱۶	ورتنتیش	وتفتیش
۳۱	۱۵	تحفہ برعم	تحفہ کا بزعم
۳۲	۲	دررد روافض	دررِدّ روافض
۳۴	۱	مخالف	متخالف
۳۴	۵	مذہب اہل سنت کی	مذہب اہل بیت کی
۳۷	۱۲	و نیر	و مُیسّر
۳۸	۱۳	یہی حیز	بھی حیز
۴۰	۲	متوجہ	موجّہ
۴۲	۱	عذر خواہی	عاذر خواہی
۴۲	۴	فانتظر وانظر	فانتظروا انظر
۴۲	۲۰	کامگار فرقہ	کامگار از فرقہ
۴۳	۱	بن امیہ	بنی امیہ
۴۳	۱۰	کابلی کا	کابلی کا ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۱۲	اول ولائل	اون دلائل
۴۵	۱۳	فرق بین	فرق بیّن ہی
۴۶	۱	یاعلی	باعلی
۴۶	۹	کیاہی	کہاہی
۴۶	۱۱	بارائحہ	یارائحہ
۴۶	۱۸	عصائب نواصب	مصائب النواصب
۴۶	۱۸	سفینۃ النجاۃ	سفینۃ النجاۃ
۴۷	۱۱	منتقضی	منقضی
۴۷	۱۴	کمالات	کلمات
۴۸	۱۴	کیاہی	کہاہے
۴۹	۱۰	تنزیہہ	بنزیہہ
۴۹	۱۷	دیاہی	دیاہی کہ اگر
۵۰	۶	برور	برادر
۵۰	۶	نعمان بن	قتادہ بن نعمان بن
۵۲	۵	کانہ عامہ	کاہی نہ عامہ
۵۲	۹	جمیت	جمعیت
۵۲	۱۱	اخبار	اخیار اصحاب
۵۳	۴	صوارم	صاحب صوارم
۵۳	۱۹	ہیچیکے ازدعا	ہیچیک این ادعا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	خرجی	حرجی
۵۷	۱	لیس وجہ	لیس لہ وجہ
۵۷	۲۱	الکذب	الکذوب
۵۸	۹	صالح نے	صالح سے
۶۴	۷	پہکوا دیا	پہکوا دیئے
۶۴	۱۴	اوسکے	قرآن
۶۶	۷	عدیم	عدم
۶۶	۹	مستزاد ہی	مستزاد نہین
۶۸	۹	معتبریین	معتبرین
۶۹	۳	اربداد	ارتداد
۶۹	۱۰	پہیکی گئین	پہیکین گے
۷۳	۳	ان مخالف	ان من مخالف
۷۴	۱۱	جفر جامعہ	جفر جامعہ
۷۵	۱۲	باجمع	باجمیع
۷۶	۹	ہوسکی ہے	ہوسکتی ہی
۷۶	۱۹	کلینی	کلبی
۷۶	۲۰	کلینی نے	کلبی کے
۷۷	۵	ثالبی	ثعلبی
〃	۴	اورسے	اورلےسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۵	کی ارشاد	نی ارشاد
۷۹	۱۱	عوام	عام
۷۹	۱۴	سے قرآن	اسی قرآن
۷۹	۱۹	مین بکثرت	مین ہوا بکثرت
۸۰	۱۷	جہت ترتیب	جمعیت ترتیب
۸۴	۸	مذیل	ہذیل
۸۹	۱۵	داخل نہین	داخل عترت نہین
۹۲	۲۰	تحاشے کی	تحاشے سے
۹۳	۲	پہر نہ انی	پرنہ انی
۹۴	۷	الرزکنی	الزرکشی
۹۶	۵	مشتہدی	مشہدی
۹۶	۱۷	اشتہر	اشہر
۹۷	۳	خروج کی	خروج عکرمہ کے
۹۷	۵	نقصان	نقص
۱۰۲	۱۳	مقابلہ کتاب	مقارنت
۱۰۶	۷	خلافت عام	خلافت سے عام
۱۰۶	۱۱	حقیقت	حقیت
۱۰۸	۲	باتمام	ناتمام
۱۰۸	۱۳	بن محرمہ	بن مخرمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۹	۵	برابر پای	برابراوسکے پائی
۱۱۲	۱۹	برایت	براہت
۱۱۵	۲۰	ہولی	ہوتی
۱۱۶	۱۱	محافظت	مخافت
۱۱۸	۲۰	شہاب	شبہات
۱۱۹	۱۷	آنحضرت سنے	آنحضرت سنے فرمایا
۱۲۱	۶	متواتر	متواترہی
۱۲۱	۲۰	کعقولہ تعالی	لقولہ تعالی
۱۲۲	۱۷	معصوم نہو	معصوم نہوگا
۱۲۳	۳	بن معقل	بن مغفل
۱۲۳	۲۷	اونکی وطائف	انکی وظائف
۱۲۴	۲	حضرت اعظم	حضرت غوث اعظم
۱۲۴	۱۰	ہوگیا	ہوکیا
۱۲۴	۱۲	ہری کہ	ہری کی کہ
۱۲۶	۱۱	ان حکایت	ان حکایات
۱۲۶	۱۴	ساتھہ اور	ساتھہ اتنا اور
۱۲۶	۱۷	سمجھاتاہی	سمجھا جاتاہی
۱۲۷	۱۴	دعوی	دعوت
۱۲۷	۲۱	خط دیدجات	خط درجات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۸	۱۴	ناصبا	ناصبیا
۱۳۱	۴	کلمونکونام	کلمونکانام
۱۳۲	۸	ابن مکتوم	ابن ام مکتوم
۱۳۲	۱۶	نہج البلاغہ مین	نہج البلاغۃ مین فرمایا ہی
۱۳۲	۲۱	فاروق	فارق
۱۳۳	۱۵	بعد شہرت	بعدم شہرت
۱۳۶	۱۰	بسبب ہونی	بسبب نہونی
۱۳۷	۱۳	کیا ہی	کی ہی
۱۳۸	۲۱	خواب	خواب مین بہی
۱۴۰	۱۰	معلوم ہوا	معلوم ہو
۱۴۰	۲۱	تو اوس	تو بہی اوس
۱۴۱	۵	کریمہ بعض مین ہی	کریمہ بعضہم اولیا بعض مین ہے
۱۴۲	۱۵	خلافت	خلافت ہو
۱۴۲	۱۵	حدیث ثابت	حدیث صحیح ثابت
۱۴۳	۶	تو احادیث	تو جو احادیث
۱۴۴	۳	وضع	وضعی
۱۴۴	۸	بعینہ اسکا ہے	بعینہ ایسا ہی
۱۴۴	۱۸	حفر	صفر
۱۴۶	۱۳	تصور	قصور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۸	مقابلہ قران	مقارنہ قرآن
۱۴۶	۶	ائمہ منتشر	آئمہ میں منتشر
۱۴۸	۱۵	یعقوب بنانی	یعقوب ملتانی
۱۵۱	۱۰	بجزانی	بحرانی
۱۵۳	۱۵	تشیئی	شیعی
۱۵۵	۹	حاصل پاس	حاصل ہونے پاس
۱۵۵	۱۵	کی خلیفہ	کی بسبب خلیفہ
۱۶۰	۷	جنا میر	جناب میر
۱۷۰	۷	لقیتم	لقیتہم
۱۷۰	۲۱	ضعیف الحاد	خفیف الحاذ
۱۷۲	۱۸	علی الباطل	الباطن
۱۷۲	۲۰	جنبت	مجبّ
۱۷۳	۶	کتاب اللہ	کتاب اللہ ہی
۱۷۴	۱	جواب	قولہ
۱۷۸	۳	فی وضعہا	فی دفعہا
۱۷۵	۵	ہیہ قرار	ہبہ قرار
۱۷۹	۴	پہنچیگا	پہنچ گیا
۱۷۵	۲۱	یہہ ہوتا	ہبہ ہوتا
۱۷۹	۱	بتعبیر	بتغیر

صفحہ	سطر نمبر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۳	حق سے	طریق حق سی
۱۸۹	۷	غضب اغضاب	غضب اغضاب
۱۸۰	۵	اقول افعل	افضل
۱۸۰	۸	علل الرابع	علل الشرائع
۱۸۵	۱۴	تاریخ کبند	تاریخ کبیسہ
۱۸۵	۱۹	کہ روایتین	کہ صحیح روایتین
۱۸۷	۱۵	ربع	ربع
۱۹۱	۹	صواب دید	اونکی صواب دید
۱۹۶	۲۱	مجمع البیان	مجمع البیان مین ہی
۱۹۷	۴	کی مرضی	کی راہ و مرضی
۲۰۰	۱۱	دلیل بنایا	ذلیل بنایا
۲۰۰	۱۰	کلام کلام	کلام
۲۰۲	۱	صحابی ہون	صحابی مین
۲۰۹	۵	منصوص ہی اور نفاق	منصوص ہی صحابیان کا ایمان منصوص ہی اور نفاق
۲۰۹	۱۶	حین	جبن
۲۰۸	۱۹	برای نام	+
۲۱۰	۹	کیا	کہا
۲۱۰	۱۷	انقیاد و امر	انقیاد اوامر
۲۱۰	۱۸	یاانغین کوج یا بدعیان	باانغین کوج و بابدعیان

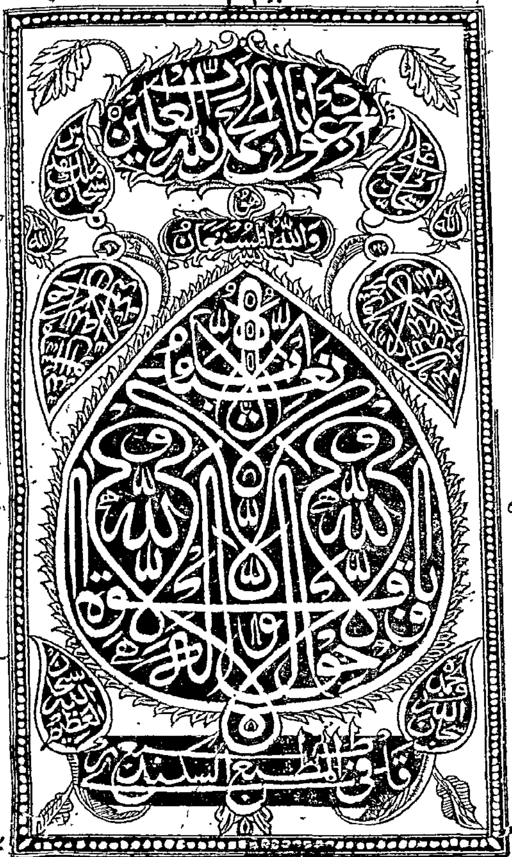
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۷	دعوی ادعار	ادعار
۲۱۱	۱۹	ہی	بہی
۲۱۲	۷	ابوبکر عمرو	ابو عمرو
۲۱۷	۱۳	نکل گیا ہی	نکلا ہے
۲۱۸	۲۰	صانع	صاحب
۲۱۹	۸	وغیرہ سے اخبار	وغیرہ اخبار سے
۲۲۱	۹	ظاہری اور تیسری تبلیغ	ظاہری اور تبلیغ
۲۲۱	۲۰	قہر الٰہی ہی	قہر الٰہی ہی نہ لطف الٰہی
۲۲۳	۲	بعد تسلیم	بشرط
۲۲۳	۲۱	پشت ہفت	پشت ہفتم مین
۲۲۴	۱۶	قطعی کیا	قطعی کہا
۲۲۵	۱	غیر موقوف	غیر معروف
۲۲۵	۱۹	عن الثمار	عن المثنا
۲۲۶	۲	مخالہ	معاملہ
۲۲۷	۲	قول شیخ قول	قول شیخ از قبیل قول
۲۲۷	۱۶	کہ ابوبکر	کو ابوبکر
۲۲۳	۲۱	بھی	یہی
۲۳۳	۲	جسمیت وتشبہ	نہ جسمیت وتشبیہ
۲۳۴	۱۴	صحیفہ کاما	صحیفہ کاملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۶	۱۶	مکاتیب	مکاتب
۲۳۷	۱۶	نہین سعدلک	نہین ہوسکتی سعدلک
۲۳۸	۲	نہین	نہین ہوئی
۲۴۱	۶	تفصیل	تفضیل
۲۴۲	۷	آپ	اپؑ
۲۴۲	۱۶	اجل الطعن	احل الطعن
۲۴۲	۲۱	شیعتنا بینا	شیعتنا عن بینا
۲۴۳	۸	شیعۃ	شیعۃ ہی
۲۴۳	۱۳	انّہ قرانج	انہ قرآن
۲۴۴	۱۰	وتحکیم ما	وتحکیم بما
۲۴۶	۵	حنیفہ	ابوحنیفہ
۲۴۶	۶	یا بارون	یا ہارون
۲۵۳	۱	موجودہین	موجودنہین
۲۵۳	۱۸	سکرات سے	سکرات سے ہو
۲۵۴	۱۶	لائق تہا	لائق تھا نہ عمر پر
۲۵۵	۲	بتعدد	بتعمد
۲۵۵	۱۹	نہج الکرامتہ	نہج الحق ونہج الکرامۃ
۲۵۸	۴	جعلنا ائمہ	جعلناہم ائمۃ
۲۵۸	۱۶	انجام الفتن	انجام الفین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱۶	این قاضی	بن قاضی
۲۶۰	۱۷	کسی قول سکے	کیسکی قول سکے
۲۶۲	۴	امام نائب	نائب امام
۲۶۵	۵	حجت اور	حجت ہون اور
۲۶۵	۷	مذہب حنفی را و مالکی را	مذہب حنفی را حنفی
۲۶۸	۱۴	زبادت	زیارت
۲۶۹	۱۵	جاوی ع	جاوی تمکو ع
۲۷۴	۷	حضرت سے نے	حضرت سے فرمایا
۲۷۴	۶	اور تثویب	اور یہ تثویب
۲۷۴	۱۱	احشیت	حشیت
۲۷۴	۱۲	ادای فی البیت	ادای تراویح فی البیت
۲۸۰	۱۸	لعن بالمومنین	لعن مومنین
۲۸۱	۱۵	لاعنین وملعونین	لاعنین ملعونین
۲۸۲	۶	بلکہ فرق	بلکہ جمیع فرق
۲۸۳	۱۴	کفار ساہی	کفار کا ساہی
۲۸۵	۵	بنو مدیح	بنو مدیح
۲۸۵	۶	یہ یمامہ ہی	یہ یمامہ مین ہی
۲۸۷	۵	مختلف	متخلف
۲۸۷	۱۳	قطع کرکے	قطع نظر کرکے

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
تحقیق نفی طعن	تحقیق طعن	۸	۲۸۸
امام حسن	امام حسین	۱۹	۲۸۸
روپیہ لیے معاویہ نے	روپیہ معاویہ نے لیے	۲۱	۲۸۸
خلافت ظاہری	خلاف ظاہری	۱۴	۲۸۹
تمہاری تھی	اپنی تھی	۱۸	۲۹۲
الخوارج والغلاۃ	الخوارج والغدرۃ	۱۳	۲۹۴
اوسکو کسی تدبیر	اوسکو تدبیر	۹	۲۹۵
یا علی	یا علی	۹	۲۹۶
حدیث مذکور غریب	حدیث غریب	۸	۲۹۸
جیسے خوارج و فضل نوح حسب عامہ اہل اسلام	نہ عامہ اہل اسلام جیسے خوارج الخ	۱۳	۲۹۸
مشتمل ہی ذکر	مشتمل ذکر	۲۱	۲۹۸
نقد رجال	نقل رجال	۵	۲۹۹
جیسا شیعہ	جب شیعہ	۲۱	۲۳۱
حقیت خلافت	حقیقت خلافت	۵	۳۰۳
حقیت رسالت	حقیقت رسالت	۱۴	۳۰۳
النبی نہ بینی	الیسی نہ بینی	۵	۳۰۴
اوسکا بھی	اوسکا بھی	۸	۳۰۹
حقیت	حقیقت	۱۸	۳۱۰

تمت


والله المستعان